مدار الحق جواب معیار الحق

لم يقل به لان المركب من العناصر كان وجوده بها لا بدونها فلو كان المعنى

قبیل سے کہ نہیں قایل تھا اوسکی نحو اور یہہ بات اسلئے ہی کہ جو مرکب عناصر اربعہ سے ہے وجود اوسکا بدون اوسکی نہیں ہوتا پس اگر ہوگی

على هذا لكان المعنى هكذا ان مسائل الدين لو كان مما كان عليه احد من الائمة الا ربعة

تو مطلب یہہ ہوگا کہ اگر کوئی مسئلہ دین کا جبکہ ہو اوسپر کوئی ائمہ اربعہ کا

فهو دين والا فليس بدين قال اما بعد فيقول العبد الاحقر الطالب المحسنية

تو وہ دین ہی ہے نہیں تو وہ دین نہیں ہی حالانکہ مصنف معیار قایل اسکا نہیں ہے جیسا اوسکی مبیاین ہی کہا مصنف معیار نے یہہ جانچ

المبتغى مرضاة خالق الثقلين سيد محمد نذير حسين عملت الى الرسالة

الموسوقة بتنوير الحق المنسوبة في الظاهر الى جامعها نسبتا المولوى محمد قطب الدين

شرح الله صدره بنور اليقين اقول هذا قول ينافي قوله الاتي حيث قال

میں کہتا ہوں میں کہ یہہ قول منافی ہی کلام آئندہ اوسکی کو جبکہ کہا

وسماه تنوير الحق ونسبه الى نفسه خلافا للواقع قال المصنف في الحقيقة

کہ نام رکھا نواب صاحب نے اوسکا تنویر الحق او منسوب کیا اوسکو طرف نفس اپنی کی خلاف واقع کہا مصنف معیار نے یہہ عبارت

لمحمد شاه الفنجابي الذي اقام عندي زهاء اربع سنين اقول هذه

کہتا ہوں میں کہ یہہ

مبالغة لاني لم اقم عنده ذلك المقدار بل قمت رمضانين وكذا قوله

مبالغہ مصنف معیار کا ہی کہ میں نہیں رہا اونکی پاس یہہ قدر بلکہ رہا تھا اونکی پاس دو رمضان اور اسی طرح قول

فيما بعد محمد شاه ساكن پير سكندره ضلع پاكپتن ليس كما قال قال

آئندہ اوسکا کہ محمد شاہ ساکن پیر سکندرہ ضلع پاک پٹن نہیں جس طرح کہا اوسنی کہا مصنف معیار نے

واستفاد مني ثم اعتزل عني كاعتزال واصل بن عطاء عن الامام الحسن البصري

کہ محمد شاہ نے استفادہ کیا مجھہ سی پر الگ ہوگیا مجھہ سی جیسا کہ الگ ہوگیا واصل بن عطا امام حسن بصری سی

تعالی فکان ابو حنیفۃ تابعیا عندھم بذلک الحدیث الحسن بالطریق الاولی

تعالی کی پس ہوا ابو حنیفہ تابعی نزدیک اہل علم کی ساتھہ اس حدیث حسن کے بطریق اولے

وبہ قال الحافظ الذھبی والحافظ الدار القطنی والحافظ ابو بکر الخطیب

اور یہی قول ہی حافظ ذہبی اور حافظ دار قطنی اور حافظ ابو بکر خطیب

البغدادی وغیرھم حتی قال الملا علی القاری ان اباحنیفۃ تابعی باتفاق

بغدادی وغیرہ کا حتی کہ کہا ملا علی القاری نی کہ ابو حنیفہ تابعی ہین باتفاق

العلماء المعتبرین [illegible] مصداق حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علماء معتبر کے پس [illegible] حنیفہ مصداق حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا

لا تمس النار من رانی ورای من رانی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن

نہ چھوی گی آگ میری دیکھنی والی کو اور میرے دیکھنی والی کے دیکھنے والے کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا

انتھی وقال الامام الشافعی الناس کلھم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ ذکرہ

تمام ہوا اور کہا امام شافعی نی کہ لوگ سب کے سب عیال ہین ابو حنیفہ کے فقہ میں ذکر اسکا

اثبات العلماء وقال یحیی بن معین القراءۃ عندی قراءۃ حمزۃ والفقہ

علماء راسخین نی اور کہا یحیی بن معین نی کہ قراءۃ مختار نزدیک میری قراءۃ حمزہ کی ہی اور فقہ

فقہ ابی حنیفۃ وعلی ھذا ادرکت الناس انتھی ذکرہ ابن خلکان وقال

فقہ ابو حنیفہ کی ہی اور اسی پر پایا ہی مینی لوگونکو تمام ہوا ذکر کیا اوسکو ابن خلکان نے اور کہا

الامام احمد فی حقہ انہ کان من العلم والورع وایثار الآخرۃ بمحل لا یدرکہ

امام احمد نی امام ابو حنیفہ کی حق مین کہ تہا ابو حنیفہ علم اور تقوی اور ایثار آخرت مین اس درجہ پر کہ نہ پہونچا

احد وقال عبد اللہ بن المبارک لیس احد احق ان یقتدی بہ من ابی حنیفۃ

کوئی شخص اور کہا عبد اللہ بن المبارک نے کہ نہیں ہی کوئی شخص کہ لایق تر ہو اقتدا مین ابو حنیفہ سے

لانہ کان اماما تقیا نقیا ورعا عالما فقیھا کشف العلم کشفا لم یکشفہ

اسلیے کہ تہا وہ امام پرہیزگار متقی عالم فقیہ کہ کہولا علم کو ایسا کہولنا کہ نہ کہولا اوسکو

احد ذکرہ ابن حجر وغیرہ من اثبات العلماء انتہی ما فی الشامی و قال علیہ السلام
کسی نے ذکر کیا اسکو ابن حجر وغیرہ نے علما اثبات سے تمام ہوا جو شامی میں ہے اور فرمایا علیہ السلام نے
لو کان الدین عند الثریا لذهب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ رواہ مسلم
اگر ہوگا دین نزدیک ثریا کی تو جائیگا طرف اوسکی ایک رجل ابناء فارس سے حتی کہ آ لیگا اوسکو روایت کیا
ومصداقہا ابو حنیفۃ حتی اقر بہ الائمۃ الشافعیۃ فکان الصواب فی جانب
اور مصداق اس حدیث کا ابو حنیفہ ہی حتی کہ اقرار کیا ائمہ شافعیہ نے پس ہوگا صواب جانب
ابی حنیفۃ فی المسائل المختلف فیہا بدلیل الحدیث الصحیح حتی قال شاہ ولی اللہ
ابو حنیفہ کی مسائل متنازع فیہ میں بدلیل اس حدیث صحیح کے حتی کہ کہا شاہ ولی اللہ
المحدث الدهلوی فی فیوض الحرمین عرفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
محدث دہلوی نے فیوض الحرمین میں سمجھا دیا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ
سلم ان فی المذہب الحنفی طریقۃ انیقۃ ہی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ
کہ تحقیق مذہب حنفی مذہب پسندیدہ ہی یہہ موافق تر ہی اور مذاہب سے ساتھ سنت معروفہ کے
التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری واصحابہ انتہی قال ومتضمنا
جو جمع اور پختہ ہوئی زمانہ بخاری اور اصحاب اوسکی میں تمام ہوا کہا مصنف معیار نے ومتضمنا
للاحادیث الواہیۃ الموضوعۃ اقول ہذا کذب محض وبہتان صریح و
للاحادیث الواہیۃ الموضوعۃ کہتا ہوں میں کہ یہہ محض کذب ہی اور بہتان صریح اور
افتراء یفتریہ بین یدیہ کما سیاتی قال التی نص علی حرمۃ روایتہا عن الحفاظ
افترا خالص جیسا کہ عنقریب آویگا کہا مصنف معیار نے التی نص علی حرمۃ روایتہا عن الحفاظ
المحققین اقول کان علیہ ان یقول التی نص علی حرمۃ روایتہا حفاظ
المحققین کہتا ہوں میں کہ تہا اوسپر کہ کہتا التی نص علی حرمۃ روایتہا حفاظ
المحققین بغیر لفظ عن فانہا لیست فی موضعہا بل حفاظ المحدثین لان لفظ
المحققین بغیر لفظ عن کے اسواسطے کہ لفظ عن اس جگہ اپنی موضع میں نہیں بلکہ تہا او سپر کہتا حفاظ المحدثین

الحفاظ لم يطلق فی الاصطلاح الا علی اهل الحدیث ثم تقییده بالحفاظ المحققین
حفاظ کا نہین بولا جاتا اصطلاح مین مگر محدثین پر نہ فقہا اور باقی علما پر پہر قید حفاظ محققین کے
غلط لان حرمة روایة الحدیث الموضوع ثابت باجماع المسلمین المعتدین کما فی
غلط ہی اسواسطی کہ حرمت روایت حدیث موضوع کی ثابت ہی بہ اجماع اہل اجماع کے جیسا کہ
خاتمة مجمع البحار وغیره قال الامام النووی فی شرح مسلم فی صدره ان تعمد وضع
خاتمہ مجمع البحار وغیرہ مین مذکور ہی کہا امام نووی نی اول شرح مسلم مین کہ تعمد وضع
الحدیث حرام باجماع المسلمین الذین یعتد بهم فی الاجماع فقد علم مما ذکر
حدیث کا حرام ہے باجماع مسلمین کے جو معتبر اجماع مین ہین پس معلوم ہوا ما ذکر سے
ان تقییده بالحفاظ غلط قال وبعضها وهو الباب الثانی مخالف لما صرح
کہ قید حفاظ کے غلط ہے کہا مصنف معیار نے کہ بعض اوسکا یعنی باب ثانی مخالف ہے جو بتصریح ہے کہے اوسکے
امامنا وسیدنا ابو حنیفة النعمان افاض علیه شابیب العفو والغفران فی صلحاء
امام سید ہمارے ابو حنیفہ نعمان نے اوسپر ہوا فاضہ باران عفو اور غفران کا ... اوسکے
اقول هی روایة نوادر داؤد بن رشید فلا تعتبر کما قال الطحطاوی فی شرح
کہتا ہون مین کہ یہ روایت ہی نوادر داؤد بن رشید کے پس وہ غیر معتبر ہوئے جیسا کہ کہا طحطاوی نی شرح
الدر المختار فی بحث رسم المفتی تحت قوله ما اتفق علیه اصحابنا فی
در المختار مین بحث رسم مفتی مین تحت اس قول کے ما اتفق علیه اصحابنا نے
الروایة الظاهرة عنهم قوله فی الروایة الظاهرة عنهم قید به لان وجود
الروایة الظاهرة عنهم قوله فی الروایة الظاهرة عنهم مقید کیا ساتھہ اوسکی اسلئی کہ وجود
روایات اخر مرجوع عنها او غیر مشهورة لا تعتبر انتهی لا نسلم تقرر ان
روایات اور ونکا رجوع عنہا ہے یا غیر مشہور غیر معتبر ہی تمام ہوا اور یہ اسواسطے کے مقرر ہوئے روایات
روایة النوادر لم توجد فی نحو الهدایة لا یحل عزوها الیهم معانه یاباها
کہ روایت نوادر کی صبحت مثل ہدایہ مین نہ پائی جائی تو نہین حلال نسبت اوسکی طرف ائمہ کی باوجود اسکی کہ انکار

ما فی الهدایة من ان مذهب ابی حنیفة ان المجتهد قد یخطی وقد یصیب یعنی ان

جو ہدایہ مین ہی کہ مذہب ابو حنیفہ کا یہہ ہی کہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہے اور کبھے مصیب یعنے

الحق عند الله واحد لا متعدد وعلیه اصحابه وهو الصحیح عند الائمة الاربعة

حق عند الله واحد ہے نہ متعدد اور اسپر ہین اصحاب بو حنیفہ کے اور یہہ ہی صحیح ہی نزدیک ایمہ اربعہ کے

کما فی مسلم الثبوت وغیره ویاباها ما کان فی جمیع المتون الحنفیة من ان

جیسا کہ مسلم الثبوت وغیرہ مین ہے اور رہی انکار کرتا ہی اس روایت نوادر سی جو جمیع متون حنفیہ مین ہی کہ

المقتدی لا یتبع قانت الفجر والمفترض لا یقتدی بالمتنفل مع انه محمول

مقتدی تابعداری نکری ویسکی قنوت پڑہی نماز فجر مین اور فرض پڑہنی والا اقتدا نکری نفل پڑہنی والیکی باینہمہ یہہ محمول ہی

علی نفوذ الحکم وذلک لا ینافی الوجوب الذی قلنا به والا فعورضت بما فی شرح

نفوذ حکم پر اور یہہ مخالف اوس وجوب کی نہین جسکو ہم کہتی ہیں والا تو معارض ہوگی وہ روایت نوادر کے

الوهبانیة للشرنبلالی فقضی من لیس مجتهد کالحنفیة زماننا بخلاف مذهب

وہبانیہ مین ذکر کیا اور سنئے کہ حکم کرے غیر مجتہد جیسا کہ حنفیہ ہماری زمانہ کے ہین بخلاف مذہب اپنے کے

عامدا لا ینفذ اتفاقا انتهی ذکره فی قضاء الدر المختار فرجح بالادلة

جانکر تو نہ نافذ ہوگا بالاتفاق تمام ہوا ذکر کیا اوسکو قضا در مختار مین بس ترجیح دی گئی ہی روایت شرنبلالی

الاربعة الکتاب والسنة والقیاس والاجماع فاما الکتاب فقال الله

اربعہ کتاب اور سنت اور قیاس اور اجماع کے اما کتاب سو فرمایا الله

تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون فانه نص فی اتباع اهل الذکر

تعالی نے سوال کرو تم اہل ذکر سی جبکہ ہو تم غیر اہل ذکر یہہ آیت صریح ہی اتباع اہل ذکر مین

لکن جمیع افراده غیر مراد بالاجماع فحمل علی الفرد الکامل لانه المتیقن و

لیکن جمیع افراد اسکی غیر مراد ہین بالاجماع بس محمول ہوگی فرد کامل پر کیونکہ وہ متیقن ہی اور

لان المطلق یحمل علی الفرد الکامل غالبا کما صرح به الچلپی فی حاشیة

اسلئی کہ مطلق محمول ہوتا ہی فرد کامل پر غالب اوقات جیسا کہ تصریح کی اسکی علامہ چلپی نے حاشیہ

شرح الوقایۃ فی بحث الاوقات حیث قال قلنا المطلق ینصرف الی الفرد

شرح وقایہ مین بحث اوقات مین جبکہ کہا کہ کہتی ہین ہم کہ مطلق پہیرا جاتاہی طرف فرد

الکامل غالبا انتہی ولانہ قال اللہ تعالی واتبعوا احسن ما انزل الیکم

کامل کی غالب اوقات تمام ہوا اور اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نی متبع ہو تم بہتر اون احکام کی جو عطا کی گئے

من ربکم فانہ صریح فی اتباع احسن ما انزل وھو احکام الفرد الکامل و

رب تمہاری سی یہہ آیت صریح ہی اتباع احسن ما انزل مین سو وہ احکام فرد کامل کی ہین

بیان ذلک ان المجتہد مظہر لا مثبت عند اھل السنۃ لان الحاکم ھو

بیان اسکا یہہ ہی کہ مجتہد مظہر احکام کاہی نہ مثبت احکام کا نزدیک اہل سنت وجماعت کی کیونکہ حاکم

اللہ تعالی وحدہ بالاجماع فلذا قال العلامۃ التفتازانی فی

فقط اللہ ہی نہ کوئی اور بالاجماع لہذا کہا علامہ تفتازانی نے

شرح العقائد الثالث ان القیاس مظہر لا مثبت فان الثابت بالقیاس

شرح عقاید مین کہ دلیل ثالث یہہ ہی کہ قیاس مظہر احکام کاہی نہ مثبت احکام کا کیونکہ ثابت بالقیاس

ثابت بالنص ایضا معنی انتہی وقال صدر الشریعۃ فی التوضیح فی بحث القیاس

ثابت بالنص ہی ہی ازروی معنی کی تمام ہوا اور کہا صدر شریعت نی توضیح کی بحث قیاس مین

فالمراد بہ ھذا المعنی لان القیاس مثبت للحکم ابتداء لان مثبت الحکم

پس مراد ساتھہ قیاس کے یہہ معنی ہین یہہ بات کہ قیاس مثبت حکم کا ہے ابتداءً کیونکہ مثبت حکم کا

ھو اللہ تعالی فلذا قالوا ان القیاس مظہر لا مثبت انتہی فاذا کان

فقط اللہ ہی ہی لہذا کہتی ہین وہ کہ قیاس مظہر احکام کاہی نہ مثبت احکام کا تمام ہوا پس جبکہ ہوا

الامر کذلک من ان المجتہد مظہر لا مثبت کان احکام المجتہدین

امر ایسا یعنی مجتہد مظہر احکام کا ہے نہ مثبت احکام کا تو ہوی احکام مجتہدین کے

منسوبۃ الی الانزال ومتعلقۃ بہ فاذا کان الامر کذلک کان الاحکام

منسوب طرف انزال کے اور متعلق ساتھہ انزال کے پس جبکہ ہوا یہہ امر تو ہوئے احکام

المستخرجة بقوة الفرد الكامل احسن من الاحكام المستخرجة بقوة غيره فدلت

مستخرجہ فرد کامل کی احسن احکام مستخرجہ غیر کے سے پس دلالت کے

الاية على ان المراد الفرد الكامل فى اتباع الاحكام فحصل مما ذكر من الادلة ان

اس آیت نی اسپر کہ مراد فرد کامل ہی اتباع دین مین پس حاصل ہوا ادلہ مذکورہ سی کہ

المراد الفرد الكامل لا الناقص فكان اتباعه واجبا بالكتاب واما السنة

مراد فرد کامل ہی نہ ناقص پس ہوئی اتباع فرد کامل کی واجب ساتھہ کتاب اللہ کے اما سنت

فقال عليه السلام نضر الله عبدا سمع مقالتى فحفظها ووعاها واداها

فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ تر و تازہ کری اللہ اوس عبد کو کہ سُنا حدیث کو اور محفوظ رکہا اوسکو اور محافظت

فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى من هو افقه منه رواه احمد

کیونکہ بسا اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہی اور بسا اوقات فقیہ ہوتا ہی لیکن حامل ہوتا ہے طرف افقہ کے روایت کیا اسکو احمد

والترمذى وابو داؤد وابن ماجة ذكره فى المشكوة وحسنه الترمذى

اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین اور حسن کہا اسکو ترمذی نے

فدل هذا الحديث على اتباع الفرد الكامل واما القياس فلان المجتهد

پس یہہ حدیث حسن دلالت کرتی ہی اوپر اتباع فرد کامل کے اما قیاس وہ یہہ ہی کہ مجتہد

عند المقلد بمنزلة الدليل عند المجتهد فكما كان عليه العمل بالراجح

نزدیک مقلد کی بمنزلہ دلیل مجتہد کے ہے پس جیسا کہ ہے مجتہد پر عمل با قوے

من الادلة واجبا كذلك كان عليه الاتباع بالفرد الكامل من المجتهدين

دلیل کے واجب اسیطرح مقلد پر ہے اتباع فرد کامل مجتہدین کا واجب

واما الاجماع فقال الامام حجة الاسلام فى الاحياء بل على كل مقلد

اما اجماع کہا حجۃ الاسلام نے احیاء العلوم مین بلکہ لازم ہی ہر مقلد پر

اتباع مقلده فى كل تفصيل فان مخالفته للمقلد متفق على كونه منكرا بين

اتباع اپنی امام کا ہر مسلہ مین کیونکہ مخالفت اپنی امام کے منکر ہی باتفاق علما کی

المصلين انتهى ورجح بما قال الملا علی القاری فی الرسالة المؤلفة فی
تمام ہوا اور ترجیح دی گئی ہی روایت شرنبلالی کی ساتھہ قول ملاعلی قاری کی جو مذکور ہے اوس رسالہ
جواب الرسالة المنسوبة الی امام الحرمین وجب علیہ حتما ان یعین مذہبا
جواب اوس رسالہ مین جو منسوب ہی امام الحرمین کی طرف کہ واجب ہی اوسپر کہ اختیار کری مذہب معین
من هذه المذاهب اما مذهب الشافعی فی جمیع الفروع واما مذهب مالک
ان مذاہب سی یا تو مذہب امام شافعی کا جمیع فروع مین یا مذہب امام مالک
او ابی حنیفة وغیره ولیس له ان ینتحل من مذهب الشافعی ما هواه ومن مذهب
یا ابو حنیفہ وغیرہ کا اور نہین جائز اوسکو یہہ کہ اخذ کری مذہب شافعی سی جو خواہش کری اور مذہب
غیره ما یرضاه لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط
غیرہ سی جو پسند کری کیونکہ اگر جائز کرین ہم اسکو تو موصل ہو گا طرف خبط اور خروج کی ضبط دین سی
حاصله یرجع الی نفی التکلیف لان مذهب الشافعی اذا اقتضی تحریم
کہ حاصل اوسکا نفی تکلیف کی ہی یعنی کوئی مکلف ساتھہ احکام کی نرہیگا کیونکہ مثلا مذہب شافعی کا مقتضی ہو حرمت
شئ ومذهب غیره اباحة ذلک الشئ بعینه او علی العکس فهو ان شاء
کسی شی کا اور مذہب غیر کا مقتضی ہوا اباحت اوس شی کا یا بالعکس پس مقلد اگر چاہی
مال الی الحرام وان شاء مال الی الحلال فلا یتحقق الحل والحرمة وفی
اخذ کری حرام کو اور اگر چاہی اخذ کری حلال کو یعنی مقلد پابند ایک مذہب کا نہو تو نہ متحقق ہو گی حلت اور حرمت اور
ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدته واستیصال قاعدته و
اس مین اوٹھا دینا ہی تکلیف کا اور باطل کرنا ہی فائدہ اوسکا اور جڑ سی اوکھیڑ دینا ہی قاعدہ اوسکا اور
ذلک باطل انتهی ورجح بما قال القهستانی فی جامع الرموز قبیل
یہہ باطل ہی تمام ہوا اور ترجیح دی گئی ہی روایت شرنبلالی کی تئیں قول قہستانی کی جو جامع الرموز مین کہی پہلے
کتاب الاشربة واعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلة اثبت للعامی
کتاب اشربہ کی کہ جان لی کہ جسنی کہا کہ حق یعنی صواب متعدد ہی مثل معتزلہ کی تو ثابت کرتا ہی عامی کی لیئے

الخيار في الاخذ من كل مذهب ما يهواه ومن جعل الحق واحدا كعلمائنا

اختیار کرے ہر مذہب سے جو چاہے اور جسنے کہا کہ حق واحد ہی مثل ہماری

الزم للعامي اماما واحدا كما في الكشف فلو اخذ من كل مذهب

تو لازم واجب کرتا ہی عامی کی لئی امام واحد جیسا کہ کشف میں ہی پس اگر اخذ کری گا ہر مذہب سی

مباحه صار فاسقا تاما كما في شرح الطحاوي انتهى يعني ان من قال ان

مباح کو تو ہوگا فاسق پورا جیسا کہ شرح طحاوی میں ہے تمام ہوا یعنی جو شخص قائل ہوا

كل مجتهد مصيب كمذهب المعتزلة اثبت للعامي ذلك وان من قال ان المجتهد

کہ ہر مجتہد مصیب ہی جیسا کہ مذہب معتزلہ کا ہی تو ثابت کرتا ہی یہ امر اور وہ شخص کہ قایل ہی اس کا کہ مجتہد

قد يصيب وقد يخطي كمذهب علمائنا اثبت للعامي ذلك وقول علمائنا

کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی ہوتا ہی جیسا مذہب ہماری علما کا ہی تو ثابت کرتا ہی عامی کی لئی یہ امر اور قول ہماری

ان المجتهد قد يخطي وقد يصيب ثابت بالكتاب والسنة والاجماع والقياس

کہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہی اور کبھی مصیب ثابت ہی ساتھہ کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس

علم عقل كما بينت في قول السديد في وجوب التقليد وعليه الائمة الاربعة

اور عقل کی جیسا کہ بیان کیا میں نی قول سدید فی وجوب التقلید میں اور اسپر ہیں ائمہ اربعہ

كما في مسلم الثبوت وغيره قال ومن تبعهم من جمهور الفقهاء والاصوليين

جیسا کہ مسلم الثبوت وغیرہ میں کہا مصنف معیار نی ومن تبعهم من جمهور الفقهاء والاصوليين

من المتقدمين والمتاخرين اقول هذا كلام بعضه كذب وبعضه

من المتقدمین والمتاخرین کہتا ہوں میں کہ یہہ کلام بعض اسکا کذب ہی اور بعض اسکا

وهم اما الاول وهو ان بعضه كذب فلما قال شاه ولي الله الدهلوي الذي

وہم ہی اما اول یعنی وہ بعض جو کذب ہی وہ اسلئی ہی کہ کہا اوسی شاہ ولی اللہ دہلوی نی جو

هو امامه بل ايمانه في عقد الجيد والمرجح عند الفقهاء ان العامي المنتسب

امام بلکہ ایمان اوسکا ہے عقد جید میں کہ مرجح نزدیک فقہا کے یہہ ہے کہ عامی صاحب

الی مذهب له مذهب لا یجوز له مخالفته انتهی وایضا قال فی کتاب المسمی
مذہب نہین جائز اوسکو مخالفت اوس مذہب کی تمام ہوا اور یہی کہا اپنی کتاب
بالانصاف اعلم ان الناس کانوا فی المائة الاولی والثانیة غیر مجمعین علی
انصاف مین کر جان لی کہ لوگ صدی اول اور دوسری مین نہتی متفق
التقلید لمذهب واحد بعینه وبعد المائتین ظهر فیهم التمذهب للمجتهدین
تقلید مذہب واحد معین پر اور بعد دوسو برس کی ظاہر ہوئی اونمین تقلید مجتہدین کی
باعیانهم وقل من لا یعتمد علی مذهب مجتهد بعینه وکان ذلک هو الواجب
مذہب معین کر اور قلیل تہا کہ نہ اعتماد کری مذہب مجتہد معین پر اور تہا یہہ ہی مذہب معین واجب
فی ذلک الزمان انتهی وقال یحیی بن معین وهو امام جلیل صاحب الجرح
اوس وقت تمام ہوا اور کہا یحیی بن معین کہ وہ امام جلیل الشان صاحب جرح
والتعدیل من اکابر ائمة اهل الحدیث المروی عنه فی الصحاح الستة معاصر
وتعدیل کا ہی واکابر ائمہ اہل حدیث سی ہی اور مروی عنہ صحاح ستہ کا ہی اور ہمعصر
احمد بن حنبل القراءة عندی قراءة حمزة والفقه فقه ابی حنیفة وعلی هذا
امام احمد حنبل کا ہی کہ قراءۃ مختار و معمول بہ نزدیک میری قراءۃ حمزہ کی ہی اور فقہ فقہ ابو حنیفہ کی ہی اوسی پر
ادرکت الناس انتهی ذکره ابن خلکان فی تاریخه وقال عبد الوهاب الشعرانی
پایا مینی لوگون کو تمام ہوا ذکر کیا اسکو ابن خلکان نی تاریخ اپنی مین اور کہا عبد الوہاب شعرانی نے
فی المیزان الصغری اما من لم یصل الی شهود عین الشریعة الاولی وجب
میزان صغری مین · جو شخص کہ پہونچا مشاہدہ مین شریعت اولی کو تو واجب ہے
علیه التقلید لمذهب واحد کما مر تقریره خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیه
اوسپر تقلید مذہب واحد کے جیسا کہ گذری تقریر اوسکی واسطی خوف وقوع کی گمراہی مین اور اسپر ہے
عمل الناس الیوم انتهی وقال الامام الغزالی فی الاحیاء فی الرکن الثانی
عمل لوگون کا آجتک تمام ہوا اور کہا امام غزالی نی احیاء العلوم کی رکن ثانی مین

من الباب الثانی فی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر لم یذهب احد من المحصلین

جو باب ثانی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین ہی ہی کہ نہین گیا کوئی شخص علماء سے

الی ان المجتہد یجوز له ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ ولا الی ان الذی

اس طرف کہ مجتہد کو جائز ہی عمل کرنا بموجب اجتہاد غیر کے اور نہ اس طرف کہ جو شخص

ادی اجتہادہ فی التقلید الی شخص انه افضل العلماء ان یاخذ بمذہب غیرہ

کہ پہونچی فکر اوسکی تقلید مین کہ یہہ مجتہد افضل مجتہدین کا ہی وہ اخذ کری مذہب غیر کو

بل علی کل مقلد اتباع مقلدہ فی کل تفصیل فان مخالفته للمقلد متفق علی

بلکہ لازم ہی ہر مقلد پر اتباع امام اپنی کا ہر مسئلہ مین کیونکہ مخالفت اپنی امام کی باتفاق

کونه منکرا بین المحصلین انتہی واما الثانی وہو ان بعضه وہم فلان

علما کے منکر ہے تمام ہوا اما ثانی یعنی وہ بعض وہم ہی وہ اسلئی ہی کہ

الاختلاف المذکور فی کتب الاصول من ان المقلد اذا التزم مذہبا

اختلاف جو مذکور ہی کتب اصول مین اس بات مین کہ مقلد جبکہ لازم پکڑ وی ایک مذہب کو

ہل یلزمه الاستمرار ام لا فقال البعض نعم وقال البعض لا اذ لا واجب

ایا واجب ہی اوسپر استمرار یا نہین کہا بعض نے ہان واجب ہی اور کہا بعض نی نہین کیونکہ

الا ما اوجبه الله تعالی ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب احد انتہی

بغیر واجب کرنی اللہ تعالی کی سوا اللہ نی نہین واجب کیا کسی پر مذہب پکڑنا مذہب معین کر تمام ہوا

فی الوجوب الذی ہو بمعنی الفرض لا فی الوجوب الذی ترکه مکروہ کراہة تحریمیة بدلیل ان تلک العبارة

سو وہ اختلاف وجوب مین ہی جو بمعنی فرض ہی نہ اوس وجوب مین جو ترک اوسکا مکروہ تحریمی ہے بدلیل اس بات کے

مذکورة فی کتب الاصول المالکیة والشافعیة وہو عندہم بمعنی الفرض

مذکور ہی کتب اصول مالکیہ اور شافعیہ مین ہی اور وجوب نزدیک اونکی بمعنی فرض ہے

والحنفیون معہم فی ہذا الاطلاق فی کتب الاصول حیث قالوا الامر للوجوب

اور حنفیہ ساتھ اونکی ہین اس اطلاق مین اپنی کتب اصول مین کیونکہ کہتی ہین کہ امر واسطی وجوب کے ہے

ومعناه الامر للفرض فلولا يحمل ذلك الوجوب على الفرض بطل المعنى وعطل المبنى

اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ امر واسطی فرض کی ہی پس اگر محمول نہو یہہ وجوب فرض پر تو باطل ہوگی معنی اور لغو

فوجب الحمل على الفرض فيكون تقدير الكلام هكذا ان المقلد اذا التزم مذهبا

پس ضرور ہوا محمول ہونا اس وجوب کا فرض پر پس اسوقت ہوئی تقدیر کلام کی اسطرح کہ مقلد جبکہ لازم پکڑے ایک مذہب

هل فرض عليه الاستمرار ام لا فقال البعض نعم وقال البعض لا اذ لا فرض الا ما

آیا فرض ہی اوسپر استمرار یا ہہین کہا بعض نی ہان فرض ہی اور کہا بعض نے ہہین فرض کیونکہ ہہین فرض ہوتا

فرضه الله تعالى ولم يفرض على احد ان يتمذهب بمذهب احد ويدل على ما قلنا

فرض بغیر فرض کرنی اللہ کی حالانکہ ہہین فرض کیا کسی پر مذہب پکڑنا مذہب معین اور دلالت کرتا ہی ہماری

ما صرح به بحر العلوم عبد العلى فى شرح مسلم الثبوت حيث قال ولو التزم

قول بحر العلوم عبد العلی کا جو شرح سلم الثبوت مین مذکور ہی جبکہ کہا کہ اگر لازم پکڑے

مذهبا معينا اى عهد نفسه انه على هذا المذهب كمذهب ابى حنيفة

مذہب معین یعنی عہد کیا دل مین کہ مین اس مذہب پر ہون مثلا مذہب ابو حنیفہ کا

او غيره فهل يلزمه الاستمرار عليه ام لا فقيل نعم يجب الاستمرار ويحرم الانتقال

یا غیر کا آیا لازم ہی اوسکو استمرار اوسپر یا ہہین کہا گیا ہان واجب ہی استمرار اور حرام ہی انتقال

من مذهب الى مذهب آخر وقيل لا يجب الاستمرار ويصح الانتقال انتهى

مذہب سی طرف مذہب اورکے اور کہا گیا ہہین واجب استمرار بلکہ صحیح ہے انتقال تمام ہوا

وذلك لان الحرمة ضد الفرض لا الوجوب الذى قلنا به فيكون اهل السنة

اور یہہ دلالت اسواسطی ہوئی کہ حرمت ضد فرض کی ہی نہ وجوب ہماری کی پس ہوی اہل سنت

والجماعة اهل الاصول وغيرهم متفقين على الوجوب الذى كان تركه قريب الحرام

اور جماعت اصولی غیر اصولی سب کے سب متفق وجوب تقلید مذہب معین پر کہ ترک اوسکا قریب حرام

فلذا قال حجة الاسلام فى احياء العلوم بل على كل مقلد اتباع مقلده فى كل

لہذا کہا حجت الاسلام نی احیاء العلوم مین بلکہ لازم ہی ہر مقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر

تفصیل فان مخالفته للمقلد متفق علی کونه منکرا بین المحصلین انتهی قال

مسئلہ مین کیونکہ مخالفت اپنی امام کی منکر ہی بہ اتفاق علما کے تمام ہوا کہا مصنف معیار نے

وبعضها وهو اکثر الباب الثالث خلاف مسلک المحققین المنصفین اقول

بعض اوسکا یعنی اکثر باب ثالث خلاف طریق محققین منصفین کے ہے کہتا ہون مین

هذا مخالف لما قال فی خاتمة کتابه هذا وعبارته هذه همنی چند مسائل کو

یہہ قول اوسکا مخالف ہی قول اوسکی کو جو خاتمہ اپنی کتاب مین ذکر کیا اور وہ عبارت یہہ ہے

باب ثالث سی قلم بند کردیا ہی امید ہی کہ ان چند مسائل کو نمونہ تحقیق اہل حق سمجھکر

باقی مسائل کو بہی اسپر قیاس کرین انتهی یعنی کما ان بعض مسائل الباب الثالث جعلته

یعنی جیساکہ مسائل باب ثالث کو کیا مین

مردودا فکذا القیاس فی سائر المسائل فکان ذلک القول منافیا لذلک

مردود اس طرح قیاس کرلو باقی مسائل کا پس ہوا یہہ قول اوسکا منافی اس

القول مع انه ان اراد من المحققین محققی الحنفیة فهو کذب صریح وافتراء

قول کو باوجود اسکی کہ اگر مراد محققین سی محققین حنفیہ ہین تو وہ کذب صریح ہی اور افترا

قبیح دل علیه الکتب الحنفیة کالهدایة وشرح الوقایة والکنز وغیرها والا

قبیح ہی دال ہین اسپر کتب حنفیہ کا مثل ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز وغیرہ کے اور اگر

فحاصل الکل ان کل واحد مما قال قول فاسد وزعم باطل لان ما قال فی الباب

مراد محققین سی غیر حنفیہ ہین تو حاصل کل کا یہہ ہی کہ جو کچھہ کہا وہ قول فاسد ہے اور زعم باطل اسواسطی جو کچھہ کہا باب

الاول فبعضه خلاف الاجماع وبعضه خلاف اصطلاح اهل الحدیث وبعضه

اول مین بعض اوسکا خلاف اجماع کے اور بعض اوسکا خلاف اصطلاح اہل حدیث کے ہے اور بعض اوسکا

سرقة وبعضه مغالطة کما سیتلی وان ما قال فی الباب الثانی فبعضه خلاف

سرقہ اور بعض اوسکا مغالطہ ہی جیسا عنقریب پڑہا جایگا بحث مناقب مین اور جو کچھہ کہا باب ثانی مین بعض

الاجماع وبعضه كذب كما مر وان ما قال فی الباب الثالث فهو خلاف الاحادیث

اجماع کا ہی اور بعض اوسکا کذب ہی جیسا کہ گذرا اور آویگا اور جو کچھہ کہ کہا باب ثالث مین وہ خلاف احادیث

الصحیحة القولیة المرجحة کما بینت فی الاربعین ومختصر ذلک ان مصنف

صحیحہ قولیہ مرجحہ کے ہی جیسا کہ بیان کیا مینی اربعین مین اور مختصر اسکا یہہ ہی کہ مصنف

المعیار لم یتکلم فی ذلک الباب الا فی خمس مسائل صریحا بان اثبت حدیث

معیار نی نہین کلام کیا اس باب مین مگر پانچ مسلہ مین صراحۃ باین طور کہ ثابت کیا حدیث

القلتین والغلس والتعجیل والمثل والجمع والبواقی ضمنا بان قال وعلی

قلتین اور غلس اور تعجیل اور مثل اور جمع کو اور باقی کو ضمنا باین طور کہ کہا

مسئلہ غلس

هذا القیاس سائر المسائل وکل ذلک خلاف الحق والصواب فاما الغلس

اسی قیاس پر ہین باقی مسائل اور کل یہہ خلاف حق اور صواب کی ہی اما مسئلہ غلس خلاف حق

فلمخالفة الاحادیث الصحیحة المرجحة اخرج عن عبد الله بن مسعود قال ما رایت

کروہ مخالف ہی احادیث صحیحہ مرجحہ کے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نہین دیکھا مینی

رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی صلوة الا لمیقاتها الا صلوتین المغرب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہی ہو کوئی نماز مگر اوسکی وقت مین سوای دو نماز کی مغرب

والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتها متفق علیه ای قبل وقتها

اور عشا مزدلفہ مین اور پڑہی نماز فجر کی اوسدن قبل اوسکی وقت ہی روایت کیا بخاری اور مسلم نے

المعتاد واخرج عن عبد الله بن مسعود قال ما رایت رسول الله صلی الله

معتاد کی اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نہین دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ

علیه وسلم صلی صلوة الا لمیقاتها الا صلوتین صلوة المغرب والعشاء

علیہ وسلم کو پڑہی ہو کوئی نماز مگر اوسکی وقت مین سوای دو نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ مین

بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل وقتها بغلس رواه مسلم فی صحیحه فی کتاب

اور پڑہی فجر اوسدن قبل اوسکی وقت کی غلس مین روایت کیا اسکو مسلم نی اپنی صحیح کی کتاب

الحج فجعل عبد الله بن مسعود وقت الغلس غير معتاد سوی هذا الیوم من مزدلفة

الحج مین پس کیا عبد اللہ بن مسعود نی وقت غلس کو غیر معتاد سوای دن مزدلفہ کے

قال الامام النووی الشافعی فی شرح مسلم وفی هذه الروایات کلها حجة لابی حنیفة

کہا امام نووی شافعی المذہب نی شرح مسلم مین کہ یہہ سب روایات حجت ہین ابو حنیفہ کے

فی استحباب الصلوة فی اخر الوقت فی غیر هذا الیوم انتهی قال النسائی اخبرنا

مستحب ہونی نماز کے غیر غلس مین سوای دن مزدلفہ کے تمام ہوا کہا نسائی نی کہ حدیث کی ہمکو

ابراهیم بن یعقوب حدثنا ابن ابی مریم اخبرنا ابو غسان حدثنی زید

ابراہیم بن یعقوب نے اونکو ابن ابی مریم نی اونکو ابو غسان نی اوسکو زید

بن اسلم عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبید عن رجال من

بن اسلم نی وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سی وہ محمود بن لبید سی وہ چند شخصون اپنی

قومه من الانصار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما اسفرتم بالصبح

علم انصاری کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جہانتک اسفار کرو تم صبح مین

فانه اعظم للاجر انتهی واسناده صحیح لانه من الثقات الذین لیس فیهم

وہ اعظم ہے واسطی اجر کے تمام ہوا اور اسناد اسکا صحیح ہی کیونکہ مروی ہی ان ثقات سی کہ نہین اونمین

مدلس فان ابراهیم بن یعقوب ثقة حافظ من الحادیة عشر وابن ابی مریم

کوئی مدلس کیونکہ ابراہیم بن یعقوب ثقہ حافظ ہی طبقہ گیارون سی اور ابن ابی مریم

سعید بن الحکم المصری ثقة ثبت فقیه من کبار العاشرة وابا غسان

سعید بن الحکم مصری ثقہ ثبت فقیہ ہی کبار طبقہ عاشرہ سی اور ابو غسان

محمد بن مطرف المدنی ثقة من الرابعة وزید بن اسلم المدنی فقیه عالم

محمد بن مطرف مدنی ثقہ طبقہ رابعہ سی ہی اور زید بن اسلم مدنی فقیہ عالم ہے

وکان یرسل من الثالثة وعاصم بن عمر بن قتادة المدنی ثقة عالم بالمغازی

تہا مرسل اور طبقہ ثالثہ سی ہی اور عاصم بن عمر بن قتادہ مدنی ثقہ عالم بالمغازی ہے

من الرابعة ومحمود بن لبيد المدني صحابي صغير كذا في التقريب وفيه ان ذلك

اور طبقہ رابعہ سے ہی اور محمود بن لبید مدنی صحابی صغیر ہی جیسا کہ تقریب مین مذکور ہی اور اس

الحديث من جماعة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الانصار واخرج

حدیث مین یہہ بات ہی کہ یہہ حدیث مروی ہی جماعت اصحاب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سے کہ انصار مین اور روایت کی

عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اسفروا بالفجر

رافع بن خدیج سے کہ سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اسفار مین پڑہو نماز

فانه اعظم للاجر رواه الترمذي وقال في الباب عن ابي برزة وجابر وبلال

کیونکہ اسفار مین پڑہنا نماز کا اعظم ہی اجر مین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا اس باب مین ہی مروی ہے ابی برزہ اور جابر

وحديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وقد رأى غير واحد من اهل العلم

اور حدیث رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے اور اختیار کیا ہے اہل علم نے

من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين الاسفار بصلوة الفجر وبه

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے اسفار صلوۃ فجر کو اور یہی

يقول سفيان الثوري انتهى وبه قال الائمة ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد

قول ہی سفیان ثوری کا تمام ہوا اور یہی قول ہی ائمہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد

بن الحسن وغيرهم فقوله صلى الله عليه وسلم اسفروا بالفجر فانه اعظم

بن حسن وغیرہم کا پس قول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسفروا بالفجر فانہ اعظم

للاجر يدل على ان الاسفار افضل من الغلس كما هو منصوص صيغة افعل

للاجر دلالت کرتا ہی اسپر کہ اسفار افضل اور بہتر ہی غلس سی جیسا کہ مصرح صیغہ افعل

التفضيل ويدل على انه متاخر من حديث الغلس كما هو مدلول الامر و

تفضیل کا ہی اور یہی دلالت کرتا ہی اسپر کہ حکم اسفار کا متاخر ہی حکم غلس سے جیسا کہ وہ مدلول اور

قد كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبعون الاخير كما اخرج عن

تھی اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اختیار کرتی امر اخیر کو جیسا کہ روایت کی

عبد اللہ بن عباس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبعون
عبد اللہ بن عباس سی کہ تہی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار کرتے
الاحدث فالاحدث من امرہ رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب جواز الصوم والفطر
پچہلی حکم کو بس پچہلی حکم کو حکم آنحضرت کے سے روایت کیا اسکو مسلم نی اپنی صحیح کے باب جواز الصوم والفطر
فی شہر رمضان فکان العمل بحدیث الاسفار اولی ولان الاسفار فیہ
فی شہر رمضان مین پس ہوا عمل ساتہہ حدیث اسفار کے اولی او رہبہتر اور اسلئی کہ اسفار مین ہے
حدیث متفق علیہ وھو حدیث عبد اللہ بن مسعود وحدیث صحیح صریح قولی
حدیث متفق علیہ کہ وہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کی ہے اور ہی او ہمین حدیث صحیح صریح قولی
مشتمل علی الامر بالاسفار وھو حدیث رافع بن خدیج وغیرہ ولیس فی التغلیس
مشتمل امر بالاسفار پر کہ وہ حدیث رافع بن خدیج وغیرہ کے ہے اور نہین ہی تغلیس مین
حدیث قولی صحیح صریح مشتمل علی الامر بالتغلیس والقول مرجح علی الفعل عند
علوی حدیث قولی صحیح صریح مشتمل امر بالتغلیس پر اور قول مرجح ہے فعل پر نزدیک
اھل الاصول قال النووی فی شرح مسلم فی باب تحریم نکاح المحرم والثالث انہ
اہل اصول کے کہا نووی نی شرح مسلم کے باب تحریم نکاح المحرم مین کہ دلیل ثالث یہہ ہے
اذا تعارض القول والفعل فالصحیح حینئذ عند الاصولیین ترجیح القول
جبکہ متعارض ہو قول اور فعل تو صحیح اسوقت نزدیک اہل اصول کے ترجیح قول کی ہے
انتھی فکان العمل بحدیث الاسفار اولی وعلیہ اکثر الصحابۃ اخرج عن ابراھیم
تمام ہوا پس عمل ساتہہ حدیث اسفار کی اولی او رہبہتر ہے اور اسی پر ہین اکثر صحابہ روایت ہی ابراہیم
النخعی قال ما اجتمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شئ ما اجتمعوا
نخعی سی کہا کہ نہین متفق ہوی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی امر مین جس قدر متفق ہوئے ہین
علی التنویر بالفجر رواہ ابو حنیفۃ فی مسندہ وابو بکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ
اوپر روشنی نماز فجر کے روایت کیا اسکو ابو حنیفہ نی اپنی مسند مین اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین

والطحاوی فی معانی الآثار باسناد صحیح قال الشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر
اور طحاوی نی معانی الآثار مین ساتھہ اسناد صحیح کی کہا شیخ ابن ہمام نی فتح قدیر مین
والملا علی القاری فی شرح موطا الامام محمد والحلبی فی الکبیری هذا اسناد صحیح
اور ملا علی قاری نی شرح موطا امام محمد مین اور حلبی نی کبیری مین کہ یہہ اسناد صحیح ہے
انتهی وقال سلام الله بن شیخ الاسلام الدهلوی فی المحلی شرح موطا الامام
تمام ہوا اور کہا سلام اللہ بن شیخ الاسلام دہلوی نی محلی شرح موطا امام
مالك وبه قال ابوحنیفة واصحابه وهی روایة عن احمد وهی مما یشهد له عمل اکثر
مالک مین یہی مذہب ہی ابوحنیفہ کا اور اونکی صحابا کا اور یہہ ایک روایت ہی امام احمد سی اور اسکی گواہ عمل اکثر
الصحابة بالاسفار انتهی واما المثل فلمخالفة الاحادیث الصحیحة المرجحة
صحابہ کا بالاسفار تمام ہوا اما مسئلہ مثل کا خلاف حق سو اسلیے ہے کہ وہ مخالف احادیث صحیحہ مرجحہ کے ہے
اخرج عن ابی ذر قال اذن موذن رسول الله صلی الله علیه وسلم للظهر فقال
روایت ہی ابی ذر سی فرمایا کہ اذان دی موذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی فرمایا
ابرد ابرد انتظر فان شدة الحر من فیح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة
ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر انتظار کر خنکی کے کیونکہ شدت گرمی کی بہاپ دوزخ سے ہے جبکہ شدت گرمی ہو ٹھنڈا کرو نماز کو
حتی راینا فیء التلول متفق علیه واخرج عن ابی ذر قال کنا فی سفر مع النبی صلی الله
یہانتک کہ دیکھا ہمنے سایہ ٹیلونکا روایت کیا اسکو بخاری مسلم نی اور روایت ہی ابی ذر سی فرمایا کہ تہی ہم ساتھ نبی
علیه وسلم فاراد المؤذن ان یؤذن فقال له ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال له ابرد ثم اراد
صلعم کے ارادہ کیا مؤذن نی اذان کا فرمایا حضرت نے اوسکو ابراد کر پہر ارادہ کیا اذان کا پہر فرمایا ابراد کر پہر ارادہ کیا
ان یؤذن فقال له ابرد حتی ساوی الظل التلول فقال النبی صلی الله علیه وسلم
اذان کا پہر فرمایا ابراد کر یہان تک کہ برابر ہو گیا سایہ ٹیلونکا ساتھہ اونکی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان شدة الحر من فیح جهنم رواه البخاری فی صحیحه فی باب الاذان وقد
کہ شدت گرمی کی بہاپ دوزخ سے ہے روایت کیا اوسکو بخاری نی اپنی صحیح مین باب الاذان مین اور تحقیق

جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علۃ التاخیر کون الابراد وامر بہ وقال النووی

مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علت تاخیر کے ہونا ابراد کا اور امر کیا ساتھ اوسکی کہا نووی نے

فی شرح مسلم والتلول منبطحۃ غیر منتصبۃ لا یصیر لھا فئ فی العادۃ الا بعد

شرح مسلم میں کہ تلول پڑی ہوئی ہوتی ہیں نہ کھڑی نہیں ظاہر ہوتا اونکی لئی سایہ عادت میں مگر بعد

زوال الشمس بکثیر انتھی وذلک لانہ منبسط من تحتہ غیر منتصب وکل ما

ڈھلنی شمس کے بہت تمام ہوا اور یہہ بات اسواسطی ہی کہ وہ پھیلا ہوا ہی تحت سی نہ کھڑا اور ہر وہ چیز

کان کذلک فھو کذلک لان ظل طولہ بقدر انبساط جانب ظلہ غایب ولا فی

جو ایسی ہی تو ہوگا سایہ اوسکا اسی طرح کیونکہ سایہ طول اوسکیکا بقدر انبساط جانب ظل اوسکی کی غائب ہوگا اول

انبساطہ تظہر کما ھو المشاھد عند الکل فی کل عصر فاذا کان صلوۃ رسول

انبساط اوسکی میں پھر بعد اوسکی ظاہر ہوگا جیسا کہ وہ مشاہدہ ہر ایک کے بیچ ہر عصر میں ہی پس جبکہ ہوئی نماز رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ھذہ المساواۃ کان الحدیث صریحا فی بقاء الظھر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد اس مساوات مذکورہ کے تو ہوئی یہہ حدیث صریح بقا وقت ظہر میں

بعد المثل واخرج عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد

بعد مثل کی اور روایت کی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب شدت

الحر فابردوا بالصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جھنم متفق علیہ واخرج عن عبد اللہ

گرمی کی ہو تو ابراد میں پڑھو نماز کو کیونکہ شدت گرمی کی بھاپ دوزخ سی ہی روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی اور روایت کی عبد اللہ

بن رافع انہ سال ابا ھریرۃ عن وقت الصلوۃ فقال ابو ھریرۃ انا اخبرک صل

بن رافع سے کہ پوچھی اونسی ابی ہریرہ سی وقت نماز کے کہا ابو ہریرہ نے کہ میں بتلاتا ہوں تجکو کہ پڑھ

الظھر اذا کان ظلک مثلک والعصر اذا کان ظلک مثلیک الحدیث رواہ

ظہر کو جبکہ ہو جائی سایہ تیرا مثل تیری اور پڑھ عصر کو جبکہ ہو جاوی سایہ تیرا دو مثل تیری آخر حدیث تک روایت کیا اسکو

الامام مالک فی موطاہ والامام محمد فی موطاہ فقولہ صل الظھر جزاء وقولہ اذا کان

امام مالک نے اپنی موطا میں اور امام محمد نی اپنی موطا میں پس قول اوسکا صل الظہر جزا ہی اور قول اوسکا اذا کان

ظلک مثلک شرط و وجود الشرط مقدم علی وجود الجزاء وابوهریرۃ راوی حدیث الابراد

ظلک مثلک شرط ہی اور وجود شرط کا مقدم ہوتا ہی وجود جزا سے اور ابوہریرہ راوی ہی حدیث ابراد کا

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورائی اوقات صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور دیکھنی والا اوقات نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا

لیلا ونہارا وکان امرہ بذلک فی الوقت المختار لا الاخیر المکروہ فذلک صریح فی بقاء

رات دن اور تہا امر اوسکا ساتہہ اسکے وقت مختار مین نہ وقت اخیر مکروہ مین پس یہہ حدیث ابوہریرہ کے صریح

الظہر بعد المثل واخرج عن عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ظہر مین بعد مثل کے اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال انما مثلکم ومثل اہل الکتاب کرجل استاجر اجراء فقال من یعمل لی من غدوۃ

فرمایا سوای اسکی نہین کہ مثل تمہاری اور مثل اہل کتاب کی مثل ایک رجل کی ہی کہ مزدور کیا مزدورونکو کہا کہ کون

الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی

نصف نہار تک ایک ایک قیراط پر پس عمل کیا یہود نے پہر کہا کہ کون ہی کہ عمل کری میرے لئے نصف نہار سے

صلوٰۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری ثم قال من یعمل لی من صلوٰۃ العصر

صلوٰۃ عصر تک ایک ایک قیراط پر پس عمل کیا نصاری نے پہر کہا کہ کون ہی کہ عمل کری میری لئی نماز عصر سے

الی ان تغیب الشمس علی قیراطین قیراطین فانتم ہم فغضب الیہود والنصاری فقالوا

غایب ہونی شمس تک دو دو قیراط پر سو وہ تم ہو پس غصہ ہوئے یہود اور نصاری کہا کہ

مالنا کنا اکثر عملا واقل عطاء فقال ہل نقصت من حقکم شیئا قالوا لا قال

کیا ہی ہماری لئی کہ ہوئے ہم اکثر از روے عمل کی اور اقل از روے اجرت کے فرمایا کیا کم کیا مینی حق تمہاری ہی کوئی شی کہا

فذلک فضلی اوتیہ من اشاء رواہ البخاری بالاسانید العدیدۃ والطرق الکثیرۃ

پس یہہ فضل میرا ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون روایت کیا اسکو بخاری نی اسانید عدیدہ اور طرق کثیرہ سے

ورواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح انتہی فذلک الحدیث یدل

اور روایت کیا اسکو ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے تمام ہوا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہے

عصر بتقاضای ... اور عین کبرای ...

ابوعمران ... تم ... کیا

على ان وقت الظهر اكثر من وقت العصر بغاية الكثرة كما هو مدلول صيغة افعل

اسپر کہ وقت ظہر کا اکثر ہے وقت عصر سے نہایت اکثر جیسا کہ وہ مدلول ہی صیغہ افعل

التفضيل فذلك صريح فى بقاء الظهر بعد المثل بل هذه الاحاديث تدل على

التفضیل کا پس یہہ حدیث صریح ہی بقاء وقت ظہر مین بعد مثل کے بلکہ یہہ احادیث دلالت کرتی ہین

بقائه الى المثلين كما بينته فى الاربعين وعليه اصحاب المتون وارتضاه الشارحون

بقاء وقت ظہر کے دو مثل تک سوا سایہ اصلی کی جیسا کہ ذکر کیا مینی اربعین مین اور رہین اوپر بقاء ظہر کے دو مثل تک سوا سایہ

كما فى الطحطاوى والشامى والبحر الرائق كما ذكرته فى الاربعين وليس لاهل

جیسا کہ طحطاوی اور شامی اور بحر الرائق مین ہی جیسا کہ ذکر کیا مینی اسکو اربعین مین اور نہین ہی واسطی اہل

المثل حجة قولية الا حديث عبد الله بن عمرو قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

مثل کی کوئی حجت قولیہ سوای حدیث عبد اللہ بن عمرو کے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وقت الظهر اذا زالت الشمس وكان ظل الرجل كطوله ما لم يحضر العصر والعصر

وقت ظہر جبکہ ڈہلی شمس اور ہو ظل رجل کے بقدر طول اوسکے جبتک کہ نہ آوی وقت عصر اور وقت عصر کا

ما لم تصفر الشمس الحديث وهو ايضا فاسد لان الواو ليس من حروف الغاية

باقی ہی جبتک کہ زرد ہو شمس آخر حدیث تک سو وہ بہی فاسد ہی کیونکہ واو نہین حروف غایت کے سے

ولا للعطف ولا للحال لفساد المعنى بل هو للاعتراض بين الغاية والمغيا

اور نہ اس جگہ عطف کے لیئے اور نہ حال کے لئے واسطی فساد معنی کی بلکہ وہ واسطی جملہ معترضہ کے ہے درمیان غایت اور مغیا کے

فالجملة المعترضة ليست الا لبيان انتهاء الوقت او لبيان الوقت المختار

پس جملہ معترضہ نہین ہی مگر واسطے بیان انتہا وقت کے یا واسطے بیان وقت مختار کے

فكان الحديث محتملا فسقط الاستدلال لانه اذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال

پس ہو گی یہہ حدیث اب محتمل کئی معنی کی پس ساقط ہو جاویگا استدلال پکڑنا ساتہہ اس حدیث کے کیونکہ جب آتا ہی احتمال تو ساقط

لا لاجل الاشتراك بل نقول هى لبيان الوقت المختار ودل عليه قوله صلى الله عليه وسلم

واسطی اشتراک کی بلکہ کہتی ہین ہم کہ وہ جملہ معترضہ واسطی بیان وقت مختار کے ہے دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت

والعصر مالم یصفر الشمس و احادیث ابی ذر و ابی هریرة و عبد الله بن عمر المذکورة
والعصر مالم یصفر الشمس اور دلالت کرتی ہین اسپر احادیث ابی ذر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر کے مذکورہ
اما حدیث جبریل فلیس بحجة لاهل المثل لکونه نصا فی بقاء الظهر بعد المثل کما
اما حدیث جبریل وہ نہین حجت واسطے اہل مثل کے کیونکہ وہ نص ہی بقاء وقت ظہر کے بعد مثل کے جیساکہ
بیناه فی الاربعین حاصل الکلام انه لیس لمخالفینا حدیث لا صحیح ولا ضعیف سوی
بیان کیا مینے اسکو اربعین مین حاصل کلام کا یہہ ہی کہ نہین ہی واسطے مخالف ہماری کی کوئی حدیث نہ صحیح اور نہ ضعیف سوائے
الاباطیل و اما التعجیل فلنا لفظ الاحادیث الصحیحة المرجحة اخرج عن ابی هریرة
اباطیل کی اما مسئلہ تعجیل کا خلاف حق اسواسطی ہی کہ وہ مخالف احادیث صحیحہ مرجحہ کے روایت ہی ابی ہریرہ سے
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة فان شدة
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب زیادہ ہو گرمی تو ابراد مین پڑہو کیونکہ شدت
الحر من فیح جهنم وقال الترمذی فی الباب عن ابی سعید و ابی ذر و ابی موسی و
گرمی کی بہاپ دوزخ سی ہی اور کہا ترمذی نی کہ اس باب مین بہی مروی ہی ابی سعید اور ابی ذر اور ابی موسی اور
ابن عمر و ابن عباس و انس و المغیرة و صفوان و حدیث ابی هریرة حدیث
ابن عمر اور ابن عباس اور انس اور مغیرہ اور صفوان سی اور حدیث ابی ہریرہ کے حدیث
حسن صحیح انتهی فذلک الحدیث یدل علی انه متاخر من حدیث التعجیل کما
حسن صحیح ہی تمام ہوا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ حدیث ابراد کی متاخر ہی حدیث تعجیل سے
هو مدلول الامر کما دل علیه حدیث ابی ذر قال اذن مؤذن رسول الله صلی الله
وہ مدلول امر کا ہی جیساکہ دال ہین اسپر حدیث ابی ذر کے کہ کہا اذان دی موذن رسول خدا صلی اللہ
علیه وسلم للظهر فقال ابرد ابرد انتظر انتظر فان شدة الحر من فیح جهنم فاذا
علیہ وسلم نی واسطے ظہر کے پس فرمایا حضرت نی کہ ٹہنڈا کر ٹہنڈا انتظار کر انتظار کر کیونکہ شدت گرمی کی بہاپ دوزخ
اشتد الحر فابردوا عن الصلوة متفق علیه و فی روایة ابی داود ثم قال ان
شدت گرمی کی تو ٹہنڈک مین پڑہو نماز یہہ حدیث متفق علیہ ہی اور روایت ابو داود مین ہی پہر فرمایا کہ

شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة لان المؤذن لما

شدت گرمی کی بهاپ دوزخ کی سی ہی پس جبکہ ہو شدت گرمی کی تو ٹہنڈک میں پڑہو نماز کیونکہ ہر گاہ کہ اذان دیچکی مؤذن نے

اذن وفق حكمه السابق بالتعجيل امره بالابراد فكان حكم التعجيل منسوخا

موافق حکم تعجیل کے تو حکم کیا اوسکو ساتھہ ابراد کے پس ہوا حکم تعجیل نماز کا منسوخ

بذلك الحديث و ايضا دل عليه ما اخرج عن المغيرة بن شعبة قال كنا

ساتھہ اس حدیث کے اور بہی دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث کہ مروی ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا تہی ہم

نصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهاجرة ثم قال لنا ابردوا

نماز پڑہتی ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاجرہ میں فرمایا کہ ٹہنڈی وقت

بالصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم رواه الطحاوى وابن ماجة فحصل

پڑہو نماز سلئے کہ شدت حرارت کی دوزخ سے ہے روایت کیا اسکو طحاوی اور ابن ماجہ نی پس ظاہر ہوا

مما ذكر ان احاديث الابراد متاخرة من احاديث التعجيل وكان اصحاب رسول الله صلى الله

ان حدیثوں سی کہ حدیثیں ابراد کی پیچھی ہیں حدیثوں تعجیل سے اور تہی اصحاب رسول خدا صلے اللہ

عليه وسلم يتبعون الاخير فالاخير من امره صلى الله عليه وسلم كما مر واخرج عن

علیہ وسلم کے اختیار کرتے اخیر پس اخیر کو امر آنحضرت صلعم سے جیسا کہ گذرا اور روایت ہے

انس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الحر ابرد بالصلوة واذا كان

انس سی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی گرمی تو ٹہنڈک میں پڑہتی نماز اور جبکہ ہوتی

البرد عجل رواه النسائى واخرج عن انس بن مالك كان رسول الله صلى

سردی تو اول وقت میں پڑہتی نماز روایت کیا اسکو نسائی نی اور روایت ہی انس سی کہ تہی رسول خدا صلے

الله عليه وسلم اذا اشتد البرد بكر بالصلوة واذا اشتد الحر ابرد بالصلوة

اللہ علیہ وسلم جبکہ زیادہ ہوتی سردی تو اول وقت پڑہتی نماز اور جبکہ ہوتی زیادہ گرمی تو ابراد میں پڑہتے

رواه البخارى فى كتاب الجمعة فهذه الاحاديث القولية والفعلية تدل

روایت کیا اسکو بخاری نی کتاب جمعہ میں پس یہہ احادیث قولیہ اور فعلیہ دلالت کرتی ہیں

على استحباب الابراد فی الحر وعليه جمهور العلماء من اصحاب رسول الله صلی الله

استحباب ابراد پر گرمی مین اور اسی پر ہی جمہور علما کا اصحاب رسول الله صلے الله

عليه وسلم ومن بعدهم قال الامام النووی الشافعی فی شرح مسلم فی باب استحباب

علیه وسلم کیسے اور جو بعد اونکی ہین کہا امام نووی شافعی المذہب نے شرح مسلم کے باب استحباب

الابراد بالظهر والصحيح استحباب الابراد وبه قال جمهور العلماء وهو المنصوص

الابراد بالظہر مین کہ صحیح استحباب ابراد کا ہے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور یہ ہی منصوص

للشافعی وبه قال جمهور الصحابة لكثرة الاحاديث الصحيحة فيه المشتملة

امام شافعی سی اور یہی قول ہی جمہور صحابہ کا واسطی کثرت احادیث صحیحہ کے اس ابراد مین کہ مشتمل ہین

على فعله وامره فی مواطن كثيرة من جماعة الصحابة رضی الله تعالى عنهم انتهى

فعل آنحضرت پر مواضع کثیرہ مین مروی ہین جماعت صحابہ رضی الله تعالے عنہم سے تمام ہوا

فكان حديث ابی هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم الناس ما

پس ہوئی حدیث ابی ہریرہ کے فرمایا رسول خدا صلے الله علیه وسلم نے کہ اگر جانتی لوگ جو قدر ثواب

فی النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا لاستهموا ولو يعلمون

اذان مین اور صف اول مین پھر نہ پاتی اسکو سوای قرعہ کے تو البتہ قرعہ ڈالتے اور اگر جانتے

ما فی التهجير لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما فی العتمة والصبح لاتوهما ولو

جو قدر ثواب کا ہی تہجیر مین تو البتہ سبقت کرتی طرف اوسکی اور اگر جانتی جو قدر ثواب کا ہی عشا اور صبح مین

حبوا متفق عليه مؤولا بان المراد من التهجير وقت الظهر بدليل احاديث

گھٹنی پر حلکر روایت کیا اسکو بخاری مسلم نی تاول ہی رہاین طور کہ مراد تہجیر سی وقت ظہر کا ہی بحکم احادیث

الابراد وبدليل ان عبد الله بن رافع بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابراد کے اور بحکم اسبات کی کہ عبد الله بن رافع نے بعد وفات رسولخدا صلے الله علیه وسلم کے

سال ابا هريرة الذی هو حامل ذلك الحديث وحديث الابراد عن رسول الله

سوال کیا اوس ابو ہریرہ کو جو حامل اس حدیث تہجیر و حدیث ابراد کا ہے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم عن وقت الصلوۃ فقال اخبرک فصل الظہر اذا کان

صلی اللہ علیہ وسلم سی وقت نماز سی کہا ابو ہریرہ نی کہ مین بتاتا ہون تجکو کہ پڑہ نماز ظہر جبکہ ہوجاے

ظلک مثلک والعصر اذا کان ظلک مثلیک الحدیث رواہ مالک وغیرہ حاصل

ظل تیری مثل تیری اور پڑہ نماز عصر کے جبکہ ہوجای ظل تیری دو مثل تیری آخر حدیث تک روایت کیا

الکلام فی وجہ الترجیح ان احادیث الابراد دالۃ علی انہا متاخرۃ من احادیث

کلام کا وجہ ترجیح مین یہہ ہی کہ احادیث ابراد کی دال ہین اسپر کہ وہ احادیث ابراد کی متاخر ہین احادیث

التعجیل قویۃ لکونہا مشتملۃ علی الامر ومؤیدۃ بعمل جمہور الصحابۃ الذین

تعجیل سے اور قوی ہین واسطی ہونی احادیث ابراد کے مشتمل امر آنحضرت پر اور مؤید ہین ساتہہ عمل جمہور صحابہ کے وہ صحابہ کہ

کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا یتبعون الاخیر فالاخیر من

تہی ساتہہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تہی اختیار کرنے والے امر اخیر کو پس اخیر کو

امرہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم ثم لا یخفی علی احد ان النووی شافعی

امر صلے اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کیا اسکو مسلم نی پہر پوشیدہ نہ ہے کسی پر کہ نووی شافعی

المذہب بین حد الابراد بان الابراد ان یوخر بحیث یحصل للحیطان ظل

المذہب نے بیان کیا حد حصول ابراد کے باین طور کہ ابراد تاخیر کرنا ہے باینطور کہ حاصل ہوجاے دیوارونکی لیے ظل

یمشون فیہ ویتناقص الحر انتہی فلا یخفی علی احد ان ذلک المعنی لم یحصل

کہ چلین لوگ اوس مین اور ٹوٹ جای گرمی تمام ہوا پس نہین پوشیدہ کسی پر کہ یہہ معنی حد ابراد کی نہین حاصل ہوتے

الا بعد المثل لان تناقص الحر وتکسرہ لم یحصل الا بعد المثل وہو المؤید

مگر بعد ایک مثل ہونیکی کیونکہ ٹوٹنا گرمی کا اور تکسر اوسکا نہین حاصل ہوتا مگر بعد ایک مثل ہونیکی اور یہہ حد ابراد کی تایید

بحدیث ابی ہریرۃ وحدیث ابی ذر وحدیث الجملۃ المعترضۃ والاتباع بالاحادیث

ساتہہ حدیث ابی ہریرہ کے اور حدیث ابے ذر کے اور حدیث جملہ معترضہ کے اور اتباع بالاحادیث

اولی من اتباع الرای وکلام صاحب الہدایہ یدل علی ما قلناہ حیث استدل علی انقاع

اولی ہے اتباع فقط رای کیسی اور کلام صاحب ہدایہ کے دال ہی اوسپر کہ جو ہمنی کہا کہ حد ابراد کی مثل ہی کیونکہ دلیل

الظهر بعد المثل بأحاديث الابراد وهو الامام فى نقل المذهب واما الجمع فلمخالفة

وقت ظہر بعد مثل کی احادیث ابراد کو اور وہ صاحب ہدایہ امام ہی نقل مذہب ابو حنیفہ مین اما مسئلہ جمع کا خلاف

الاحاديث المرجحة اخرج عن ابى قتادة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما

احادیث مرجحہ کے روایت ہی قتادہ سی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار

انه ليس فى النوم تفريط انما التفريط على من لم يصل حتى يجئ وقت الصلوة الاخرى

کہ نہین نوم مین تقصیر سواى اسکی نہین کہ تقصیر اوپر اوس شخص کے کہ نہ پڑہی نماز حتی کہ آجاوی وقت نماز دوسری کا

رواه مسلم وغيره من اهل الحديث فذلك الحديث الصحيح القولى الذى ارشد

روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نی اہل حدیث سے پس یہہ حدیث صحیح قولی کہ ارشاد کیا

به صلى الله عليه وسلم حال كونه على السفر صريح فى ان من لم يصل الصلوة حتى

ساتہہ اسکی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت سفر مین کہ جو شخص کہ نہ پڑہی نماز حتے کہ

يجئ وقت الصلوة الاخرى فهو مفرط واخرج عن عبد الرحمن خرجت مع عبد الله

آجاوی وقت نماز دوسری کا وہ تقصیروار ہی اور روایت ہی عبد الرحمن سی کہ نکلا مین ساتہہ عبد اللہ کے

الى مكة ثم قدمنا جمعا فصلى الصلوتين كل صلوة وحدها باذان واقامة و

طرف مکہ کی پہر آئی ہم مزدلفہ کو پس پڑہین عبد اللہ نے دو نمازین کہ ہر نماز اکیلی اکیلی ساتہہ اذان اور اقامت کے اور

العشاء بينهما ثم صلى الفجر حين طلع الفجر ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه

کہایا طعام درمیان دونو نمازونکی پہر پڑہا فجر کو جبکہ چمکی فجر پہر کہا عبد اللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال ان هاتين الصلوتين حولتا عن وقتهما فى هذا المكان المغرب و

وسلم نی فرمایا کہ یہہ دونو نمازین پہیری گئی ہین اپنی وقت سی اس مکان مین یعنی نماز مغرب اور

صلوة الفجر هذه الساعة رواه البخارى فى صحيحه فى كتاب المناسك فذلك

نماز فجر اس ساعت روایت کیا اسکو بخاری نی اپنی صحیح کی کتاب المناسک مین پس یہہ

الحديث الصحيح القولى المتاخر من جميع احاديث السفر اذ ارشد به صلى

حدیث صحیح قولی جو متاخر ہی سب احادیث سفر کے سے اسواسطے کہ ارشاد کیا تہا اسکی صلے

الله علیه وسلم فی حجة الوداع الکائنة فی السنة العاشرة من الهجرة صریح فی ان

الله علیه وسلم نے حجت الوداع مین جو تہی برس دسوین مین ہجرت سے صریح ہے اسمین

صلوٰة المغرب لم تتحول عن وقتها الا فی هذا المکان فذلک صریح فی ان رسول

کہ صلوٰة مغرب نہین پہری گئی اپنی وقت سی مگر اس مکان مزدلفہ مین پس یہہ صریح ہی اسمین کہ رسول

الله صلی الله علیه وسلم لم یجمع بین الصلوتین فی وقت الصلوٰة الاخری واخرج

خدا صلی الله علیه وسلم نی نہین جمع کیا درمیان دو نماز کے وقت نماز دوسرے مین اور روایت کیا

عن عبد الله بن مسعود کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی لوقتها

عبد الله بن مسعود سے کہ ہمیشہ تہی رسولخدا صلے الله علیه وسلم کہ پڑہتے ہر نماز اپنی وقت مین

الا بجمع وعرفات رواه النسائی فی سننه فی کتاب المناسک واخرج عن عمر

سوای مزدلفہ اور عرفات کے روایت کیا اسکو نسائی نی اپنی سنن کی کتاب المناسک مین اور روایت ہی عمر

بن الخطاب انه کتب فی الافاق ینهاهم ان یجمعوا بین الصلوتین ویخبرهم بان

بن خطاب سی کہ لکہہ بہیجا اطراف و جوانب مین ہر حاکم کی طرف کہ منع کری اونکو جمع کرنی دو نماز سی وقت واحد مین اور

الجمع بین الصلوتین فی وقت واحد کبیرة من الکبائر رواه الامام محمد فی موطاه

جمع کرنا دو نماز کا وقت واحد مین گناہ کبیرہ کبائر سے ہی روایت کیا اسکو امام محمد نے اپنی موطا مین

فذلک الحدیث وان کان قول عمر بن الخطاب لکنه فی حکم المرفوع کما فی اصول الحدیث

پس یہہ حدیث اگرچہ قول حضرت عمر بن خطاب کا ہی لیکن وہ بحکم مرفوع مین ہی جیسا کہ ہی اصول حدیث مین

واخرج عن عائشة رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یؤخر الظهر

اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ رسول خدا صلے الله علیه وسلم تہی تاخیر کرتے ظہر کے

ویعجل العصر ویؤخر المغرب ویعجل العشاء فی السفر رواه احمد قال محمد بن یوسف

اور تعجیل کرتے عصر کے اور تاخیر کرتے مغرب کے اور تعجیل کرتے عشا کے سفر مین روایت کیا اسکو احمد نے کہا محمد

الشامی فی کتابه المشهور بسیرة الشامی رواه احمد برجال الثقاة انتهی واخرج

شامی نی اپنی کتاب مشہور بہ سیرت شامی مین روایت کیا اسکو احمد نی ساتہہ رجال ثقات کے تمام ہوا اور روایت ہے

عن عبد الله بن عباس قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة

عبد اللہ بن عباس سے ہے کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں

ثمانيا جميعا وسبعا جميعا اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء

آٹھ رکعت جمع کر کے اور سات رکعت جمع کر کے باین طور کہ تاخیر کی ظہر کے اور تعجیل کی عصر اور تاخیر کی مغرب کے اور تعجیل کی عشاء

رواه النسائي فهذه الاحاديث تدل على منع الجمع بين صلوتين في الوقت الواحد

روایت کیا اسکو نسائی نے پس یہ احادیث دال ہیں اوپر منع کرنے جمع صلوتین کے وقت واحد میں

وعلى ان المراد من الجمع الجمع الصوري لا المعنوي وبه قال ابو حنيفة واصحابه والحسن

اور اسپر کہ مراد جمع سے جہاں کہیں واقع ہوئی ہے جمع صوری ہے جمع معنوی اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور اصحاب

البصري وابراهيم النخعي وسفيان الثوري والاسود وعلقمة ومكحول والليث

بصری اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور اسود اور علقمہ اور مکحول اور لیث

بن سعد وعمرو بن دينار وعمر بن عبد العزيز وغيرهم وهو قول عمر بن الخطاب

بن سعد اور عمرو بن دینار اور عمر بن عبد العزیز وغیرہ کا اور یہی مذہب عمر بن خطاب

وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس وسعد بن ابي

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور سعد بن ابی

وقاص وغيرهم حتى اقر به ابن حزم الظاهري الذي هو امام مصنف المعيار

وقاص وغیرہم کا حتی کہ اسکا اقرار کیا ابن حزم ظاہری نے جو وہ امام مصنف معیار کا ہے

وعمدة المحدثين وصفوة المحققين عنده كما في معياره حيث قال في المحلى

اور عمدہ محدثین اور برگزیدہ محققین کا ہے نزدیک مصنف معیار کے جیسا کہ مذکور ہے معیار میں کہا اوسکی محلی میں

لكن نرى الجمع بان يؤخر الظهر الى اخر وقتها فيبدأ في وقتها ويسلم منها

لیکن مذہب رکھتے ہیں ہم جمع کا بایں طور کہ تاخیر کی جائے ظہر آخر وقت تک پس شروع کیا جائے وقت اوسکے میں اور سلام پھیرا جائے

وقد دخل وقت العصر فيؤذن للعصر ويصلي في وقتها ويؤخر المغرب

اور داخل ہو جائے وقت عصر کا پس اذان دیجائے عصر کی اور تکبیر کہی جائے اور پڑھی جائے وقت اوسکے میں اور تاخیر کیجائے

كذلك الى اخر وقتها ويكبر بها فى وقتها ويسلم منها وقد دخل وقت العشاء

اسی طرح آخر وقت تک اور تکبیر کہی جاتی اوسکی وقت مین اور سلام پھیرا جاتی اوس سی اور داخل ہو جاتی

فيوذن ويقام ويصلى العشاء فى وقتها فقد صح به العمل موافقة للاحاديث كلها

پس اذان دی جاتی اور تکبیر کہی جاتی اور پڑہی جاتی عشا اپنی وقت مین پس تحقیق صحیح ہوا ساتھہ اسکے عمل اس حال مین کہ موافق ہو

وموافقة لنفس الحق فى ان تودى كل صلوة فى وقتها ولم ينقل عن احد من

اور موافق ہو نفس حق کو بایں طور کہ ادا ہوئی ہر نماز اپنی وقت مین اور نہین ہے منقول کسے

الصحابة صفة الجمع الذى يراه مالك والشافعى انتهى فحاصل وجه الترجيح

صحابی سے صفت اوس جمع کی کہ قائل ہوا اسکا امام مالک اور شافعی تمام ہوا پس حاصل وجہ ترجیح کا

ان احاديث ذلك الباب التى فيها صفة الجمع المعنوى ليس شانها ان تعارض هذه الاحاديث

یہہ ہی کہ جن مین صفت جمع معنوی کے ہے نہین شان اونکا کہ معارض ہوان احادیث

الصحيحة القوية لان بعضها مضطرب كاحاديث ابن عمر وبعضها مدرج

صحیحہ قویہ کو کیونکہ بعض اونکا مضطرب ہے جیساکہ احادیث ابن عمر کے اور بعض اونکا مدرج ہے

كاحاديث الزهرى وبعضها ضعيف كالاحاديث الباقية مع انهما لم يروى لا احاديث

جیساکہ احادیث زہری کی اور بعض اونکا ضعیف ہے جیساکہ احادیث باقیہ باوجود اسکی کہ وہ احادیث

رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا مختصر ما فى كتابنا الاربعين واما مسئلة

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ مختصر اوسکا ہی جو مذکور ہی کتاب ہماری اربعین مین اما مسئلہ

القلتين فلكونها مع مخالفة الاحاديث الصحيحة القولية المرجحة مبنية على

قلتین کا خلاف حق ہو اسطی ہی کہ باوجو مخالفت احادیث صحیحہ قولیہ مرجحہ کے بینے ہے اوس

حديث ضعيف مما لا يحتج به باتفاق المحدثين لان مدار ذلك الحديث على محمد

حدیث ضعیف پر کہ غیر مقبول ہے باتفاق محدثین کے کیونکہ مدار اس حدیث کے محمد

بن اسحق عن محمد بن جعفر وعلى ابى اسامة عن وليد بن كثير عن محمد بن جعفر

بن اسحق عن محمد بن جعفر اور ابو اسامہ عن ولید بن کثیر عن محمد بن جعفر پر ہے

وكل واحد منهما مدلس وحديثهما ذلك معنعن وحديث المدلس المعنعن غير
اور ہر واحد اون دونوں کا مدلس ہی اور حدیث اونکی یہہ معنعن ہی یعنی ساتھہ عن کی اور حدیث مدلس معنعن کی غیر
مقبول باتفاق المحدثين اما الاول فقال الترمذي ثنا هناد ثنا عبدة وقال ابن ماجة
مقبول ہی باتفاق محدثین کی اما اول کہا ترمذی نی حدیث کی ہمکو ہناد نی اور اونکو عبدہ نے اور کہا ابن ماجہ نے
ثنا ابو بكر بن الخلاد الباهلي ثنا يزيد بن هارون وقال ابو داؤد ثنا موسى بن
حدیث کی ہمکو ابو بکر بن خلاد باہلی نی او نکو یزید بن ہارون نی اور کہا ابو داؤد نی حدیث کی ہمکو موسی بن
اسماعيل ثنا حماد وح حدثنا ابو كامل ثنا يزيد يعني ابن زريع كلهم عن محمد بن
اسماعیل نی اونکو حماد نی اور کہا ابو داؤد نی کہ یہہ حدیث کی ہمکو ابو کامل نی اونکو یزید یعنی ابن زریع نی ان سب نے محمد بن
اسحاق عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عبيد الله عن عبد الله بن عمر قال
اسحاق سی وہ محمد بن جعفر بن زبیر سے وہ عبید اللہ سے وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا
الحديث ولم يخرجه الشيخان والنسائي واما الثاني فقال ابو داؤد ثنا محمد بن
آخر حدیث تک اور نہیں روایت کیا اوسکو بخاری اور مسلم اور نسائی نی و اما ثانی کہا ابو داؤد نی کہ حدیث کی ہمکو
العلاء وعثمان بن ابي شيبة والحسن بن علي وغيرهم وقال النسائي اخبرنا
علاء اور عثمان بن ابی شیبہ اور حسن بن علی وغیرہ نے اور کہا نسائی نے کہ خبر دی ہمکو
الحسن بن حريث المروزي كلهم قالوا ثنا ابو اسامة عن الوليد بن كثير عن محمد بن
حسن بن حریث المروزی نے ان سب نے کہا کہ حدیث کی ہمکو ابو اسامہ نے وہ ولید بن کثیر سی وہ محمد بن
جعفر بن الزبير عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر قال
جعفر بن زبیر سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا
الحديث ولم يخرجه الشيخان والترمذي وابن ماجة واما كون كل واحد منهما
آخر حدیث تک اور نہیں روایت کیا اسکو بخاری او مسلم اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور ہونا ہر واحد ان دونو کا
مدلسا فقال ابن حجر العسقلاني في التقريب محمد بن اسحاق بن يسار المدني صدوق
مدلس کہا ابن حجر عسقلانی نے تقریب مین کہ محمد بن اسحاق بن یسار مدنی صادق

مدلس رمی بالقدر والتشیع من صغار الطبقة الخامسة مات سنة خمسین و

مدلس ہی رمی کیا گیا ساتھہ قدر اور تشیع کے صغار طبقہ خامسہ سی ہی فوت ہوا سنہ ڈیڈہ سو مین

مائة وحماد بن اسامة القرشی ابو اسامة مشہور بکنیتہ ثقة ثبت ربما دلس وکان

اور حماد بن اسامہ قرشی ابو اسامہ مشہور ہے ساتھہ کنیت کے ثقہ ثبت ہے لبا اوقات تدلیس کرتا ہی اور تہا

باخرہ یحدث من کتب غیرہ من کبار الطبقة التاسعة مات سنة احدی ومائتین

آخر مین حدیث کرنیوالا کتب غیر سے کبار طبقہ تاسعہ سے ہے فوت ہوا سنہ دو سو ایک مین

انتہی فکونہ رمی بالقدر والتشیع وکونہ باخرہ یحدث من کتب غیرہ جرح اخر

تمام ہوا پس ہونا اوسکا رمی بالقدر والتشیع اور ہونا اوسکا باآخرہ یحدث من کتب غیرہ جرح الگ ہے

بعد التدلیس وکذلک الولید بن کثیر المخزومی المدنی رمی برای الخوارج من

سوای تدلیس کے اور اسی طرح ولید بن کثیر مخزومی مدنی رمی کیا گیا ہے ساتھہ اعتقاد مذہب خوارج کے

السادسة کما فی التقریب ولا یتصور ان یکون ولید بن کثیر بن سنان لانہ من

طبقہ سادسہ سے ہی جیسا کہ تقریب مین ہی اور نہین ہوسکتا کہ ہو وہ ولید بن کثیر بن سنان اسواسطی کہ یہہ ولید بن کثیر

رجال الترمذی فقط واما کون حدیث المدلس المعنعن لایحتج بہ بالاتفاق فقال

رجال ترمذی سی ہی فقط اور ہونا حدیث معنعن مدلس کا غیر مقبول بالاتفاق پس کہا

الامام النووی فی شرح مسلم فی باب النہی عن اکل الثوم والبصل واتفقوا علی ان

امام نووی نی شرح مسلم کے باب النہی عن اکل الثوم والبصل مین کہ متفق ہوی ہین اہل حدیث اسپر

المدلس لایحتج بعنعنتہ انتہی فقد علم مما ذکران حدیث القلتین غیر مقبول

کہ مدلس غیر مقبول ہی حدیث معنعن اوسکی تمام ہوا پس معلوم ہوا ماذکر سی کہ حدیث قلتین کے غیر مقبول ہے

باتفاق المحدثین ومع ذلک ضعفہ جماعة من المحدثین قال الامام الزیلعی

باتفاق محدثین کی اور باوجود اسکی ضعیف کیا اسکو جماعت محدثین نی کہا امام زیلعی نے

فی تبیین الحقایق شرح کنز الدقایق ضعفہ جماعة من المحدثین انتہی وقال

تبیین الحقایق شرح کنز الدقایق مین کہ ضعیف کہا اسکو جماعت محدثین نے تمام ہوا اور کہا

بن سنان

فی فتح القدیر والبحر الرائق والکبیری هذا حدیث ضعیف وممن ضعفه الحافظ ابن

فتح القدیر اور بحر الرائق اور کبیری میں کہ یہہ حدیث ضعیف ہی بعض اون محدثین کا جنہوں نے اسکو

عبد البر والقاضی اسمٰعیل بن اسحاق وابو بکر بن العربی المالکیون انتهی وقال

عبد البر مالکی اور قاضی اسمٰعیل بن اسحاق مالکی اور ابو بکر بن عربی مالکی ہیں تمام ہوا اور کہا

فی الهدایة وضعفه ابو داؤد انتهی وعقد البخاری فی صحیحه بابا خلاف حدیث

ہدایہ میں کہ ضعیف کیا اوسکو ابو داؤد نی تمام ہوا اور منعقد کیا بخاری نی اپنی صحیح بخاری میں باب خلاف حدیث

القلتین متکفیا بقول الزهری فقال باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء و

قلتین کی فقط بقول زہری کی پس کہا باب ہی اون چیزونکا جو پڑتی ہین نجاسات سی روغن

قال الزهری لا بأس بالماء ما لم یغیره طعم او ریح او لون انتهی وعقد مسلم

کہا زہری نی کہ نہین خوف ساتھہ پانی کی جبتک نہ متغیر ہو مزہ یا بو یا رنگ تمام ہوا اور منعقد کیا مسلم نی

فی صحیحه باب کون البسملة اية من کل سورة بحدیث المختار بن الفلفل فقط

اپنی صحیح میں باب کہ بسم الله آیت ہی ہر سورۃ سے فقط ساتھہ حدیث مختار بن فلفل کے

مع انه لیس من الثقات وله اوهام کما فی التقریب ولم یعقد بابا بحدیث القلتین

باوجود اسکی کہ وہ نہین ثقات سی کیونکہ وہ صاحب اوہام کا ہی جیسا کہ تقریب میں ہی اور نہ منعقد کیا باب

فقد علم من ذلک ان حدیث القلتین عند هؤلاء الائمة المحدثین ضعیف

پس معلوم ہوا ان بابوں کی منعقد کرنی سی کہ حدیث قلتین کے نزدیک ان ائمہ محدثین یعنی زہری و بخاری اور مسلم کے

وقال فی فتح القدیر والبحر الرائق والکبیری والکفایة شرح الهدایة والصراط

اور کہا فتح القدیر اور بحر الرائق اور کبیری اور کفایہ شرح ہدایہ اور صراط

المستقیم شرح سفر السعادة وشرح المشکوٰة للشیخ عبد الحق الدهلوی وغیرها

مستقیم شرح سفر سعادت اور شرح مشکوٰۃ شیخ عبد الحق دہلوی کے وغیرہا میں

قال علی بن المدینی ان حدیث القلتین لم یثبت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہ کہا علی بن مدینی نی کہ حدیث قلتین کے نہین ثابت رسول خدا صلی الله علیه وسلم سے

انتهى وقال الشامي في شرح الدر المختار اما تقديره بالقلتين كما قاله الشافعي
تمام ہوا اور کہا شامی نے شرح در المختار مین لیکن تقدیر پانی کی ساتھہ قلتین کی جیسا کہ کہا اوسکو
فحديث غير ثابت كما قاله علي بن المديني وضعفه الحافظ ابن عبد البر وغيره
وہ حدیث غیر ثابت ہی جیسا کہ کہا علی بن مدینی نے اور ضعیف کیا اوسکو حافظ ابن عبد البر وغیرہ نے
واطال الكلام عليه في الفتح والبحر وغيرهما من المطولات انتهى وهو من ائمة
اور بہت کلام کئی اسپر فتح القدیر اور بحر الرائق وغیرہ مطولات مین تمام ہوا اور وہ علی بن مدینی ائمہ
اهل الحديث واستاذ البخاري قال في التقريب علي بن المديني ثقة امام اعلم اهل
اہل حدیث سی ہی اور استاد بخاری کا کہا تقریب مین کہ علی بن مدینی ثقہ ہی اور امام ہی اعلم اہل
عصره بالحديث وعلله حتى قال البخاري ما استصغرت نفسي الا عنده انتهى و
عصر اپنی کا ساتھہ حدیث اور جرح قدح حدیث کے حتی کہ کہا بخاری نے کہ نہین چھوٹا جانتا ہون مین نفس اپنی کو مگر نزدیک اوسکے
قال في البحر الرائق وقد بالغ الحافظ عالم العرب ابو العباس ابن تيمية في تضعيفه
کہا بحر رائق مین کہ نہایت کلام کئی حافظ عالم عرب ابو العباس ابن تیمیہ نے بیچ تضعیف حدیث قلتین کے
وقال يشبه ان يكون الوليد بن كثير غلط في رفع هذا الحديث وعزوه الى
اور کہا کہ لائق ہی کہ ہو ولید بن کثیر سے غلطے مرفوع کرنے حدیث مین اور منسوب کرنی اس حدیث کے طرف
ابن عمر فانه دائما يفتي الناس ويحدثهم عن النبي صلى الله عليه وسلم والذي رواه
ابن عمر کے کیونکہ وہ ابن عمر ہمیشہ رہا فتوی دیتا لوگون کو اور حدیث کرتا اونکو آنحضرت صلعم سے اور جو کچھ کہ
معروف عند اهل المدينة وغيرهم لاسيما عند سالم ابنه ونافع مولاه ولم يروه
مشہور معروف ہی نزدیک اہل مدینہ وغیرہ کے خاص کر نزدیک سالم کی جو بیٹا اوسکا ہے اور نافع جو غلام اوسکا
عنه لا سالم ولا نافع ولا يعمل به احد من علماء المدينة ثم قال كيف تكون هذه
ابن عمر سی نہ سالم نے اور نہ نافع نے اور نہ عمل کیا تھا اوسکی کسی شخص نے علماء مدینہ سے پہر کہا ابن تیمیہ نے کہ کیونکر ہو یہہ حدیث قلتین کے
سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عموم البلوى بها ولا ينقلها احد من اصحابه
سنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باوجود عموم بلوی کے ساتہہ اس سنت کے اور نہین روایت کیا اسکو کسی شخص نے

ولا التابعين لهم باحسان الا رواية مختلفة مضطربة عن ابن عمر ولم يعمل بها احد

اور نہ تابعین اصحاب آنحضرت بالاحسان سے مگر ایک روایت مختلفہ مضطربہ ابن عمر کے اور نہین عمل کیا ساتھہ اسکی کسی شخص نے

من اهل المدينة ولا اهل البصرة ولا اهل الشام ولا اهل الكوفة واطال الكلام

اہل مدینہ سی اور نہ اہل بصرہ سی اور نہ اہل شام سی اور نہ اہل کوفہ سے اور بہت کیا کلام کو

بما لا يحتمله هذا الموضع انتهى ومع ذلك انه مضطرب لانه روى مرة بلفظ

کہ نہین گنجایش رکہتا اوسکی یہہ موضع تمام ہوا اور باوجود اسکی وہ مضطرب ہے کیونکہ روایت کیے گئے ایکبار ساتھہ لفظ

قلتين ومرة بالتشكيك ومرة بلفظ اربعين قلة اما الاول فلما مر من الترمذي

قلتین کی اور ایکبار ساتھہ شک کے اور ایک بار بلفظ اربعین قلہ کے اما اول یعنی روایت قلتین کے جیسا کہ گذرا

وغيره واما الثاني فقال ابن ماجة في سننه حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع حدثنا

وغیرہ سے اما ثانی یعنی روایت شک کے کہا ابن ماجہ نے اپنی سنن مین کہ حدیث کہی ہمکو علی بن محمد نی اونکو وکیع نے اونکو

حماد بن سلمة عن عاصم بن المنذر عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن ابيه

حماد بن سلمہ نی وہ عاصم بن منذر سی وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے وہ باپ اپنی سے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الماء قلتين اوثلثا لم ينجسه شئ

کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبکہ ہو پانی قدر قلتین یا تین قلہ کی تو نہین نجس کرتی اوسکو

قال ابو الحسن ثنا ابو حاتم ثنا ابو الوليد وابو سلمة وابن عائشة القرشي قالوا

کہا ابو الحسن نی کہ حدیث کی ہمکو ابو حاتم نی اونکو ابو الولید اور ابو سلمہ اور ابن عایشہ قرشی نے کہا اونہون نے

انبانا حماد بن سلمة فذكر نحوه انتهى واسناده ليس دون حديث القلتين في القوة

کہ خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نی پس ذکر کیا نحو اوسکی تمام ہوا اور اسناد اس حدیث کا نہین کم حدیث قلتین کے سے قوت مین

فان علي بن محمد هو علي بن محمد الطنافسي ثقة عابد من العاشرة ووكيع بن الجراح

کیونکہ علی بن محمد وہ علی بن محمد طنافسی ثقہ عابد ہے طبقہ عاشرہ سے اور وکیع بن جراح

الكوفي ثقة حافظ عابد من كبار التاسعة وحماد بن سلمة البصري ثقة عابد

کوفی ثقہ حافظ عابد کبار طبقہ تاسعہ سی ہی اور حماد بن سلمہ بصری ثقہ عابد ہے

اتصال حدیث قلتین ابن عمر مضطرب

وتغير حفظ باخره روى عنه اصحاب الصحاح الستة من الثامنة وعاصم بن المنذر

اور متغیر ہوگیا حفظ اوسکا آخر عمر میں روایت کرتے ہیں اوسی اصحاب صحاح ستہ کے طبقہ ثامنہ سے ہے اور عاصم بن منذر

صدوق من الرابعة وابو الحسن بن سلمة هو ابو الحسن بن سلمة القطان جامع

صادق طبقہ رابعہ سے ہے اور ابو الحسن بن سلمہ وہ ابو الحسن بن سلمہ قطان جامع

هذا الكتاب ابن ماجة وابو حاتم هو محمد بن ادريس ابو حاتم الرازي احد الحفاظ

اس کتاب ابن ماجہ کا ہی اور ابو حاتم وہ محمد بن ادریس ابو حاتم رازی احد حفاظ حدیث سے

من الحادية عشر وابن عائشة هو عبيد الله بن محمد بن عائشة ثقة جواد من كبار

طبقہ گیارہویں میں سی اور ابن عائشہ وہ عبید اللہ بن محمد بن عائشہ ثقہ مضبوط اور وہ کبار

العاشرة كل ذلك في التقريب وانما وصفنا علي بن محمد بالطنافسي لانه قال ابن ماجة

طبقہ عاشرہ سی ہی کل اسکا مذکور تقریب میں ہے اور منسوب کیا ہمنی علی بن محمد کو ساتھ طنافسی کے اسواسطے کہ کہا ابن

في كتابه مرارا حدثنا علي بن محمد الطنافسي حدثنا وكيع واما الثالث فقال الشيخ

کتاب اپنی میں بارہا حدیث کی ہمکو علی بن محمد طنافسی نی اونکو وکیع نے اما الثالث یعنی روایت اربعین قلہ کے

ابن الهمام في فتح القدير وابن نجيم في البحر الرائق وابراهيم الحلبي في الكبيري

ابن ہمام نی فتح القدیر میں اور ابن نجیم نے بحر الرائق میں اور ابراہیم حلبی نے کبیری میں

روى الدارقطني وابن عدي والعقيلي عن القاسم بن عبد الله العمري عن محمد

کہ روایت کی دارقطنی اور ابن عدی اور عقیلی نی قاسم بن عبید اللہ عمری سی وہ محمد

بن المنكدر عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ الماء اربعين قلة

بن منکدر سی وہ جابر سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبکہ پہونچی پانی اربعین قلہ کو

فانه لم يحمل الخبث وضعفه الدارقطني بالقاسم العمري عن ابن المنكدر وذكر

تو وہ نہین اوٹھاتا پلیتی کو اور ضعیف کیا اوسکو دارقطنی نی قاسم عمری کی جہت سی کہ وہ راوی ہے ابن منکدر سے

ان الثوري ومعمر بن راشد وروح بن القاسم رووه عن ابن المنكدر عن

کہ سفیان ثوری اور معمر بن راشد اور روح بن قاسم نے روایت کیا اسکو ابن منکدر سے

عبد الله بن عمر موقوفا ثم روى باسناد صحيح من جهة روح بن القاسم عن ابن

وہ عبد اللہ بن عمر سی موقوف پھر روایت کیا دارقطنی نی ساتھہ سناد صحیح کی جہت روح بن قاسم سی وہ ابن

المنكدر عن ابن عمر قال اذا بلغ الماء اربعين قلة لم ينجسه شئ واخرج روايته

منکدر سی وہ ابن عمر سے کہ کہا اوسنے جبکہ پہونچی پانی اربعین قلہ کو تو نہین نجس کرتی اوسکو کوئی شی اور تخریج کی دار

سفيان من جهة وكيع وابي نعيم عنه اذا بلغ الماء اربعين قلة لم ينجسه شئ

سفیان ثوری کی جہت وکیع اور ابی نعیم کیسے وہ ابن منکدر سے وہ ابن عمر سی کہ جبکہ پہونچی پانی اربعین قلہ کو تو نہین نجس کرتی اوسکو

واخرج روايته معمر عن جهة عبد الرزاق عن غير واحد عنه واخرج عن ابي

اور تخریج کی دارقطنی نے سند روایت معمر بن راشد کے جہت عبد الرزاق کیسی وہ غیر واحد سے وہ ابن منکدر سے وہ ابن عمر اور روایت کی دارقطنی نے

هريرة من جهة بشر بن السري عن ابن لهيعة قال اذا كان الماء اربعين قلة لا

ابوہریرہ سے جہت بشر بن سری سی وہ ابن لہیعہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے جبکہ ہو پانی قدر اربعین قلہ کا تو نہین

يحمل خبثا وقال الدارقطني وخالفه غير واحد رووه عن ابي هريرة فقالوا اربعين

اوٹھاتا پلیتی کو اور کہا دارقطنی نی کہ مخالف ہوا ہی اس روایت بشر بن سری عن ابی لہیعہ کو غیر واحد اور روایت کیا اوس

غربا ومنهم من قال اربعين دلوا انتهى فلا يخفى على احد ان رواية ابي هريرة

غربا او بعض اونکا لیتا ہے اربعین دلوا تمام ہوا پس پوشیدہ نہی کسی پر کہ روایت ابی ہریرہ کے

مرة بلفظ اربعين قلة ومرة بلفظ اربعين دلوا ومرة بلفظ اربعين غربا تنبيه

ایکبار ساتھہ لفظ اربعین قلہ کے اور ایک ساتھہ لفظ اربعین دلو کے اور ایکبار ساتھہ لفظ اربعین غرب کے تنبیہ ہے

على ان المراد من القلة المذكور في حديثنا دلو الذي تفسيره الغرب والغرب

اسپر کہ مراد قلہ سے جو مذکور ہے حدیث ہماری مین دلو ہی کہ تفسیر اوسکے غرب ہے اور غرب

كما في القاموس وغيره الدلو العظيم فكان الروايات متفقة المعنى فكان

جیسا کہ قاموس وغیرہ مین ہے دلو بڑا پس ہوئین سب روایتین متفق معنی مین پس ہوئی

حديث ابي هريرة معارضا لحديث القلتين وقال القاضي محمد بن الشوكاني

حدیث ابوہریرہ کی مخالف حدیث قلتین کی اور کہا قاضی محمد بن شوکانی نے

فی الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة حدیث اذا کان الماء اربعین قلة لم یحمل

فواید مجموعہ فی الاحادیث موضوعہ مین حدیث اذا کان الماء اربعین قلة لم یحمل

الخبث رواه ابن عدی عن جابر مرفوعا وقال لا یصح خلط فیه القاسم بن

الخبث کو روایت کیا ابن عدی نی جابر سے اونے آنحضرت سے اور کہا ابن عدی نی کہ نہین صحیح کیونکہ خلط کیا اوسمین قاسم بن

عبد الله العمری واستدرکه السیوطی فقال له طرق اخری عن جابر یخرجها الدار

عبد اللہ عمری نی اور درپی ہوا ابن عدی کی جلال الدین سیوطی کہا اونی واسطی اس حدیث کی طرق اور ہین جابر سے

قطنی فی سننه انتهی فذلک ایضا نص لروایة اربعین قلة عن ابن عمر فذلک

دار قطنی نی اپنی سنن مین تمام ہوا پس یہ قول ہی مدد اور نصرت ہی روایت اربعین قلة کیلیو کہ مروی ہی ابن عمر سے پس یہ

الاختلاف یوجب الاضطراب والحدیث المضطرب لیس بحجة عند احد من المحدثین

اختلاف واجب کرتا ہی حدیث قلتین کے مضطرب ہونے کو اور حدیث مضطرب نہین حجت نزدیک کسی شخص کے اہل حدیث سے

ومع ذلک انه مشترک لان القلة تطلق علی الجرة العظیمة والجب العظیم والقربة

اور باوجود اسکی وہ حدیث قلتین کی حدیث مشترک ہی کیونکہ قلہ بولا جاتا ہی اوپر گول بڑی کی اور کوی بڑی کے اور مشک کے اور

وعلی ما یستقله البعیر وعلی ما یستقی فیها بل الجرار ایضا مختلفة بالصغر والکبر

اور جسکو اوٹھاتا ہی اونٹ اور اسکو بھی یعنی پکھال اور ڈول بڑی پر بلکہ گولین ہی مختلف ہین صغر اور کبر مین

حتی قال ابن حزم الظاهری امام مصنف المعیار فی کتابه المحلی فی باب حکم المیاه

حتی کہ کہا ابن حزم ظاہری نے کہ وہ امام مصنف معیار کا ہے اپنی کتاب محلی کے باب حکم المیاه

والمایع والقلتان ما وقع علیه فی اللغة اسم قلتین صغرتا ام کبرتا والاختلاف

والمایع مین کہ دو قلہ وہ چیز ہین جو واقع ہو اوپر لغت مین اسم قلتین کا چھوٹی ہون یا بڑی ہون اور اختلاف ہین

فی ان القلة التی تسع عشرة ارطال تسمی عند العرب قلة وایضا قال لا شک ان

اسمین کہ جو قلہ گنجایش رکہتا ہو دس رطل کے وہ نزدیک اہل عرب کے قلہ ہی اور بہی کہا ابن حزم نی کہ نہین

القلال صغار وکبار انتهی وقال فی القاموس القلة بالضم الحب العظیم والجرة

قلال چھوٹی اور بڑی ہوتی ہین تمام ہوا اور کہا قاموس مین کہ قلہ ضمہ سے کوا بڑا ہے اور گول

وجہ رابع جرح حدیث قلتین از جہت اشتراک

العظیمة انتهی وقال فی مجمع البحار فی باب القاف مع اللام هو جرة تسع خمسمائة

بڑی ہے تمام ہوا اور کہا مجمع البحار کے باب القاف مع اللام میں وہ گول ہی کہ گنجایش رکھی پانچ سو

رطل انتهی وقال ابن حزم فی الباب المذکور قال الشافعی اذا کان الماء خمسمائة

رطل کی تمام ہوا اور کہا ابن حزم نی باب مذکور میں کہ کہا امام شافعی نی جبکہ ہو پانی پانچ سو

رطل فبال فیه فله ان یتوضا منه انتهی وقال فی الکفایة شرح الهدایة

رطل پھر پیشاب کری کوئی اوس میں تو درست اوسکو ہی یہہ کہ وضو کری اوس سی تمام ہوا اور کہا کفایہ شرح ہدایہ میں

وفی المغرب قدر الشافعی قلتین بخمس قرب واصحابه بخمسمائة رطل انتهی وقال

کہ مغرب میں بیان ہی کہ مقدر کیا امام شافعی نی قلتین کو ساتھہ پانچ مشک کے اور مقدر کیا اصحاب اوسکے نے ساتھہ پانچ سو رطل کے

الشیخ عبد الحق الدهلوی فی الصراط المستقیم وغیره قالوا انه قدر برطل

شیخ عبد الحق دہلوی نی صراط المستقیم وغیرہ میں کہ کہتی ہیں یعنی اصحاب شافعی کے کہ وہ یا قلتین کا

عراقی انتهی وقال ابن حزم فی الباب المذکور قال الشافعی اذا کان اقل من

عراقی کی تمام ہوا اور کہا ابن حزم نی باب مذکور میں کہ کہا امام شافعی نی جبکہ ہو پانی کم

خمس مائة رطل بغدادی فانه ینجسه کل نجس وان کان خمسمائة رطل لم

پانچ سو رطل بغداد سے تو نجس کر دیتی ہے اوسکو ہر نجاست اور اگر ہو پانی قدر پانچ سو رطل کے تو نہیں

ینجسه شئ انتهی وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی کتاب الزکوة وفی

نجس کرتی اوسکو کوئی شئ تمام ہوا اور کہا امام نووی نی شرح مسلم کے باب زکات میں کہ

رطل بغدادی اقوال اظهرها مائة درهم وثمانیة وعشرون درهما واربعة

رطل بغدادی میں چند اقوال ہیں اقوی اونکا یہہ ہے کہ وہ ایک سو اٹھائیس درہم اور چار

اسباع درهم وقیل مائة وثمانیة وعشرون بلا اسباع وقیل مائة و

سبع درہم کا ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ ایک سو اٹھائیس درہم بغیر اسباع کے ہے اور کہا گیا ہے کہ

ثلثون ثم قال قال اصحابنا اجمع اهل العصر الاول علی التقدیر بهذا الوزن

تیس درہم کا ہی پھر کہا نووی نے کہ کہا اصحاب ہماری نی جمع ہوی قرن اول کے لوگ اسپر کہ تقدیر ساتھہ اس وزن

المعروف وهو ان الدرهم ستة دوانيق وكل عشرة دراهم سبعة مثاقيل ولم

معروف کی ہی وہ یہہ ہی کہ درہم چھہ دانگ کا ہوتا ہی یعنی وزن دس درہم کا وزن سات مثقال کا ہو اور نہین

يتغير المثقال فی الجاهلية ولا الاسلام انتهی وقال الطحطاوی فی شرح

متغیر ہوا وزن مثقال کا نہ زمانہ جاہلیت مین اور نہ زمانہ اسلام مین تمام ہوا اور کہا طحطاوی فی شرح

الدر المختار فی باب صدقة الفطر قال ابو يوسف الصاع ما يسع خمسة ارطال

در المختار کی باب صدقة الفطر مین کہ کہا ابو یوسف نے صاع نام اوس پیمانہ کا ہی جو سماوین اوسمین پانچ رطل

وثلثا وقال محمد ما يسع ثمانية ارطال فمراد ابی يوسف رطل المدينة وهو ثلثون

اور ثلث رطل کا اور کہا امام محمد نے کہ صاع نام ہی وس پیمانہ کا جو سماوین اوسمین آٹھہ رطل پس مراد ابو یوسف کی رطل مدینہ کا ہے

استارا ومراد محمد به الرطل العراقی وهو عشرون استارا والاستار ستة دراهم

استار کا ہی اور مراد امام محمد کی رطل عراقی ہی اور وہ بیس استار کا ہی اور استار ساڑہی چھہ درہم کا ہے

ونصف فالرطل العراقی مائة وثلثون درهما انتهی وقال فی بحث الغسل والرطل البغدادی

پس رطل عراقی ایک سو تیس درہم کا ہوا تمام ہوا اور کہا بحث غسل مین کہ رطل بغدادی

مائة وثلثون درهما انتهی فكل واحد من هذه المعانی المذكورة يخالف الاخر فيكون ذلك

ایک سو تیس درہم کا ہی تمام ہوا پس ہر واحد ان معنی کا جو واسطے قلہ کی ہی مخالف ہی دوسرے معنے قلہ کو پس ہوئی

الحديث حديث القلتين مجهول المراد وكل حديث كان هكذا شانه لا يكون حجة عند احد

یہہ حدیث یعنی حدیث قلتین مجہول المراد اور کل حدیث جو ہو مجہول المراد نہین ہوتی ہی سند نزدیک کسی کے

من العلماء فلذا قال ابن حزم الظاهری امام مصنف المعيار الذی وصفه فی

علما سے لہذا کہا اوس ابن حزم ظاہری امام مصنف معیار نے کہ جسکی مدح کی ہے

معياره بانه صفوة المحدثين وزبدة المحققين الامام الحافظ ابو محمد بن حزم فی كتابه فی الباب

اپنی معیار مین باین طور کہ وہ برگزیدہ محدثین کا ہی اور خلاصہ محققین کا ہی اور امام اور حافظ کہ نام اوسکا ابو محمد

المذكور اما حديث القلتين فلا حجة لهم فيه لان رسول الله صلی الله عليه وسلم

مذکور مین اما حدیث قلتین وہ نہین سند واسطے اہل قلہ کی کیونکہ رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے

لم یحد مقدار القلتین انتهی ولانه محتمل لمعانی فسقط لانه اذا جاء الاحتمال

نہین بیان کیا مقدار قلتین کا تمام ہوا اور راسواسطی کہ وہ حدیث قلتین محتمل ہی کئی معانی کو پس ساقط ہو جاینگے

سقط الاستدلال لاجل الاشتراک لانه مجهول المراد وهو مما لا یحتج به

تو ساقط ہو جاتا ہی استدلال واسطی اشتراک کے کیونکہ وہ مجہول المراد ہی اور مجہول المراد نہین مقبول

عند احد من العلماء ومع ذلک انه مخالف ومعارض للاحادیث الصحیحة القویة

نزدیک کسی شخص کے علماء سے اور باوجود اسکی وہ مخالف اور معارض ہی احادیث صحیحہ قویہ

المتفق علیها منها ما اخرج عن ابی هریرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

متفق علیہا کو کہ بعض اونکا وہ حدیث ہی جو روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسله سبع مرات متفق علیه ووجه التعارض

جبکہ پئی کتا تمہاری کسی برتن ہی تو دہووی اوسکو سات بار روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے اور وجہ تعارض

ان الماء المقدر بخمس مائة رطل عراقی او بغدادی یسعه کثیر من الاوانی

کہ پانی جو مقدر ہی ساتھہ پانچ رطل عراقی یا بغدادی کے گنجایش رکھتی ہین بہت برتن کہ

منها جرة تسع خمسمائة رطل کما فی مجمع البحار والقلة الحب العظیم والجرة العظیمة

بعض ونکا جرہ یعنی گول سماتا ہی اوس مین پانچ سو رطل جیسا کہ مجمع البحار مین ہی اور قلہ کو بڑا اور گول بڑی ہے

کما فی القاموس فیکون حدیث القلتین معارضا للاحادیث الصحیحة القویة

جیسا کہ قاموس مین ہی پس ہوئی حدیث قلتین کی معارض احادیث صحیحہ قویہ

المتفق علیها لان ماء الجرة العظیمة طاهر بمقتضی حدیث القلتین ونجس

متفق علیہا کے اسلئی کہ پانی جرہ عظیمہ کا طاہر ہے بمقتضے حدیث قلتین کے اور نجس ہے

بمقتضی احادیث الاناء الصحیحة المتفق علیها فاذا کان حدیث القلتین

بمقتضے احادیث صحیحہ اناء کے جو متفق علیہا ہین پس جبکہ ہوئی حدیث قلتین کے

معارضا لهذه الاحادیث المتفق علیها کان احادیث الاناء المتفق علیها

معارض ان احادیث متفق علیہا کو تو ہونگی احادیث اناء کے جو متفق علیہا ہین

وجہ عاشر ہی حدیث قلتین کے معارض

مقدمة على حديث القلتين في العمل لانه اقوى منه والعمل باقوى الدليلين
مقدم ہے حدیث قلتین پر عمل کرنے مین اسواسطے کہ وہ اقوی ہین حدیث قلتین سے اور عمل ساتھ اقوی
واجب ولانه قد تقرر عند اهل الحديث ان الحديث المتفق عليه مقدم عند
واجب ہی اور اسلئے کہ تحقیق مقرر ہوئی نزدیک اہل حدیث کے یہہ بات کہ حدیث متفق علیہ مقدم ہے عمل مین وقت
التعارض على غيره كما صرح به ابن حجر العسقلاني في نخبة الفكر في اصطلاح
تعارض کی غیر پر جیسا کہ تصریح کی اسکی ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب مین کہ مسمی نخبة الفکر فی اصطلاح
اهل الاثر حيث قال فقدم البخاري على غيره ثم مسلم ثم شرطهما انتهى سيما حديث
الاثر ہی جسوقت کہ کہا کہ مقدم کی جاتی ہی حدیث صحیح بخاری کی اوپر حدیث صحیح مسلم کے پہر مسلم پہر شرط ان دونو کی تمام ہوا
القلتين فانه اذا كان شانه هكذا من الوجوه المذكورة من التدليس والتضعيف
قلتین کی کیونکہ جبکہ ہوا حال اوسکا جو مذکور ہوا وجوہ مذکورہ تدلیس اور تضعیف
والاضطراب والاشتراك كيف تعارض الاحاديث الصحيحة المتفق عليها المروية
اور اضطراب اور اشتراک سے تو کیونکر معارض ہوئے احادیث صحیحہ متفق علیہا کو جو مروی ہین
في الاناء الشامل للصغير والكبير فحصل مما ذكران حديث القلتين حديث
اناء مین کہ شامل ہی صغیر اور کبیر کو پس حاصل ہوا ما ذکر سی کہ حدیث قلتین کے
مجروح مما لا يحتج به باتفاق المحدثين فالصواب ما ذهب اليه الحنفية لاجل
مجروح ہی اس طور سی کہ غیر مقبول ہی باتفاق محدثین کی پس مذہب صواب وہ ہی کہ اختیار کیا ہی اوسکو حنفیہ نے
الاحاديث الصحيحة وبيانه انه قال عليه السلام اذا استيقظ احدكم من
احادیث صحیحہ کے اور بیان اسکا یہہ ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے جبکہ جاگے کوئے تمہارا
نومه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها فانه لا يدري اين باتت يده متفق
نوم سی تو نہ ڈبوئی ہاتھ اپنی کو برتن مین حتی کہ دہو لی اوسکو کیونکہ نہین جانتا کہ کہان گذاری رات ہاتھ
عليه وقال عليه السلام اذا شرب الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات
مسلم اور فرمایا علیہ السلام نی جبکہ پیوے کتا تمہاری کسی برتن سے تو دہووی اوسکو سات بار

متفق علیه وقال علیه السلام اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیریقه ثم یغسله

روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے اور فرمایا علیه السلام نے جبکہ پیوے کتا کسی کے برتن میں تو گرا دے پانی اوسکو پھر

سبع مرات رواه مسلم فهذه الاحادیث المتفق علیها تدل علی نجاسة الاناء

سات بار روایت کیا اسکو مسلم نے پس یہہ احادیث متفق علیها دال ہین اوپر ناپاک ہونے پانی برتنون

الصغیر والکبیر فهی حجة علی مالک رحمه الله تعالی فانه قال ان الماء قلیلا

چھوٹی اور بڑی کی پس یہہ حدیث حجت ہوئے اوپر امام مالک رحمہ اللہ کے کیونکہ وہ قائل ہی اس امر کا کہ پانی قلیل

کان او کثیرا طاهر ما لم یتغیر وعلی اهل الظاهر فانهم قالوا ان الماء طاهر وان کان

ہو یا کثیر پاک ہی جبتک متغیر نہو اور حجت ہی اوپر اہل ظاہر کی کیونکہ وہ قائل ہین اس امر کی کہ پانی پاک ہی اگرچہ

قلیلا وان کان متغیرا کما لا یخفی واخرج عن ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول الله

قلیل ہو اور اگرچہ متغیر ہو جاوے جیسا کہ نہین پوشیدہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا گیا یا رسول اللہ

انتوضا من بئر بضاعة وهی بئر یلقی فیه الحیض ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول الله

آیا وضو کریں ہم بیر بضاعہ سے کہ وہ ایک کنوا ہی ڈالے جاتے ہین اوسمین کپڑے حیض کے اور لحم کتونکا اور گندے فرمایا رسول

ان الماء طهور لا ینجسه شیء رواه احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی واللام فیه

کہ پانی پاک ہی نہین ناپاک کرتی اوسکو کوئی چیز روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور لام اوس مین

للعهد الخارجی یعنی ان ماء بئر بضاعة لا ینجسه شیء قال ابوداؤد فی سننه قدرت

عہد خارجی کا ہی یعنی پانی بیر بضاعہ کا پاک ہی نہین ناپاک کرتی اوسکو کوئی شی کہا ابوداؤد نے اپنی صحیح مین کہ گہرا ماپنے

انا بئر بضاعة بردائی مددته علیها ثم ذرعته فاذا عرضها ستة اذرع وسالت

بیر بضاعہ کو چادر اپنی سے کہ کھینچا مینے اوسکو اوپر اوسکے پھر ناپا مینے اوسکو تو پایا عرض کوی کا چھ گز اور پوچھا مینے

الذی فتح باب البستان هل غیر بناءها عما کانت علیه قال لا ان هی فاذا کان عرضها

اوس سے جسنے دروازہ باغ کا کھولا تھا کہ کیا متغیر ہو گئے بنا اس کوی کی اوس سے جو تہا پہلے اوسپر کہا اوسنے نہین

ستة اذرع کان طولها اکثر من ذلک قطعا فلما کان حدیث القلتین لا یدل علی

چھ گز تو ہوگا طول اوسکا اکثر چھ گز سے یقینا پس جبکہ ہوئی حدیث قلتین کے دال

على نجاسة ماء الاناء وحديث بير بضاعة على طهارة ماء ذلك المقدار ولم يكن

اوپر نجاست پانی برتن کی اور حدیث بیر بضاعہ کی اوپر طہارت پانی اس مقدار کے اور نہ ہی

بين حديث الاناء وحديث بير بضاعة تحديد ثابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

مابین حدیث آناء اور حدیث بیر بضاعہ کی کوئی اور حد تحدید جو ثابت ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

بسند صحيح كان حديث بير بضاعة تحديدا بذلك المقدار وذلك المقدار

ساتھ سند صحیح کے تو ہوئی حدیث بیر بضاعہ حد مقدر ساتھ اس مقدار کے اور یہ مقدار

قدر احتياطا بعشر في عشر بالذراع الذي هو اربع وعشرون اصبعا بعدد حروف

مقدر کیا احتیاطا ساتھ دہ در دہ کے اوس ذراع سی جو ہو چوبیس انگشت گا گنتے حروف

لا اله الا الله محمد رسول الله المرسومة كما ان الشافعي قدر قلتين بخمس قرب

لا الہ الا اللہ محمد رسول کے جو لکھی ہوئی ہیں جیسا کہ امام شافعی نے مقدر کیا قلتین کو ساتھ پانچ مشک کے

احتياطا في زعمه وحمل عليه حديث القلتين فان القلة يطلق على المعاني المتغايرة كما منها الجب

احتیاطا اپنی زعم میں اور حمل کی جائے اوپر حدیث قلتین کی کیونکہ قلہ بولا جاتا ہی اوپر معانی متغایرہ کے جیسے گھڑا

العظيم كما في القاموس ولفظ يبلغ كما في حديث ابن ماجه يدل على المقدار ومقدار الجب

عظیم ہی جیسا کہ قاموس میں ہی اور لفظ یبلغ کا جیسا کہ ہی حدیث ابن ماجہ میں دال ہی مقدار پر اور مقدار کوی

العظيم لا يكون غالبا اقل من خمس اذرع فكان مقدار القلتين اي الجبين باعتبار كل

بڑی کا نہیں ہوتا غالبا کم پانچ گز سے پس ہوا مقدار قلتین یعنی مقدار دو جب کا باعتبار ہر

جانب مائة ذراع وصار مضمونه مطابقا بمضمون حديث بير بضاعة وحمل عليه سائر

جانب کے سو گز زمین اور ہوا مضمون حدیث قلتین کا مطابق مضمون حدیث بیر بضاعہ کے اور حمل کیا جائے اوپر

احاديث الحياض لان حياض الصحراء لا تكون عادة اقل من ذلك المقدار فكان الاحاديث

احادیث حیاض کی اسواسطے کہ حیاض جنگل کی نہیں ہوتی عادتہ کم اس مقدار سے پس ہوئیں احادیث

كلها من احاديث الاناء وغيرها موافقة غير مخالفة بينها فلذا قال الامام

سب احادیث آناء وغیرہ سے موافق غیر مخالف آپس میں پس اسلئے کہا امام

الاعظم ابو حنیفہ فی احادیث الحیاض لا باس بہ اذا کان عشرا فی عشر اخرج عن ابی سعید

اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے احادیث حیاض مین کہ نہین باس ساتھہ پانی ان حیاض کے جبکہ ہو دہ در دہ روایت ہے

الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الحیاض التی بین مکۃ و

خدری سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئی گئی اون حیاض سی جو واقع ہین درمیان مکہ اور

المدینۃ ترد ھا السباع والکلاب والحمر وعن الطھارۃ منھا فقال

مدینہ کے اوترتی ہین اون پر درندی اور کتی اور گدہی اور طہارت او نکے سے پس فرمایا

لھا ما حملت فی بطونھا ولنا ما غبر طھور رواہ ابن ماجۃ

کہ اونکی لئی جو اوٹھا لیا بطون اپنی مین اور ہماری لئی جو بچا پاک ہے روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

واخرج عن جابر بن عبد اللہ قال انتھینا الی غدیر فاذا فیہ

اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا کہ پہونچے ہم طرف حوض بڑی کی ناگاہ اوسمین

جیفۃ حمار فکففنا عنہ حتی انتھی الینا رسول اللہ صلی

مردار گدہی کا تہا پس باز رہے ہم اوس سی حتی کہ پہونچی طرف ہماری رسول خدا صلے

اللہ علیہ وسلم فقال الماء لا ینجسہ شئ رواہ ابن ماجۃ

اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کہ پانی اس غدیر کو نہین ناپاک کرتی کوئی شی روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وقال ابو بکر ابن شیبۃ استاذ البخاری ومسلم فی مصنفہ

اور کہا ابو بکر ابن شیبہ نے جو استاد بخارے اور مسلم کا ہے مصنف اپنے مین

حدثنا ابو معاویۃ عن عاصم عن عکرمۃ قال مر رسول اللہ صلی

کہ حدیث کی ہمکو ابو معاویہ نے عاصم سے وہ عکرمہ سے کہا اونسے کہ گذری رسول خدا صلے

اللہ علیہ وسلم بغدیر قالوا یا رسول اللہ ان الکلاب تلغ فیہ

اللہ علیہ وسلم حوض بڑی پر کہا لوگون نے یا رسول اللہ کتی پیتی ہین اس مین

والسبع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للسبع ما

اور درندی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ درندہ کے لئے جو

اخذ فی بطنه وللکلب ما اخذ فی بطنه فاشربوا وتوضؤا حدثنا

لی یا لیا بطن اپنی مین اور کتی کے لیے جو ہے لیا بطن اپنی مین پیو اور وضو کرو حدیث کہے ہمکو

هشیم حدثنا حصین عن عکرمة ان عمر بن الخطاب اتی علی حوض من الحیاض

ہشیم نے اونکو حصین نے وہ عکرمہ سے کہ حضرت عمر بن خطاب آئے اوپر ایک حوض کے حوضوں سے

فاراد ان یتوضا ویشرب فقال اهل الحوض انه تلغ فیه الکلاب والسبع

پھر ارادہ کیا کہ وضو کریں اور پیویں کہا صاحبان حوض نے کہ پیتی ہین اسمین کتی اور درندے

فقال عمر ان لها ما ولغت فی بطونها فشرب وتوضأ قال ابو حنیفة لا باس به

فرمایا حضرت عمر نے کہ اونکی لئے جو پی لیا بطنون اپنی مین پھر حضرت عمر نے پیا اور وضو کیا کہا ابو حنیفہ نے

اذا کان عشرا فی عشر ما لم یتغیر طعمه وریحه ولونه انتهی فیکون

جبکہ ہووے دہ در دہ جب تک نہ متغیر ہو مزہ اور بو اور رنگ اوسکا تمام ہوا پس ہوگا

هذا اصلا صحیحا یعتمد علیه بناء الصلوة التی هی اول ما یحاسب

یہہ دردہ اصل صحیح کہ اعتماد کیا جای اوسپر بنا نماز کا جو ہی اول اون امور کے کہ محاسبہ کیا جائیگا

به العبد یوم القیمة من عمله کما فی حدیث ابو هریرة سمعت رسول الله صلی

ساتہہ اوسکی عبد دن قیامت کی اعمال سی جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ مین ہی کہ سنا مینی رسول اللہ صلے

الله علیه وسلم یقول اول ما یحاسب به العبد یوم القیمة من عمله الصلوة

اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اول اون امور کا کہ محاسبہ کیا جائیگا ساتہہ اوسکی عبد دن قیامت کے اعمال اوسکی سے

فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر رواه الترمذی و

پس اگر درست ہوئی نماز تو فلاح پائیگا اور نجات اور اگر فاسد ہوئی تو ٹوٹا پائیگا اور خسارہ روایت کیا اسکو ترمذی نے

حسنه وعلیه الحنفیة واصحاب المتون قال فی الدر المختار لکن فی النهر

اور حسن کہا اوسکو اور اسی پر ہین حنفیہ اور اصحاب متون کہا در مختار مین لیکن نہر مین ہے

وانت خبیر بان اعتبار العشر اضبط لا سیما فی حق من لا رأی له من العوام

کہ تو داناہی بایں طور کہ اعتبار دہ در دہ کا مضبوط تر ہی خاصکر اون شخصوں کے حق مین کہ نہین ہے رای عوام

فلذا افتی به المتاخرون الاعلام انتهی وقال الشامی فی شرح الدر المختار
لہذا فتوی دیا متاخرین علما نے جو بڑے ہیں تمام ہوا اور کہا شامی نے شرح در المختار میں
لکن ذکر بعض المحشین عن شیخ الاسلام العلامة سعد الدین الدیری فی رسالته
لیکن ذکر کیا بعض محشیوں نے شیخ الاسلام علامہ سعد الدین دیری سے رسالہ اونکی
القول الراقی فی حکم ماء الفساقی انه حقق فیها ما اختاره اصحاب المتون من اعتبار
قول الراقی فی حکم ماء الفساقی میں کہ ثابت کیا اوس علامہ سعد الدین نے اوس رسالہ میں
العشر ورد فیها علی من قال بخلافه ردا بلیغا واورد نحو مائة نقل ناطقة بالصواب
دہ دردہ سے اور رد کیا اوس رسالہ میں اوس شخص پر کہ قایل ہو اخلاف اوس دہ دردہ کی نہایت رد اور وارد کیا اوسنے قریب سو نقل کے
الی ان قال شعر اذا لم تر الهلال فسلم ÷ لاناس راوه بالابصار ÷ ولا یخفی
یہانتک کہا شعر جبکہ نہ دیکھے تو چاند کو بس مان لے تو ÷ قول ان لوگونکا جنہوں نے دیکھا ہے اوسکو ساتھ آنکھ کے ÷ اور مخفی نہیں ہے
ان المتاخرین الذین افتوا بالعشر کصاحب الهدایة وقاضی خان وغیرهما
کہ علمار متاخرین کہ جنہوں نے فتوی دیا ہے دہ دردہ کا مثل صاحب ہدایہ اور قاضی خان وغیرہ
من اهل الترجیح هم اعلم بالمذهب منا فعلینا اتباعهم انتهی کلام الشامی
جو اہل ترجیح سے ہیں وہ ساتھ مذہب ابو حنیفہ کی اعلم اور واقف تر ہیں ہم سے پس ضرور ہوئی ہم پر تابعداری اونکی تمام ہوا
وقال الشامی فی شرح الدر المختار وقال فی شرح المنیة لا ینبغی ان یعدل
اور کہا شامی نے شرح در المختار میں کہ کہا شرح منیة المصلے میں کہ نہیں لایق یہہ کہ عدول کیا جاوے
عن الدرایة ای الدلیل اذا وافقتها روایة انتهی قال ابو بکر بن ابی شیبة
درایت یعنی دلیل سے جبکہ موافق ہو اوسکو روایت امام کی تمام ہوا اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے
فی مصنفه قال ابو حنیفة لا باس به اذا کان عشرا فی عشر انتهی وقال صاحب
اپنی مصنف میں کہ کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں کچھ خوف ساتھ اوسکے جبکہ ہو پانی دہ دردہ تمام ہوا اور کہا صاحب
البحر الرائق فی رسالته المسماة بخیر الباقی فی جواز الوضوء من الفساقی قال
بحر الرائق نے اپنی رسالہ میں جو مسمی ہے بخیر الباقی فی جواز الوضوء من الفساقی کہ کہا

ركن الاسلام ابو الفضل عبد الرحمن الكرماني واختلفت الروايات في
رکن الاسلام ابو الفضل عبد الرحمان کرمانی نی کہ مختلف ہوئی ہین روایتین

ابو حنیفہ

تحديد الكثير والظاهر عند محمد انه عشر في عشر انتهى مع انه قد ثبت عنهم ان
تحدید پانی کثیر کی مین اور ظاہر نزدیک امام محمد کی یہہ ہی کہ وہ دہ دردہ ہی تمام ہوا باوجود اسکی ثابت ہی اصحاب

قولهم رواية عنه قال الشامي نقلا عن حاوي القدسي انه روى عن جميع اصحابه
کہ جو قول ہمارا ہی وہ روایت ہی امام ابو حنیفہ سی کہا شامی نی حاوی القدسی سی کہ روایت ہی اصحاب ابو حنیفہ سی

الكبار كابي يوسف ومحمد وزفر والحسن انهم قالوا ما قلنا في مسئلة قولا الا وهو روايتنا
جو بڑی بڑی ہین جیسا کہ ابو یوسف اور محمد اور زفر اور حسن کہ کہا انہون نی کہ نہین کسی مسئلہ مین قول ہمارا مگر وہ روایت

عن ابي حنيفة واقسموا عليه ايمانا غلاظا انتهى فكان قول محمد هذا رواية عن
ہوتی ہی ابو حنیفہ سی اور قسمین کہائین اسپر قسمین مغلظ تمام ہوا پس ہوا قول امام محمد کا وہ دہ دردہ روایت

ابي حنيفة فكان قولهم المروي عنهم في ظاهر الرواية ان الغدير العظيم ما
امام ابو حنیفہ سی پس ہوا قول اونکا کہ مروی ہی اونسی ظاہر روایت مین کہ پانی کثیر وہ ہی

لا يتحرك احد طرفيه بتحريك الطرف الآخر اصلا مجملا وكان قولهما هذا اعني في العشر
کہ نہ ہلی ایک دو طرف کا ہلانی طرف دوسری کی ... اصل مجمل اور ہوا قول امام ابو حنیفہ اور محمد کا یعنی مجمل وہ

في العشر تفسيرا وبيانا لذلك الاصل المجمل فلم تكن بينهما منافاة فوجب القول
دردہ کا تفسیر اور بیان واسطی اس اصل مجمل کی پس نہوئی کچہہ منافاۃ درمیان دونو قول کی پس واجب ہوا قول

به ولان ذلك القول مروي عن الامام ابي حنيفة وصاحبه محمد وتفسير
ساتہہ دہ دردہ کی اور اسواسطی کہ یہہ قول مروی ہی امام ابو حنیفہ اور صاحب اونکی امام محمد سی اور تفسیر ہی

للمجمل المروي عن الثلثة في ظاهر الرواية وموافق للدليل الصحيح من الاحاديث الصحيحة
واسطی اوس مجمل کی جو مروی ہی ائمہ ثلاثہ سی ظاہر الروایۃ مین اور موافق ہی دلیل صحیح کو جو احادیث صحیحہ سی ہی

كما مر وقد مر انه لا يعدل عن الدراية اي الدليل اذا وافقها الرواية فوجب العمل به
جیسا کہ گذرا اور تحقیق گذر چکی یہہ بات کہ عدول نکیا جاوی درایۃ سی یعنی دلیل سی جبکہ موافق ہو اوسکی روایت امام کی

ویؤید ما ذهب الیه الحنفیة ما روی عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور تائید کرتا ہی مذہب حنفیہ کو جو مروی ہیں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی

قال ابو بکر بن ابی شیبة وهو استاذ البخاری ومسلم وصاحب التصانیف کما فی التقریب فی مصنفه

کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نی جو استاد بخاری مسلم کا ہی اور صاحب تصانیف کا ہی جیسا کہ تقریب میں ہی اپنی

حدثنا ابو خالد الاحمر عن خالد بن سلمة ان علیا سئل عن بال فی بئر قال ینزح

کہ حدیث کی ہمکو ابو خالد احمر نی خالد بن سلمہ سی کہ حضرت علی سوال کئی گئی اس سی کہ پیشاب کیا کوئی بیچ کنوئیں

انتهی فذلك الاسناد لیس دون حدیث القلتین عن الولید ابن کثیر لان ابا خالد

تمام ہوا یہہ اسناد کم نہیں قوت میں اسناد حدیث قلتین ولید بن کثیر کی سی اسواسطی کہ ابو خالد

وخالد بن سلمة والولید بن کثیر کلهم من المرتبة الخامسة کما فی التقریب

اور خالد بن سلمہ اور ولید بن کثیر سبکی سب مرتبہ خامسہ سی ہیں جیسا کہ تقریب میں ہی اور

قال ابو بکر فی مصنفه حدثنا عباد بن العوام عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة

کہا ابو بکر ابن ابی شیبہ نی اپنی مصنف میں کہ حدیث کی ہمکو عباد بن عوام نی سعید بن عروبہ سی وہ قتادہ سی

عن ابن عباس ان زنجیا وقع فی زمزم فمات فانزل الیه رجل ثم قال انزفوا ما فیها من الماء

وہ ابن عباس سی کہ زنگی گر پڑا کوئی زمزم میں اور مر گیا پہر اوتارا گیا ایک رجل پہر فرمایا نکالو جو کوئی میں پانی ہو

الحدیث فذلك الاسناد لیس دون اسناد حدیث القلتین عن محمد بن اسحاق

آخر حدیث تک پس یہہ اسناد کم نہیں قوت میں اسناد حدیث قلتین محمد بن اسحاق کی سی

لان عباد بن العوام ثقة روی عنه فی الصحاح الستة من الطبقة الثامنة

اسواسطی کہ عباد بن العوام ثقہ ہی روایت ہی اوس سی صحاح ستہ میں طبقہ ثامنہ سی ہی

وسعید بن ابی عروبة ثقة حافظ کثیر التدلیس وکان من اثبت الناس فی قتادة روی

اور سعید بن ابی عروبہ ثقہ ہی اور حافظ ہی کثیر تدلیس اور تہا وہ اثبت الناس اوس حدیث میں جو قتادہ سی

عنه فی الصحاح الستة من الطبقة السادسة کما فی التقریب وقتادة بن دعامة ثقة ثبت روی عنه

کرتا ہی اور روایت ہی اوس سی صحاح ستہ میں طبقہ سادسہ سی ہی جیسا کہ تقریب میں ہی اور قتادہ بن دعامہ ثقہ

فی الصحاح الستة من راس الطبقة الرابعة کما فی التقریب وقال ابو بکر فی مصنفه
صحاح ستہ میں طبقہ رابعہ سی ہی جیساکہ تقریب میں ہی اور کہا ابو بکر نی مصنف اپنی میں
حدثنا هشیم عن منصور عن عطاء ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فامر ابن
کہ حدیث کی ہمکو ہشیم نی منصور سی وہ عطا سی کہ حبشی گرا کوئی زمزم میں اور مرگیا پس امر کیا ابن
الزبیر ان ینزح ماءها قال فجعل الماء لا ینقطع فنظروا فاذا عین تنبع من قبل
زبیر نی کہ نکالا جای پانی کوی زمزم کا کہا راوی نی کہ پانی نہ ٹوٹا پس نظر کی لوگوں نی ناگاہ چشمہ جاری ہی
الحجر الاسود فقال ابن الزبیر حسبکم انتہی فذلک الاسناد لیس دون اسناد
حجر اسود کی طرف سی پس کہا ابن زبیر نی کفایت کرتا ہی تمکو تمام ہوا پس یہہ اسناد نہین کم اسناد
حدیث القلتین قال الشیخ ابن همام فی فتح القدیر والحلبی فی الکبیری
حدیث قلتین کی سی کہا شیخ ابن ہمام نی فتح القدیر میں اور حلبی نی کبیری میں
اما فتوی ابن عباس فرواها الدارقطنی عن ابن سیرین ان زنجیا وقع فی
کہ فتوی ابن عباس کا روایت کیا اسکو دارقطنی نی ابن سیرین سی کہ حبشی گر کوئی زمزم میں
زمزم یعنی مات فامر به ابن عباس فاخرج وامر بها ان تنزح حتی تنزحوها وهو
یعنی مرگیا پس امر کیا ابن عباس نی پس نکالا گیا اور امر کیا کہ نکالا جاوی پانی اوسکا حتی کہ نکالا اونہون نی پانی کو
مرسل فان ابن سیرین لم یر ابن عباس ورواه ابن ابی شیبة عن هشیم عن منصور
مرسل ہی اسواسطی کہ ابن سیرین نی نہین دیکھا ابن عباس کو اور روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نی ہشیم سی وہ منصور سی
عن عطاء وهو سند صحیح ورواه الطحاوی عن صالح بن عبد الرحمن حدثنا سعد
وہ عطا سی اور وہ سند صحیح ہی اور روایت کیا اسکو طحاوی نی صالح بن عبد الرحمان سی کہ حدیث کی ہمکو سعد
بن منصور حدثنا هشیم حدثنا منصور عن عطاء ان حبشیا وقع فی
بن منصور نی اونکو ہشیم نی اونکو منصور نی وہ عطا سی کہ حبشی گرا کوئی
زمزم فمات فامر عبد الله بن الزبیر فنزح ماؤها فجعل الماء لا ینقطع فنظروا
زمزم میں اور مرگیا پس امر کیا عبد اللہ بن زبیر نی پس نکالا گیا پانی اوسکا پس پانی نہ ٹوٹا پس نظر کی لوگوں نی

فاذا عین تجری من قبل الحجر الاسود فقال ابن الزبیر حسبکم وهذا ایضا صحیح
اسی کاہ چشمہ جاری ہی حجر اسود کی طرف سی کہا ابن زبیر نی کفایت کرتا ہی تمکو اور یہہ اسناد ہی صحیح ہی
باعتراف الشیخ تقی الدین ابن دقیق فی الامام انتہی فہولاء اصحاب رسول
بہ اقرار شیخ تقی الدین ابن دقیق کی اپنی کتاب امام میں تمام ہوا پس یہہ لوگ اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم کانوا اکابر الصحابة فی الاجتهاد والفقه والفضل
خدا صلی الله علیه وسلم کی تہی اکابر صحابہ اجتہاد اور فقہ اور فضل
والکرم واف‍ ... رسول الله ومراده ومرامه صلی الله علیه وسلم مع
وکرم مین اور خوب سمجہنی والی کلام رسول خدا کی اور مراد اور غرض آنحضرت صلی الله علیه وسلم کی باوجودیکہ
انه کان ذلک بمحضر الصحابة قال الشیخ عبد الحق الدهلوی فی شرح
تہا یہہ فتوی بمحضر صحابہ کی کہا شیخ عبد الحق دہلوی نی شرح
المشکوة ان حدیث الثقلین مخالف لاجماع الصحابة فان الزنجی وقع فی بیر
مشکوۃ مین کہ حدیث ثقلین کی مخالف اجماع صحابہ کی ہی اسواسطی کہ حبشی گرا کوئی زمزم مین
زمزم فامر ابن الزبیر وابن عباس بنزح الماء کله بمحضر الصحابة ولم ینکر
پس امر کیا ابن زبیر اور ابن عباس نی ساتہہ کہینچنی کل پانی کی بمحضر صحابہ کی اور نہ انکار کیا
احد منهم انتهی وقال الشیخ عبد الحق الدهلوی فی الصراط المستقیم
کسینی اونسی تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الحق دہلوی نی صراط المستقیم مین
وکان ذلک بمحضر الصحابة ولم یظهر منهم انکار احد فظهر ان حدیث القلتین
کہ تہا یہہ فتوی بمحضر صحابہ کی اور نہ ظاہر ہوا اونسی انکار پس ظاہر ہوا کہ حدیث قلتین کی
غیر ثابت لمخالفة اجماع الصحابة وخبر الاحاد اذا خالف الاجماع کان مردودا
نہین ثابت واسطی مخالفت اجماع صحابہ کی اور خبر آحاد جبکہ مخالف ہو اجماع کی وہ غیر مقبول ہی
انتهی وقال الامام الطحاوی فی هو اوسع اهل الحدیث فی معانی الآثار وکان
تمام ہوا اور کہا امام طحاوی نی کہ وہ اوسع اہل حدیث کا ہی باب حدیث مین معانی الآثار مین کہ تہا

ذلک بمحضر الصحابة ولم ینکر منهم احد انتهى فحصل مما ذکر ان ما ذهب الیه

یہہ فتوی بمحضر صحابہ کے اور نہ انکار کیا اونمین کسی شخص نے تمام ہوا پس حاصل ہوا مذکر سی کہ مذہب

الحنفیة فهو منصور بالاحادیث الصحیحة وعمل الصحابة رضی الله تعالی عنهم

حنفیہ کا منصور ہے ساتھہ احادیث صحیحہ اور عمل صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم کے

وکذا سائر مسائل المعیار کان خلاف الحق والصواب **قال** فتصدیت لتحریر

اور اسی طرح باقی مسائل معیار کے ہین خلاف حق اور صواب کے کہا مصنف معیار نے پس درپی ہوا مین تحریر

جواباتها اظهارا للحق لقوله تعالی ولا یخافون لومة لائم ولقوله علیه

جوابات اوسکی مین واسطی ظاہر کرنے حق کے واسطے قول اللہ تعالے کے کہ نہین خوف کرتے ملامت ملامت کنندہ کا اور واسطے

السلام الساکت عن الحق شیطان اخرس فجاء بعون الله کتابا ینطق

السلام کے کہ ساکت حق سی شیطان اخرس ہی پس آئی ساتھہ مدد اللہ کے کتاب کہ بولتی ہے

بالحق فلذا سمیته باسم کالمسمى معیار الحق **اقول** فلما کان المعیار

ساتھہ حق کی اسی لیے نام رکھا مینی ساتھہ اسم مانند مسمی کے معیار الحق کہتا ہون مین کہ ہرگاہ کہ تھی معیار

خلاف الحق والصواب کما مضی وسیتلی وجب علی الجواب فلهذا تصدیت

خلاف حق اور خلاف صواب جیساکہ گذرا اور عنقریب پڑہا جائیگا تو واجب ہوا مجہپر جواب اسکا لہذا درپی ہوا مین

لتحریر جوابه اظهارا للحق لقوله تعالی یا ایها الذین امنوا کونوا انصار الله

واسطی تحریر جواب اوسکے کے واسطے ظاہر کرنے حق کے کیونکہ فرمایا اللہ تعالے نے اى صاحبان ایمان ہو جاو تم مددگار اللہ تعالے کے

ولقوله علیه السلام الساکت عن الحق شیطان اخرس فجاء بحمد الله تعالی

اور فرمایا علیہ السلام نے کہ ساکت حق سے شیطان اخرس ہے پس ناگاہ ہوگئی وہ تحریر بحمد اللہ تعالے

کتابا مستطابا ینطق علیکم بالحق والصواب فسمیته مدار الحق تسمیة الشیء

کتاب پاکیزہ بولتی اوپر تمہر ساتھہ حق اور صواب کے پس نام رکھا مینے اوسکا مدار الحق نام رکھنا شے کا

باسمه رجاء ان یجعله الله تعالی بکرمه وفضله مدار الحق فی رد معیار الحق

ساتھہ نام اسکے کے واسطے کرنے امید کے کہ کردے اللہ اوسکو ساتھہ کرم وفضل اپنی کی مدار حق کی بیچ جواب معیار الحق کے

قال واعلموا ان ما ادعيناه من كون تلك الرسالة الخ اقول هذا

کہا مصنف معیار نے کہ جان لو کہ جو دعوی کیا ہمنے کہ یہہ رسالہ الی اخرہ کہتا ہون مین کہ یہہ

كلام بعضه ذم لمن اقر اولا بمدحه وفضله حيث قال جامع الحسنات و

کلام ہی کہ بعض اسکا مذمت ہی اوس شخص کی کہ اقرار کیا اول مدح او فضل اسکی کا جیسا کہ کہا اوسنے کہ وہ یعنی

مجمع الحياء والكرم وبعضه كذب محض لان محمد شاه انما هو معين مبين

مجمع حیا اور مکارم کا ہی اور بعض اوسکا کذب محض ہی کیونکہ محمد شاہ سوای اسکی اور نہین کہ وہ معین اور مبین تہا

في الباب الثاني والثالث لا الباب الاول فلو كانت هذه الاعانة موجب

باب ثانی اور ثالث مین نہ باب اول مین پس اگر ہو یہہ اعانت سبب

تلك العبارة وسبب هذه المذمة كان محمد حسين حديث العهد بالاسلام

اس عبارت کا اور سبب اس مذمت کا تو ہوگا محمد حسین جو نو مسلم ہے

طالب كل جديد من الاحكام مقلد بالفتح ومصنف المعيار مقلد بالكسر فكان

اور طالب ہی ہر جدید کا احکام سے امام اور مصنف معیار مقلد اور تابعدار اوسکا پس ہوگیا

شأنه مكسورا وكلامه معكوسا فعاد عليه ما اورده عليه فاحفظ فتدبر

شان مصنف معیار کا ٹوٹا ہوا اور کلام اوسکی معکوس پس عائد ہوئی مصنف معیار پر جو وارد کے اوسنے نواب صاحب پر

فانه من الالفاظ اليسيرة والمعاني الكثيرة قال فالمأمول من ارباب

کیونکہ یہہ عبارت الفاظ یسیرہ سے ہے اور معانی کثیرہ سے ہے کہا مصنف معیار نے کہ امید ارباب

الفضل والكمال ان ينظروا الى ما قيل لا الى من قال فان المحققون يعرفون

فضل اور کمال سی یہہ ہی کہ دیکہین طرف قول کی نہ طرف قائل کی اسلئے کہ اہل تحقیق پہچانتے ہین

الرجال بالحق لا الحق بالرجال اقول هذا مخالف لما ثبت من

رجال کو حق سی نہ حق کو رجال سی کہتا ہون مین کہ یہہ قول مصنف معیار کا مخالف ہے اوسکو جو ثابت ہے

السلف اهل خير القرون قال ابن سيرين وهو من اكابر التابعين

سلف سی جو خیر القرون سے ہین کہا ابن سیرین نے کہ وہ اکابر تابعین کا ہے

واجلہ ائمۃ المحدثین ہذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون رواہ

اور اجلہ ائمہ محدثین کا ہی کہ یہہ علم دین ہی پس دیکھو اوسکو جس سی لیتی ہو اس دین کو روایت کیا اسکو

مسلم وقال ابن سیرین لم یکونوا یسألون عن الاسناد فلما وقعت الفتنۃ

مسلم نی اور کہا ابن سیرین نی کہ نہ تھی وہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین گفتگو کرنی واسطی اسناد کی مگر جبکہ ہوا

قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اہل السنۃ فیوخذ حدیثہم وینظر الی اہل

تو کہا اونہوں نی کہ نام تو ہماری آگی اپنی رجال کا پس دیکھا جاوی اہل سنت تو لی جاوی حدیث اونکی اور دیکھا جاوی اہل

البدع فلا یاخذ حدیثہم رواہ مسلم فی مقدمۃ صحیحہ فصار خاتمۃ مصنف

بدعت تو نہ اخذ کی جاوی حدیث اونکی روایت کیا اوسکو مسلم نے مقدمہ اپنی صحیح مسلم میں پس ہوا خاتمہ مصنف

المعیار خلاف السلف الاخیار ﷺ تمت

معیار کا خلاف سلف اخیار کے ✣

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارشدنا طریق اتباع الرسول باتباع اہل الذکر حیث قال

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جسنے ارشاد کیا ہمکو رستہ اتباع رسول کا اتباع اہل ذکر کا ہی جبکہ فرمایا

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون لکن لما کان جمیع افراد ما صدق

کہ سوال کرو تم اہل ذکر یعنی اہل اجتہاد سی اگر ہو تم اہل ذکر لیکن جونکہ تھی جمیع افراد ما صدق

علیہ اہل الذکر غیر مراد کان مقتضی الایۃ ان وجب علینا اتباع فردہ

علیہ اہل ذکر کے غیر مراد تو مقتضی آیت کا یہہ ہوا کہ واجب ہے ہمپر اتباع فرد

الکامل لانہ المتیقن دون غیرہ لانہ المحتمل والصلوۃ علی رسولہ

کامل ما صدق علیہ اہل ذکر کا کیونکہ متیقن ہی نہ غیر اوسکا واسطی محتمل ہونے اس غیر کے اور درود کامل نازل ہو رسول اوسکے

الذی رغبنا باتباع افقه العلماء حیث قال نضر الله عبدا سمع مقالتی

جسنی ترغیب دی ہمکو اتباع افقہ علما کے جبکہ فرمایا کہ ترو تازہ کری اللہ اوس عبد کو کہ سنا میرے

فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من

پہر محفوظ رکہا اور نگاہ رکہا اور پہونچایا اوسکو کیونکہ بسا اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہے اور بسا اوقات حامل حدیث کا فقیہ ہوتا ہے

هو افقه منه رواه غیر واحد من المحدثین وعلی اله واصحابه واهل

لیکن حامل ہوتا ہی طرف افقہ انکے روایت کیا اسکو بہت محدثین نی اور اوسکے آل اور اصحاب پر اور اوسکے اہل

سنته الذین اجمعوا علی اتباع المجتهد العدل دون غیره حیث صرحوا

سنت پر جو متفق ہوئی ہین اوپر اتباع مجتہد پرہیزگار کے نہ اور کے جبکہ تصریح کے اونہون نے

فی کتبهم مثلا قال الشیخ ابن الهمام فی تحریر الاصول الاتفاق علی حل

اپنی کتب مین مثلا کہا شیخ ابن ہمام نے تحریر الاصول مین کہ متفق ہوئی ہین اسپر کہ درست ہے

الاستفتاء ممن عرف انه من اهل الاجتهاد والعدالة وعلی امتناعه

فتوی لینا اوس عالم سے کہ مشہور معروف ہو اہل اجتہاد اور اہل تقوے سے اور متفق ہوی ہین اوپر

ان ظن احدهما انتهی واجمعوا علی ان غیر المجتهد لا یحل له ان یحکم

اگر ظن ہو ایک اون دونو کا تمام ہو اور جمع ہوی ہین اسپر کہ غیر مجتہد کو نہین جائز کہ مسئلہ مسائل بتاوے اور

ویفتی کما قال الامام النووی فی شرح مسلم قال العلماء اجمع المسلمون

جیسا کہ کہا امام نووی نی شرح مسلم مین کہ کہا علما نی کہ جمع ہوی ہین سب مسلمان

علی ان ذلك الحدیث فی حاکم عالم اهل للحکم فان اجتهد واصاب

اسپر کہ یہہ حدیث بیچ شان اوس حاکم کی ہے کہ عالم ہو کر پہر اہل حکم کا یعنی مجتہد ہو پس یہہ مجتہد اگر اجتہاد کیا

فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اجتهد واخطاء فله

تو اوسکو دو اجر ہین اجر اجتہاد کا اور اجر اصابت کا واگر اجتہاد کیا اور مخطی ہوا تو اوسکو

اجر باجتهاده قالوا فاما من لیس باهل للحکم فلا یحل له الحکم فان

ایک اجر اجتہاد کا ہی کہا اونہون نی کہ جو شخص کہ نہو مجتہد تو نہین درست اوسکو حکم مسئلہ مسائل بتلانی کا پس اگر

حکم فلا اجر له بل هو آثم ولا ینفذ حکمه فهو عاص فی جمیع احکامه سواء
حکم کریگا تو نہین اوسکی لئی اجر بلکہ وہ گناہ گار ہی اور نہین نافذ حکم اوسکا پس گناہ گار ہے جمیع احکام اپنی مین برابر ہے
وافق الصواب ام لا انتهی حاصله انه اذا لم یکن اهل الحکم وان کان عالما
کہ مصیب ہو یا مخطی تمام ہوا حاصل کلام نووی کا یہہ کہ جبکہ نہو وہ اہل حکم کا اگرچہ وہ عالم ہے
فلا یحل له ذلک فان فعل فهو عاص فی جمیع احکامه وان وافق الصواب
نہین حلال اوسکو یہہ امر پس اگر کریگا تو گناہ گار ہوگا جمیع احکام اپنے مین اگرچہ مصیب ہو
وقال العینی وغیره اجمع العلماء علی ان المفتی وجب ان یکون من اهل الاجتهاد
اور کہا عینی وغیرہ نے کہ جمع ہوئے علما اسپر کہ مفتی کو واجب ہی یہہ کہ ہو اہل اجتہاد سے
وان لم یکن من اهل الاجتهاد فلا یحل له ان یفتی الا بطریق الحکایة انتهی
اور اگر نہو اہل اجتہاد سے تو نہین حلال اوسکو یہہ کہ فتوی دی مگر بطریق حکایۃ کے تمام ہوا
اما بعد فیقول الفقیر الحقیر محمد شاه اوصله الله الی ما یرضاه لما کان
اما بعد کہتا ہی فقیر حقیر محمد شاہ کہ واصل کری اوسکو اللہ طرف مرضیات اپنی کے ہر گاہ کہ تہا
مقتضی الکتاب والسنة والاجماع اتباع المجتهد الکامل المتقی وجب علینا
مقتضی کتاب و سنت اور اجماع کا متبع ہونا مجتہد کامل متقی کا تو واجب ہوا ہمپر
ان نتبع المجتهد الکامل المتقی لکن لما قال علیه السلام یخرج فی اخر الزمان
یہہ کہ متبع ہون ہم مجتہد کامل متقی کے لیکن ہر گاہ کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ آوینگے آخر زمانہ مین
رجال یختلون الدنیا بالدین والسنتهم احلی من السکر وقلوبهم قلوب
لوگ کہ حاصل کرینگے دنیا کو در پردی دین کی اور حال یہہ ہوگا کہ زبانین اونکی میٹھی ہونگی شکر سی اور دل اونکے مثل دل
الذیاب رواه الترمذی ذکره فی المشکوة وقال علیه السلام خیر القرون
بھیڑ یونکی ہونگی روایت کیا اسکو ترمذی نی ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین اور فرمایا علیہ السلام نے کہ بہتر قرنون کا
قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم وقال علیه السلام لا یاتی علیکم
قرن میرا ہی پہر قرن دوسرا ہی پہر قرن تیسرا ہے اور فرمایا علیہ السلام نی کہ نہ آویگا تم پر

زمان الذی بعدہ شر منہ رواہ البخاری ذکرہ فی المشکوۃ کان مقتضی ہذہ

کوئی زمانہ مگر ہوگا پچھلا شر اور بدزمانہ پہلی سی روایت کیا اوسکو بخاری نے ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین تو ہوا مقتضی ان

الاحادیث المقبولۃ تنزل الزمان فی الخیریۃ وترقیہ فی الفساد یوما فیوما

احادیث مقبولہ کا کمتر ہونا خیر مین اور ترقی کا ہونا فساد مین دن بدن

فاذا کان الامر کذلک کان مقتضی ہذہ الاحادیث اتباع المجتہد الکامل

پس جبکہ ہوا امر اور حال زمانہ کا ایسا تو ہوا مقتضی ان احادیث کا متبع ہونا مجتہد کامل

العدل الورع ممن کان فی خیر القرون الثلثۃ المشہودۃ بالخیر لا غیرہم

پرہیزگار کا کہ ہو خیر القرون مین سی کہ تین قرن ہین مشہود بالخیر نہ غیر اونکا

ممن بعدہم سوی المہدی علیہ السلام لانہ مستثنی عن ذلک الحکم

جو بعد اون کے ہین سوای مہدی علیہ السلام کے اسلئے کہ وہ مستثنے ہین اس حکم سے

بالنصوص لکن لما کان اتباع مذہب القرن الاول متعذرا بل غیر ممکن

ساتھ نصوص کے لیکن ہرگاہ کہ تبع ہونا مذہب قرن اول کا تھا متعذر بلکہ غیر ممکن

لعدم تدون المذہب وتقررہ من احدہم فلذا اجمعوا علی منع العوام تقلید

بسبب نہ جمع ہونے مذہب کے اور نہ تقرر پانے اوسکے کسی صحابی سے لہذا جمع ہوے ہین اوپر منع کرنے عوام کے تقلید

مذاہب الصحابۃ کما فی تحریر الاصول وشرح منہاج الاصول ومسلم

مذاہب صحابہ کے سے جیساکہ تحریر الاصول اور شرح منہاج الاصول اور مسلم

الثبوت وغیرہا من کتب الاصول فبقی القرن الثانی والثالث فاجمع

الثبوت وغیرہ مین ہے جو کتب اصول سی ہین پس باقی رہا قرن ثانی اور قرن ثالث پس جمع ہوے

اہل السنۃ والجماعۃ کما سیاتی فی بحث التقلید علی اختیار مذاہب الائمۃ

اہل سنت اور جماعت جیساکہ عنقریب آویگا بحث تقلید مین اوپر اختیار کرنے مذاہب ائمہ

الاربعۃ لا غیرہم وان کان فی زمنہم غیرہم ایضا من اہل الاجتہاد

اربعہ کے نہ غیر اونکے کے اگرچہ ہو زمانہ اونکے مین غیر اونکا بھی اہل اجتہاد

والورع لما يرون فيهم ما لا يرون في غيرهم من مزيد تحقيق الدين و

وتقوى ہی کیونکہ دیکہا اونہوں نے اون مین وہ چیز کہ نہین دیکہا غیر اونکے مین یعنی زیادتی تحقیق دین کے اور

التطبيق والتوفيق بين الآيات والاحاديث وتدون مذاهبهم مع مذ

مزید تطبیق اور توفیق درمیان آیات اور احادیث کے اور جمع ہونا اونکے مذاہب کا ساتہہ اجتماع

اصحابهم وما كان عندهم من الآثار والاخبار حتى لم يوجد مثل ذلك

اونکی اصحاب کے اور جو کچہہ اونکے پاس ہی آثار اور اخبار سے حتے کہ نہین پائی جاتی ہی مثل اس تحقیق کے

في غير الائمة الاربعة كما سياتي مع حفظ تدوينهم بالكتب المتداولة

غیر ائمہ اربعہ مین جیسا کہ عنقریب آویگا باوجود کہ ہی حفظ مسائل اونکی مذہب کا ساتہہ کتب متداولہ کے

تراولها جماعة بعد جماعة في كل ساعة في الامصار والاعصار من زمانهم

کہ دست بدست لیتی ہی اونکو جماعت بعد جماعت کے ہر ساعت مین بلاد اسلام مین ہر زمانہ مین اونکے زمانہ سی لیکر

الى زماننا بحيث لا تعد ولا تحصى مع ورود الاحاديث المشيرة الى

آجکے دن تک باین طور کہ نہ شمار کیا جای اور نہ حصر کیا جای باوجود ورود احادیث کے کہ وہ اشارہ کرتی ہین طرف

افضليتهم لكنهم اختلفوا في ان ايهم افضل فقال الحنفية بافضلية

اونکی افضلیت کے لیکن وہ مختلف ہوئی ہین اس امر مین کہ کون ائمہ اربعہ مین افضل ہی پس قائل ہوئے حنفیہ ساتہہ افضلیت

امامهم وقال المالكية بافضلية امامهم وقال الشافعية بافضلية

امام اپنی کی اور قائل ہوی مالکیہ ساتہہ افضلیت امام اپنے کے اور قائل ہوئے شافعیہ ساتہہ افضلیت

امامهم وقال الحنبلية بافضلية امامهم لكن لما كان سبب معرفة تلك

امام اپنی کی اور قائل ہوی حنبلیہ ساتہہ افضلیت امام اپنے کے لیکن ہرگاہ کہ تہا سبب معرفت اس

الافضلية بيان المناقب كما صرح به شاه عبد العزيز الدهلوي في

افضلیت کا بیان مناقب کا جیسا کہ تصریح کی ہی اسکی شاہ عبد العزیز دہلوی نے

بستان المحدثين حيث قال كاتب الحروف سبب رواج مذهب الامام

بستان المحدثین مین ہی جبکہ کہا کہ کہتا ہی کاتب الحروف کہ سبب رواج بانی مذہب امام

مالك فی دیار المغرب والاندلس عند جمهور المورخین ان علماء هذه

مالک کا دیار مغرب اور اندلس مین نزدیک جمہور مورخین کے یہہ ہے کہ علماء ان

البلاد کثرایابهم وذهابهم الی الحجاز للحج والزیارة فشاهدوا فضل

بلاد کے بہت ہوا آنا جانا اونکا طرف اہل حجاز کے واسطے حج اور زیارت آنحضرت کے تو مشاہدہ کیا اونہون نے

الامام مالك وسعة علمه وجلالة قدره وعظمة شانه فلما رجعوا الی وطانهم

امام مالک کا اور اونکی وسعت علم کا اور جلالت قدر کا اور عظمت شان کا پس جبکہ آئی اپنی وطنون کو

كشفوا دفاتر اوصاف كماله فی بلادهم وكان تقليده فی اذهانهم راسخا

تو کہولا اور بیان کیا دفاتر اوصاف اونکی کمال کے کو اپنی اپنی بلاد مین بس ہوگئی تقلید امام مالک کے اونکی اذہان

مستقرا وكانوا قبل ذلك علی مذهب الاوزاعی انتهی فبين كل واحد من

مضبوط اور تہی پہلی اس سی اوپر مذہب اوزاعی کے تمام ہوا تو بیان کیا ہر واحد نے

الحنفية والمالكية والشافعية والحنبلية مناقب امامهم فی كتبهم

حنفیہ اور مالکیہ اور شافعیہ اور حنبلیہ سے اپنی اپنی امام کی مناقب اپنی اپنی کتب مین

ومن قام بالقدح للحمية او العصبية او الحسد او الحقد او غير ذلك

اور جو شخص کہڑا ہوا ساتہہ قدح کے واسطے حمیہ کے یا عصبیت کے یا حسد کے یا کینہ کے یا واسطے کسے اور امر کے

من القصد الكاسد والغرض الفاسد قام وحتی صار المثل المشهور بان لكل فرعون

وقصد کاسد سے اور غرض فاسد سے تو کہڑی ہو جاتی او سپر حتی کہ ہوگئی مثل مشہور کہ ہر فرعون کو لئے

موسی هكذا الی زماننا فلما جاء زماننا قام مصنف المعيار يتكلم فی

موسی ہی اسی طرح لوگ کرتی رہی ہماری زمانہ تک جبکہ آیا ہمارا زمانہ تو کہڑا ہوا مصنف معیار کلام کیا

مناقب الامام الهمام امام الائمة سراج الامة ابی حنيفة عليه الرحمة

مناقب امام ہمام امام ائمہ سراج امہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ مین

خصوصا وفی تنفير اهل الاسلام عن اتباع الائمة الاربعة عموما فقمت عليه

خاصکر اور کلام کیا نفرت دلانی مین اہل اسلام کو اتباع ائمہ اربعہ کے سے عموما تو کہڑا ہوا مین اوسپر

بعون اللہ تعالی اولاً فی مناقب الامام ثم فی تقلید الائمۃ الاربعۃ

ساتھہ مدد اللہ تعالی کی اولا تو مناقب امام مین اور بعد اوسکی تقلید ائمہ اربعہ مین اور

ثم فی عقائد مصنف المعیار فاقول بتوفیق اللہ المستعان وعلیہ التکلان

بعد اوسکے عقاید مصنف معیار مین پس کہتا ہون مین توفیق اللہ مستعان کے اور اسی پر ہے بہروسا

فی الابتداء والانتہاء لما فرغ مصنف المعیار من الوسواس الاجمالی

ابتدا مین اور انتہا مین ہرگاہ کہ فارغ ہوا مصنف معیار وسواس اجمالے سے

اراد ان یوسوس فی صدور الناس بالوجہ التفصیلی

تو ارادہ کیا یہہ کہ تردد ڈالے سینہ لوگون مین وجہ تفصیلے کر.

فقال ہرچند کہ فضائل امام صاحب سے ہمکو عین عزت اور فخر ہے اسلیئے کہ ہمارے

نہین کہا مصنف معیار نے

پیشوا ہین اور ہم اونکی ہر حق مین پیرو ہین لیکن اون فضائل سی جو فی الواقع ہون اور

ساتھہ اسناد صحیح کے ثابت ہون نہین تو جہوٹی تعریف شعبہ رفض کا ہے اسلیئے ہمیر

ضرور ہوا کہ اس بات کی ہی تحقیق لکہین کیونکہ کچی کچی باتین جو بایہ تحقیق سی نزدیک علماء

محققین ثقات کی دور ہین اور اس مین امام صاحب کے تابعی ہونیکا دعوی کیا ہے اور

واسطے اثبات اس دعوی کی احادیث موضوعہ وارد کے گئی ہین انتہے اور آگے جاکر

اس آیت السابقون الاولون من المہاجرین والانصار کے تحت مین فرمایا کہ امام

صاحب اس آیت کے مصداق تو تب ہوتے جبکہ تابعی ہوتی اور اسکا حال خوب روشن

ہوگیا تو اب فضیلت امام صاحب کے باقی تینون مجتہدون پر اگر تابعی ہونے کی رو سے

تہی تو نری ہہر تابعی نہ ہونی مین چارون برابر ہین انتہے اور آگے جاکر اخیر تحت مناقب

کی فرمایا یہہ سب واہیات ہی اور موجب ذم کا ہے نہ یہہ کہ مدح کا باعث ہو اور جناب

حضرت امام کی تو یہہ شان نہین ہی کہ ایسی تکلیف شاق اور بدعات کو اونکی طرف

نسبت کیا جاوی اور دلیل بدعت ہونی اس عبادت کی یہہ ہی کہ جناب سالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے

عمر بہر مین کبہی شب کو تیرہ رکعت سی زیادہ نوافل ہنین پڑہی اور نہ کبہو تمام شب جاگی بلکہ ایک ثلث جاگتے
اور دو ثلث سوتی اور اسپر زیادہ کرنی والی کو فرماتی کہ یہہ شخص میری سنت سی نفرت کرتا ہی اور
یہہ ہم مین سی نہین اور ایسا ہی ختم کرنا قران کا ہی سات دن کی وری درست نہ کہتی انتہی

اقول خلاصہ ان تینون عبارتون مصنف معیار کا یہہ ہی کہ عبارت پہلی صریح ہی اسمین کہ یہہ
فضائل جو علماء حنفیہ اپنی کتب مین بیان کرتی ہین یہہ جہوٹ اور شعبہ رفض کا ہی اور دعوی تابعی
ہونی امام صاحب کا باطل اور یہہ حدیثین موضوع اور عبارت دوسری مین تصریح ہی اسکی کہ امام صاحب
تابعی نہین ہین اور چارون ائمہ یعنی امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن
حنبل نہ تابعی ہونی مین برابر ہین اور عبارت تیسری صریح ہی اسمین کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
جمیع عمر مین ایک ثلث جاگتی تہی اور دو ثلث سوتی تہی پس اس سی زیادہ یعنی قیام ثلث لیل سی زیادہ
بدعت اور خلاف سنت ہوا اور انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عمر بہر مین کبہی شب کو تیرہ رکعت سے
زیادہ نوافل نہین پڑہی پس اس تیرہ رکعت سی زیادہ نوافل کا پڑہنا بدعت اور خلاف سنت ہوا
پس تراویح مثلا بیس رکعت کی بدعت ہوئی اور ختم کرنا قرآن کا سات دن کی وری ممنوع اور
ناروا ہی اور ایسا ہی صیام الدہر کو اور عبارت مین منع فرمایا ہے پس ثابت ہوئی ماذکر سی
امور ثمانیہ اول یہہ کہ مناقب امام صاحب کے جہوٹی تعریفین ہین اور دوسری یہہ کہ تابعیت امام صاحب کے
باطل اور تیسری یہہ کہ یہہ حدیثین موضوع اور چوتہی یہہ کہ جمیع عمر مین آنحضرت ایک ثلث سے
زیادہ کبہی نہین جاگی پس قیام زیادہ ثلث لیل سی بدعت اور خلاف سنت ہوا اور پانچوین یہہ کہ
آنحضرت جمیع عمر مین دو ثلث سوتی تہی اور ایک ثلث رات کا جاگتی تہی پس قیام تمام لیل کا
بدعت اور خلاف سنت ہوا اور چہٹی یہہ کہ آنحضرت نی تیرہ رکعت سی زیادہ نوافل کبہو نہین پڑہے
پس پڑہنا نوافل کا تیرہ رکعت سی زیادہ بدعت اور خلاف سنت ہوا اور ساتوین یہہ کہ ختم کرنا
قران شریف کا سات دن کی وری ممنوع اور ناجائز ہے اور آٹہوین یہہ کہ صیام الدہر ممنوع
اور ناروا ہے پس چونکہ یہہ غلط محض اور پایہ اعتبار سی خارج تہا تو ضرور ہوا ہمیر درپے
ہونا ان امور ثمانیہ کے تو کہ معلوم ہو جاوین اہل اسلام کو مفاسد اور مکائد مصنف

معیار کے فاقول بتوفیق اللہ تعالی وعونہ فی الابتداء والانتہاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور صلوۃ اور سلام کی جانا چاہئے کہ مطلب ہمارا اس مقام پر بیان کرنا مناقب امام صاحب
کا ہی اور تابعیت جو داعظم مناقب کی ہی اور یہہ ہر دو تو ثابت اور محقق ہین ساتہہ نقول علماء
ثقات اور محدثین ثبات کی مثلا جیسا کہ امام نووی اور حافظ ذہبی اور حافظ دار قطنی اور حافظ
خطیب بغدادی اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور حافظ جلال الدین سیوطی اور امام یافعی اور
امام محمد بن یوسف شامی اور علامہ ابن حجر مکی اور شیخ الاسلام عینی اور ملا علی قاری اور شیخ
عبدالحق دہلوی وغیرہم یہہ لوگ سب محدثین اور ثقات دین اور حفاظ اور شراح حدیث
و حمال نقول اور معتبرین نزدیک علماء دین کی ہین ہرچند مناقب امام صاحب کے بہت ہین اور علمائ
نے بیچ ائمہ اربعہ کی مناقب امام صاحب کے بین بڑی بڑی کتابین تصنیف کی ہین لیکن موجود ہونا
کتب ان علماء کا چونکہ اس دیار مین نایاب اور معدوم تہا لہذا جمع کرنا سب مناقب امام صاحب کا
متعذر ہوا مگر مناقب معدودہ کہ بندہ کو ان علماء مذکورین کی کتب معتبرہ سی حاصل ہوئی و
ہ ان نقل کی جاتی ہین تو کہ معلوم ہو جاوی علو شان امام صاحب کا جاننا چاہئے
مناقب امام صاحب کے بعضے تو احادیث صحیحہ اور مقبولہ سی ثابت ہین اور بعضے منقول ہین
ائمہ دین اور حدیث کے سے مثل امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور امام مالک
و امام ابو یوسف اور امام محمد اور استاذ المحدثین عبداللہ بن المبارک اور رئیس المحدثین
ابن معین اور استاد امام شافعی وکیع بن الجراح و امثالہم کے ساتہہ نقول ان
علماء مذکورین کے مثل نووی وغیرہ کے

باب المناقب الثابتة بالاحادیث المقبولة باب
باب بیچ امر کا ... مناقب کا جو ثابت ہین ساتہہ احادیث مقبولہ کے

ابی حنیفة اعلم من ائمة المذهب لکونه انوهم
ابو حنیفہ اعلم ائمہ مذہب کا ہے اسواسطے کہ وہ بسبب تری سایل بین مین او

اخرج عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین عند

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوگا دین نزدیک

الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی تناولہ رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب

ثریا کے تو البتہ جاۓگا اوسکی طرف ایک رجل ابناء فارس سے حتی کہ جا پہونچیگا اوسکو روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح کی باب

فضل فارس من کتاب الفضائل پس یہہ حدیث صحیح دال ہی اسپر کہ حق بجانب اس

فضل فارس مین جو وہ کتاب فضائل سے ہے

رجل کی ہوگا مسائل مختلفہ مین لیکن باقی رہا کہ یہہ رجل کون ہی پس دلالت کی اس حدیث نے

اسپر کہ یہہ رجل وہ ہی کہ یہہ تین قیدین اوس مین پائی جاوین قید اول یہہ کہ وہ رجل ابناء

فارس سی ہو جیساکہ یہ منصوص حدیث کا ہی اور قید ثانی یہ کہ وہ رجل مجتہد ہی ہو جیساکہ

دلالت کرتا ہی لفظ تناولہ کا اور قید ثالث یہہ کہ وہ رجل صاحب مذہب مدون کا ہو باینطور

کہ ہو اون ائمہ سی کہ خروج اون سی باجماع اہل سنت ممنوع ہو جیساکہ دلالت کرتا ہے

اسپر ترغیب دینا آنحضرت کا کیونکہ اگر مذہب مدون اوسکا نہو یا ائمہ مذکورین سی نہو تو

لغو ہو جاوی گا ترغیب دینا آنحضرت کا اور باطل ہو جاۓگا فائدہ خبر دینے آنحضرت کا

کیونکہ اگر مذہب اوسکا مدون نہو یا ائمہ مذکورین سی نہو تو عمل اوسکی مذہب پر کیونکر ہوگا

پس ضرور ہوا کہ ہو ائمہ مذکورین سی اور مذہب اوسکا مدون ہو اور یہہ تینون قیدین ابو حنیفہ

مین موجود ہین نہ غیر مین کیونکہ وہ ابناء فارس سی اور مجتہد ائمہ اربعہ سی اور صاحب مذہب مدون ہین

اما الاول وھو کونہ من ابناء فارس فقال فی الرسالۃ

اما قید اول یعنی ابو حنیفہ ابناء فارس سی ہین کہا اوس رسالہ مین

المطبوعۃ فی المطبع المصطفائی سنہ ۱۲۶۳ المشھورۃ بنسب نامہ رسول

جو مطبوع ہوا ہی مطبع مصطفائی مین سنہ بارہ سو تریسٹھ مین اور مشہور ہی ساتھ نسب نامہ رسول صلعم کے

النعمان بن ثابت بن النعمان بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد

کہ نعمان ہی بیٹا ثابت کا وہ بیٹا نعمان کا وہ بیٹا مرزبان کا وہ ثابت کا وہ قیس کا وہ یزدگرد کا

بن شہریار بن پرویز بن نوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بن بہرام

وہ شہریار کا وہ پرویز کا وہ نوشیروان کا وہ قباد کا وہ فیروز کا وہ یزدجرد کا وہ بہرام

گور بن شاپور بن ہرمز بن نرسی بن بہرام بن اردشیر بن بابک بن مہرس

گور کا وہ شاپور کا وہ ہرمز کا وہ نرسی کا وہ بہرام کا وہ اردشیر کا وہ بابک کا وہ مہرس کا

بن ساسان بن بہمن بن اسفندیار بن گشتاسپ بن لہراسپ بن بہمن بن

وہ ساسان کا وہ بہمن کا وہ اسفندیار کا وہ گشتاسپ کا وہ لہراسپ کا وہ بہمن کا وہ

کیقباد بن داراب بن طہماسپ بن نمرود وقال الملا علی قاری فی الرسالۃ

کیقباد کا وہ داراب کا وہ طہماسپ کا وہ نمرود کا جو معاصر ابراہیم علیہ السلام کا ہی اور کہا ملا علی قاری نے رسالہ

المذکورۃ ویکفینا من سلاطین العالم ابراہیم بن ادہم المتلمذ لامامنا

مذکورہ مین کہ کفایت کرتا ہی ہمکو سلاطین جہان کی سی ابراہیم بن ادہم کہ شاگرد رہے ہمارے امام ابوحنیفہ کا

فی العلم والعمل واعراضہ عن الدنیا واقبالہ علی العقبی والحضور مع المولی

علم مین اور عمل مین اور اعراض کرنی مین دنیا سی اور متوجہ ہونی مین عقبی پر اور حاضر رہنی مین ساتھہ مولی کے

مع ان السلاطین فی کل زمان ومکان ثابتون علی مذہب النعمان کسلاطین

باوجود اسکی کہ سلاطین ہر زمانہ مین اور ہر مکان مین ثابت رہی اوپر مذہب ابوحنیفہ کے جیسا کہ سلاطین

الروم حفظہم اللہ تعالی عن حوادث الدوران وسلاطین ماوراء النہر

روم نگاہ رکھی اللہ تعالی اونکو حوادث اور تغیرات دوران کے سے اور سلاطین ماوراءالنہر کے

فی کل عصر ودہر وسلاطین الہند والسند فی البر والبحر ولعل حکمۃ ذلک

ہر عصر اور ہر زمانہ مین اور سلاطین ہند اور سند کے خواہ بری خواہ بحری شاید کہ حکمت اوسکی یہہ

ان اباحنیفۃ من ذریۃ کسری الملقب بنوشیروان انتہی وقال الشامی

کہ ابوحنیفہ اولاد بادشاہ فارس سے ہی کہ ملقب بنوشیروان ہے تمام ہوا اور کہا شامی نے

فی شرح الدر المختار قولہ ثبت ان ثابتا والد الامام ادرک الامام علی

شرح درالمختار مین قول اوسکا کہ ثابت ہوا ہی کہ ثابت والد امام ابوحنیفہ کیتے پایا حضرت علے

بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدعا لہ ولذریتہ بالبرکۃ ففی تاریخ ابن خلکان

بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پس دعا کی اوسکو اور اولاد اوسکی کو برکت کے تاریخ ابن خلکان مین ہے

عن الخطیب ان حفید ابی حنیفۃ قال انا اسمٰعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت

خطیب سی کہ پوتی ابی حنیفہ کے نے کہا کہ خبر دے ہمکو اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت

بن النعمان بن المرزبان من ابناء فارس من الاحرار واللہ ما وقع علینا رق

بن نعمان بن مرزبان جو ابناء فارس احرار سے ہین کہ واللہ نہین ہوا ہم پر رق

قط ولد جدی ابو حنیفۃ سنۃ ثمانین وذھب ثابت الی علی بن ابی طالب رضی

کبھی پیدا ہوا دادا میرا ابو حنیفہ سنہ اسی مین اور حاضر ہوا ثابت بخدمت علی بن ابی طالب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ وھو صغیر فدعا لہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ ونحن نرجوان یکون

اللہ تعالیٰ عنہ کے اس حال مین کہ وہ ثابت لڑکا تہا پس دعا کی حضرت علی نی اوسکی لئی برکت کی اوسمین اور اوسکی ذریت مین

اللہ تعالیٰ قد استجاب لعلی فینا انتھی وعلیہ الجماھیر قال ابن حجر فی الخیرات

کہ اللہ تعالیٰ نی قبول کی دعا حضرت علی کی ہم مین تمام ہوا اور اسی پر ہی جمہور علما کا کہا ابن حجر نے خیرات

الحسان فی ترجمۃ النعمان وقد کان جد ابی حنیفۃ من فارس علی ما علیہ الاکثرون

الحسان ترجمۃ النعمان مین کہ تہا دادا ابو حنیفہ کا فارس سے بنا بر مذہب جماہیر علما کے

انتھی ذکرہ الشامی فی شرح الدر المختار واما الثانی وھو کونہ من

تمام ہوا ذکر کیا اوسکو شامی نے شرح در المختار مین اما ثانی یعنی ابو حنیفہ

المجتھدین فقال الامام الاستوائی فی اخر شرح منھاج الاصول

البتہ مجتہدین سی ہی کہا امام استوائی نے آخر شرح منہاج الاصول مین

للقاضی البیضاوی وقال امام الحرمین فی البرھان اجمع المحققون علی ان

جو قاضی بیضاوی کی ہی کہ کہا امام الحرمین نی برہان مین کہ جمع ہوئی ہین اہل تحقیق اس پر کہ

العوام لیس لھم ان یعملوا بمذھب الصحابۃ بل علیھم ان یتبعوا مذاھب الائمۃ

عوام کو نہین جائز یہہ کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ لازم ہی اونپر یہہ کہ متبع ہون مذاہب اون ائمہ کے

الذین سبّروا و بوّبوا الابواب و ذکروا اوضاع المسائل و اوضحوا طرق النظر
کہ اصول اور قواعد دین کی مقرر کئی اور باب باب کیا ابواب مسائل کو اور ذکر کیا اوضاع مسائل کو اور واضح کیا طرق اشتدلال کو
وهذبوا المسائل و بینوها و جمعوها و ذکر ابن الصلاح ایضا حاصله انه
اور مہذب کیا مسائل کو اور خوب بیان کیا اونکو اور جمع کیا ایک جا اور ذکر کیا ابن صلاح نی بھی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی
متعین تقلید الائمة الاربعة دون غیرهم لان مذاهب الائمة الاربعة
کہ متعین اور لازم ہی تقلید ائمہ اربعہ کے نہ غیر اونکے کے کیونکہ مذاہب ائمہ اربعہ کے
قد انتشرت و علم تقیید مطلقها و تخصیص عمومها و شروط فروعها بخلاف
پھیل گئی ہین اہل اسلام مین اور جانی گئی تقیید اونکی مطلق کی اور تخصیص اونکی عام کی اور شروط اونکی فروع کے بخلاف
غیرهم انتهی و قال الشیخ ابن الهمام فی اخر تحریر الاصول نقل الامام اجماع
مذہب غیر ائمہ اربعہ تمام ہوا اور کہا شیخ ابن ہمام نے آخر تحریر الاصول مین کہ نقل کیا امام الحرمین نے اجماع
المحققین علی منع العوام من تقلید الصحابة بل علیهم تقلید من بعدهم الذین
محققین کو اوپر منع کرنے عوام کے تقلید صحابہ کے سے بلکہ واجب ہے اونپر تقلید اون پچھلون کے کہ جنہون نے
سبروا و وضعوا و دونوا و علی هذا ما ذکره بعض المتاخرین من منع تقلید
اصول اور قواعد دین کے مقرر کئی ہین اور اوضاع مسائل کے مقرر کئی ہین اور مدون کیا مسایل کو بنا بر اوسکے ذکر کیا بعض متاخرین نے
غیر الائمة الاربعة لانضباط مذاهبهم و تقیید مسائلهم و تخصیص عمومها
سوای ائمہ اربعہ کے واسطے منضبط ہونے مذاہب ائمہ اربعہ کے اور واسطے منضبط ہونے تقیید اونکی مسایل کے اور واسطے منضبط
و لم یدر مثله فی غیرهم الان لانقراض اتباعهم و هو الصحیح انتهی و قال
اور نہین پایا جاتا ہے مثل اسکی اونکی غیر مین اب واسطے نابود ہوجانے اونکے اتباع کے اور یہہ ہے صحیح تمام ہوا اور کہا
ابن حجر المکی فی فتح المبین شرح الاربعین فی شرح الحدیث الثامن و
ابن حجر مکی نے فتح المبین شرح الاربعین مین شرح حدیث اٹھائیس مین
العشرین و هذا فی حق المقلد الصرف فی تلک الازمنة القریبة من زمن
کہ یہہ حکم کو رحق اوس مقلد صرف مین ہی جو اوس زمانہ قریبہ زمانہ

الصحابة اما فی زماننا فقال بعض ائمتنا لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة

صحابہ سی تہا اما ہماری زمانہ مین بس کہا بعض ائمہ ہماری نے کہ نہین جائز تقلید سوای ائمہ اربعہ یعنے

الشافعی ومالک وابی حنیفة واحمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم لان

شافعی اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم کے کیونکہ

ہؤلاء عرفت قواعد مذہبہم واستقرت احکامہم وخدمہا تابعوہم

یہہ لوگ خوب معلوم ہوگئی ہین قواعد اونکی مذہب کے اور قرار پاگئی ہین اونکی احکام اور خدمت کی ہی اونکی اونکے اہل مذہب نے

وحرروہا فرعا فرعا وحکما حکما فلا یوجد حکم الا وہو منصوص لہم

اور خوب منقح کرکے لکہا اونہون نی خوب تفصیل وار بس نہین پایا جاتا کوئی حکم مگرکہ ہوتا ہی وہ منصوص اونکا

اجمالا وتفصیلا بخلاف غیرہم فان مذاہبہم لم تحرر ولم تدون کذلک

اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مذاہب انکے نہ لکہے گئے ہیں مسائل اونکی اور نہ جمع کیے گئے ہین

فلا یعرف لہا قواعد یستخرج علیہا احکامہا فلم یجز تقلیدہم فیما حفظ

بس نہین معلوم اونکی لئی قواعد کہ نکالی جائین اون پر احکام اونکی بس نہ جائز ہوئی تقلید اونکی اوس امر مین جو محفوظ ہو

عنہم لانہ قد یکون مشروطا بشروط اخری وکلوہا الی فہمہا من

اون سی کیونکہ وہ کبہی ہوتا ہی مشروط ساتہہ شروط اور کے کہ مفوض ہوتا ہی فہم اون شروط کا ادنکے

قواعد فقلت الثقة بما حفظ عنہم من شرط او قید فلم یجز التقلید حینئذ

قواعد پر بس کم ہوگیا اعتبار جو محفوظ ہی اونسی شرط اور قید کے جہت سے بس جائز ہوئی تقلید اونکی اون وقت

انتہی فقد علم مما ذکر انہ من ائمة المجتہدین من اصحاب المذاہب المدونة

تمام ہوا بس معلوم ہوا ماذکر سے کہ ابو حنیفہ ائمہ مجتہدین سے ہے جو صاحب مذہب مدون کے ہین

واما الثالث وہو کونہ من الائمة المذکورین فقال

اما ثالث یعنے ابو حنیفہ ائمہ مذکورین سے ہین کہا

صاحب البحر الرائق فی الاشباہ فی القاعدة الاولی من النوع الثانی من الفن

صاحب بحر الرائق نے اشباہ کے قاعدہ اولی مین جو نوع ثانی فن

امر ثالث

الاول ان ما خالف للائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع وان کان فیه خلاف

اول کی یہی ہے کہ جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کا وہ مخالف اجماع کے ہے اگرچہ ہو اوس مین خلاف

لغیرهم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع قد انعقد علی عدم العمل بمذهب مخالف

سوا ائمہ اربعہ کے بھی کیونکہ تصریح کی ہی تحریر مین کہ اجماع منعقد ہوا ہے اوپر عدم جواز اوس عمل کی جو مخالف ہو

للائمة الاربعة انتهی وقال الشیخ احمد فی التفسیر الاحمدی تحت قوله تعالی

ائمہ اربعہ کے تمام ہو اور کہا شیخ احمد نے تفسیر احمدی مین تحت قول اللہ تعالے کے

ففهمناها سلیمان وقد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمة

ففہمناہا سلیمان کہ منعقد ہوا ہی اجماع اس پر کہ اتباع نہین جائز سوا ے ائمہ

الاربعة انتهی وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی کتاب الذبح قال

اربعہ کے تمام ہوا اور کہا طحطاوی نے شرح در المختار مین کتاب ذبح مین کہ کہا

بعض المفسرین ان الفرقة المسمی باهل السنة والجماعة قد اجتمعت الیوم

بعض مفسرین نے کہ فرقہ جو مسمی باہل سنت وجماعت ہے مجتمع ہوا ہی اس زمانہ مین

فی مذاهب الائمة الاربعة هم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون

مذاہب ائمہ اربعہ مین وہ حنفی ہین اور مالکی ہین اور شافعی ہین اور حنبلی ہین

ومن کان خارجا عن هذه المذاهب الاربعة فی ذلک الزمان فهو من اهل

اور جو ہوا خارج ان مذاہب اربعہ سے اس زمانہ مین وہ اہل

البدعة والنار انتهی وقال القاضی ثناء الله فی التفسیر المظهری تحت

بدعت و نار سے ہے تمام ہوا اور کہا قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہرے مین تحت

ایة اربابا من دون الله فان اهل السنة والجماعة قد افترقت بعد القرون

آیت اربابا من دون اللہ کے کہ اہل سنت وجماعت تحقیق جدا جدا ہو گئے بعد قرون

الثلثة او الاربعة علی اربعة مذاهب ولم یبق المذهب سوی هذه الاربعة

تین یا چار کے اوپر چار مذاہب کے اور نہ باقی رہا کوئی مذہب فروع مین سوای ان چار مذہب کے

فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلهم وقد قال رسول الله
پس منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر بطلان اوس قول کے جو مخالف ہو کل ان ائمہ اربعہ کے اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم لایجتمع امتی علی الضلالۃ وقال اللہ تعالی ویتبع
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ جمع ہوگے امت میرے اوپر گمراہی کے اور فرمایا اللہ تعالے نے کہ جو شخص متبع ہو
غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا انتہی
مخالف ہو طریق اجماع کی تو پھیرین گے ہم اوسکو جس طرف پھرا اور واصل کرینگے اوسکو جہنم مین اور وہ بری جاے ہے رہنے کی
حتی اقر بہ شاہ ولی اللہ الدہلوی فی عقد الجید حیث قال واعلم ان فی
حتی کہ اقرار کیا اس اجماع کا شاہ ولی اللہ دہلوی نے بھی عقد جید مین جبکہ کہا کہ جان لے کہ متبع ہونے
الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ وفی الاعراض عنہا کلہا مفسدۃ
ان مذاہب اربعہ کی مین مصلحت عظیمہ ہے اور اعراض کرنا ان مذاہب اربعہ سے مفسدہ
کبیرۃ الی ان قال کان اتباعہا اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنہا خروجا
کبیرہ ہی یہان تک کہا کہ اتباع ان مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع کا ہے اور باہر ہو جانا اونسے باہر ہو جانا
عن السواد الاعظم انتہی پس ثابت ہوا ماذکر سے کہ مصداق اس حدیث صحیح کا
اجماع سے ہے تمام ہوا

ابو حنیفہ ہی نہ غیر واسطے موجود ہونے ان قیدون کی ابو حنیفہ مین اور واسطے
مفقود ہونے ان قیدون کی غیر مین جو ائمہ مشہور ہین دین مین لہذا ائمہ شافعیہ
متفق ہوئے ہین اسپر کہ مصداق اس حدیث کا فقط ابو حنیفہ ہی نہ غیر قال جلال الدین
کہا جلال الدین
السیوطی فی تبییض الصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفۃ وقد بشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سیوطی نے تبییض صحیفہ فے مناقب ابے حنیفہ مین کہ تحقیق بشارت دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
بالامام ابی حنیفۃ فی الحدیث الذی اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی
امام ابو حنیفہ کے اوس حدیث مین کہ روایت کیا اوسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابو ہریرہ رضے

اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم معلقا بالثریا

اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوگا دین معلق ساتھہ ثریا کی

تناولہ رجال من ابناء فارس واخرج الشیرازی فی الالقاب عن قیس بن

تو جا پہونچین گی اوسکو چند رجال ابناء فارس سے اور روایت کیا ہے شیرازی نی القاب مین قیس بن

سعد رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم معلقا

سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوگا دین معلق

بالثریا لتناولہ قوم من ابناء فارس وحدیث ابی ہریرۃ فی صحیح البخاری

ساتہہ ثریا کے تو لی آئی گی اوسکو ایک قوم ابناء فارس سی اور حدیث ابوہریرہ کے صحیح بخاری

ومسلم بلفظ لو کان الایمان عند الثریا لتناولہ رجال من فارس وفی لفظ

وسلم مین بہی مروی ہے باین لفظ کہ اگر ہوگا ایمان نزدیک ثریا کے تو لی آوین گے اوسکو چند رجال فارس سے اور

مسلم لو کان الایمان عند الثریا لذہب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ

مسلم مین کہ اگر ہوگا ایمان نزدیک ثریا کے تو البتہ جاویگا اوسکی طرف ایک رجل ابناء فارس سی حتی کہ لے آویگا اوسکو

وفی معجم الطبرانی الکبیر بلفظ لو کان الایمان معلقا بالثریا لا تناولہ

اور مروی ہی معجم کبیر طبرانی مین باین لفظ کہ اگر ہوگا ایمان معلق ساتہہ ثریا کے کہ نہ پہونچین کے اوسکو

العرب لتناولہ رجال من فارس وفی الطبرانی ایضا عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

اہل عرب جا پہونچین گی اوسکو چند رجال فارس سے اور بہی طبرانی مین مروی ہی ابن مسعود رضے اللہ تعالےٰ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین معلقا بالثریا

عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوگا دین معلق ساتہہ ثریا کے

لتناولہ ناس من ابناء فارس ہذا اصل صحیح یعتمد علیہ فی البشارۃ و

تو لی آوینگی اوسکو لوگ ابناء فارس سے پس یہہ مذکور اصل صحیح ہے کہ اعتماد کیا گیا ہے اوسپر بشارت اور

الفضیلۃ انتہی ذکرہ الطحطاوی فی شرح الدر المختار فہذہ الاحادیث

فضیلت ابوحنیفہ مین تمام ہوا ذکر کیا اسکو طحطاوی نے شرح در المختار مین پس یہہ احادیث

مروی ہے لفظ

تدل على ان الجمع باعتبار الاتباع والافراد باعتبار الاصل وهو ابوحنيفة

دال ہین اسپر کہ جمع فرمانا آنحضرت کا باعتبار اتباع کے ہے اور ایک رجل فرمانا باعتبار متبوع کے ہے کہ وہ ابوحنیفہ ہے

فاتيان رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك الطريق اشارة الى ان

پس فرمانا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا باین طریق اشارہ ہے اس طرف کہ

اتباع ذلك الرجل كانوا امثله فائقين على غيرهم بفضل الاصابة بحسب قواعده

اتباع اس رجل کی ہونگی مثل اوسکے فایق غیروں پر بفضل اصابت مسائل دین مین بحسب قواعد

واصوله فلذا قال الامام الشافعي من اراد الفقه فليلزم اصحاب ابي حنيفة

اور اصول اپنی امام کی لہذا کہا امام شافعی نے کہ جو شخص کہ ارادہ کرے فقہ کا تو لازم پکڑے اصحاب ابوحنیفہ کو

فان المعاني قد تيسرت لهم كما سيأتي وقال العلامة ابن حجر المكي في الخيرات

اسواسطے کہ معانی علم دین کے آسان ہوگئے خاص ونکو جیساکہ عنقریب آویگا اور کہا علامہ ابن حجر مکے نے خیرات

الحسان في ترجمة النعمان ومما يصلح الاستدلال به على عظم شان ابي حنيفة

الحسان فی ترجمۃ النعمان مین کہ بعض اون حدیث سے جو صالح دلیل کی ہین عظم شان ابوحنیفہ پر

ما روي عنه عليه الصلوة والسلام انه قال ترفع زينة الدنيا سنة خمسين

وہ حدیث ہی کہ روایت ہی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سی کہ فرمایا اوٹھ جائی گی زینت اہل دنیا کے سنہ ڈیڑہ سو مین

ومائة ومن ثم قال شمس الائمة الكردري ان هذا الحديث محمول على ابي حنيفة

اسلئی کہا شمس الائمہ کردری نی کہ یہہ حدیث محمول ہے ابوحنیفہ پر

لانه مات تلك السنة وقد وردت احاديث صحيحة تشير الى فضله منها قوله

کیونکہ وفات پائی ابوحنیفہ نے سنہ ڈیڑہ سو مین اور وارد ہوئی ہین احادیث صحیحہ کہ اشیر ہین طرف فضل ابوحنیفہ کے اونمین سے

صلى الله عليه وسلم فيما رواه الشيخان عن ابي هريرة والطبراني عن ابن مسعود

صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ روایت کیا اسکو بخاری مسلم نی ابوہریرہ سی اور طبرانی نے ابن مسعود سے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كان الايمان عند الثريا لتناوله رجال

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوگا ایمان نزدیک ثریا کے توسے آوینگے اوسکو چند رجال

من ابناء فارس ورواه ابونعیم عن ابی هریرة والشیرازی والطبرانی عن

ابناء فارس سی اور روایت کیا اسکو ابونعیم نے ابوہریرہ سے اور شیرازے اور طبرانے نے

قیس بن سعد بلفظ ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کان العلم معلقا عند

قیس بن سعد سے باین لفظ کہ نبی صلے الله علیه وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوگا دین معلق نزدیک

الثریا لتناوله رجال من ابناء فارس ولفظ الطبرانی عن قیس لا تناله العرب

ثریا کے تو لے آوینگے اوسکو چند رجال ابناء فارس اور لفظ طبرانے کا قیس سے کہ نپاوینگا اوسکو اہل عرب

لناله رجال من ابناء فارس وفی روایة مسلم عن ابی هریرة لو کان الایمان

پاوینگے اوسکو چند رجال ابناء فارس سی اور روایت مسلم مین مروی ہے ابوہریرہ سے کہ اگر ہوگا ایمان

عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله وفی روایة للشیخین

نزدیک ثریا کے تو البتہ جاویگا اوسکی طرف ایک رجل ابناء فارس سی حتی کہ لے آویگا اوسکو اور روایت شیخین مین

عن ابی هریرة والذی نفسی بیده لو کان الدین معلقا بالثریا لتناوله رجل

ابوہریرہ سے کہ قسم ہی مجکو اوس ذات کے کہ جسکے قبضہ مین ہی جان میری اگر ہوگا دین معلق نزدیک ثریا کے تو لے آویگا اوسکو ایک

من فارس قال الحافظ هذا الحدیث الذی رواه الشیخان اصل صحیح یعتمد علیه

فارس سی کہا حافظ یعنی جلال الدین سیوطے نے کہ یہہ حدیث جسکو روایت کیا ہے شیخین نے اصل صحیح ہے کہ اعتماد کیا جاتا ہے اوسپر

فی الاشارة لابی حنیفة وهو متفق علی صحته انتهی ذکره الشامی فی شرح

بشارت ابو حنیفہ مین کہ صحت اوسکے متفق علیہ ہے تمام ہوا ذکر کیا اسکو شامے نے شرح

الدر المختار وقال الشامی فی الشرح المذکور وفی حاشیة الشبراملسی

در المختار مین اور کہا شامے نے شرح مذکور مین کہ حاشیہ شبراملسی

علی المواهب عن العلامة الشامی تلمیذ الحافظ السیوطی قال ما جزم به شیخنا

جو مواہب پر ہے اوسمین منقول ہے علامہ شامے شاگرد حافظ جلال الدین سیوطے سے کہ کہا شامی نے کہ وہ جو

من ان ابا حنیفة هو المراد من هذا الحدیث ظاهر لا شک فیه لانه لم یبلغ

اس بات سی کہ ابو حنیفہ فقط وہی مراد ہی اس حدیث سے وہ ظاہر ہی نہین ہی اوسمین کسی طرح کا شک اسواسطے کہ

من ابناء فارس فی العلم مبلغه احد انتهی وقال الامام الحافظ محمد بن

ابناء فارس سی دین مین مبلغ ابو حنیفه کو کوئی شخص تمام ہوا اور کہا امام حافظ محمد بن

بن یوسف الشامی الشافعی فی سبیل الهدی والرشاد فی احوال خیر العباد

بن یوسف شامی شافعی المذہب نے سبیل الہدی والرشاد نے احوال خیر العباد مین

المشهور بسیرة الشامی فی الباب الخامس والخمسین من جماع ابواب معجزاته

جو مشہور ہی ساتھ سیرت شامی کے باب پچپن مین جماع ابواب معجزات

صلی الله علیه وسلم فیما اخبر من الکوائن فکان بعده کما اخبر بعد ذکر

صلے اللہ علیہ وسلم کے مین کہ وہ منعقد ہی اون خبرون مین کہ خبر دی آنحضرت نے امور آئندہ سی پس ہوئے وہ امور بعد اونکے

الاحادیث المذکورة قال الشیخ رحمه الله تعالی هذا اصل صحیح یعتمد علیه

احادیث مذکورہ کے کہ کہا شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالے نے کہ یہہ ہے اصل صحیح کہ اعتماد کیا جائے اسپر

فی البشارة والفضیلة ویستغنی عن الخبر الموضوع وما جزم به شیخنا ان

بشارت اور فضیلت ابو حنیفہ مین اور مغنی ہی خبر موضوع سے اور وہ جو یقین کیا اسکا اوستاد ہمارے نے کہ

اباحنیفة رحمه الله تعالی هو المراد من هذا الحدیث السابق ظاهر لا شك

ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالے فقط وہی مراد ہے اس حدیث سابق سے ظاہر ہے نہین شک

فیه لانه لم یبلغ احد من ابناء فارس فی العلم مبلغه ولا مبلغ اصحابه

اس مین کسی طرح کا کیونکہ نہین پہونچا ہے کوئے شخص ابناء فارس سے علم مین مبلغ ابو حنیفہ کو اور نہ مبلغ اصحاب ابو حنیفہ کو

انتهی کلام الشامی وقال الملا علی القاری فی الرسالة المذکورة فقد اخرج

تمام ہوا کلام شامی کا اور کہا ملا علی قاری نے رسالہ مذکورہ مین کہ روایت کیا

الشیخان عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کان العلم عند

بخاری مسلم نے ابو ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوگا دین نزدیک

الثریا لتناوله رجال من ابناء فارس ومن المعلوم عند العرب والعجم

ثریا کے تو البتہ اخذ کرینگے اوسکو چند رجال ابناء فارس سے اور معلوم معروف ہے نزدیک عرب اور عجم کے

ان احدا من هذه الطائفة لم يصل الى مرتبة الاجتهاد حتى يكون امام

کہ کوئی شخص اس گروہ ابنار فارس سے نہین پہونچا مرتبہ اجتہاد کو تو کہ ہو وہ امام

الائمة الا ابا حنیفة رضی الله تعالی عنه ولهذا قال الحافظ المحقق الشیخ

ائمہ کا مگر ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ لہذا کہا حافظ محقق شیخ

جلال الدین السیوطی الشافعی هذا الحدیث اصل صحیح یعتمد علیه فی البشارة

جلال الدین سیوطی شافعی نے کہ یہہ حدیث اصل صحیح ہے کہ اعتماد کیا گیا اوسپر بشارت

والفضیلة التامة له انتهی وقال الشامی فی شرح الدر المختار قوله والحاصل

اور فضیلت تامہ ابو حنیفہ کے لئے تمام ہوا اور کہا شامی نی شرح در المختار مین قول اوسکا کہ حاصل کلام کا یہہ ہے

ان ابا حنیفة من اعظم معجزات المصطفى بعد القران لانه صلى الله علیه وسلم

کہ ابو حنیفہ اعظم معجزات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے بعد قران شریف کے کیونکہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قد اخبر به قبل وجوده بالاحادیث الصحیحة التی قدمنا فانها محمولة علیه

خبر دی اوسکی پہلی وجود اوسکی کی ساتھہ احادیث صحیحہ کے جو مقدم گذری ہین کیونکہ وہ محمول ہین ابو حنیفہ پر

بلا شك انتهی وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار قوله والحاصل ان ابا حنیفة

بغیر شک شبہہ کے تمام ہوا اور کہا طحطاوی نی شرح در المختار مین کہ قول اوسکا کہ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ ابو حنیفہ

من اعظم معجزات المصطفى بعد القران لانه اخبر به قبل وجوده بالاحادیث

اعظم معجزات رسول خدا صلعم کے سے ہے بعد قران شریف کے کیونکہ خبر دی ہے آنحضرت صلعم نے پہلے وجود اوسکے سے

الواردة التی ذکرناه انفا فانها حملت علیه قطعا انتهی فاتفقت الائمة

روایہ کے جو ذکر کیا ہمنے اونکو ابھی کیونکہ وہ محمول ہی اوسپر بلا شک شبہہ کے تمام ہوا پس متفق ہوئے ائمہ

الشافعیة من اهل الحدیث جلال الدین السیوطی ومحمد بن یوسف الشامی

شافعیہ جو اہل حدیث ہین یعنی جلال الدین سیوطی اور محمد بن یوسف شامی

وابن حجر المکی وغیرهم علی ان المراد من ذلك الحدیث ومصداقه هو ابو حنیفة

اور ابن حجر مکی اور سوای انکی اسپر کہ مراد اس حدیث سے اور مصداق اسکا ابو حنیفہ ہے

لا غير کما یدل علیه نفس الحدیث کما مر من انه لا توجد قیوده الا فیه
نہ غیر جیسا کہ دال ہی اسپر خود حدیث ہی جیسا کہ گذرا کہ نہین پائی جاتی قیود حدیث کے مگر ابو حنیفہ مین +
پس ثابت اور محقق ہوا کہ مصداق اس حدیث صحیح متفق علیہ کا امام اعظم
امام ابو حنیفہ کوفی ہے اور یہہ بہی ثابت ہوا اس حدیث صحیح متفق علیہ سے
کہ حق بجانب ابو حنیفہ کی ہوگا مسائل مختلفہ مین پس ثابت ہوا اس حدیث متفق علیہ سی کہ ابو حنیفہ افضل
علماء دین کا ہی اس طور کہ حق بجانب وسکی ہوگا مسائل مختلفہ مین لہذا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
هو سراج امتی کما فی الخوارزمی وعلیه ما اقر به شاه ولی الله الدهلوی والد شاه
کہ وہ سراج امت میری کا ہی جیسا مسند خوارزمی مین مروی ہی اور اسی پر مبنی ہی جو کہ اقرار کیا اوسکا شاہ ولی اللہ دہلوی نے
عبد العزیز فی فیوض الحرمین حیث قال عرفنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان
عبد العزیز نے فیوض الحرمین مین جبکہ کہا کہ معلوم کروایا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
فی المذهب الحنفی طریقة انیقة هی وفق الطرق بالسنة المعروفة التی جمعت
مذہب حنفی مذہب پسندیدہ ہے وہ موافق تر ہی اور مذاہب کے نسبت ساتھ سنت معروفہ کے جو جمع
ونقحت فی زمان البخاری واصحابه انتهی ومثله ما صرح به الامام الربانی
اور پختہ ہوئی زمانہ بخاری اور اصحاب بخاری مین تمام ہوا اور مثل اسکی ہی جو بتصریح کی ہی اوسکو امام ربانی نے
الشیخ احمد السرهندی فی مکتوباته حیث قال مثل روح الله مثل امام اعظم
شیخ احمد سرہندی نے اپنی مکتوبات مین جبکہ کہا مثل روح اللہ یعنی مثل حضرت عیسے علیہ السلام کے مثل امام اعظم
کوفی ست وبی شائبه تکلف وتعصب گفته می شود که نورانیت مذهب حنفی
کوفی کی ہی اور بغیر شائبہ تکلف اور تعصب کے کہا جاتا ہے کہ نورانیت مذہب حنفی کے
بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم مینماید وسائر مذاهب در رنگ حداول
بحکم دلیل کشفی کے مثل دریای عظیم دکھلائی دیتے ہے اور باقی مذہب مانند نالے
وحیاض بنظر می آید انتهی فکلام الربانی یدل علی امرین الاول ان
اور حیاض کے نظر آتے ہین تمام ہوا پس کلام امام ربانی کے دال ہی دو امر پر اول تو یہہ ہے کہ

نورانیۃ مذہب الامام الاعظم اعظم واکثر جدا ونورانیۃ سائر المذاہب فی

نورانیت مذہب امام اعظم کے نہایت زیادہ ہی اور مذاہب سے اور نورانیت باقی مذاہب کے

غایۃ القلۃ وتلک النورانیۃ نورانیۃ مسائلہا الموافقۃ لہ فذلک موافق

نہایت قلیل ہی اور یہہ نورانیت ہے نورانیت اون مسائل کی ہی جو موافق ہین مسائل ابوحنیفہ کو تو یہہ مضمون

للحدیث الصحیح الدال علی ان الحق کان فی جانب الامام فی المسائل المختلف فیہا

مضمون حدیث صحیح کو جو دال ہی اسپر کہ حق بجانب امام ابوحنیفہ کی ہی مسائل مختلف مین

والثانی ان الجداول والحیاض کما کان مستفادۃ من البحر کذلک سائر المذاہب

اور امر ثانی یہہ ہی کہ جداول اور حیاض جیسا کہ ہوتی ہین مستفاد دریا سی اسی طرح باقی مذاہب سب

مستفادۃ من مذہب الامام الاعظم وذلک مطابق لقول الامام الشافعی رض

مستفاد ہین مذہب امام اعظم ابوحنیفہ کے سے اور یہہ مضمون مطابق ہی مضمون قول امام شافعی کے

ان الناس کلہم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ فاتفق الحدیث الصحیح وھو قولہ

کہ سب لوگ عیال ابوحنیفہ کے ہین فقہ مین پس متفق ہوئی حدیث صحیح کہ وہ قول

علیہ السلام لو کان الدین الخ وکشف المرشد وھو قولہ مثل روح اللہ الخ ورویا

علیہ السلام کا لو کان الدین الخ ہی اور کشف پیر کے کہ وہ قول اوسکا مثل روح اللہ الخ ہے اور رویا

المرید وھو قولہ عرفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ علی ان الصواب کان فی

مرید کا کہ وہ قول اوسکا عرفنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الخ ہے اسپر کہ صواب ہوگا

جانب الامام الاعظم ابی حنیفۃ رض فی المسائل المختلف فیہا فاذا کان الامر

بجانب امام اعظم ابوحنیفہ کے مسائل مختلف مین پس جبکہ ہوا امر

کذلک کان ابوحنیفۃ اعلم ائمۃ المذہب وافقہہم واصوبہم بذلک الحدیث

اس طرح تو ہوا ابوحنیفہ اعلم ائمہ مذہب کا اور افقہ اونکا اور اصوب اونکا بحکم اس حدیث

الصحیح فلہذا قال رئیس المحدثین امام ائمۃ الحدیث المروی عنہ فی الصحاح الستۃ

صحیح کے لہذا کہا رئیس المحدثین نی جو امام ائمہ حدیث کا ہے اور مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے

عبد الله بن المبارك ليس احد احق ان يقتدى به من ابى حنيفة لانه كان
يعنی عبد اللہ بن المبارک کہہین کوئی شخص کہ احق ہو متبوع ہونی مین ابو حنیفہ سے کیونکہ وہ ابو حنیفہ تہا
اماما تقيا نقيا ورعا عالما فقيها كشف العلم كشفا لم يكشفه احد نقله
امام پرہیزگار پاک صاف متقی عالم فقیہ کہولا علم دین کو ایسا کہولنا کہ نہین کہولا اوسکو کسی شخص نی نقل کیا اسکو
ابن حجر وغيره من العلماء الاثبات ذكره الشامى فى شرح الدر المختار فحصل
ابن حجر وغیرہ علماء راسخین نی ذکر کیا اسکو شامی نی شرح در المختار مین پس حاصل ہوا
مما ذكران اباحنيفة واجب الاتباع لانه مصداق ذلك الحديث المتفق
ما ذکر سی کہ ابو حنیفہ واجب الاتباع ہے اسواسطے کہ وہ مصداق اس حدیث متفق
عليه الدال على ان الصواب فى جانب ذلك الرجل فى المسائل المختلف فيها
علیہ کا ہی جو دال ہی اسپر کہ صواب بجانب اس رجل کے ہی مسایل مختلف فیہا مین
وكل من كان مصداق ذلك الحديث الصحيح فهو واجب الاتباع فينتج ان
اور جو شخص کہ ہو مصداق اس حدیث صحیح کا تو واجب الاتباع ہے پس نتیجہ ہوا کہ
اباحنيفة واجب الاتباع فلذا قال مسعر بن كدام معاصر الامام مالك
ابو حنیفہ واجب الاتباع ہی لہذا کہا مسعر بن کدام نی جو معاصر امام مالک کا ہے
المروى عنه فى الصحاح الستة من جعل اباحنيفة بينه وبين الله تعالى
اور مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے کہ جو شخص کرے ابو حنیفہ کو مابین اپنی اور اللہ تعالے کے
رجوت ان لا يخاف ٭ حسبى من الخيرات ما اعددته ٭ يوم القيمة فى
تو امید کرتا ہون یہ کہ نہ خوف کری کفایت کرتا ہی مجھکو خیرات سی جو تیار کیا مینے دن قیامت کے
رضى الرحمان ٭ دين النبى محمد خير الورى ٭ ثم اعتقادى مذهب النعمان ٭
خشنودی اللہ مین دین نبی کا کہ نام پاک اونکا محمد اور افضل مخلوق ہی پہر اعتقاد میرا مذہب ابو حنیفہ کا

باب كون ابى حنيفة افضل ائمة المذهب لكونه

باب ہی اس امر کا کہ ابو حنیفہ افضل ائمہ مذہب کا ہے کیونکہ وہ

افقه الناس اخرج عن معوية قال قال رسول الله صلى الله عليه

افقہ الناس ہی روایت ہی معویہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے الله علیہ

وسلم من يرد الله به خيرا يفقه في الدين متفق عليه اي يجعله فقيها

وسلم نے کہ جس شخص کو چاہی الله نیکیہ ہو بہتر خلق کا تو کرتا ہی اوسکو فقیہ دین کا روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے یعنی

في الدين فقد دل الحديث على ان افقه العلماء افضل العلماء وخيرهم

دین کا پس دلالت کی اس حدیث نی اسپر کہ افقہ علما کا افضل علما کا اور بہتر اونکا ہے

واخرج عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور روایت کی ہی عبد الله بن مسعود نے کہ فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے

نضر الله عبدا سمع مقالتي فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه

کہ ترو تازہ کری الله اوس عبد کو کہ سنا حدیث کو پہر محفوظ اور نگاہ رکہا اوسکو اور پہونچایا اوسکو اوسکی محل مین کیونکہ

غير فقيه ورب حامل فقه الى من هو افقه منه رواه الامام الشافعي و

غیر فقیہ ہوتا ہی اور بسا اوقات حامل حدیث کا فقیہ ہوتا ہی لیکن حامل ہوتا ہی طرف افقہ کی روایت کیا اسکو امام شافعی اور

البيهقي ورواه الامام احمد والترمذي وابو داؤد والدارمي عن زيد

بیہقی نے اور روایت کیا اسکو امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے زید

بن ثابت كما في المشكوة واخرج عن زيد بن ثابت وجبير بن مطعم وانس

بن ثابت سے جیسا کہ مشکوۃ مین ہی اور روایت ہی زید بن ثابت اور جبیر بن مطعم اور انس

بن مالك قالوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرءا اسمع

بن مالک سے کہا اونہون نے کہ فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے کہ ترو تازہ کری الله اوس عبد کو کہ سنا

مقالتي فبلغها فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى من هو افقه منه

حدیث کو پس پہونچایا اوسکو کیونکہ بسا اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہی اور بسا اوقات حامل حدیث کا ہوتا ہی فقیہ

رواه ابن ماجة واخرج عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور روایت کی ہی حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے

نعم الرجل الفقيه في الدين ان احتيج اليه نفع وان استغني عنه اغنى نفسه

کہ بہت اچھا وہ رجل ہی جو فقیہ دین مین ہو کیونکہ اگر محتاج الیہ ہوا تو نفع دیا اوسنی اور اگر محتاج الیہ نہوا تو نفس اپنے کو غنی کر دیا

رواه رزين ذكره في المشكوة پس اس حدیث متفق علیہ نی مع ان

روایت کیا اسکو رزین نی ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین

احادیث کی دلالت کی اسپر کہ افقہ علما کا افضل علما کا ہی دین مین لیکن باقی رہا یہ کہ

کون ہی افقہ علماء دین کا پس کہتی ہین ہم کہ وہ ابو حنیفہ ہے کیونکہ فرمایا امام شافعی

رحمہ اللہ نی الناس كلهم عيال ابي حنيفة في الفقه انتهى ذکر کیا اسکو ابن حجر

مکی شافعی نی مناقب ابی حنیفہ مین اور امام نووی شافعی نی تہذیب الاسماء مین اور امام

محمد بن یوسف شامی شافعی نی عقود الجمان فی مناقب النعمان مین اور شیخ عبد الوہاب

شعرانی نی میزان مین اور ابو بکر خطیب محدث بغدادی نی تاریخ بغداد مین اور ملا علی قاری

محدث نی رسالہ مذکور مین اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی صراط مستقیم مین اور امام ربانی

مجدد الف ثانی نی اپنی مکتوبات کی جلد ثانی مین اور شاہ ولی اللہ دہلوی نی عقد جید مین

اور علاء الدین نی در مختار مین اور خوارزمی اور طحطاوی و شامی وغیرہم نے اپنی کتب مین وقال ابن حجر المكي في

اور کہا ابن حجر مکی نے

الخيرات الحسان في ترجمة ابي حنيفة النعمان قال بعض الائمة انه لم يظهر لاحد

خیرات الحسان فی ترجمہ ابی حنیفہ النعمان مین کہ کہا بعض ائمہ نے کہ نہین ظاہر ہوا کسی کے لئے

من ائمة الاسلام المشهورين مثل ما ظهر لابي حنيفة من الاصحاب والتلاميذ

ائمہ اسلام سے جو مشہور ہین مثل اوس چیز کے جو ظاہر ہوا ابو حنیفہ کے لئے اصحاب اور تلامیذ سے

ولم ينتفع العلماء وجميع الناس بمثل ما انتفعوا به وباصحابه في تفسير

اور نہین نفع اوٹھایا علما اور سب لوگون نی کسی شخص ہی مثل اوس نفع کی جو نفع اوٹھایا اونہون نے ابو حنیفہ سے اور

الاحاديث المشتبهة والمسائل المستنبطة والنوازل والقضايا والاحكام

احادیث مشتبہ مین اور مسائل فقہ مین اور حوادثات واقعہ مین اور قضایا مین اور احکام شرعیہ مین

جزاهم الله الخير التام انتهى فهذا مضمون قول الامام الشافعي الناس

جزای خیر دی اللہ تعالی اونکو جزای خیر کامل تمام ہوا پس یہہ مضمون ہی قول امام شافعی کا کہ فرمایا سب لوگ

كلهم عيال ابي حنيفة في الفقه وقال امام ائمة الحديث صاحب الجرح والتعديل

عیال ابی حنیفہ کی ہین فقہ مین اور کہا امام ائمہ حدیث نی جو صاحب جرح اور تعدیل کا ہی

المروی عنه في الصحاح الستة يحيى بن معين القراءة عندي قراءة حمزة والفقه

اور مروی عنہ صحاح ستہ کا ہی یعنی یحیی بن معین کہ قراءۃ معمول بہ میری اور مختار نزدیک میری قراءۃ حمزہ

فقه ابي حنيفة وعلى هذا ادركت الناس انتهى ذكره ابن خلكان في تاريخه

فقہ ابو حنیفہ کی ہی اور اسی پر پایا مین نی لوگون کو تمام ہوا ذکر کیا اسکو ابن خلکان نی اپنی تاریخ مین

وعبد الحي في مقدمة الهداية وقال العسقلاني في التقريب يحيى بن معين ثقة

اور عبد الحی نی مقدمہ ہدایہ مین اور کہا عسقلانی نی تقریب مین کہ یحیی بن معین مروی عنہ صحاح ستہ کا ہی اور ثقہ

حافظ مشهور امام الجرح والتعديل من العاشرة مات سنة ثلاث وثلاثين

اور حافظ حدیث کا اور مشہور اور امام جرح اور تعدیل کا اور طبقہ عاشرہ سی ہی اور فوت ہوا سنہ دو سو تینتیس مین

ومائتين بالمدينة النبوية وله بضع وسبعون سنة انتهى پس معلوم ہوا

مدینہ نبویہ مین اور عمر اوسکی تہی چند اور ستر برس کی تمام ہوا

ماذکر سی کہ یحیی ابن معین پیدا ہوا ہی سنہ ایک سو ساٹہہ میں کم مین پس ہوا معاصر امام شافعی

اور امام احمد بن حنبل کا کیونکہ امام شافعی پیدا ہوا ہی سنہ ۱۵۰ مین اور امام احمد بن حنبل پیدا ہوا سنہ ۱۶۴ مین

مین ذکرہ الشامی فی شرح در المختار وقال فی خاتمة مجمع البحار ولد الشافعي سنة

ذکر کیا اسکو شامی نی شرح در مختار مین اور کہا خاتمہ مجمع البحار مین کہ پیدا ہوا امام شافعی سنہ

خمسين ومائة واحمد بن حنبل ولد ببغداد سنة اربع وستين ومائة انتهى

ڈیڑہ سو مین اور امام احمد بن حنبل پیدا ہوئے بغداد مین سنہ ایک سو چونسٹہہ مین تمام ہوا

پس خبر دی یحیی ابن معین رئیس المحدثین نی کہ لوگ ان قرون کی یعنی قرن ثالث و رابع اور خامس کی تہی اوپر

فقہ امام اعظم کی اور فقہ امام کی اونکی نزدیک مقبول اور مختار تہی جیسا دلالت کرتا ہی اسپر قول اوسکا

یعنی یحیی بن معین کا ۱۲

فی زمانہ اکثر عرف مین ... ادری عنہ صحاح ستہ کا ترجمہ ... رفع ... ترجمی کیونکہ ... تقریب ... عبارت اس ... رکہی ہی جیسا کہ عنقریب عبارت اوسکی ہی نقل کیجاوے گی ۱۲

وعلى هذا ادركت الناس ساتهه تقديم ظرف كے لكن المراد من الناس غير المجتهدين
اور اسی پر پایا مین لوگونکو لیکن مراد ناس سی غیر مجتہد ہین
لان المجتهد لا يجوز له التقليد بالاجماع قال في مسلم الثبوت والعضدي شرح
اسواسطی کہ مجتہد کو نہین جائز تقلید غیر کے بالاجماع کہا مسلم الثبوت مین اور عضدی شرح
مختصر الاصول لابن حاجب وغيرهما من كتب الاصول انه لو حكم
مختصر الاصول ابن حاجب مین اور سوای اوسکی کتب اصول مین کہ اگر حکم کرے مجتہد
بخلاف اجتهاده كان باطلا لانه يجب عليه العمل بظنه ولا يجوز له التقليد
بخلاف اپنی اجتہاد کی تو وہ باطل ہی اسواسطی کہ واجب ہی مجتہد پر عمل کرنا اپنی اجتہاد پر اور نہین جائز اوسکو تقلید غیر کی
مع اجتهاده اجماعا انتهى وقال الشامي في شرح الدر المختار في بحث رسم
باوجود اجتہاد اپنی کی بالاجماع تمام ہوا اور کہا شامی نی شرح در المختار مین بحث رسم
المفتي لان المجتهد مامور بالعمل بمقتضى ظنه اجماعا انتهى وقال في الاحياء
مفتی مین کہ مجتہد مامور ہی ساتھہ عمل کرنی کے بمقتضی اپنی اجتہاد کے تمام ہوا اور کہا احیاء العلوم مین
في الباب الثاني في اركان الامر بالمعروف لم يذهب احد من المحصلين الى ان
اوس باب ثانی مین جو ارکان امر بالمعروف مین ہی کہ نہین گیا کوئی شخص علما سے اس طرف
المجتهد يجوز له ان يعمل بموجب اجتهاد غيره انتهى وقال وجيه الدين في شرح
کہ مجتہد کو جائز ہو عمل کرنا اجتہاد غیر پر تمام ہوا اور کہا وجیہ الدین نے شرح
الشرح على نخبة الفكر روى الحاكم بسنده انه قيل لابي عصمة نوح بن ابي مريم المروزي
الشرح مین جو نخبة الفكر پر ہی کہ روایت کیا حاکم نی اپنی سند سی ایہہ کہا گیا ابی عصمت نوح ابن ابی مریم مروزی کو
من اين لك عن عكرمة عن ابن عباس في فضائل القران سورة سورة وليس
کہ کہان سی پہونچی ہین تمکو عکرمہ عن ابن عباس سی حدیثین فضائل قرآن مین سورة سورة کر کے حالانکہ نہین ہین
عند اصحاب عكرمة هذا فقال اني رايت الناس قد اعرضوا عن القران و
نزدیک اصحاب عکرمہ کے کہا ابو عصمت نے کہ دیکھا مین نی لوگونکو کہ اعراض کرتی ہین قرآن شریف سے اور

استغلوا بفقه ابی حنیفة ومغازی ابن اسحاق فوضعت هذه حسبة انتهی

مشغول ہین ساتھ فقہ ابو حنیفہ کے اور مغازی ابن اسحاق کے تو وضع کئے مینے یہہ احادیث واسطے ثواب کے تمام ہوا

وقال السید الشریف فی اصول الحدیث المطبوع المتصل باول الترمذی و

اور کہا سید شریف نے اصول حدیث مین جو مطبوع ہو کر متصل ہی اول ترمذی کے کہ

قد ذهب الکرامیة والطائفة المبتدعة الی جواز وضع الحدیث فی الترغیب

گیا گروہ کرامیہ کا اور ایک طائفہ اہل بدعت کا اس طرف کہ جائز ہی وضع حدیث کا ترغیب اور

ومنه ما روی عن ابی عصمة نوح ابن ابی مریم انه قیل له من این لک عن عکرمة

اور اسی قبیل سی ہی جو روایت ہی ابی عصمت نوح بن ابی مریم سی کہ کہا گیا اوسکو کہ کہان سی ہو تجی تمکو یہہ حدیثین عکرمہ

عن ابن عباس فی فضائل القران سورة سورة فقال انی ایت الناس قد اعرضوا

عن ابن عباس سی فضائل قران شریف مین سورۃ سورۃ کرکے پس کہا کہ دیکھا مین نی لوگونکو بے پرواہ ہوئے

عن القران واشتغلوا بفقه ابی حنیفه ومغازی محمد بن اسحاق فوضعت

قران سی اور مشغول ہوی ساتھہ فقہ ابو حنیفہ کے اور مغازی محمد بن اسحاق کے پس وضع کیا مینے

هذه الاحادیث حسبة انتهی وقال محمد بن طاهر فی خاتمة مجمع البحار وفی

یہہ احادیث واسطے ثواب کے تمام ہوا اور کہا محمد بن طاہر نے خاتمہ مجمع البحار مین کہ

مختصر الاصول قیل لابی عصمة نوح بن ابی مریم من این لک عن عکرمة عن ابن

مختصر الاصول مین ہی کہ کہا گیا ابو عصمت نوح بن ابی مریم کو کہ کہان سی ہو تجی یہہ احادیث تمکو عکرمہ عن ابن

عباس فی فضائل القران سورة سورة فقال انی رایت الناس قد اعرضوا عن

عباس سی فضائل قرآن مین سورت سورت کرکے کہا کہ دیکھا مینے لوگونکو کہ اعراض کیا

القران واشتغلوا بفقه ابی حنیفة ومغازی ابن اسحاق فوضعتها حسبة

قران سی اور مشغول ہوی ساتھہ فقہ ابو حنیفہ کے اور مغازی ابن اسحاق کی پس وضع کیا مینے اونکو واسطے طلب ثواب کے

انتهی وابو عصمه هم عصر امام مالک کا ہی کیونکہ وہ دونو طبقہ احد سی ہین کما قال ابن حجر فی التقریب

تمام ہوا جیسا کہ کہا ابن حجر نے تقریب مین

نوح بن ابی مریم ابو عصمة المروزی القرشی مشهور بکنیته ویعرف بالجامع لجمعه

کہ نوح ابن ابی مریم ابو عصمت مروزی قرشی مشہور بہ کنیت ہی اور معروف بالجامع ہے کیونکہ وہ جامع

العلوم لکن کذبوه فی الحدیث من السابعة مات سنة ثلث وسبعین و

علوم کا تہا لیکن اہل حدیث نی اوسکو جہوٹا کہا حدیث مین اور وہ طبقہ سابعہ سے ہے اور فوت ہوا سنہ ایک سو تہتر مین

مائة ومالک بن انس المدنی الفقیه امام دار الهجرة من السابعة مات سنة

اور امام مالک بن انس المدنی فقیہ امام دار الہجرت کا وہ طبقہ سابعہ سے ہے فوت ہوا سنہ

تسع وسبعین ومائة انتهی اور طبقہ سابعہ عبارت کبار اتباع تابعین سی ہی جیسا کہ

ایک سو اناسی مین تمام ہوا +

خود عسقلانی نی صدر تقریب مین فرمایا ہی کہ السابعة کبار اتباع التابعین کمالک والثوری انتهی پس

معلوم ہوا ماذکر سی کہ لوگ قرن ثانی اور ثالث اور رابع کی مشغول تہی ساتہہ فقہ مذہب امام اعظم

ابو حنیفہ کی اور فقہ اسکی تہی اونکی نزدیک مقبول و مختار پس ثابت ہوا ماذکر سی کہ فقہ امام ابو حنیفہ

کی نزدیک خیر قرون کی یعنی نزدیک قرن ثانی اور ثالث اور رابع اور خاص کی مقبول و مختار تہے

پس ثابت ہوا کہ امام ابو حنیفہ نزدیک تابعین اور تبع تابعین اور من بعدہم کے افقہ علماء دین کا ہے

اور شہادہ اور گواہی ان خیر القرون کی کامل تر ہی اور مقدم ہی من بعدہم سی پس ثابت ہوا ماذکر سی

کہ ابو حنیفہ مصداق ان احادیث مذکورہ کا ہی پس ثابت ہوا کہ ابو حنیفہ افضل علماء دین کا ہی ساتہہ ان احادیث کے فکان الامام ابو حنیفة

پس ہوا امام ابو حنیفہ

مصداق الآیة من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا بالوجه الاتم من الائمة الثلثة فانه

مصداق آیۃ کریمہ کا کہ جو شخص کہ دیا گیا حکمت وہ تحقیق دیا گیا خیر کثیر بوجہ کامل ائمہ ثلاثہ سے کیونکہ

فسر الحکمة بعلم الفقه زمرة ارباب التفسیر ذکره فی الدر المختار فحصل مما

تفسیر کیا ہی حکمت کو ساتہہ علم فقہ کے گروہ صاحبان تفسیر نے ذکر کیا اسکو در المختار مین پس حاصل ہوا اما

ذکر ان ابا حنیفة احق بالاتباع لانه افضل وافقه من علماء الدین و

ذکر سی کہ ابو حنیفہ احق ہی ساتہہ اتباع کے کیونکہ وہ افضل اور افقہ ہی علماء دین سے اور

کل من کان افقه وافضل من علماء الدین کان احق بالاتباع لحدیث نضر الله
جو شخص کہ ہو افقہ اور افضل علماء دین سے تو ہے وہ احق ساتھہ اتباع کے بحکم اس حدیث کے تروتازہ رکھے
عبدا سمع مقالتی فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه غیر فقیه ورب
اوس عبد کو جسنے سنا حدیث میری کو پہر محفوظ اور نگاہ رکہا اوسکو اور پہونچا اوسکو کیونکہ بسا اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہے اور بسا اوقات
حامل فقه الی من هو افقه منه رواه احمد وغیره من المحدثین فینتج ان اباحنیفة
حامل حدیث کا فقیہ ہوتا ہی لیکن حامل ہوتا ہی طرف افقہ کی روایت کیا اسکو احمد وغیرہ نی محدثین سے پس متفرع ہوا یہ امر کہ ابو حنیفہ
احق بالاتباع لحدیث نضر الله عبدا سمع مقالتی ووعاها واداها فرب
احق ہی ساتھہ اتباع کے بحکم اس حدیث مذکور کے
حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه منه فلذا قال امام ائمة اهل الحدیث صاحب
لہذا کہا امام ائمہ اہل حدیث نے جو صاحب
الجرح والتعدیل المروی عنه فی الصحاح الستة من اکابر خیر القرون الثلثة
جرح اور تعدیل کا ہی اور مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے اور وہ اکابروں خیر قرون ثلثہ مین سی ہے
المشهود له بالخیریة عبد الله بن المبارک لیس احد احق ان یقتدی به
کہ مشہود بالخیریۃ ہین یعنے عبد اللہ بن المبارک کہ نہین کوئی شخص کہ احق ہو متبوع ہونے مین
من ابی حنیفة لانه کان اماما تقیا نقیا ورعا عالما فقیها کشف العلم کشفا
ابو حنیفہ سے اسواسطے کہ ابو حنیفہ تہا امام پرہیزگار پاک صاف متقی عالم فقیہ کہ کہولا اوسنے علم دین کو ایسا کہولنا
لم یکشفه لاحد انتهی کلامه الشریف ومضمونه اللطیف شعر اذا ما
کہ نہین کہولا اوسکو کسی شخص نی تمام ہوا کلام شریف اونکا اور مضمون لطیف اوسکا شعر جبکہ
اعتز ذو علم بعلم ✣ فعلم الفقه اولی باعتزاز ✣ فکم طیب یفوح ولا
فخر کری صاحب علم ساتھہ علم کسیکے تو علم فقہ کا اولی ہے ساتھہ فخر کرنے کے کیونکہ بہت خوشبوئیان ہین کہ خوشبو دیتی ہین
کمسک ✣ وکم طیر یطیر ولا کباز ✣ باب کون ابی حنیفة خیر
مانند مشک کے اور بہت پرندہ ہین کہ اوڑتی ہین لیکن نہ مانند باز کے ✣ باب ہے اس امر کا کہ ابو حنیفہ بہتر

ائمة المذهب لكونه تابعيا دونهم اخرج عن عبد الله

ائمہ مذہب کا ہے اسواسطے کہ وہ تابعی ہے نہ غیر اونکا بیان اسکا یہہ ہی کہ روایت ہے عبد اللہ

بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس قرني ثم

بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خیر الناس صحابہ ہین پھر

الذين يلونهم ثم الذين يلونهم الحديث متفق عليه واخرج عن عمران

تابعین پھر تبع تابعین آخر حدیث تک روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے اور روایت ہے عمران

بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي قرني ثم الذين

بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خیر امت میری کی صحابہ ہین پھر

يلونهم ثم الذين يلونهم الحديث متفق عليه پس یہہ حدیث متفق علیہ دال ہی اسپر کہ

تابعین پھر تبع تابعین آخر حدیث تک روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے +

خیریت تابعی کی زائد ہی خیریت تبع تابعی کے سے پس امام ابو حنیفہ خیر ائمہ ثلاثہ کے ہوئے

کیونکہ وہ تابعی ہین اسواسطے کہ تابعی وہ مسلم ہی کہ دیکھی صحابی کو اگرچہ لحظہ بھر نزدیک جمیع محدثین کے

قال الامام النووي في مقدمة شرح صحيح مسلم في فصل معرفة الصحابي والتابعي

کہا امام نووی نے مقدمہ شرح صحیح مسلم کے فصل معرفت صحابی اور تابعین مین

فاما الصحابي فكل مسلم رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو لحظة هذا

کہ صحابی وہ مسلم ہے کہ دیکھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اگرچہ لحظہ بھر اور یہہ

هو الصحيح في حده وهو مذهب احمد بن حنبل وابي عبد الله البخاري في صحيحه

صحیح ہے اوسکے حد مین اور یہہ ہے مذہب امام احمد بن حنبل کا اور ابو عبد اللہ بخاری کا جیسا اوسکے صحیح بخاری مین ہے

والمحدثين كافة وذهب كثير من اصحاب الفقه والاصول الى انه من طال

اور سب محدثین کا اور گیا بعض اصحاب فقہ اور اصول کا اس طرف کہ صحابی وہ ہے کہ لنبی ہو

صحبته له صلى الله عليه وسلم واما التابعي فهو من لقي الصحابي وقيل

صحبت اوسکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تابعی وہ شخص ہے کہ دیکھے صحابی کو کہا گیا

من صحبه كالخلاف في الصحابي انتهى واللقاء في اللغة بمعنى الرؤية وفي

کہ تابعی وہ ہی کہ اکثر موصحبت اوسکے مانند اوس اختلاف کے جو گذرا صحابی مین تمام ہوا اور لقا لغت مین بمعنے رویت کے ہے اور

الاصطلاح اعم قال ابن حجر العسقلاني في نخبة الفكر في اصطلاح اهل

اصطلاح مین عام ہے رویت وغیرہ سے کہا ابن حجر عسقلانی نے نخبۃ الفکر نے اصطلاح اہل

الاثر الصحابي من لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم مومنا به ومات

الاثر مین کہ صحابی وہ ہی کہ دیکھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ ایمان کے اور مرگیا ہو

على الاسلام ثم قال العسقلاني في الشرح والمراد باللقاء اعم من

اسلام پر پہر کہا عسقلانی نے شرح مین کہ مراد لقا سے عام ہے اس سے

المجالسة والمماشاة ووصول احدهما الى الآخر ويدخل فيه روية

کہ مجالست ہو یا مماشات ہو یا وصول احدہما کا طرف دوسرے کے اور داخل ہے اسمین رویت

احدهما ولو لحظة ثم قال في المتن والشرح والتابعي من لقي الصحابي

احدہما کے اگرچہ آناً فاناً ہو پہر کہا متن اور شرح مین کہ تابعی وہ ہے کہ دیکھے صحابی کو

كذلك وهو متعلق باللقي وما ذكر معه الا قيد الايمان به فانه خاص

اسی طرح اور یہ اشارہ متعلق ہی ساتھ لقے اور ما ذکر کے سوائے قید ایمان کے کیونکہ قید ایمان کے خاص ہے

بالنبي صلى الله عليه وسلم انتهى فقد علم مما ذكر ان التابعي من راى

ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ہوا پس معلوم ہوا ماذکر سے کہ تابعی وہ ہے جو دیکھے

الصحابي ولو لحظة عند جميع المحدثين پس ثابت ہوا ماذکر سی کہ تابعی وہ مسلم ہے کہ دیکھی صحابی کو اگرچہ

صحابے کو اگرچہ ایک لحظہ نزدیک سب محدثین کے +

لحظہ ہو نزدیک جمیع محدثین کی پس ثابت ہوا کہ امام اعظم رض تابعی ہین نزدیک اہل علم کی کیونکہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے دیکھا ہے بعض صحابہ کو باتفاق علماء معتبرین کے بحسب نقل کے اور باتفاق جمیع محدثین کے بحسب قاعدہ

اما الاول وهو كونه تابعيا بالاتفاق بحسب النقل فرجح الشيخ عبد الحق

اما اول یعنے ہونا ابوحنیفہ کا تابعی بالاتفاق بحسب نقل کے پس ترجیح دی ہی شیخ عبد الحق

الدهلوی فی صدر صراط المستقیم تابعیۃ الامام الاعظم رضی اللہ تعا
دہلوی نے صدر صراط مستقیم میں تابعیت امام اعظم رضی اللہ تعالے
عنہ وقال الحافظ الذہبی وھو من اکابر اھل الحدیث صاحب الجرح والتعدیل
عنہ کو اور کہا حافظ ذہبی نے کہ وہ اکابر اہل حدیث سے ہے اور صاحب جرح اور تعدیل کا
فی اسماء الرجال المسمی بالکاشف المشھور بکاشف الذہبی انس بن مالک
اسماء الرجال میں کہ وہ موسوم بالکاشف ہے اور مشہور بہ کاشف ذہبی ہے کہ انس بن مالک
راٰہ ابو حنیفۃ وھو صغیر انتھی وھو رئیس المورخین قال الحافظ
دیکھا ابو حنیفہ نے اس حال میں کہ وہ صغیر سن تھا تمام ہوا اور وہ حافظ ذہبی پیشوائے اہل تاریخ کا ہے کہا حافظ
العسقلانی فی شرح نخبۃ الفکر قال الذہبی وھو من اھل الاستقراء التام
عسقلانی نے شرح نخبۃ الفکر میں کہ کہا ذہبی نے اور وہ اہل استقراء تام کا ہے
فی نقد الرجال انتھی وقال شاہ عبد العزیز فی بستان المحدثین فی بیان
بیچ پرکھنے رجال میں تمام ہوا اور کہا شاہ عبد العزیز نے بستان المحدثین میں بیان
کتاب الصابونی ذہبی مقتدر ترین مورخان اسلام است انتھی قال الشامی
کتاب صابونی میں کہ ذہبی مقتدر تر مورخان اہل اسلام کا ہے تمام ہوا کہا شامی نے
فی شرح الدر المختار قولہ قد روی عن انس بن مالک قال ابن حجر قد صح
شرح در المختار میں قول اوسکا کہ روایت کی ہی ابو حنیفہ نے انس بن مالک سے کہا ابن حجر نے تحقیق صحیح ہوا
کما قال الذہبی انہ راٰہ وھو صغیر انتھی وابن حجر ھو من اجلۃ الشافعیۃ
جیسا کہ کہا ذہبی نے کہ ابو حنیفہ نے دیکھا انس بن مالک کو اس حال میں کہ وہ صغیر تھا تمام ہوا اور ابن حجر وہ اجلہ شافعیہ سے ہے
وحملۃ النقل وقال عبد الحی فی مقدمۃ الھدایۃ ذکر الخطیب فی تاریخہ انہ
اور اہل نقل سے ہی اور کہا عبد الحی نے مقدمہ ہدایہ میں کہ ذکر کیا خطیب نے تاریخ اپنے میں کہ
رای انس بن مالک انتھی والخطیب ھو من ائمۃ الحدیث وقال الامام
دیکھا ابو حنیفہ نے انس بن مالک کو تمام ہوا اور خطیب وہ ائمہ اہل حدیث سے ہے اور کہا امام

النووی وهو من ائمة الشافعیة و سادات اهل الحدیث وحملة
نووی نے اور وہ ائمہ شافعیہ سے ہیں اور سادات اہل حدیث سے ہے اور اہل
النقول فی تهذیب الاسماء واللغات قال الشیخ ابو اسحاق کان فی زمن
نقل سے ہیں تہذیب الاسماء و اللغات میں کہ کہا شیخ ابو اسحاق نے کہ تھی زمانہ
ابی حنیفة من الصحابة انس بن مالک و عبد الله بن ابی اوفی وسهل بن
ابو حنیفہ میں بعض صحابہ جیسا کہ انس بن مالک اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور سہل بن
سعد وابو الطفیل ولم یاخذ عن احد منهم وقال الخطیب فی التاریخ
سعد اور ابو طفیل لیکن نہیں اخذ کیا ابو حنیفہ نے کسی سے اور کہا خطیب نے تاریخ میں
ابو حنیفة امام اصحاب الرای وفقیه اهل العراق رای انس بن مالک
کہ ابو حنیفہ امام صاحبان رای کا ہیں اور فقیہ اہل کوفہ وغیرہ کا ہے دیکھا اونسے انس بن مالک کو
انتهی قال محمد بن طاهر صاحب مجمع البحار فی تذکرة الموضوعات فی باب
تمام ہوا کہا محمد بن طاہر صاحب مجمع البحار نے تذکرہ الموضوعات کے باب
الائمة قال الدارقطنی لم یلق ابو حنیفة احدا من الصحابة انما رای انسا
الائمہ میں کہ کہا دارقطنی نے کہ نہیں ملاقات کی ابو حنیفہ نے کسی صحابی سے مگر دیکھا اونسے انس بن مالک کو
بعینه ولم یسمع منه انتهی وقال فی خاتمة مجمع البحار قال الدارقطنی
اپنی آنکھہ سے اور اوس سے سنا نہیں تمام ہوا اور کہا خاتمہ مجمع البحار میں کہ کہا دارقطنی نے
لم یلق ابو حنیفة احدا من الصحابة انما رای انسا بعینه ولم یسمع منه انتهی
نہیں ملاقات کی ابو حنیفہ نے کسی صحابی سے مگر دیکھا اونسے انس بن مالک کو اپنی آنکھہ سے اور اس سے سنا نہیں تمام ہوا
والدارقطنی هو الامام الجلیل الحافظ من ائمة اهل الحدیث ونقادهم
اور دارقطنی وہ امام جلیل الشان ہیں اور حافظ حدیث کا اور ائمہ اہل حدیث سے اور نقاد اہل حدیث سے ہیں
وقال الامام الیافعی الشافعی المحدث فی تاریخه فی مرآت الجنان فی
اور کہا امام یافعی شافعی المذہب محدث نے اپنی تاریخ مرات الجنان نے

حوادث سنة خمسين ومائة وفيه توفي فقيه العراق الامام ابو حنيفة

حوادث سنہ خمسین ومائتین کہ اوس مین فوت ہوا فقیہ اہل عراق کا امام ابو حنیفہ

النعمان بن ثابت الكوفي مولى بني تيم الله بن ثعلبة ومولده سنة ثمانين

یعنی نعمان بن ثابت کوفے مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کا اور پیدا ہوا ابو حنیفہ سنہ اسّی مین

راى انسا انتهى وقال السمعاني في الانساب ابو حنيفة النعمان بن ثابت بن

دیکھا اونہی انس بن مالک کو تمام ہوا اور کہا امام سمعانے نے اپنی کتاب انساب مین کہ ابو حنیفہ یعنی نعمان بن ثابت بن

النعمان بن المرزبان راى انس بن مالك رضي الله تعالى عنه انتهى

نعمان بن مرزبان نے دیکھا انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ کو تمام ہوا

والسمعاني هو امام الحافظ قال النووي في شرح مسلم في صدر باب

اور سمعانی وہ امام ہی اور حفاظ اہل حدیث سی ہی کہا نووی نی شرح مسلم کے صدر باب

الاسناد من الدين قال الامام الحافظ ابو سعد عبد الكريم بن محمد

الاسناد من الدین مین کہ کہا امام حافظ ابو سعد عبد الکریم بن محمد

بن منصور السمعاني في كتابه الانساب انتهى وقال في فصول مقدمة

بن منصور سمعانے نے اپنی کتاب انساب مین تمام ہوا اور کہا نووی نی اپنی فصول مقدمہ مین

باول شرح مسلم ذكره ابو سعد السمعاني في الانساب وقال بعده ذكره

جو اول شرح مسلم مین ہین کہ ذکر کیا اسکو ابو سعد سمعانے نے انساب مین اور کہا نووی نی بعد اسکی ذکر کیا

الحافظ ابو سعد السمعاني انتهى وقال ابن حجر المكي الشافعي المحدث

حافظ ابو سعد سمعانے نے تمام ہوا اور کہا ابن حجر مکے شافعے محدث نے

في قلائد العقيان في مناقب النعمان انه ادرك اربعة من الصحابة وقيل

قلائد عقیان نے مناقب النعمان مین کہ ابو حنیفہ نے پایا چار صحابہ کو اور کہا گیا

اقل وقيل اكثر ومنهم انس بن مالك وعبد الله بن ابي اوفى وسهل بن سعد

کم اور کہا گیا اکثر اون مین سی انس بن مالک اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور سہل بن سعد

وابو الطفیل وقیل لم یلق احدا انما ادرک بالسن والصحیح هو الاول انتهى
اور ابو الطفیل ہیں اور کہا گیا کہ نہیں دیکھا کسی کو مگر پایا اونکا زمانہ اور صحیح قول وہی اول ہی تمام ہوا
وقال الملا علی قاری فی شرح نخبة الفکر قال السخاوی صاحب المقاصد الحسنة
اور کہا ملا علی قاری نے شرح نخبة الفکر میں کہ کہا سخاوی صاحب مقاصد حسنہ نے
ان المعتمد انه لا روایة للامام عن احد من الصحابة لصغره فی زمن ادراکه
کہ معتمد علیہ یہ امر ہے کہ نہ روایت ہوئی واسطے امام کے کسی صحابے سے بسبب صغر سن ہونیکے جسوقت پایا اونکو
ایاهم انتهى ذکره عبد الحی فی مقدمة الهدایة وقال الشامی فی شرح
اونکو تمام ہوا ذکر کیا اسکو عبد الحی نے مقدمہ ہدایہ میں اور کہا شامی نے شرح
الدر المختار قال بعض المحدثین ممن صنف فی مناقب الامام کتابا حافلا اما
درمختار میں کہ کہا بعض محدثین نے جسنے تصنیف کیا مناقب امام میں کتاب جامع اما
رؤیته لانس وادراکه لجماعة من الصحابة بالسن فلا شک فیهما وما وقع
دیکھنا ابو حنیفہ کا انس بن مالک کو اور پانا اونکا جماعت صحابہ کو بالسن وہ ثابت ہی کہ کچھ شک نہیں ان دونوں میں اور وہ جو واقع ہوا
للعینی انه اثبت سماعه لجماعة من الصحابة رده علیه صاحبه الشیخ الحافظ
عینی سے یہ امر کہ ثابت کیا اونسے سماعت ابو حنیفہ کے جماعت صحابہ سے سو رد کیا اوسپر اونکے صاحب شیخ حافظ
قاسم الحنفی انتهى لکن یؤیده ما قاله العینی قاعدة المحدثین ان راوی الاتصال
قاسم حنفی نے تمام ہوا لیکن تائید کرتا ہے قول عینی کو قاعدہ محدثین کا کہ راوی اتصال کا
مقدم علی راوی الانقطاع او الارسال کما فی عقد اللآلی والمرجان للشیخ
مقدم ہوتا ہی اوپر راوی انقطاع اور ارسال کے اس طرح ہے عقد اللآلی والمرجان میں جو شیخ
اسماعیل العجلونی الجراحی وعلی کل فهو من التابعین وممن جزم بذلک
اسماعیل عجلونی جراحی کے ہے اور اوپر ہر تقدیر کے یعنے اوپر تقدیر ثبوت سماع اور عدم ثبوت سماع کے
الحافظ الذهبی والحافظ العسقلانی وغیرهما انتهى کلام الشامی وقال
حافظ ذہبی اور حافظ عسقلانی نے وغیرہما ہین تمام ہوا کلام شامی کا اور کہا

الطحطاوی فی شرح الدر المختار قال ابن حجر انه ولد بالکوفة سنة ثمانین

طحطاوی نے شرح در المختار مین که کہا ابن حجر نے که ابو حنیفه پیدا ہوا کوفه مین سنه اسّی مین

من الهجرة وبها یومئذ من الصحابة عبد الله بن ابی اوفی فانه مات بعد ذلک

ہجرت نبوی سی اور اوس کوفه مین اوس دن صحابه سی تہا عبد الله بن اوفی کیونکه وه فوت ہوا بعد اسکے

بالاتفاق وبالبصرة یومئذ انس بن مالک ومات سنة تسعین او بعدها وقد اورد

بالاتفاق اور بصره مین تہا اوس دن انس بن مالک اور فوت ہوا اوه سنه نوّے مین یا بعد اسکے اور تحقیق روایت کیا

ابن سعد بسند لاباس به ان ابا حنیفة رای انس بن مالک وکان غیر

ابن سعد نی سند لاباس به کے که ابو حنیفه نے دیکہا انس بن مالک کو اور تہی سوا

هذین من الصحابة بالبلاد احیاء فهو بهذا الاعتبار من طبقة التابعین

ان دونو کی صحابه سی شہرون مین اور یہی زنده پس ابو حنیفه باین اعتبار طبقه تابعین سے ہے

ولم یثبت ذلک لاحد من ائمة الامصار المعاصرین له کالاوزاعی بالشام

اور نہین ثابت ہوئی تابعیت کسی امام کی ائمه امصار سے جو ہم عصر ابو حنیفه کے تہے مانند اوزاعی کی جو شام مین تہا

والحمادی بالبصرة والثوری بالکوفة ومالک بالمدینة ومسلم بن خالد

اور حمادی کی جو بصره مین تہا اور ثوری کی جو کوفه مین تہا اور مالک کے جو مدینه مین تہا اور مسلم بن خالد

الزنجی بمکة واللیث بن سعد بمصر انتهی وابن سعد هو محمد بن سعد

زنجی کے جو مکه مین تہا اور لیث بن سعد کے جو مصر مین تہا تمام ہوا اور ابن سعد وه محمد بن سعد

الحافظ صاحب الطبقات معاصر الامام الشافعی قال الحافظ الذهبی

حافظ حدیث صاحب طبقات اور ہم عصر امام شافعی کا ہے کہا حافظ ذہبی نے

فی الکاشف محمد بن سعد الکاتب مولی بنی هاشم صاحب الطبقات حافظ

کاشف مین که محمد بن سعد کاتب مولے بنے ہاشم جو صاحب طبقات کا ہے حافظ حدیث

صدوق سمع هشیما وابن عیینة وعنه الحارث بن ابی اسامة وابن ابی

اور صدوق ہے سنا اوسنے حدیث کو ہشیم اور سفیان بن عیینه سی اور اوس سی حارث بن ابی اسامه اور ابن ابی

الدنيا مات سنة ثلاث ومائتين انتهى وقال الحافظ بن حجر العسقلانى

الدنیا ہی اور فوت ہوا سنہ دو سو تین میں تمام ہوا اور کہا حافظ بن حجر عسقلانی نے

فی شرح نخبة الفكر الطبقة فى اللغة القوم المتشابهون وفى اصطلاحهم

شرح نخبة الفکر میں کہ طبقہ لغت میں عبارت قوم سی ہی کہ مشابہ ہوں آپس میں اور اصطلاح اہل حدیث میں

عبارة عن جماعة اشتركوا فى السن ولقاء المشايخ وقد يكون الواحد من

عبارت ہی اوس جماعت سی کہ شریک ہوں سن اور لقاء مشائخ میں اور کبھی ہوتا ہے ایک ہی شخص

طبقتين باعتبارين كانس بن مالك فانه من حيث ثبوت صحبة النبى صلى

دو طبقہ سی ساتھ دو اعتبار کے جیسا کہ انس بن مالک کہ وہ جہت ثبوت صحبت نبی صلے

الله عليه وسلم يعد فى طبقة العشرة ومن حيث صغر السن يعد فى طبقة

اللہ علیہ وسلم کے سے گنا جاتا ہے طبقہ عشرہ میں کہ مشہود بالجنہ ہیں اور جہت صغر سن سے گنا جاتا ہے طبقہ

من بعدهم فمن نظر الى الصحابة باعتبار الصحبة جعل الجميع طبقة واحدة

من بعد عشرہ مبشرہ کے سے پس جو شخص نظر کرتا ہے صحابہ کی طرف باعتبار صحبت کے تو کرتا ہے سب کو طبقہ واحد

كما صنع ابن حبان وغيره ومن نظر اليهم باعتبار قدر زائد كالسبق

جیسا کہ کیا ابن حبان وغیرہ نے اور جو شخص نظر کرتا ہے صحابہ کی طرف باعتبار قدر زائد کے مانند سبقت

الى الاسلام والمشاهد الفاضلة جعلهم طبقات والى ذلك جنح صاحب

اسلام کی اور مشاہد فاضلہ کے تو کرتا ہے اونکو کئی طبقات اور اسکی طرف مائل ہوا ہی صاحب

الطبقات ابو عبد الله محمد بن سعد البغدادى وكتابه اجمع ما جمع فى

طبقات ابو عبد اللہ محمد بن سعد بغدادی اور کتاب اوسکی اجمع ہی سب کتب سی جو تصنیف ہوئے

ذلك من الكتب انتهى وقال الشامى فى الشرح المذكور قال العسقلانى

اس باب میں تمام ہوا اور کہا شامی نی شرح مذکور میں کہ کہا عسقلانی نے

انه ادرك جماعة من الصحابة كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين فهى

کہ ابو حنیفہ نے پایا جماعت صحابہ کو کہ تھی کوفہ میں بعد اونکے پیدا ہونیکے کوفہ میں سنہ اسی میں اور انہیں

يثبت ذلك لاحد من ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعى بالشام و
ثابت یہہ امر کسی کی لئی ائمہ امصار سی جو ہم عصر اوسکی ہین مانند اوزاعی کے جو شام مین تہا اور
الحمادى بالبصرة والثورى بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث بن
حمادی کی جو بصرہ مین تہا اور ثوری کی جو کوفہ مین تہا اور مالک کی جو مدینہ شریف مین تہا اور لیث بن
سعد بمصر انتهى فذلك من الحافظ بن حجر العسقلانى صاحب فتح البارى
سعد کے جو مصر مین تہا تمام ہوا پس یہہ قول حافظ بن حجر عسقلانی کا جو صاحب فتح البارے
شرح البخارى تصريح بان اباحنيفة راى بعض الصحابة بدليل ان الامام
شرح بخاری ہی تصریح ہی باین طور کہ ابو حنیفہ نی دیکہا ہی بعض صحابہ کو بدلیل اسکی کہ امام
مالك بن انس ادرك جماعة من الصحابة بالسن على انه فانه قال فى التقريب
مالک بن انس نی پایا ہی جماعت صحابہ کو بالسن نزدیک اوسکی کیونکہ کہا اوسنی اپنی تقریب مین
مالك بن انس المدنى الفقيه امام دار الهجرة مولده سنة ثلث وتسعين
کہ مالک بن انس مدنی فقیہ اور امام دار الہجرت کا ہی اور پیدا ہوا سنہ ۹۳ ترانوین مین
ومحمود بن لبيد صحابى صغير مات سنة ست وتسعين وعبد الله
اور محمود بن لبید صحابی صغیر ہی فوت ہوا سنہ ۹۶ چہانوین مین اور عبد اللہ
بن الحارث بن نوفل صحابى مات سنة تسع وتسعين و عامر بن واثلة
بن حارث بن نوفل صحابی ہی فوت ہوا سنہ ایک کم سو مین اور عامر بن واثلہ
ابو الطفيل ولد عام احد و راى النبى صلى الله عليه وسلم مات سنة عشر و
ابو طفیل پیدا ہوا برس احد کے اور دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فوت ہوا سنہ ایکسو دس مین
مائة على الصحيح وهو اخر من مات من الصحابة انتهى كلامه فذلك نص على ان
اوپر صحیح قول کی اور وہ آخر صحابہ کا ہی فوت ہونی مین تمام ہوا کلام اوسکا پس یہہ نص ہی اسپر کہ
ابا حنيفة راى جماعة من الصحابة كما صرح به ابن حجر المكى حيث قال انه
ابو حنیفہ نی دیکہا جماعت صحابہ کو جیسا کہ تصریح اسکی ابن حجر مکی نے جبکہ کہا ابن حجر نے

ادرک اربعة من الصحابة وقیل اقل وقیل اکثر وقیل لم یلق احدا من الصحابة انما
کہ پایا ابو حنیفہ نے چار صحابہ کو اور کہا گیا کہ کم کو اور کہا گیا اکثر کو اور کہا گیا کہ نہین دیکھا صحابہ سے کسی کو لیکن
ادرکہ بالسن والصحیح ھو الاول انتھی فقد ثبت بنقول العلماء المعتبرین و ثبات
پایا ابو حنیفہ نے زمانہ صحابہ کا اور صحیح وہی قول اول ہی بثابت ہوا ساتھہ نقول علماء معتبرین اور
المحدثین الامام النووی والامام الیافعی والامام السمعانی والحافظ
محدثین راسخین کی یعنی امام نووی اور امام یافعی اور امام سمعانی اور حافظ
الذھبی والحافظ الخطیب البغدادی والحافظ الدارقطنی والحافظ محمد
ذہبی اور حافظ خطیب بغدادی اور حافظ دار قطنے اور حافظ محمد
بن سعد البغدادی والحافظ ابن حجر العسقلانی والعلامة ابن حجر المکی والعلامة
بن سعد بغدادی اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ ابن حجر مکے اور علامہ
السخاوی وشیخ الاسلام العینی والملا علی القاری والشیخ عبد الحق
سخاوی اور شیخ الاسلام عینے اور ملا علی قاری اور شیخ عبدالحق
الدھلوی وصاحب مجمع البحار وغیرھم رضی اللہ تعالی عنھم ان ابا حنیفة
دہلوی اور صاحب مجمع البحار وغیرہ رضی اللہ تعالے عنہم کے کہ ابو حنیفہ
رضی اللہ تعالی عنہ تابعی وعلیہ اتفاق العلماء المعتبرین قال شیخ الاسلام
رضی اللہ تعالی عنہ تابعی ہی اور اسی پر ہی اتفاق علماء معتبرین کا کہا شیخ الاسلام
ابو محمد بن احمد العینی فی عمدة القاری شرح البخاری وھو کتاب جلیل
ابو محمد بن احمد عینی نے عمدة القاری شرح البخاری مین کہ وہ کتاب جلیل الشان
ضخیم لم یصنف مثلہ الی الان فی باب من لم یر الوضوء الامن المخرجین
ضخیم الحجم ہی نہین تصنیف ہوئی مثل اوسکی آج تک باب من لم یر الوضوء الامن المخرجین مین
قولہ ابن ابی اوفی اسمہ عبد اللہ وھو اخر من مات من الصحابة بالکوفة
قول اوسکا ابن ابی اوفی نام اوسکا عبد اللہ ہی وہ آخر اون صحابہ کا ہے جو فوت ہوئے ہین کوفہ مین کوفہ مین

سنة سبع وثمانين وهو احد من راه ابو حنيفة من الصحابة وروى عنه

سنہ ستاسی مین اور وہ ابن ابی اوفی ایک اونمین کا ہی جو دیکہا اوسکو ابی حنیفہ نی صحابہ سی اور روایت کیا

ولا تلتفت الى قول المنكر المتعصب وكان عمر ابي حنيفة ح سبع سنين

اور مت التفات کر طرف قول منکر متعصب کے اور تہی عمر ابی حنیفہ کے اسوقت سات برس کے

انتهى فقوله ولا تلتفت الى قول المنكر المتعصب اشارة الى اتفاق العلماء

تمام ہوا اور قول اوسکا کہ مت التفات کر طرف قول منکر متعصب کے یہہ اشارہ ہی اس طرف کہ تابعیت امام

المعتبرين الغير المتعصبين واشارة الى ان منكره متعصب لا منصف

معتبرین کا جو نہین متعصب اور اشارہ ہی اس طرف کہ منکر اسکا متعصب ہے نہ منصف

فلا يكون مما يعبا به فلا يلتفت اليه لكونه مخالفا لما كان حقا محققا عنه

پس نہوگا قول اوسکا معتبر پس نہ التفات کیجائی طرف اوسکی کیونکہ وہ مخالف ہی حق کو جو محقق ہی نزدیک

العلماء المعتبرين ونقاد المحدثين وقال الملا علي القاري شارح المشكوة

علماء معتبرین کی اور نزدیک نقاد محدثین کی اور کہا ملا علی قاری نی جو شارح مشکوۃ

وشفاء القاضي عياض ونخبة الفكر وغيرها في الرسالة المذكورة

اور شفا قاضی عیاض اور نخبۃ الفکر وغیرہ کا ہے رسالہ مذکورہ مین

فان ابا حنيفة من ائمة المجتهدين مختص بكونه من التابعين دون

کہ ابو حنیفہ ائمہ مجتہدین مین سے مختص اہین ساتہہ تابعی ہونیکے نہ

غيره باتفاق علماء معتبرين انتهى وقال في شرح موطا الامام

اور ائمہ باتفاق علماء معتبرین کے تمام ہوا اور کہا شرح موطا امام

محمد في شرح قوله اخبرنا مالك بن انس المشهور انه من تبع التابعين

محمد کی بین شرح قول اوسکی مین اخبرنا مالک بن انس مشہور یہہ ہے کہ امام مالک تبع تابعین مین سے

وقيل ادرك بعض الصحابة كابي الطفيل وقيل انه روى عن عائشة

اور کہا گیا کہ پایا امام مالک نے بعض صحابہ کو مانند ابو طفیل کے اور کہا گیا کہ روایت کی امام مالک نے عائشہ

بنت ابی وقاص فعلی هذا یکون تابعیا کابی حنیفة الا انه تابعی بلا خلاف

بنت ابی وقاص سی پس اسپر ہوئی امام مالک تابعی مانند ابو حنیفہ کے لیکن ابو حنیفہ تابعی ہی بالاتفاق

کما بینته فی مسند الانام شرح مسند الامام انتهی فقد ثبت کونه تابعیا

جیساکہ بیان کیا ہمنی مسند الانام شرح مسند الامام مین تمام ہوا پس ثابت ہوا کہ ابو حنیفہ تابعی ہین

بنقول العلماء المحدثین المعتبرین من الشرق الی الغرب عند علماء الدین

ساتھہ نقول علما محدثین اور فضلا معتبرین کی جو معتبر ہین شرق سی غرب تک نزدیک علماء دین کے

اهل السنة والجماعة مع اتفاقهم علی ذلک بحسب النقل واما الثانی وهو کونه

جو اہل سنت وجماعت ہین مع اتفاق علما کی اس تابعیت پر بحسب نقل کے اما ثانی یعنی ہونا ابو حنیفہ کا

تابعیا بالاتفاق بحسب القاعدة فقال الامام النووی فی شرح مسلم

تابعی بالاتفاق بحسب قاعدہ اہل حدیث کے کہا امام نووی نے شرح مسلم کے

فی باب صحة الاحتجاج بالمعنعن والرابع انهم قد یروون عنهم احادیث

باب صحۃ الاحتجاج بالمعنعن مین کہ رابع یہہ ہے کہ اہل حدیث تحقیق روایت کرتی ہین اون ضعفاسی احادیث

الترغیب والترهیب وفضائل الاعمال والقصص واحادیث الزهد ومکارم

ترغیب اور ترہیب اور فضایل اعمال اور قصص کے اور احادیث زہد اور مکارم

الاخلاق ونحو ذلک مما لا تعلق بالحلال والحرام وسائر الاحکام وهذا

اخلاق کی اور مانند اسکی جو نہو احکام حلال اور حرام اور صفات اللہ تعالے کے سے اور یہہ

الضرب من الحدیث یجوز عند اهل الحدیث وغیرهم التساهل فیه وروایته

قسم حدیث سی جائز ہے نزدیک اہل حدیث وغیرہ کے چشم پوشی کرنا اوسمین اور روایت کرنا

غیر الموضوع والعمل به انتهی وقال النووی فی صدر الاربعین قد اتفق

سوای موضوع کے تمام ہوا کہا نووی نی اول اپنی کتاب اربعین مین کہ متفق ہوگئی ہین

العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال انتهی وقال

علما اسپر کہ عمل کرنا ساتھہ حدیث ضعیف کے جائز ہے فضایل اعمال مین تمام ہوا اور کہا

الملا علی القاری فی شرح موطا الامام محمد فی باب قیام رمضان فالعمل

ملا علی قاری نی شرح موطا امام محمد کے باب قیام رمضان مین کہ عمل کرنا

فی فضائل الاعمال بالحدیث الضعیف جائز عند الکل انتہی وقال

فضائل اعمال مین ساتہہ حدیث ضعیف کے جائز ہے عند الکل تمام ہوا اور کہا

السید الشریف فی اصول الحدیث یجوز عند العلماء التساهل فی اسانید

سید شریف نے اصول الحدیث مین کہ جائز ہے نزدیک علما کے نرمی کرنی یعنی چشم پوشی حادیث

الضعیف دون الموضوع من غیر بیان ضعفه فی المواعظ والقصص و

ضعیف مین نہ موضوع مین بغیر بیان ضعف کے مواعظ اور قصص اور

فضائل الاعمال لا فی صفات الله تعالی واحکام الحلال والحرام انتہی

فضایل اعمال مین نہ صفات خدا تعالے اور احکام حلال اور حرام مین تمام ہوا

وقال فی خاتمة مجمع البحار فی فصل الجرح والتعدیل فی التذکرة یجوز

اور کہا خاتمہ مجمع البحار کے فصل جرح اور تعدیل مین کہ تذکرہ مین ہی کہ جائز ہے

التساهل فی روایة الضعیف بلا شرط ضعفه فی الوعظ والقصص و

نرمی کرنی یعنی چشم پوشی کرنی روایت ضعیف مین بغیر بیان ضعف کے وعظ اور قصص اور

الفضائل لا فی صفات الله تعالی والحلال والحرام انتہی فاذا عرف

فضایل مین نہ صفات خدا تعالی اور احکام حلال اور حرام مین تمام ہوا پس جب جانی گئی

ذالک فاعلم انه قال ابن حجر المکی قد اورد ابن سعد بسند لا باس به

یہہ بات تو جان لی کہ کہا ابن حجر مکی نے کہ روایت کیا ابن سعد نے بسند لا باس بہ کے

ان اباحنیفة رای انسا فهو بهذا الاعتبار من طبقة التابعین انتہی

کہ ابو حنیفہ نے دیکہا انس بن مالک کو پس ابو حنیفہ اس اعتبار سی طبقہ تابعین سی ہین تمام ہوا

فذلک الحدیث حسن لان لفظ لا باس به من الفاظه قال الحافظ ابن

پس یہہ حدیث حسن ہی اسلئے کہ لفظ لا باس بہ کا لفظوں اوسکے سے ہے کہا حافظ ابن

حجر العسقلانی فی صدر التقریب فاما المراتب فاولها الصحابة والثانية

حجر عسقلانی نے اول تقریب مین اما مراتب پس اول اونکا رتبہ صحابہ کا ہی اور ثانی وہ

من اکد مدحه بافعل کاوثق الناس وبتکریر الصفة لفظا کثقة ثقة

جو کہ ہو مدح اوسکی ساتہ صیغہ افعل تفضیل کے جیساکہ اوثق الناس یا مکرر کی جاوی اوسکی صفت تکرر لفظی جیسا ثقہ ثقہ

او معنی کثقة حافظ الثالثة من افرد بصفة کثقة او متقن او ثبت

یا تکرر معنوی جیساکہ ثقہ حافظ اور ثالث وہ جو مفرد ہو صفت اوسکی جیساکہ ثقہ یا متقن یا ثبت

او عدل الرابعة من قصر عن درجة الثالثة قلیلا والیه الاشارة

یا عدل اور رابعہ وہ جو کم ہو درجہ ثالثہ سے تہوڑا سا اسکی طرف اشارہ ہوگا

بصدوق او لا باس او لیس به باس انتهی کلامه فاذا کان الحدیث

ساتہہ لفظ صدوق یا لا باس بہ یا لیس بہ باس کی تمام ہوا کلام ابن حجر کا پس جبکہ ہوئی حدیث

غیر الموضوع فی الفضائل والمناقب ونحو ذلک مما لا یکون من احکام

غیر موضوع فضائل اور مناقب مین اور اون امور مین جو نہین ہین احکام

الحلال والحرام وصفات الله تعالی معمولا به عند الکل کما مر کان

حلال اور حرام اور صفات الله تعالے سے معمول بہ نزدیک سب علما کے جیساکہ گذرا تو ہوگے

ذلک الحدیث الحسن بالطریق الاولی مقبولا ومعمولا به عند جمیع العلماء

یہہ حدیث حسن بطریق اولے مقبول اور معمول بہ نزدیک سب علماء

والمحدثین کافة لکون الحدیث الحسن کالصحیح فی الاحتجاج به عندهم

اور سب محدثین کی کیونکہ حدیث حسن مانند حدیث صحیح کے ہے باب حجت پکڑنی مین نزدیک اونکے

فی الاحکام فهو فی ذلک اولی عندهم فقد ثبت بذلک الحدیث الحسن

احکام مین پس وہ حدیث باب مناقب مین مقبول تر ہوئی نزدیک اونکی پس ثابت ہوا ساتہہ اس حدیث حسن کے

ان اباحنیفة تابعی عند الکل من العلماء والمحدثین کافة بحسب القاعدة

کہ ابوحنیفہ تابعی ہی نزدیک جمیع علما اور محدثین کے بحسب قاعدہ کے

كما ثبت كونه كذلك بحسب النقل فقد ثبت بحمد الله وعونه تعالى ان ابا حنيفة

جیسا کہ ثابت ہوا ہونا ابو حنیفہ کا تابعی بحسب نقل کے پس تحقیق ثابت ہوا بحمد اللہ وعونہ تعالی کہ ابو حنیفہ

امامنا رضی الله تعالى عنه تابعيا عند جميع العلماء بحسب النقل والقاعدة

امام ہمارے رضی اللہ عنہ تابعی ہیں نزدیک جمیع علما کے بحسب نقل اور بحسب قاعدہ کے

فجاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا فكان امامنا ابو حنيفة

پس آیا حق اور نابود ہوا باطل تحقیق باطل تھا نیست نابود ہونیوالا پس ہوی امام ہمارے ابو حنیفہ

رضی الله تعالى عنه مصداق اٰية والسابقون الاولون من المهاجرين

رضی اللہ تعالی عنہ مصداق اس آیت کے وہ لوگ جو سبقت کرنیوالے ہیں اسلام میں اور اول ہیں

والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه لهم

اور انصار سے اور وہ لوگ جو تابعداری کرتے ہیں اونکی اچھی طرح سے راضی ہے اللہ اون سے اور راضی ہوے اوس سے

جنات تجری تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم و

جنات ہیں کہ جاری نیچے اونکے نہریں رہینگے اوس میں ہمیشہ یہہ مراد یابی نہایت عظیم ہے اور ہوے ابو حنیفہ

مصداق حديث قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمس النار مسلما

مصداق اس حدیث کے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مس کریگی آگ اوس مسلمان کو

رانی او رای من رانی رواه الترمذی فی جامعه فی ابواب المناقب وقال

جسنے مجکو دیکھا یا دیکھا اوسکو جسنے دیکھا مجکو روایت کیا اسکو ترمذی نے اپنی جامع کے ابواب مناقب میں اور کہا

روی عن علی بن المدینی وغیر واحد من اهل الحدیث عن موسی هذا الحديث

کہ مروی ہے علی بن مدینی اور بہت اہل حدیث سے وہ موسے سے یہہ حدیث

وقال هذا حديث حسن فذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل

اور کہا اوس ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن ہے پس یہہ مصداق ہونا فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اللہ

العظيم فقد ثبت بما ذكرنا انه رضی الله عنه تابعی بالاتفاق لكن بقی انه

عظیم کا ہے پس ثابت ہوا جو ذکر ہے کہ وہ ابو حنیفہ رضے اللہ تابعی بالاتفاق ہے لیکن باقی رہا یہہ امر کہ اوس

رضی اللہ تعالی عنہ کم ادرک بالسن من الصحابۃ فاقول فوق
رضی اللہ تعالی عنہ نے کتنے صحابہ کا پایا زمانہ سو کہتا ہوں باعتبار زمانہ کے زیادہ
العشرین لانہ ولد سنۃ ثمانین بلا اختلاف قال ابن حجر العسقلانی
بیس سی کیونکہ پیدا ہوا ابوحنیفہ سنہ اسی مین بلا اتفاق کہا ابن حجر عسقلانی نے
شافعی المذہب صاحب فتح الباری شرح البخاری فی تقریب النعمان
شافعی المذہب نے جو صاحب فتح الباری شرح بخاری کے ہین تقریب مین کہ نعمان
بن ثابت الکوفی الامام ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالی مات سنۃ خمسین
بن ثابت کوفی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالے فوت ہوا سنہ ایک سو پچاس مین
ومائۃ ولہ سبعون سنۃ انس بن مالک الانصاری خادم رسول
اور عمر اونکی ستر برس کی تھی انس بن مالک انصاری خادم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابی مشہور مات سنۃ اثنتین وقیل
خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحابی مشہور ہین وفات پائی سنہ بانوی یا
ثلث وتسعین اسعد بن سہل بن حنیف الانصاری ابوامامۃ معدود
ترانوی مین اور اسعد بن سہل بن حنیف انصاری ابوامامہ معدود ہے
فی الصحابۃ لہ رویۃ مات سنۃ مائۃ بسر بن ارطاۃ القرشی من صغار
صحابہ مین اونکی نبی رویت آنحضرت کی ہی وفات پائی سنہ ایک سو مین اور بسر بن ارطاۃ قرشی صغار
الصحابۃ مات سنۃ ست وثمانین السائب بن یزید الکندی صحابی
صحابہ سی ہی وفات پائے سنہ چھیاسی مین اور سائب بن یزید کندی صحابی ہے
صغیر مات سنۃ احدی وتسعین قیل قبل ذلک سہل بن سعد
صغیر ہی وفات پائی سنہ اکانوی مین یا بعد اسکے سہل بن سعد
الساعدی صحابی مشہور مات سنۃ ثمان وثمانین وقیل بعدہا
ساعدی صحابی مشہور ہے وفات پائے سنہ اٹھاسی مین اور کہا گیا ہے بعد اسکے

۷ صُدی بن عجلان ابو امامة الباهلی صحابی مشهور مات سنة ست و
صدی بن عجلان یعنی ابو امامہ باہلی صحابی مشہور ہی وفات پائی سنہ
ثمانین ۸ طارق بن شهاب البجلی الکوفی قال ابو داؤد رای النبی صلی الله
چھیاسی مین اور طارق بن شہاب بجلی کوفی کہا ابوداؤد نے کہ دیکھا اوسنے نبی صلی اللہ
علیه وسلم مات سنة اثنتین او ثلث و ثمانین ۹ عبد الله بن ابی اوفی
علیہ وسلم کو وفات پائی سنہ بیاسی یا تراسی مین اور عبد اللہ بن ابی اوفی
صحابی صغیر وهو اخر من مات بالکوفة من الصحابة سنة سبع و ثمانین
صحابی صغیر ہے آخر اونکا ہے جو فوت ہوی کوفہ مین فوت ہوا سنہ ستاسے مین
۹ عبد الله بن بسر صحابی صغیر مات سنة ثمان و ثمانین وقیل سنة
اور عبد اللہ بن بسر صحابی صغیر ہی وفات پائے سنہ اٹھاسی مین کہا گیا کہ سنہ
ست وتسعین عبد الله بن ثعلبة له رویة مات سنة سبع او تسع
چھیانوی مین اور عبد اللہ بن ثعلبہ اوسکو رویت آنحضرت کے ہے وفات پای سنہ ستاسی یا
و ثمانین ۱۱ عبد الله بن الحارث بن نوفل ابو محمد له رویة ولابیه وجده
نواسی مین اور عبد اللہ بن حارث بن نوفل یعنی ابو محمد اوسکو رویت ہی آنحضرت کی اور اونکی باپ دادا کو
صحبة مات سنة تسع وتسعین ۱۲ عبد الله بن الحارث بن جزء ابو الحارث
صحبت ہی وفات پائی سنہ ایک کم سو مین اور عبد اللہ بن الحارث بن جزء یعنی ابو الحارث
صحابی مات سنة خمس وست او ثمان و ثمانین والثانی اصح ۱۳ عتبة
صحابی ہی وفات پائی سنہ پچاسی یا چھاسی یا ستاسی مین لیکن قول ثانی صحیح تر ہے اور عتبہ
بن عبد السلمی صحابی شهیر مات سنة سبع و ثمانین ویقال بعد التسعین
بن عبد سلمی صحابی مشہور ہی وفات پائی سنہ ستاسی مین اور کہا گیا کہ بعد نوے کے
۱۴ عامر بن واثلة ابو الطفیل رای النبی صلی الله علیه وسلم مات سنة
اور عامر بن واثلہ یعنی ابو طفیل اوسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات پائی سنہ

عشر و مائة علی الصحیح [۱۵] عمر بن ابی سلمة صحابی صغیر مات سنة ثلث

ایک سو دس مین صحیح قول پر اور عمر بن ابی سلمہ صحابی صغیر ہی وفات پائی سنہ

و ثمانین علی الصحیح [۱۶] عمرو بن حریث القرشی صحابی صغیر مات سنة ثمان

تراسی مین صحیح قول پر اور عمرو بن حریث قریشی صحابی صغیر ہے وفات پائی سنہ

و ثمانین [۱۷] قبیصة بن ذویب له رویة مات سنة بضع و ثمانین [۱۸] مالک

اٹھاسی مین اور قبیصہ بن ذویب اوسکو رویت ہی آنحضرت کی وفات پائی سنہ کئی اور اسّی مین اور مالک

بن حویرث صحابی مات سنة اربع و تسعین [۱۹] محمود بن لبید صحابی صغیر

بن حویرث صحابی ہی وفات پائی سنہ چورانوی مین اور محمود بن لبید صحابی صغیر ہے

مات سنة ست و تسعین [۲۰] المقدام بن معدیکرب صحابی مشهور مات سنة

وفات پائی سنہ چھانوی مین اور مقدام بن معدیکرب صحابی مشہور ہین وفات پائی سنہ

اثنتین و تسعین [۲۱] مالک بن اوس له رویة مات سنة اثنتین و تسعین

بانوی مین اور مالک بن اوس کو رویت آنحضرت کی وفات پائی سنہ بانوی مین

[۲۲] واثلة بن الاسقع صحابی مشهور عاش الی خمس و ثمانین انتهی و قال

واثلہ بن الاسقع صحابی مشہور ہی زندہ رہا سنہ پچاسی تک تمام ہوا اور کہا

صاحب المشکوة فی کتاب اسماء الرجال عمر بن حریث القرشی نزل الکوفة

صاحب مشکوة نی اپنی کتاب اسماء رجال مین کہ عمر بن حریث قریشی نازل ہوا کوفہ مین

و سکنها و ولی عمارة الکوفة و مات بها سنة خمس و ثمانین عبد الله

اور سکونت کی وہان اور والی ہوا عمارة کوفہ کا اور فوت ہوا وہان سنہ پچاسی مین عبد اللہ

بن ابی اوفی شهد الحدیبیة و خیبر و ما بعدهما من المشاهد و لم یزل

بن ابی اوفی حاضر ہوا غزوہ حدیبیہ اور خیبر کو اور اونکو جو بعد اونکی ہوئی ہین غزوات سے اور ہمیشہ [۲۴]

بالمدینة حتی قبض رسول الله صلی الله علیه و سلم ثم تحول الی

مدینہ مین رہا تاکہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے پھر آیا طرف

الی الکوفة وهو اخر من مات بالکوفة سنة سبع وثمانین انتهی فقد ثبت
طرف کوفہ کی اور وہ آخر اون صحابہ کا ہی جو فوت ہوئی کوفہ مین فوت ہوا سنہ ۸۷ھ مین تمام ہوا پس ثابت ہوا
بما ذکر ان جماعة الصحابة کانوا فی البلاد احیاء بعد ولادة الامام
ماذکر سے کہ ایک جماعت صحابہ کی تہی شہرون مین زندہ بعد پیدا ہونی امام
ابی حنیفة الی تاریخ ما ذکر وان عبد الله بن ابی اوفی وعمرو بن حریث
ابو حنیفہ کی تاریخ وفات اپنی تک اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور عمرو بن حریث
وطارق بن شهاب کانوا فی الکوفة احیاء بعد ولادته الی تاریخ ما ذکر
اور طارق بن شہاب تہی کوفہ مین زندہ بعد پیدائش ابو حنیفہ کے تاریخ وفات اپنی تک
وقد ثبت ان الامام ابی حنیفة حج خمسا وخمسین حجة کما فی الدر المختار
اور ثابت ہوچکا یہہ امر کہ امام ابو حنیفہ نے کئے پچپن حج جیسا کہ ہے در المختار
وغیرہ فثبت انه حج خمس عشرة حجة فی ایام ابی الطفیل الصحابی الذی
وغیرہ مین پس ثابت ہوئی یہہ بات کہ کئی ابو حنیفہ نی پندرہ حج مکہ مین ایام اوس ابی طفیل صحابی کی جو
کان فی مکة المعظمة ومات بها سنة عشر ومائة وقد جرت عادة
رہتی تہی مکہ معظمہ مین اور فوت ہوی اوس مکہ مین سنہ ایک سو دس مین اور ہی جاری رہی عادت
اهل الاسلام باحضارهم الاطفال والصبیان فی مجالس الصلحاء و
اہل اسلام کی کہ حاضر کرنا اپنی لڑکی بالون کو مجالس صلحا مین اور
اذهابهم ایاهم الیهم للدعاء بالبرکة لهم ونحوه کما ذهب جد الامام
لیجانا اونکا اونکو اونکی طرف واسطی دعای برکت وغیرہ کے جیسا کہ لے گیا دادا امام ابو حنیفہ کا
ابیه ثابتا والد الامام الی علی بن ابی طالب رضی الله عنه للدعاء بالبرکة
اپنی بیٹے ثابت کو جو والد ابو حنیفہ کا ہی طرف حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے واسطے دعای برکت کے
له خصوصا لحصول نعمة المتابعة فانه کان فیهم حصول هذه
اونکی تہی خاصکر جاری تہی یہہ عادت حاضر کرنیکی اور حاضر رہنیکے واسطے حصول نعمت تابعیت کے کیونکہ اہل اسلام مین تہا حصول

النعمة العظيمة فخر الدين والدنيا وسعادة الدارين سيما اذا كان

نعمت عظمی کا فخر دین اور دنیا ہے اور سعادت مندے دارین کے خاصکر اوس وقت کہ ہو

حصول تلك النعمة العظمى فی بلدتهم فاذا كان الامر كذلك مع

حصول اس نعمت عظمی کا اپنی شہر میں تو اوس وقت ممکن نہیں کہ غفلت کریں اس نعمت عظمے سی بلکہ حال اہل اسلام کا اسطرح

انه قد ثبت بالنقل ايضا انه تابعی كما مر فالعقل حاكم بان المنكر

کہ خوب ثابت ہو چکا نقل سی بھی کہ ابو حنیفہ تابعی ہی جیسا کہ گذرا تو اب عقل حاکم اس امر کا کہ منکر تابعیت امام ابو حنیفہ کا

حينئذ لا يكون الا حاسدا او موسوسا فليقرا المعوذتين قل اعوذ برب

نہیں مگر یا تو حاسد ہے یا موسوس ہے پس چاہئے کہ پڑھی جائیں دونو سورتیں معوذتین کے یعنے قل

الفلق وقل اعوذ برب الناس وكلمة لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم

الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور پڑھے جاویں کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلے العظیم کا

باب كون ابی حنيفة احق بالاتباع من ائمة

باب اس امر کا کہ ابو حنیفہ اتق ہی ساتھہ اتباع کے اور ائمہ

المذهب لكونه تابعيا دونهم اخرج عن عبد الله بن عمر

مذہب کے سے کیونکہ وہ تابعی ہے نہ وہ ائمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے

انه قال خطب عمر بالجابية فقال يايها الناس انی قمت فيكم

کہ خطبہ پڑہا حضرت عمر نے مقام جابیہ میں پس فرمایا کہ ای لوگو میں کہڑا ہوں تم میں

كما قام رسول الله صلی الله عليه وسلم فينا فقال اوصيكم باصحابی

جیسا کہ کہڑی ہی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں فرمایا کہ وصیت کرتا ہوں میں تمکو لزوم صحابہ

ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يفشوا الكذب رواه

پہر تابعین کے پہر تبع تابعین کے پہر عام ہو جاے گا کذب روایت کیا اسکو

الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح پس يہ حديث صحيح صريح ہی امين

ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

کہ وصیت کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی اخذ دین کی باین طور کہ لیا جای دین صحابہ سے
پہر تابعین سی پہر تبع تابعین سی فقط پس خلاصہ مقتضے اس حدیث صحیح کا یہہ ہی کہ اخذ
کیا جای دین اول تو صحابہ سی جب تک پایا جای پہر تابعین سی جب تک پایا جاوی پہر
تبع تابعین سی جب تک پایا جای فقط لیکن چونکہ کوئی مذہب قرن صحابہ سی تا قرن امام
احمد حنبل تک مدون اور مقرر نہوا اور اسطی اہل سنت وجماعت کے سوائے ان چار مذاہب
ائمہ اربعہ کے باین طور کہ منعقد ہوا اجماع اہل سنت وجماعت کا اوپر منع ہونے اوس عمل کے
کہ وہ مخالف ہو ان ائمہ اربعہ کے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا تو لازم ہوا اتباع مذہب امام
ابو حنیفہ کا بہ مقتضی اس حدیث صحیح کے اسواسطے کہ امام اعظم تابعی ہیں نہ ائمہ ثلثہ امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد
بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہم جیسا کہ بیان اسکا عنقریب آویگا فحصل مما ذکر ان ابا حنیفۃ

پس حاصل ہوا ماذکر سی کہ امام ابو حنیفہ

احق بالاتباع لانہ مصداق ذلک الحدیث الصحیح مع انعقاد الاجماع علی عدم

احق ہیں ساتہہ اتباع کے اور ائمہ سی کیونکہ وہ مصداق اس حدیث صحیح کا ہی مع منعقد ہونے اجماع کے اوپر منع ہونے

العمل بالمذہب المخالف للائمۃ الاربعۃ یعنی انہ مصداق ذلک الحدیث الصحیح و

اوس عمل کے جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کے یعنی ابو حنیفہ مصداق اس حدیث صحیح کا ہے اور

انہ من الائمۃ الاربعۃ الذین انعقد الاجماع علی عدم العمل بالمخالف للائمۃ

ہی ایک ان ائمہ چار سے منعقد ہوا ہے اجماع اوپر منع ہونے عمل کے جو مخالف ہے

الاربعۃ وکل من کان ہکذا فہو احق بالاتباع فینتج ان ابا حنیفۃ احق

ائمہ اربعہ کے اور جو شخص کہ ہوا ایسا یعنی ہو مصداق اس حدیث کا اور ہو ان ائمہ اربعہ سی تو احق بالاتباع ہی پس نتیجہ ہوا

بالاتباع فللہ در القائل حیث قال شعر مذہب نعمان خیر المذاہب

بالاتباع ہی پس اسہی کی لئی ہی خیر کثیر اس قائل کا جبکہ کہا یہہ شعر مذہب نعمان بہترین مذاہب ہے

ہکذا القمر الوضاح خیر الکواکب تفقہ فی خیر القرون مع التقی

جیسا کہ قمر خوب روشن بہترین کواکب ہے فقیہ ہوا خیر القرون میں اور پرہیزگاری

فمذهبه لا شك خیر المذاهب فهذه الاحادیث المذکورة الصحیحة

پس مذہب اوسکا بلا شک بہترین مذاہب ہی پس یہہ احادیث مذکورہ صحیحہ

دالة علی فضل الامام ابی حنیفة علی غیرہ بحیث لا یوجد فی غیرہ کما مر

دال ہین اسپر کہ امام ابو حنیفہ افضل ہی ہی غیرون سی اپن طور کہ ہنین پایا جاتا ہی یہہ فضل غیر مین جیسا کہ گذرا

باب کون ابی حنیفة احق بطلب الاتباع من ائمة

باب ہے اس امر کا کہ ابو حنیفہ احق ہے ساتھہ طلب اتباع کے اور ائمہ

المذاهب اخرج عن رسول الله صلی الله علیه وسلم طلب الفقه

مذاہب سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ طلب فقہ کے

حتم واجب علی کل مسلم قال فی سفر السعادة حدیث طلب العلم

واجب اور واجب ہے ہر اہل اسلام پر کہا سفر سعادت مین کہ حدیث طلب العلم

فریضة لم یصح قال الشیخ عبد الحق فی الصراط المستقیم شرح سفر السعادة

فریضہ کی ہنین صحیح کہا شیخ عبد الحق دہلوی نے صراط المستقیم شرح سفر السعادت مین

قال السخاوی فی المقاصد الحسنة وان کان ذلک الحدیث بهذا الاسناد

کہ کہا علامہ سخاوی نے مقاصد حسنہ مین کہ اگرچہ ہے یہہ حدیث اس اسناد کر

ضعیفا لکن له شواهد من حدیث ابن شاهین عن حماد بن سلمة عن قتادة

ضعیف لیکن اوسکی لئی شواہد مین حدیث ابن شاہین جو روایت حماد بن سلمہ وہ قتادہ سے

عن انس وقال هو غریب وقالوا رجاله ثقات روی عن نحو عشرین تابعیا

وہ انس سی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور کہا لوگون اہل حدیث نے کہ رجال اسکی ثقہ ہین اور روایت کے بیس تابعین نے

عن انس مثل ابراهیم النخعی واسحق بن عبد الله بن ابی طلحة وثابت البنانی

وہ مثل یعنی انس سی مثل ابراہیم نخعی اور اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ اور ثابت بنانی کے

وله طرق متعددة جیدة ولفظه طلب الفقه حتم واجب علی کل مسلم

اور اوس حدیث کے لئے طرق متعدد مین مضبوط اور اس حدیث کا لفظ یہہ ہے کہ طلب فقہ کے واجب اور واجب ہے ہر اہل اسلام پر

یہہ حدیث بڑی ضعیف ہے ...

انتہے وقال الامام الغزالی فی احیاء العلوم فی صدر الباب الاول

تمام ہوا اور کہا امام غزالے نے احیاء العلوم کے اصول باب اول مین

ولکل شئی عماد وعماد ھذا الدین الفقہ انتہے فذلک الحدیث یدل علی ان

کہ ہر شئی کی واسطے ستون ہی او ستون اس دین کا فقہ ہی تمام ہوا بس یہہ حدیث دال ہی اس پر

من کان مزید الفقہ کان بقدرہ مزید الفضل فی الدین ومن کان افقہ

کہ جو شخص ہو زاید فقہ مین تو ہوگا بقدر اسکے زاید فضل دین مین اور جو شخص کہ ہو افقہ

العلماء کان افضل العلماء وعلی ان من لم یکن فقیہا کان علیہ

علماء دین کا تو ہوگا افضل علماء دین کا اور دال ہی اسپر کہ جو شخص کہ نہو فقیہ تو ہی اوسپر

طلب اتباع الفقیہ واجبا ومن کان افقہ العلماء کان اتباعہ احق

طلب اتباع فقیہ کے واجب اور دال ہی اسپر کہ جو شخص ہوا فقہ علما کا تو ہی اتباع اوسکی احق

من غیرہ فلما کان الامام ابو حنیفۃ افقہ العلماء کان طلب اتباعہ

اور ائمہ سے بس جبکہ ہوا امام ابو حنیفہ افقہ علما کا تو ہوئی طلب اوسکے

احق من غیرہ بذلک الحدیث فلذا قال رئیس المحدثین من ائمۃ

اور دال ہی اسپر کہ احق اور ائمہ سی بحکم اس حدیث کے لہذا کہا رئیس المحدثین نی کہ ائمہ

التابعین عبد اللہ بن المبارک لیس احد احق ان یقتدی بہ من

تابعین سی ہی یعنی عبد اللہ بن المبارک کہ نہین کوئی شخص کہ لایق تر ہو امام اور متبوع ہونیمین

ابی حنیفۃ لانہ کان اماما تقیا نقیا ورعا عالما فقیہا کشف العلم کشفا

امام ابو حنیفہ سے اسواسطے کہ تہا وہ امام متقی پاک صاف پرہیزگار عالم فقیہ کھولا اونہوں علم کو

لم یکشفہ احد انتہے باب کون ابی حنیفۃ لاعمتہ لنا

ایسا کھولنا کہ نہین کھولا اوسکو کسی شخص نے تمام ہوا باب ہی اسبارہ کہ ابو حنیفہ کو نہ چھوڑے گے آگے

ان شاء اللہ تعالی لکونہ من التابعین قال الترمذی

ان شاء اللہ تعالے کیونکہ وہ خیر التابعین سے ہے کہا ترمذی نے

فی جامعہ فی ابواب المناقب حدثنا یحیی بن حبیب البصری حدثنا موسی
اپنی صحیح جامع کی ابواب المناقب مین کہ حدیث کی ہمکو یحیی بن حبیب بصری نی اونکو موسی
بن ابراهیم الانصاری قال سمعت طلحة بن خراش یقول سمعت جابر بن عبد
بن ابراہیم انصاری نی اونسی کہا کہ سنا مینی طلحہ بن خراش کو کہتا ہوا کہ سنا مینی جابر بن عبد
الله یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تمس النار مسلما رآنی
اللہ کو کہتا ہوا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا ہوا کہ نہ چہوی گی آگ کسی مسلمان کو جسنے دیکہا مجکو
او رای من رانی وروی عن علی بن المدینی وغیر واحد من اهل الحدیث عن موسی
یا دیکہا میری دیکہنی والی کو اور روایت کی ہی علی بن مدینی اور بہت لوگون نی جو اہل حدیث ہین موسی سی
هذا الحدیث وقال هذا حدیث حسن وقال قال طلحة فقد رایت جابر بن عبد الله
یہہ حدیث اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہی اور کہا ترمذی نی کہ کہا طلحہ نے کہ دیکہا مینی جابر بن عبداللہ کو
انتهی فلما کان الامام ابو حنیفة علی ذلک الفضل العظیم والفوز الکبیر بذلک
تمام ہوا پس جبکہ ہوا امام ابو حنیفہ اس فضائل عظیم پر اور فوز کبیر پر بحکم اس
الحدیث فنحن نرجو من الله تعالی ان یکون کل من کان علی مذهبه واعتقاده من
حدیث کی تو ہم حنفیہ امیدوار ہین اللہ تعالی سی اسکی کہ ہر شخص جو ہی مذہب ابو حنیفہ پر اور اعتقاد ابو حنیفہ
ذلک القبیل اعتمادا علی ذلک الحدیث **باب کون ابی حنیفة زین**
اسی قبیل سی ہے واسطی اعتماد کی اس حدیث رسولخدا صلعم پر باب ہی اس امر کا کہ ابو حنیفہ مزین
الدین لا مثل له من ائمة المذاهب قال العلامة ابن حجر
دین کا ہی باین طور کہ ہین کوئی شخص مثل اونکی ائمہ مذہب کیسی کہا علامہ ابن حجر
المکی المحدث الشافعی فی الخیرات الحسان فی ترجمة ابی حنیفة النعمان ومما
مکی محدث شافعی المذہب نے خیرات الحسان نے ترجمہ ابی حنیفہ النعمان مین مگر بعض اون
یصلح للاستدلال به علی عظم شان ابی حنیفة ما روی عنه علیه الصلوة
حدیثون کے صلاح استدلال کی ہین عظم شان ابو حنیفہ پر وہ حدیث ہی کہ مروی ہی علیہ الصلوة

والسلام انه قال ترفع زينة الدنيا سنة خمسين ومائة ومن ثم قال شمس

والسلام سی کہ فرمایا کہ اوٹھہ جاویگی زینت دنیا کے سنہ ایک سو پنچاس مین اسی لئی کہا شمس

الائمة الكردري ان هذا الحديث محمول على ابي حنيفة لانه مات تلك

الائمہ کردری نی کہ یہہ حدیث محمول ہی ابو حنیفہ پر اسلئے کہ وہ فوت ہوا ہے اس

السنة انتهى فذلك ظاهر لا شك فيه لان الصحابة كلهم ماتوا قبل

برس مین تمام ہوا پس یہہ قول ابن حجر اور کردری کا ظاہر ہی بلا شک کیونکہ صحابہ سب کے سب فوت ہو گئی پہلی

تلك السنة وكذلك التابعون المشهورون بالاجتهاد كالزهري والشعبي

اس برس کی اور اسی طرح تابعین جو مشہور ہین بالاجتہاد مانند زہری اور شعبی

وابن سيرين ومكحول والفقهاء السبعة وهم سعيد بن المسيب وعروة بن

اور ابن سیرین اور مکحول کی اور فقہاء سبعہ کے کہ وہ یہہ ہین سعید بن المسیب اور عروہ بن

الزبير وخارجة بن زيد وسليمان بن يسار وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة

الزبیر اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ

بن مسعود وسالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنهم

بن مسعود اور سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہم

وغيرهم ماتوا قبل ذلك وكذلك تبع التابعين المشهورون بالاجتهاد

وغیرہ کے یہہ سب کے سب فوت ہوی ہین پہلی اس برس سے اور اسی طرح تبع تابعین جو مشہور ہین ساتہہ اجتہاد

والفتوى كالاوزاعي والثوري ومالك وغيرهم رضي الله عنهم اجمعين

اور فتوی کی مانند اوزاعی اور ثوری اور مالک وغیرہ کے رضی اللہ عنہم اجمعین

ماتوا بعد ذلك فحاصله انه لم يمت احد من الائمة المجتهدين المشهورين

یہہ سب کے سب فوت ہوی ہین بعد برس کی پس حاصل کلام کا یہہ کہ نہین فوت ہوی کوئی شخص ائمہ مجتہدین سی جو مشہور ہین

بالفضل والفتوى بين اهل الاسلام تلك السنة الا ابا حنيفة رضي الله

ساتہہ اجتہاد اور فتوی کی درمیان اہل اسلام کی اس برس مین سوای ابو حنیفہ رضی اللہ

تعالی عنه فکان هو مصداق هذا الحدیث الشریف فکان زینة اهل الدنیا

تعالی عنه کی پس سوا ابوحنیفہ مصداق اس حدیث شریف کا پس ہوا ابوحنیفہ زینت اہل دنیا کے

لانه تزین اهل الدنیا بالفقهاء والعلماء لکونهم منوری احکامهم فتزینت

کیونکہ مزین ہوتی ہین اہل دنیا ساتھہ فقہا اور علما کے کیونکہ وہ منور اور بانی اونکی احکام کی ہین اور احکام اونکی اونکی نور ہین

وتجلت بها اهلها کما تزین السماء الدنیا بالکواکب والنجوم لکونها منورة

اور تجلی ہوی ساتھہ اونکی اہل اونکی جیسا کہ مزین ہی آسمان دنیا کا ساتھہ کواکب اور نجوم کے کیونکہ وہ منور او رزیور ہین

اجرامها فتزینت وتجلت بها اجرامها لهذا قال ابن حجر العسقلانی فی التقریب

اونکی اجرام کی پس مزین اور تجلی ہوی ساتھہ اونکی اجرام اونکی لہذا کہا ابن حجر عسقلانی نی تقریب مین

محمد بن اسماعیل البخاری امام الدنیا فی ثقة الحدیث انتهی فلذا قال

کہ محمد بن اسماعیل بخاری امام دنیا کا ہے مضبوطے حدیث مین تمام ہوا لہذا کہا

امام ائمة اهل الحدیث المروی عنه فی الصحاح الستة عبدالله بن

امام ائمہ اہل حدیث کی نی جو مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے اور نام اوسکا عبداللہ بن

المبارك شعر لقد زان البلاد ومن علیها + امام المسلمین ابوحنیفة +

المبارک ہی مضمون اس حدیث کا کہ تحقیق مزین کیا بلاد اسلام کو اور اہل اونکی کو امام اہل اسلام نی یعنی ابوحنیفہ نے

باحکام واثار وفقه + کایات الزبور علی صحیفة + انتهی فکان ابوحنیفة

ساتھہ احکام کی اور مسائل صحابہ اور مسائل فقہ کے واضح اور بین مانند وضاحت آیات زبور کے جو مکتوب ہی صحیفہ داود علیہ السلام سے تمام

لامثل له فی تزیین الدین سوی المهدی علیه السلام لانه فی حکم الاستثناء

کہ نہین اوسکی مثل مزین اور تجلی کرنی دین مین سوای مہدی علیہ السلام کی کیونکہ وہ حکم استثنا مین ہے

بالنصوص باب کون ابی حنیفة سراج امة رسول الله

ساتھہ نصوص کی باب ہی اس امر کا کہ ابوحنیفہ سراج ہے امت رسول خدا

صلی الله علیه وسلم قال الخوارزمی فی مسنده اخبرنی الشیخ

صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا خوارزمی نی اپنی مسند مین کہ خبر دی مجکو شیخ

سوا ابوحنیفہ زینت

سوای مہدی علیہ السلام کی ابوحنیفہ کی امثل نہین

المعمر احمد بن المفرج بن سلمة قال انبانی الحافظ ابو القاسم علی بن الحسین
معمر احمد بن مفرج بن سلمہ نی اونکو خبردی حافظ ابو القاسم علی بن حسین
بن هبة الله عن ابی الفرج سعید بن ابی الرجاء الصیرفی قال اخبرنا
بن ہبۃ اللہ نے وہ ابی الفرج سعید بن ابو الرجاء صیرفی سے اونکو خبردے
ابو الرجاء الحسین بن محمد بن احمد الاسکاف قال اخبرنا ابو عبد الله محمد
ابو الرجا حسین بن محمد بن احمد اسکاف نی اونکو خبردی ابو عبد اللہ محمد نے
بن اسحاق بن منده قال اخبرنا الاستاذ ابو محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب الحارثی
بن اسحاق بن مندہ نی اونکو خبردی استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثے نے
قال اخبرنا محمد بن ابی الحسن صاحب الامان قال حدثنا بشر بن الولید قال
اونکو خبردی محمد بن ابی الحسن صاحب الامان نی اونکو حدیث کی بشر بن الولید نی اونکو
حدثنا ابو یوسف قال لقینی الاعمش فقال صاحب هذا الفتوی یخالف
حدیث کی ابو یوسف نی کہ ملاقات کی میری اعمش نے پس کہا کہ صاحب اس فتوی کا مخالف ہوا
عبد الله بن مسعود قال قلت له فیما یخالفه قال قال عبد الله بن مسعود
عبد اللہ بن مسعود کے کہا ابو یوسف نی کہ کہا میں اعمش کو کہ کس میں مخالف ہوا ابو حنیفہ عبد اللہ بن مسعود کو
بیع الامة طلاقها وصاحبك یقول لیس بیع الامة طلاقها فاین
کہ بیع لونڈی کی طلاق لونڈی کی ہی اور صاحب تیرا کہتا ہی کہ نہیں بیع لونڈی کی طلاق اوسکی کہاں ہے
حدیث ذلك قلت له انت حدثتنا عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة
حدیث اسکی کہا میں اعمش کو کہ آپنی حدیث کی ہمکو ابراہیم سی وہ اسود سے وہ عائشہ
بنت الصدیق ان النبی صلی الله علیه وسلم خیر بریرة فلو کان بیع
بنت صدیق سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تخییر دی ہی بریرہ کو پس اگر ہوتی بیع
الامة طلاقها لما خیرها النبی صلی الله علیه وسلم فقال الاعمش یا
لونڈی کی طلاق اسکی تو نہ خیار دیتی اوسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا اعمش نے کہ ای

يعقوب بهذا في هذا قال نعم قال ابو محمد في رواية اخرى ان الاعمش قال

يعقوب يہہ حديث اس مسئلہ مین ہی کہا ابو یوسف نی کہ ہان کہا ابو محمد نی روایت اور مین کہ اعمش نی کہا

ان اباحنيفة يحسن المعرفة بمواضع الفقه الدقيقة يراها في ظلمة

کہ ابو حنیفہ خوب جانتا ہی مواضع فقہ کو جو دقیق ہین دیکہتا ہے اونکو اندہیری

اماكنها من فسيح ضوء قلبه حيث قال صلى الله عليه وسلم هو سراج امتي

مکانون مین خوب روشنی قلب کی سی جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ ابو حنیفہ

انتهى فذلك الحديث مقبول ليس بموضوع كما سيأتي يدل على كون الامام

تمام ہوا پس یہہ حدیث مقبول ہی نہ موضوع جیسا کہ عنقریب آویگا دال ہی اسپر کہ امام

الاعظم سراج الامة وامام الائمة فذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله

اعظم ابو حنیفہ سراج امت کے اور امام ائمہ کے ہین اور یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے

ذو الفضل العظيم فلله در القائل حيث قال هذين البيتين +

اللہ صاحب فضل عظیم کا ہے پس اللہ کی لئے ہے خیر کثیر قایل کا جبکہ کہی اوسنی یہہ دو بیت

رسول الله قال سراج ديني + وامتي الهداة ابو حنيفة

رسول اللہ نی فرمایا کہ سراج دین میریکا اور امت میری کا ابو حنیفہ ہے

غدا بعد الصحابة في الفتوى + لاحمد في شريعته خليفة +

اور ہوا بعد صحابہ کے بیچ فتوے کے شریعت رسول اللہ کے خلیفہ

باب كون ابي حنيفة اثر دعاء علي بن ابي طالب

باب ہے اس امر کا کہ ابو حنیفہ اثر ہی دعاء حضرت علے بن ابی طالب

رضي الله تعالى عنه قال الامام النووي في تهذيب الاسماء

رضی اللہ تعالے عنہ کا کہا امام نووی نی تہذیب الاسماء مین

روى الخطيب باسناده نا اسماعيل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن

روایت کی ہی خطیب نی اپنی اسناد سی کہ خبر دی ہمکو اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ بن ثابت بن

چراغ امت میری کا ہے

اور امام

النعمان بن المرزبان من ابناء فارس الاحرار والله ما وقع علینا رق
نعمان بن مرزبان نے کہ جو ابناء فارس سے ہیں اور احرار ہیں قسم ہے اللہ کی نہیں واقع ہوا ہم پر رق
قط ولد جدی سنة ثمانین وذهب ثابت الی علی بن ابی طالب رضی الله
کبھی پیدا ہوا دادا میرا سنہ اسّی میں اور گیا ثابت طرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنه وهو صغیر فدعا له بالبرکة فیه وفی ذریته ونحن نرجو من الله
عنہ کی اس حال میں کہ وہ لڑکی تھے پس دعا کی حضرت علی نے اوسکو برکت کی اوسمیں اور اوسکی ذریت میں سو ہم امید رکھتے ہیں اللہ
تعالی ان یکون قد استجاب ذلك من علی بن ابی طالب رضی الله عنه فینا
کہ ہوئی مقبول یہہ دعا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہم میں
انتهی وقال ابن خلکان فی تاریخه عن الخطیب ان حفید ابی حنیفة
تمام ہوا اور کہا ابن خلکان نے تاریخ اپنی میں خطیب سے کہ پوتے ابوحنیفہ کے نے
قال انا اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان
کہا کہ خبر دی ہمکو اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ بن ثابت بن نعمان بن مرزبان نے
من ابناء فارس الاحرار والله ما وقع علینا رق قط ولد جدی ابوحنیفة
کہ جو ابناء فارس سے ہیں اور حر ہیں کہ واللہ نہیں واقع ہوئی ہم پر رق کبھی پیدا ہوا دادا میرا ابوحنیفہ
سنة ثمانین وذهب ثابت الی علی بن ابی طالب رضی الله عنه وهو صغیر
سنہ اسّی میں اور گیا ثابت طرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس حال میں کہ وہ صغیر سن تھا
فدعا له بالبرکة فیه وفی ذریته ونحن نرجوا ان یکون الله تعالی قد استجاب
پس دعا کی حضرت علی نے اوسکو برکت کی اوسمیں اور اوسکی ذریت میں اور ہم امیدوار ہیں اللہ تعالی سے کہ ہوئی مقبول دعا
لعلی رضی الله فینا والنعمان بن المرزبان ابو ثابت هو الذی اهدی
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہم میں اور نعمان بن مرزبان باپ ثابت کے وہ وہ شخص ہے کہ تحفہ دیا
لعلی رضی الله الفالوذج فی یوم مهرجان فقال علی رضی الله عنه مهرجونا
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فالودہ کا دن مہرجان کی اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیشہ دیا کرو

کل یوم کذا انتہی وقال محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی جامع الکتاب
دن مہرجان کے تمام ہوا اور کہا محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی نی جو جامع اور مصنف ہے کتاب کا
المشہور بمشکوۃ المصابیح فی کتاب اسماء الرجال وذہب ثابت الی علی رض
جو مشہور ہی بمشکوۃ المصابیح اپنی کتاب اسماء الرجال مین کہ گیا ثابت طرف حضرت علی رض کے
وھو صغیر فدعا لہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ انتہی وقال ابن حجر فی القلائد
اس حال مین کہ وہ صغیر تھا پس دعا کی حضرت علی نی اوسکو برکت کی وسمین اور اوسکی ذریت مین تمام ہوا اور کہا ابن حجر نے بیچ
قال اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفۃ ذہب والد ثابت جد ابی حنیفۃ بابنہ
کہ کہا اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ نے کہ لے گیا والد ثابت کا یعنی دادا ابو حنیفہ کا بیٹی اپنی
ثابت الی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ وھو صغیر واہدی الیہ
ثابت کو طرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی اور ثابت صغیر تہا اور تحفہ دیا حضرت علی کو
الفالوذج فی یوم النیروز فدعا لثابت بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ انتہی وقال
فالودہ کا دن نوروز کی پس دعا کی حضرت علی نی ثابت کو برکت کے اوسمین اور اوسکی ذریت مین تمام ہوا اور کہا
علاؤ الدین فی الدر المختار وقد ثبت ان ثابتا والد الامام ادرک الامام
علاؤ الدین نی در المختار مین کہ تحقیق ثابت ہوئی یہہ بات کہ ثابت والد امام ابو حنیفہ کے نے پایا حضرت
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فدعا لہ ولذریتہ بالبرکۃ انتہی وقال شاہ
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پس دعا کی اوسکو اور اوسکی ذریت کو برکت کی تمام ہوا اور کہا شاہ
عبد العزیز الدہلوی فی تحفۃ الاثنا عشریۃ فی التعصب الثالث عشر من
عبد العزیز دہلوی نی تحفہ اثنا عشریہ کے تعصب تیرہوین مین جو
الفصل الثانی من الباب الحادی عشر وصحبۃ وتلمذ واخذ علم وطریقہ
فصل ثانی سی ہی اور وہ فصل ثانی باب گیارہوین سی ہی کہ صحبت اور تلمذ اور اخذ علم اور طریقہ کا
کرنا ابو حنیفہ بامام محمد باقر وبامام جعفر صادق علیہما السلام وبازید
ہوا ابو حنیفہ ساتھ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام اور زید

ہے قلائد مین

بن علی بن الحسین علیہ السلام ثابت است مستغنی است از بیان

بن علی بن الحسین علیہ السلام کے رکھتا ہے ثابت ہی اور مستغنی ہے بیان سے

ویپں را ابوحنیفہ کہ ثابت نام داشت در صغر سن ہمراہ پدر خود زیارت

اور باپ ابو حنیفہ کا کہ ثابت نام اوسکا ہے صغر سن مین ہمراہ باپ اپنی کے زیارت

امیر المومنین حاصل نمودہ وحضرت امیر رضی اللہ عنہ در حق او

حضرت علی امیر المومنین کی حاصل کی اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے اوسکی حق مین

دعای برکت اولاد فرمودہ بموجب دعاء او ابوحنیفہ بوجود امدہ انتہی

دعای برکت اور اوسکی اولاد کی فرمائی بموجب دعا حضرت علے کے ابو حنیفہ پیدا ہوا تمام ہوا

ثم لا یخفی ان ذلک الدعاء کان خارقا للعادۃ لان عادۃ اھل الفضل

مخفی نرہی کہ یہہ دعا حضرت علی کی خرق عادت تہی اسواسطی کہ عادت اہل فضل کی یہہ ہے

ان یدعوا للصبیان بالبرکۃ ومزید الحیوۃ والصلاح فاختیارہ لفظ فی

کہ دعا کرتی ہین لڑکونکو برکت اور درازی عمر اور نیک بختی کی پس اختیار کرنا حضرت علی کا دعا مین

ذریتہ خرق للعادۃ اشارۃ الی وجود ذلک الامام المعہود فقد حصل

ذریتہ کو خرق عادت ہی واسطی اشارہ وجود اس امام معہود الذہن کے پس حاصل ہوا

مما ذکران والد الامام ادرک الامام وھو صغیر فدعا لہ ولذریتہ فکان

ما ذکر سی یہہ کہ والد امام ابو حنیفہ کے نے پایا حضرت علے کو اس حال مین کہ صغیر تہا پس دعا کی حضرت علی نے اوسکے

اجل ائمۃ المذاھب فی الدین ببرکۃ دعائہ رضی اللہ عنہ باب کون

اجل ائمہ مذاہب کا دین مین ساتہہ برکت دعا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے باب ہی اس امر کا کہ

ابی حنیفۃ محیی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو حنیفہ محیی سنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے

قال قاضی القضاۃ ابو المؤید محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی فی مسندہ

کہا قاضی قضاۃ ابو المؤید محمد بن محمود بن محمد خوارزمی نے اپنے مسند مین

انبانی الصدر الکبیر شرف الدین احمد بن موئید بن موفق بن احمد المکے
کہ خبر دی مجکو صدر کبیر یعنی شرف الدین احمد بن موید بن موفق بن احمد مکے
الخوارزمی عن جدہ صدر الائمۃ ابی المؤید الموفق ابن احمد المکے عن
خوارزمی نے وہ جدا پنے سے صدر الائمہ ابوالموید موفق بن احمد مکے سے وہ
عبد الحمید بن احمد البرانقی عن الامام محمد بن اسحاق السراجی الخوارزمی
عبد الحمید بن احمد برانقی سے وہ امام محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی سے
عن ابی جعفر عمر بن احمد الکرابسی عن ابی الفتح محمد بن الحسن الناصحی عن
وہ ابی جعفر عمر بن احمد کرابسی سے وہ ابو الفتح محمد بن حسن ناصحی سے وہ
الزاهد ابی محمد الحسن بن علی عن ابی سهیل عبد الحمید بن محمد الطوافی
زاہد ابو محمد حسن بن علی سے وہ ابو سہیل عبد الحمید بن محمد طوافی سے
عن ابیه عن ابی القاسم یونس بن طاهر البصری عن ابی نصر احمد
وہ اپنے باپ سے وہ ابو القاسم یونس بن طاہر بصری سے وہ ابو نصر احمد
بن الحسین الادیب عن ابی سعید احمد بن محمد بن بشر عن محمد بن یزید
بن حسین ادیب سے وہ ابو سعید احمد بن محمد بن بشر سے وہ محمد بن یزید سے
عن سعید بن بشر عن حماد عن رجل عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول
وہ سعید بن بشر سے وہ حماد سے وہ ایک رجل سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ فرمایا رسول
الله صلی الله علیه وسلم سیظهر من بعدی رجل یعرف بابی حنیفة
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عنقریب ظاہر ہوگا بعد میری ایک رجل کہ معروف ہوگا نام ابو حنیفہ
یحیی الله سنتی علی یدیه وقال اخبرنی المشائخ الثلثة شرف الدین
کہ زندہ کریگا اللہ تعالی سنت میری کو اوسکے ہاتھ پر اور کہا خوارزمی نے کہ خبر دی مجکو تین مشائخ نے یعنی شرف الدین
الحسن بن ابراهیم وشرف الدین ابو محمد عبد العزیز الانصاری وعز الدین
حسن بن ابراہیم اور شرف الدین ابو محمد عبد العزیز انصاری اور عز الدین

عبدالرزاق کلهم عن ابی الیمن زید بن الحسین الکندی عن ابی منصور
عبدالرزاق نی وہ سب ابوالیمن زید بن حسین کندے سے وہ ابو منصور
عبدالرحمن بن محمد القزاز عن احمد بن علی عن ابی الحسن احمد بن عمر
عبدالرحمن بن محمد قزاز سی وہ احمد بن علی سی وہ ابوالحسن احمد بن عمر
بن روح عن ابی بکر محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسی القطیعی عن ابی احمد
بن روح سی وہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسے قطیعے سے وہ ابواحمد
محمد بن حامد عن محمد بن عبداللہ السلمی عن سلیمان بن قیس عن ابی
محمد بن حامد سے وہ محمد بن عبداللہ سلمی سی وہ سلیمان بن قیس سی وہ ابو
العلاء بن هاجر عن ابان بن ابی عیاش عن انس بن مالک قال قال
العلاء بن ہاجر سی وہ ابان بن ابو عیاش سی وہ انس بن مالک سی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاتی من بعدی رجل یقال له النعمان
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہی کہ آویگا بعد میری ایک رجل کہا جائیگا اوسکو نعمان
بن ثابت ویکنی اباحنیفة لیحیین اللہ سنتی علی یدہ واخرجه الحافظ
بن ثابت اور کنیت اوسکی ابوحنیفہ البتہ زندہ کریگا اللہ سنت میری کو اوسکی ہاتھہ پر اور روایت کیا
ابوعبداللہ الحسین بن محمد بن خسرو عن ابی الحسن احمد بن عمر بن روح
ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نی ابوالحسن احمد بن عمر بن روح سے اوس
کما اخرجناه واخرجه الحافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب فی
جیسا ہمنی روایت کیا اوسکو اور روایت کیا اوسکو حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے
تاریخه عن ابی الحسن احمد بن روح کما اخرجناه واخرجه القاضی ابوبکر
اپنی تاریخ مین ابوالحسن احمد بن روح سی اوس سند سی جیسا ہمنے روایت کیا اوسکو اور روایت کیا اوسکو
محمد بن عبدالباقی عن ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب عن احمد بن
محمد بن عبدالباقی نی ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب سے اوسنے احمد بن

عمر بن روح باسناده کما اخرجناه انتهی فذلک الحدیث وان کان فی
عمر بن روح سے اوس اسناد اپنی سی جیسا کہ ہمنے روایت کیا اوسکو تمام ہوا پس یہہ حدیث اگرچہ ہی اوسکی
طریقه الاول سعید بن بشر روی عنه ابو داؤد فی سننه وهو مجهول
طریق اول مین سعید بن بشر کہ مروی عنہ ابو داؤد کا ہے اوسکی سنن مین اور وہ مجہول ہے
وفی طریقه الثانی ابان بن ابی عیاش روی عنه ابو داود فی سننه وهو
اور اوسکی طریق ثانی مین ابان بن ابو عیاش ہے کہ مروی عنہ ہی ابو داؤد کا اوسکی سنن مین اور وہ
متروک لکنه مقبول فی المناقب لان غایة ما فی الباب انه ضعیف والحدیث
متروک ہی لیکن وہ مقبول ہی مناقب مین اسواسطی کہ غایة الامر یہہ ہی کہ وہ ضعیف ہے اور حدیث
الضعیف مقبول فی نحو المناقب عندهم مع ان طرقه متعددة مضمونه
ضعیف مقبول ہی مناقب مین نزدیک اونکے باوجودیکہ طرق اس حدیث کے متعدد ہین
مؤید بالاحادیث الصحیحة والیه اشار الامام جعفر الصادق قال
مؤید ہی ساتھہ احادیث صحیحہ کے اور طرف اسی حدیث کے اشارہ کیا امام جعفر صادق عٰ نے کہا
شاه عبد العزیز الدهلوی فی تحفة الاثنا عشریة فی خاتمة الباب
شاہ عبد العزیز دہلوی نے اپنی تحفہ اثنا عشریہ کے خاتمہ باب
الحادی عشر اگر روایات اهل سنت را درین باب اعتبار نکنند روایات
گیارہوین مین کہ اگر روایات اہل سنت کو اس باب مین اعتبار نکرین وہ اہل تشیع
امامیه البته مقبول است روی ابو الحسن بن علی باسناده قال دخل
امامیہ کی البتہ مقبول ہونگی روایت کی ہی ابو الحسن بن علی نی اپنی اسناد سی کہ کہا داخل ہوا
ابو حنیفة علی ابی عبد الله علیه السلام فلما نظر الیه الصادق قال
ابو حنیفہ رض ابو عبد اللہ علیہ السلام پر پس جبکہ دیکھا اوسکو صادق امام جعفر نی تو کہا
کانی انظر الیک وانت تحیی سنة جدی بعد ما اندرست وتکون مفزعا
گویا کہ میں دیکھتا ہوں مین تجکو کہ تو زندہ کرنے والا ہے سنت رسول خدا صلعم کو بعد کہنہ ہونیکے اور

لکل ملهوف وغیاثا لکل مهموم بك یسلك المتحیرون اذا وقفوا و
ہر مظلوم اور مضطر کا اور غیاث ہر مہموم کا ساتھہ تیری چلینگے متحیر لوگ جبکہ ٹھیرینگے اور
تھدیہم الی اوضح الطریق اذا تحیروا فلك من الله العون والتوفیق حتی
ہدایت کریگا تو اون کو طرف نہایت واضح طریق کے جبکہ متحیر ہونگی پس واسطے تیری الله سی مدد اور توفیق ہے
یسلك الربانیون بك الطریق انتہی واخرجه الخوارزمی فی مسنده باسناده
چلینگے ساتھہ تمہارے اہل الله تمام ہوا اور تخریج کے ہے اسکے خوارزمی نے اپنی مسند مین اسنادا اپنی سے
مثله بلا فرق فذلك مضمون ما صرح به شاه ولی الله والد شاه عبد
بغیر فرق کے پس یہہ مضمون بعینہ وہ جو تصریح کے ہے ساتھ اسکے شاہ ولی الله والد شاہ عبد
العزیز الدہلوی حیث قال فی فیوض الحرمین الشریفین عرفنی رسول
العزیز دہلوی کے نی جب کہا فیوض الحرمین الشریفین مین کہ معلوم کرایا مجکو رسول
الله صلی الله علیه وسلم ان فی المذهب الحنفی طریقة انیقة ہی اوفق الطرق
خدا صلے الله علیه وسلم نے کہ مذہب حنفے ہے مذہب پسندیدہ وہ موافق تر اور تمام سے
بالسنة المعروفة التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری واصحابه انتہی فلذا قال الامام
سنت معروفہ کو جو جمع اور منقح ہوی زمانہ بخاری اور اصحاب بخاری مین تمام ہوا لہذا کہا امام
الربانی المجدد الالف الثانی شیخ الشیوخ الشیخ احمد السرہندی فی
ربانی مجدد الف ثانی شیخ الشیوخ شیخ احمد سرہندے نے
مکتوباته فی الجلد الثانی بی شائبه تکلف وتعصب گفته می شود که
اپنی مکتوبات کے جلد ثانے مین کہ بغیر شائبہ تکلف اور تعصب کے کہا جاتا ہے کہ
نورانیت مذهب حنفی بنظر کشفی دریای عظیم می نماید وسائر
نورانیت مذہب حنفے کے بنظر کشفے دریای عظیم دکھلائے دیتا ہے اور باقی
مذاهب برنگ جداول وحیاض نظر می اید انتهی فقد حصل مما
مذاہب مانند نالیون اور حوضون کے نظر آتی ہین تمام ہوا پس حاصل ہوا ما

مما ذكر من الاحاديث الصحيحة والمقبولة ان الامام الاعظم ابا حنيفة رضی

ماذکر احادیث صحیحہ اور مقبولہ مذکورہ سی کہ امام اعظم یعنی ابو حنیفہ رضی

الله عنه كان بمحل من العلم والفقه والاجتهاد واصابة الرای بعد الصحابة

اللہ عنہ ہے ایسے محل علم اور فقہ اور اجتہاد اور اصابت رای مین بعد صحابہ کے

لا يدركه احد كما صرح به الامام احمد بن حنبل رضی الله عنه حيث قال

کہ نہین پاتا ہی کوئی شخص جیسا کہ تصریح کی ہے اسکی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے جبکہ کہا انہوں نے

فی حقه انه رضی الله عنه كان بمحل من العلم والورع والزهد وايثار

اوسکے حق مین کہ وہ رضی اللہ عنہ ہی محل علم اور ورع اور زہد اور ایثار

الاخرة لا يدركه احد ذكره ابن حجر وغيره من ثبات العلماء نقله

آخرت کی قدر کہ نہین ہو سکتا اوسکو کوئی شخص ذکر کیا اسکو ابن حجر وغیرہ نے جو مضبوط علما سے ہین نقل کیا

الشامی فی شرح الدر المختار فذلك بعينه مضمون ما قال الامام الشافعی

شامی فی شرح در المختار مین پس یہہ بعینہ مضمون اوس قول کا ہی جو کہا امام شافعی نے

ان الناس كلهم عيال ابی حنيفة فی الفقه ذكره العلماء فی كتبهم

کہ سب لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہین فقہ مین ذکر کیا اوسکو علمانے اپنی کتب مین

فلذا قال امام ائمة المحدثين واجلة تبع التابعين عبد الله ابن المبارك

لہذا کہا امام ائمہ محدثین اور اجلہ تبع تابعین یعنے عبد اللہ بن المبارک نے

ليس احد احق ان يقتدی به من ابی حنيفة لانه كان اماما تقيا

کہ نہین کوئی شخص کہ احق تر ہو متبوع ہونی مین ابو حنیفہ سے اسواسطے کہ وہ ہی امام پرہیزگار

نقيا ورعا عالما فقيها كشف العلم كشفا لم يكشفه احد انتهى ذكره

پاک صاف متقی عالم فقیہ کہ کہولا علم کو ایسا کہولنا کہ نہین کہولا اوسکو کسی نے تمام ہوا ذکر کیا اسکو

الشامی فی شرح الدر المختار فلذا صار اهل خير القرون على

شامی فی شرح در المختار مین لہذا ہو گئے اہل خیر القرون کے

علی فقہہ کما صرح بہ رئیس المحدثین صاحب الجرح والتعدیل معاصر
اوپر فقہ ابو حنیفہ کے جیسا کہ تصریح کے ہے اسکے رئیس المحدثین صاحب جرح اور تعدیل جو ہم عصر
الامام احمد بن حنبل یحیی ابن معین حیث قال القراءۃ عندی قراءۃ
امام احمد بن حنبل کا ہے یعنے یحیی بن معین نے جبکہ کہا اونسے کہ قراءۃ مختار نزدیک میرے قراءۃ
حمزۃ والفقہ فقہ ابی حنیفۃ وعلی ھذا ادرکت الناس انتھی ذکرہ
حمزہ کے ہے اور فقہ مختار نزدیک میری فقہ ابو حنیفہ کے ہے اور اسی پر پایا مینے لوگونکو تمام ہوا ذکر کیا اسکو
ابن خلکان فی تاریخہ وغیرہ بیان المناقب الثابتۃ
ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں اور اوروں میں بیان ہی مناقب کا جو ثابت ہیں
بالنقول المقبولۃ ؛ باب مدح الامام الشافعی
ساتھ نقول مقبولہ کے باب ہے اس امر کا کہ مدح کی ہے امام شافعی
وغیرہ بمزید الفقہ قال الامام الشافعی ان الناس
وغیرہ نے ابو حنیفہ کے ساتھ مزید فقہ کے اوروں سے کہا امام شافعی نے کہ سب لوگ
عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ ذکرہ ثقات العلماء المذکورین وقال
عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ میں ذکر کیا اسکو راسخین علما مذکورین نے اور کہا
فی الدر المختار والطحطاوی والشامی وتنویر الصحیفۃ فی مناقب
درمختار اور طحطاوی اور شامی اور تنویر الصحیفہ نے مناقب
ابی حنیفۃ قال عبد اللہ بن المبارک ؛ لقد زان البلاد ومن علیھا
ابی حنیفہ میں کہ کہا عبد اللہ بن المبارک نے کہ تحقیق زینت کیا بلاد اور اہل بلاد کو
امام المسلمین ابو حنیفہ ؛ باحکام واثار وفقہ ؛ کآیات
امام المسلمین نے یعنی ابو حنیفہ نے ساتھ احکام کے اور مسائل صحابہ اور مسایل مطلقہ کے واضح
الزبور علی صحیفہ ؛ فما فی المشرقین لہ نظیر ؛ ولا فی المغربین
زبور کے اور صحیفہ کے نہیں مشرقین میں کوئی اوسکے نظیر اور نہ مغربین

ولا بکوفة + یبیت مشمرا اسهر اللیالی + وصام نهاره لله خیفة
اور نہ کوفہ مین رات گذارتا ہی شمر ہوکر جاگتا ہی راتونکا اور صائم رہتا دنکو اللہ کی لئی خایف ہوکر
رایت لعائبین له سفاها + خلاف الحق مع حجج ضعیفه + وقد قال
دیکہتا ہون مین عائبین ابو حنیفہ کو بیوقوف اور خلاف حق ساتہہ دلیلون واہیہ کے اور تحقیق کہا
ابن ادریس مقالا + صحیح النقل فی حکم لطیفه + بان الناس فی
ابن ادریس نی قول نقل مین صحیح اور حکم مین لطیفہ ہے کہ لوگ
فقه عیال + علی فقه الامام ابی حنیفه + انتهی قوله ولا بکوفة هی
فقہ مین عیال ہین فقہ امام ابو حنیفہ کے تمام ہوا قول اوسکا کہ نہ کوفہ مین یہہ کوفہ
دار العلم ومجمع الفضلا وقبة الاسلام ودار هجرة المسلمین قال
داری علم کا او جگہہ جمع ہونی فضلا کے اور قبہ ہی اسلم کا اور دار ہی ہجرت اہل اسلام کا کہا
الامام النووی فی شرح مسلم فی باب القراءة فی الظهر والعصر
امام نووی نی شرح مسلم کے باب قراءت فی الظہر والعصر مین
الکوفة هی البلدة المعروفة وهی دار العلم ومحل الفضلاء بناها عمر بن
کہ کوفہ یہہ شہر ہے معروف اور یہہ دار ہے علم کا اور جگہہ ہے فضل کے بنایا اوسکو عمر بن
خطاب انتهی وقال فی القاموس الکوفة مدینة العراق الکبری وقبة
خطاب نی تمام ہوا اور کہا قاموس مین کہ کوفہ شہر ہی اہل عراق کا بڑا اور قبہ ہی
الاسلام ودار هجرة المسلمین وکانت منزل نوح علیه السلام انتهی وقال
اسلام کا اور دار ہی ہجرت اہل اسلام کا اور تہا وہ مسکن نوح علیہ السلام کا تمام ہوا اور کہا
ابن حجر المکی وهو من اجلة الشافعیة قال الشافعی رض من اراد ان
ابن حجر مکی نی کہ وہ اجلہ شافعیہ کا ہی کہ کہا امام شافعی نے کہ جو شخص کہ ارادہ کرے یہہ کہ
یتبحر فی الفقه فهو عیال علی ابی حنیفة فانه ممن وفق له الفقه هذا
متبحر عظیم ہوجای فقہ مین وہ عیال ہی ابو حنیفہ کا کیونکہ وہ اون شخصون سی ہی جنکو دی گئی فقہ یہہ

روایۃ حرملۃ عنہ وروایۃ الربیع عنہ ان الناس عیال فی الفقہ علی ابی حنیفۃ

روایت ہی حرملہ کی امام شافعی سی اور روایت ربیع کے امام شافعی سے کہ لوگ عیال ہین فقہ مین ابو حنیفہ کے

ما رایت احد افقہ منہ وجاء عنہ ایضا من لم ینظر فی کتبہ لم یتبحر فی

ہنین دیکہا مینی کسی کو کہ افقہ ہو ابو حنیفہ سی اور یہی آیا ہی امام شافعی سی کہ جو شخص نکہی کتب ابی حنیفہ کو تو نہ متبحر

العلم ولا یتفقہ انتہی ذکرہ الشامی فی شرح الدر المختار وقال الملا علی

علم مین اور نہ فقیہ تمام ہوا ذکر کیا اسکو شامی نی شرح در المختار مین اور ملا علے

القاری فی الرسالۃ المذکورۃ قال الشافعی الخلق کلہم عیال ابی حنیفۃ

قاری نی رسالہ مذکورہ مین کہ کہا امام شافعی نی کہ سب مخلوقات عیال ابو حنیفہ کے ہین

فی الفقہ وقال ومن لم ینظر فی کتب ابی حنیفۃ لم یتبحر فی الفقہ انتہی وقال

فقہ مین اور کہا امام شافعی نی کہ جو شخص کہ نہ دیکہی کتب ابو حنیفہ کو تو نہ ہو متبحر

الطحطاوی فی شرح الدر المختار قولہ والا کل الناس فقد روی الخطیب

طحطاوی نی شرح در المختار مین قول اوسکا والا کل الناس روایت کی ہی خطیب

عن الربیع قال سمعت الشافعی یقول الناس عیال علی ابی حنیفۃ فی الفقہ

ربیع سی کہ سنا مینی امام شافعی کو کہتی ہوئی کہ لوگ عیال ہین ابو حنیفہ کے فقہ مین

وروی الخطیب عن حرملۃ بن یحیی قال سمعت محمد بن ادریس الشافعی

اور روایت کی ہی خطیب نی حرملہ بن یحیی سی کہ کہا سنا مینی محمد بن ادریس شافعی کو

یقول الناس عیال علی ابی حنیفۃ وکان ابو حنیفۃ ممن وفق لہ الفقہ

کہتی ہوی کہ لوگ عیال ہین ابو حنیفہ کے اور تہا ابو حنیفہ اون شخصون سی کہ توفیق دی گئی

ذکرہ السیوطی فی تبییض الصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفۃ انتہی وقال صاحب

ذکر کیا اسکو سیوطی نی تبییض صحیفہ نے مناقب ابو حنیفہ مین تمام ہوا اور کہا صاحب

البحر الرایق فی الاشباہ قال الامام الشافعی من اراد ان یتبحر فی الفقہ

بحر الرایق نی اشباہ مین کہ کہا امام شافعی نے جو شخص ارادہ کرے تبحر کا فقہ

فلینظر الی کتب ابی حنیفة کما نقله ابن وهبان عن حرملة انتهی قال صاحب
تو دیکھی کتب ابو حنیفہ کو جیسا کہ نقل کیا اسکو ابن وہبان نی حرملہ سی تمام ہوا اور کہا صاحب
المشکوٰة فی کتاب اسماء رجال الحدیث قال الشافعی من اراد ان یتبحر فی الفقه
مشکوٰۃ نے اپنی کتاب اسماء الرجال حدیث مین کہ کہا شافعی نی جو شخص ارادہ کری تبحر کا فقہ مین
فهو عیال علی ابی حنیفة انتهی وقال ابن طاهر صاحب مجمع البحار فی کتاب
وہ عیال ابو حنیفہ کا ہے تمام ہوا اور کہا ابن طاہر صاحب مجمع البحار نے کتاب
اسماء الرجال قال الشافعی من اراد ان یتبحر فی الفقه فهو عیال علی ابی حنیفة
اسماء الرجال مین کہ کہا امام شافعی نی جو شخص کہ ارادہ کری تبحر کا فقہ مین وہ عیال ہی ابو حنیفہ کا
انتهی وقال الحموی فی شرح الاشباه قال الحافظ الذهبی فی کتابه المسمی
تمام ہوا اور کہا حموی نی شرح اشباہ مین کہ کہا حافظ ذہبی نے اپنی کتاب مین جو مسمے
بالصحیفة فی مناقب ابی حنیفة ان المزنی روی عن الشافعی رح هذا
بنام صحیفہ کے مناقب ابی حنیفہ ہے کہ روایت کی گئی ہے امام شافعی رحمہ اللہ سے یہ روایت
الذی رواه حرملة انتهی فاعلم ان المزنی والربیع وحرملة بن یحیی اصحاب
جو روایت کیا اوسکو حرملہ نے تمام ہوا جان لی کہ مزنی اور ربیع اور حرملہ بن یحیی اصحاب
الامام الشافعی کما کان ابو یوسف ومحمد بن الحسن وعبد الله المبارک
امام شافعی کے ہین جیسا کہ ابو یوسف اور محمد بن حسن اور عبد اللہ بن المبارک
اصحاب الامام ابی حنیفة وقال فی الدر المختار قال الامام الشافعی
اصحاب امام ابو حنیفہ کے ہین اور کہا در المختار مین کہ کہا امام شافعی نے
من اراد الفقه فلیلزم اصحاب ابی حنیفة فان المعانی قد تیسرت لهم
جو شخص کہ ارادہ کری فقہ کا تو لازم پکڑے اصحاب ابو حنیفہ کو اسواسطے کہ معانی نصوص کی آسان کی
والله ما صرت فقیها الا بکتب محمد بن الحسن انتهی وقال الشامی فی
اللہ نہین ہوا مین فقیہ مگر بسبب کتب محمد بن الحسن کے تمام ہوا اور کہا شامی نے

شرح الدر المختار قوله والله ما صرت روی عن الشافعی انه قال ایقر حملت من

شرح در المختار مین قوله والله ما صرت روایت ہی امام شافعی سے کہ کہا اونہا یا مینی

علم محمد بن الحسن وقر بعیر کتبا وقال من الناس علی فی الفقه محمد قوله ما

علم محمد بن حسن سے کتب بوجھہ اونٹ کا اور کہا کہ معتمد علیہ کیا مجکو لوگون مین درباب فقہ امام محمد نی قوله

الناس یاکلون من خبزه روی الخطیب عن الربیع قال سمعت الشافعی

الناس یاکلون من خبزه روایت کی خطیب نے ربیع سے کہ سنا مینے امام شافعی کو

یقول الناس عیال علی ابی حنیفة فی الفقه کان ابو حنیفة ممن وفق

کہتی ہوی کہ لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہین فقہ مین تہا ابو حنیفہ اون شخصون سی کہ توفیق دی گئی ہے

له فی الفقه انتهی وقال الامام النووی الشافعی فی تهذیب الاسماء واللغات

اونکو فقہ مین تمام ہوا اور کہا امام نووی شافعی نے تہذیب الاسماء واللغات مین

وعن الشافعی قال الناس عیال ابی حنیفة فی الفقه انتهی وقال شاه

کہ مروی ہی امام شافعی سی کہ لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہین فقہ مین تمام ہوا اور کہا شاہ

ولی الله الدهلوی فی عقد الجید والاول اصح اذا لم یکن المفتی مجتهدا

ولی اللہ دہلوی نی عقد الجید مین کہ اول اصح ہے جبکہ نہو مفتی مجتہد

لانه کان ابو حنیفة اعلم زمانه حتی قال الشافعی رحمه الله الناس کلهم

اسواسطی کہ تہا ابو حنیفہ اعلم اپنی زمانہ کا حتی کہ کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے کہ سب لوگ

عیال ابی حنیفة فی الفقه انتهی وقال القاری فی الرسالة المذکورة فی

عیال ابو حنیفہ کے ہین فقہ مین تمام ہوا اور کہا قاری ملا علی نی رسالہ مذکورہ مین

موضع اخر وهذا المعنی مستفاد من قول الشافعی الناس کلهم

اور موضع مین کہ یہہ معنی مستفاد ہین قول امام شافعی سی کہ سب لوگ

عیال ابی حنیفة فی الفقه انتهی وقال قاضی القضاة محمد بن محمود

عیال ابو حنیفہ کی ہین فقہ مین تمام ہوا اور کہا قاضی القضاۃ محمد بن محمود

الخوارزمی فی مسندہ والدلیل علیہ ما اشتہر واستفاض عن الشافعی رض
خوارزمی نے اپنی مسند مین کہ دلیل اوسپر وہ جو مشہور معروف ہی امام شافعی رح سے
انہ قال الناس عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ اخرجہ ابوبکر الخطیب عن ابی
کہ لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہین فقہ مین روایت کیا اسکو ابوبکر خطیب نے ابو
عبید قال سمعت الشافعی یقول من اراد ان یعرف الفقہ فلیلزم ابا حنیفۃ
عبید سے کہ سنا مینی امام شافعی کو کہتی ہوئی کہ جو شخص کہ ارادہ کریگی عارف فقہ کا ہون تو لازم
واصحابہ فان الناس کلھم عیال علیہ فی الفقہ انتہی وقال الشیخ عبد
اور انکی اصحاب کو اسواسطی کہ سب لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہین فقہ مین تمام ہوا اور کہا شیخ عبد
الوہاب الشعرانی فی المیزان الصغری یکفینا فی مدحہ قول الامام الشافعی
الوہاب شعرانی نی میزان الصغری مین کہ کفایت کرتا ہی ہمکو مدح ابو حنیفہ مین قول امام شافعی
رضی اللہ عنہ ان الناس عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ انتہی وقال فی المیزان
کہ سب [illegible] قول عیال ابو حنیفہ کے ہین فقہ مین تمام ہوا اور کہا میزان
الکبری وکان سیدی علی الخواص رحمہ اللہ تعالی یقول وتقدم عن الامام
الکبری مین کہ سیدمیرا علی الخواص رحمہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ مقدم ہوا امام
الشافعی کان یقول الناس کلھم فی الفقہ عیال علی ابی حنیفۃ رضی اللہ
شافعی سی کہ تہا وہ فرمانی والا کہ سب لوگ فقہ مین عیال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہین
عنہ انتہی وقال فی المیزان الکبری فی موضع اخر وقدمنا قول امامنا الشافعی رح
تمام ہوا اور کہا میزان کبری مین اور موضع مین کہ پہلی ذکر کیا ہمنی قول امام شافعی کا
الناس کلھم عیال فی الفقہ علی ابی حنیفۃ رض انتہی وقال فی القلائد قال
کہ سب لوگ عیال ہین فقہ ابو حنیفہ پر تمام ہوا اور کہا قلائد مین کہ کہا
عبد اللہ بن المبارک ما رایت فی الفقہ مثل ابی حنیفۃ ورایت مسعرا
عبد اللہ بن المبارک نے کہ نہین دیکہا مینے فقہ مین مثل ابو حنیفہ کے اور دیکہا مینے مسعر کو

قول امام شافعی در فضیلت امام ابو حنیفہ

قول عبد اللہ بن المبارک

فی حلقتہ جالسا بین یدیہ یسألہ ویستفید منہ ما رایت احدا قط تکلم فی الفقہ

حلقہ ابو حنیفہ مین بیٹھا ہوا روبرو اونکی اور پوچھتا تھا اونسی اور مستفید ہوتا تھا اونسے نہین دیکھا مین کسی کو کبھی

احسن منہ وقال کان ابی حنیفۃ افقہ من اہل زمانہ انتہی وقال الامام النووی

احسن اونسے اور کہا تھا کہ ابو حنیفہ افقہ اپنے اہل زمانہ سے تمام ہوا اور کہا امام نووے نے

فی تہذیب الاسماء واللغات وعن عبد اللہ بن المبارک قال رایت مسعرا فی

تہذیب الاسماء واللغات مین کہ مروی ہی عبد اللہ بن المبارک سے دیکھا مینے مسعر کو

حلقۃ ابی حنیفۃ جالسا بین یدیہ یسألہ ویستفید منہ ما رایت احدا قط

حلقہ ابو حنیفہ مین کہ بیٹھا تھا روبرو اونکی اور پوچھتا تھا اونسی اور مستفید ہوتا تھا اونسی نہین دیکھا مینے

تکلم فی الفقہ احسن من ابی حنیفۃ وعن عبد اللہ بن المبارک قال ما رایت

کہ کلام کیا ہو فقہ مین احسن ابو حنیفہ سے اور مروی ہی عبد اللہ بن المبارک سے کہ کہا نہین دیکھا مینے

احدا فی الفقہ مثل ابی حنیفۃ انتہی قال الحموی فی شرح [illegible] قال الحافظ

کوئی شخص فقہ مین مثل ابو حنیفہ کے تمام ہوا اور کہا حموی نی شرح اشباہ مین کہ کہا حافظ

الذہبی فی کتابہ المسمے بالصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفۃ قال عبد اللہ بن

ذہبی نی اپنی کتاب مین کہ مسمی بنام صحیفہ نے مناقب ابو حنیفہ ہے کہ کہا عبد اللہ بن

المبارک ان الاثر قد عرف وان احتیج الی الرای فرای مالک والثوری

المبارک نی حدیث مشہور معروف ہوگئی اگر حاجت پڑی طرف اجتہاد کے سوا اجتہاد امام مالک اور ثوری کے

وابی حنیفۃ وابو حنیفۃ احسنہم رایا وادقہم فطنۃ واوفقہ الثلثۃ

اور ابو حنیفہ کا ہے اور ابو حنیفہ احسن اونکا ہے اجتہاد مین اور ادق اونکا ہی ذکاوت مین اور وہ افقہ ہے تینونکا

انتہی وقال فی الدر المختار وغیرہ قال عبد اللہ بن المبارک شعر لقد زان

تمام ہوا اور کہا در المختار وغیرہ مین کہ کہا عبد اللہ بن المبارک نے یہہ شعر کہ البتہ مزین کیا

البلاد ومن علیہا + امام المسلمین ابو حنیفہ + باحکام واثار وفقہ +

بلاد اور اہل بلاد کو امام اہل اسلام نی یعنی ابو حنیفہ نے ساتہہ احکام کے اور مسائل صحابہ کے اور مسائل فقہ کے

كآيات الزبور على صحيفه + فما في المشرقين له نظير + ولا في المغربين

مانند آیات زبور کی صحیفہ پر تو نہیں ہی مشرقین میں اوسکی مثل اور نہ مغربین میں

ولا بكوفه + انتهى وقد مر وجه تخصيص الكوفة بعد التعميم وقال الشامي

اور نہ کوفہ میں تمام ہوا اور اوپر گذرا وجہ تخصیص کوفہ کا بعد تعمیم کے اور کہا شامی نے

في شرح الدر المختار قوله وعبد الله بن المبارك الزاهد الفقيه المحدث

شرح در المختار میں قولہ وعبد اللہ بن المبارک زاہد ہی اور فقیہ اور محدث

احد الائمة جمع الفقه والادب والنحو واللغة والفصاحة والورع والعبادة

ایک امام ہی ائمہ سی جمع کیا فقہ اور ادب اور نحو اور لغت اور فصاحت اور ورع اور عبادت کو

وصنف الكتب الكثيرة قال الذهبي هو احد اركان هذه الامة في الفقه و

اور تصنیف کیا کتب کثیرہ کو کہا ذہبی نی کہ وہ ایک ہی رکنوں اس امت کا فقہ اور

الحديث والزهد احد شيوخ الامام احمد اخذ من ابي حنيفة ومدحه في مواضع

حدیث اور زہد میں اور ایک ہی شیوخ امام احمد کا اخذ کیا اوسنی علم کو ابو حنیفہ سے اور مدح کی اوسکی

كثيرة وشهد له الائمة مات سنة ١٨١ انتهى وقال النووي في شرح مسلم

کثیرہ میں اور شہادت دی ہی اوسکی ائمہ نی فوت ہوا سنہ ایک سو اکاسی میں تمام ہوا اور کہا امام نووی نی شرح مسلم میں

في صدر باب بيان الاسناد من الدين قال محمد بن سعد صنف ابن المبارك

صدر باب اسناد من الدین میں کہ کہا محمد بن سعد نے کہ تصنیف کیا ابن المبارک نے

كتبا كثيرة في ابواب العلم واحواله مشهورة معروفة انتهى وقال في التقريب

کتب کثیرہ کو ابواب علم میں اور احوال اوسکی مشہور معروف ہیں تمام ہوا اور کہا تقریب میں

عبد الله بن المبارك المروزي ثقة ثبت فقيه عالم جواد مجاهد جمعت

کہ عبد اللہ بن المبارک مروزی ہی مروی عنہ صحاح ستہ کا ہی ثقہ اور ثبت اور فقیہ اور عالم اور جواد اور مجاہد ہی جمع ہوئی

فيه خصال الخير من الثامنة مات سنة احدى وثمانين بعد المائة وله ثلث وستون

اوسمیں خصال خیر کی وہ طبقہ ثامنہ سی ہی فوت ہوا سنہ ایک سو اکاسی میں اور عمر اوسکی تریسٹھ برس کی تھی

انتهى فاعلم ان تكرير الصفة عبارة عن اعلى المراتب بعد الصحابة وان رقم
تمام ہوا جان لی کہ تکرر صفت کی عبارت ہی اعلی مراتب سی بعد صحابہ کے اور رقم
ع عبارة عمن اخرج عنه اصحاب الصحاح الستة وعه عمن اخرج عنه الاربعة
ع کا مراد ہی اوس شخص سی کہ روایت کرتی ہیں اوس سے اصحاب صحاح ستہ کے اور عه مراد ہی اوس شخص سی کہ روایت کرتی ہیں
كما صرح به فى صدر التقريب حيث قال وباعتبار ما ذكرت انحصر لى الكلام
جیسا کہ تصریح کی ہی اونکی اول تقریب میں جسوقت کہ کہا کہ باعتبار ماذکر کے منحصر ہوئے کلام اونکے
على احوالهم فى اثنا عشرة مرتبة وحصر طبقاتهم فى اثنا عشرة طبقة فاما
احوال پر بارہ طبقہ میں اور منحصر ہوی اونکی طبقہ بارہ طبقہ میں پس
المراتب فاولها الصحابة الثانية من اكد بافعل كاوثق الناس او بتكرير الصفة
مراتب پہلا اونکا مرتبہ صحابہ کا ہی اور دوسرا مرتبہ اوس شخص کا ہی کہ موکد ہو ساتھہ افعل کے جیسا اوثق الناس
لفظا كثقة ثقة او معنى كثقة حافظ الثالثة من افرد بصفة كثقة
لفظا جیسا کہ ثقہ ثقہ یا معنی جیسا کہ ثقہ حافظ اور تیسرا مرتبہ اوس شخص کا ہی کہ منفرد ہو صفت اوسکی جیسا کہ ثقہ یا
متقن او ثبت او عدل ثم قال وقد اكتفيت بالرقم على اول اسم كل راو ثم
متقن یا ثبت یا عدل پھر کہا اوسنی کہ اکتفا کیا ہمنی ساتھہ رقم کے اوپر نام ہر راوی کی پھر
قال واذا اجتمعت فالرقم ع وعلامة عه هم سوى الشيخين انتهى وقال
کہا اوسنی کہ جبکہ جمع ہو جائیں اسمین صحاح ستہ پس رقم ع ہی اور علامت عه کی وہ واسطے ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ
الامام النووى فى تهذيب الاسماء عن مسعر بن كدام قال ما احسد احدا
امام نووی نی تہذیب الاسما میں کہ مروی ہی مسعر بن کدام سی کہا کہ نہیں پایا مینی کسی کو
بالكوفة الا رجلين ابا حنيفة فى فقهه والحسن بن صالح فى زهده انتهى
کوفہ میں مگر دو رجل ایک ابو حنیفہ فقہ میں اور حسن بن صالح زہد میں تمام ہوا
وقال الامام السمعانى فى الانساب قال مسعر من جعل ابا حنيفة بينه وبين
اور کہا امام سمعانی نے انساب میں کہ کہا مسعر نے کہ جو شخص کہ کرے ابو حنیفہ کو مابین اپنی اور

مسعر بن کدام

الله رجوت ان لا یخاف انتهے وقال فی الدر المختار وغیرہ قال مسعر بن

اللہ کی تو امید کرتا ہوں میں کہ نہ خوف کرے تمام ہوا اور کہا در المختار وغیرہ میں کہ کہا مسعر بن

کدام من جعل ابا حنیفة بینه وبین الله تعالی رجوت ان لا یخاف وقال

کدام نے کہ جو شخص کہ کرے ابو حنیفہ کو مابین اپنے اور اللہ تعالی کی تو امید کرتا ہوں میں کہ نہ خوف کرے اور کہا

حسبی من الخیرات ما اعددته یوم القیمة فی رضی الرحمان + دین النبی

کفایت کرتا ہے مجکو خیرات جو کچھہ کہ تیار کیا میں نے قیامت میں رضای رحمن میں دین نبی

محمد خیر الوری + ثم اعتقادی مذهب النعمان + انتهے وقال فی التقریب

یعنی محمد خیر الوری کا پھر اعتقاد مذہب ابو حنیفہ کا تمام ہوا اور کہا تقریب میں

مسعر بن کدام الکوفی ثقة ثبت فاضل من السابعة مات سنة ثلث او

کہ مسعر بن کدام کوفی ثقہ ہے اور ثبت اور فاضل اور وہ طبقہ سابعہ سے ہے اور فوت ہوا سنہ ایک سو

خمس [illegible] بعد المائة انتهے وقال الامام النووی فی شرح مسلم

[illegible] تمام ہوا اور کہا امام نووی نے شرح مسلم کے

فی صدر باب بیان ان الاسناد من الدین واما مسعر هو ابن کدام الکوفی

اول باب بیان ان الاسناد من الدین میں اما مسعر وہ ابن کدام کوفی

ابو سلمة المتفق علی جلالته وحفظه واتقانه انتهے وقال فی القلائد

ابو سلمہ متفق علیہ ہے جلالت اوسکے اور حفظ اور ضبط اوسکا تمام ہوا اور کہا قلائد میں

قال معمر ما اعرف رجلا تکلم فی الفقه ویسعه فیه احسن معرفة من

کہ کہا معمر نے کہ نہیں جانتا میں کوئی شخص کہ کلام کیا ہو فقہ میں اور کوشش کی ہو اوس میں احسن ہو معرفت میں

ابی حنیفة انتهے وقال فی التقریب معمر بن راشد الازدی ثقة ثبت

ابو حنیفہ سے تمام ہوا اور کہا تقریب میں معمر بن راشد ازدی جو مرد کے صحاح ستہ کا ہے

فاضل من کبار التاسعة مات سنة اربع وخمسین بعد المائة وهو ابن

اور فاضل ہے اور وہ کبار طبقہ تاسعہ سے ہے فوت ہوا سنہ ایک سو چون میں اور عمر اوسکی

ابن ثمان وخمسين سنة انتہے ومعمر هذا هو شيخ عبد الرزاق بن همام

اٹھاون برس کی تہی تمام ہوا اور یہہ معمر شیخ ہے عبد الرزاق بن ہمام کا

وهو ثقة حافظ مصنف شهير من التاسعة مات سنة احدى عشرة بعد

کہ وہ عبد الرزاق ثقہ اور حافظ اور مصنف مشہور ہی اور طبقہ تاسعہ سے ہی فوت ہوا دوسو گیارہ

المائتين كما فى التقريب وهو احد من روى عن ابى حنيفة قال النووى فى

مین جیسا کہ تقریب مین اور وہ عبد الرزاق ایک اون شخصون کا جو روایت کرتی ہین ابو حنیفہ سے

تهذيب الاسماء روى عنه ابو يحيى الحمانى وعباد ابن العوام وعبد الله بن المبارك

تہذیب الاسماء مین کہ روایت کی ہی ابو یحیی حمانی اور عباد بن عوام اور عبد اللہ بن المبارک

ووكيع بن الجراح ويزيد بن هارون وعلى بن عاصم وابو يوسف ومحمد

اور وکیع بن جراح اور یزید بن ہارون اور علی بن عاصم [illegible] یوسف اور محمد

بن الحسن وعمرو بن محمد العنقرى وابو عبد الرحمن المقرى وعبد الرزاق

بن حسن اور عمرو بن محمد عنقری اور ابو عبد الرحمن مقری اور عبد الرزاق

بن همام واخرون انتہے وقال الامام النووى فى تهذيب الاسماء وابن حجر

ابن ہمام اور اور لوگ نے تمام ہوا اور کہا امام نووی نی تہذیب الاسماء مین اور ابن حجر

المكى فى القلائد قال وكيع مالقيت احدا افقه من ابى حنيفة ولا احسن

مکی نی قلائد مین کہ کہا وکیع نے کہ نہین ملاقات کی مینے کسی شخص کی کہ افقہ ہو ابو حنیفہ سے اور نہ احسن

صلوة منه انتہے وقال الخوارزمى فى مسنده اخبر الحافظ ابو بكر احمد بن

از روی صلوۃ کی اون سے تمام ہوا اور کہا خوارزمی نی اپنی مسند مین کہ خبر دی حافظ ابو بکر احمد بن

على بن ثابت الخطيب قال اخبرنا الخلال قال اخبرنا الجريرى ان على بن محمد

علی بن ثابت خطیب نے کہ خبر دے ہمکو خلال نی اونکو جریری نی کہ علی بن محمد

النخعى حدثهم قال حدثنا نجيح بن ابراهيم قال اخبرنا ابن كرامة قال كنا

نخعی نی حدیث کی ہمکو نجیح بن ابراہیم نے کہ خبر دی ہمکو ابن کرامہ نے کہ تہی ہم

جالسا عند وکیع بن الجراح یوما فقال رجل اخطأ ابو حنیفه فقال وکیع والله
بیٹھی نزدیک وکیع بن جراح کی ایک دن کہا ایک رجل نی کہ خطا کی ابو حنیفہ نے کہا وکیع نے کہ یہہ شخص
یقول هذا فهو کالانعام بل اضل فمن زعم ان الحق فیما خالف اباحنیفة فوضع
مثل چارپائے کے ہے بلکہ اضل اس سی جو شخص کہ زعم کری کہ حق خلاف جانب ابو حنیفہ کے ہے اوسنی چھوڑ دیا
المذهب وحده انتهى قال محمد بن عبد الله الخطیب التبریزی صاحب مشکوٰة
مذہب کو تنہا تمام ہوا کہا محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی صاحب مشکوٰۃ
المصابیح فی کتاب اسماء رجال الحدیث وکیع بن الجراح الکوفی سمع هشام بن
مصابیح نی اپنی کتاب اسماء رجال حدیث میں وکیع بن جراح کوفی سنا حدیث کو ہشام بن
عروة والاوزاعی والثوری وغیرهم روی عنه عبد الله بن المبارک واحمد
عروہ اور ابو عمرو اوزاعی ثوری وغیرہم سے روایت کرتا ہے اوس سی عبد اللہ بن المبارک
ویحیی بن معین وعلی بن المدینی وخلق کثیر سواهم وهو من مشایخ الحدیث
اور یحیی بن معین اور علی بن مدینی اور خلق بہت اور وہ وکیع مشایخ ثقات حدیث سے ہے
الثقات المرجوع الی قولهم کان یفتی بقول ابی حنیفة وکان سمع منه کثیرا انتهى
جو معتبر ہی قول اونکا اور تہا وکیع فتوی دیتا قول ابو حنیفہ پر اور سنا اوسنے ابو حنیفہ سے بہت کچھ
وقال الشامی فی شرح الدر المختار قوله ووکیع بن الجراح الکوفی شیخ الاسلام
اور کہا شامی نی شرح در المختار میں قولہ وکیع بن الجراح کوفی شیخ الاسلام کا ہے
واحد ائمة الاعلام قال یحیی بن اکثم کان وکیع یصوم الدهر ویختم القران
اور ایک ائمہ اعلام کا ہے اور کہا یحیی بن اکثم نے کہ تہا وکیع صائم الدہر اور ختم کرتا تہا قرآن شریف کو
کل لیلة وقال ابن معین ما رایت افضل منه وقیل له ولا ابن المبارک قال
ہر رات اور کہا ابن معین نے کہ نہیں دیکہا میں نے کسی کو افضل وکیع سے کہا گیا ابن معین کو کہ نہ ابن المبارک کہا
کان لابن المبارک فضل ولکن ما رایت افضل من وکیع کان یستقبل القبلة
کہ تہا ابن المبارک کے لئے فضل لیکن نہیں دیکہا ہوں ابن المبارک کو افضل وکیع سے تہا وکیع کثیر الصلوۃ

ويسرد الصوم وكان يفتي بقول ابي حنيفة وكان سمع منه شيئاً كثيراً مات سنة ١٩٨

اور صائم الدہر اور رہا وہ فتوی دیتا لوگوں کو ساتھ مذہب ابو حنیفہ کے اور اخذ کیا ابو حنیفہ سے علم بہت فوت ہوا سنہ ١٩٨ میں

وهو من شيوخ الشافعي واحمد انتهى وقال في التقريب وكيع ابن الجراح ابو سفيان

اور وہ شیوخ امام شافعی اور احمد بن حنبل سے ہے اور کہا تقریب میں کہ وکیع بن جراح ابو سفیان

الكوفي ثقة حافظ عابد من كبار التاسعة مات في اٰخر سنة ست واول سنة

کوفی مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے اور ثقہ حافظ عابد اور کبار طبقہ تاسعہ سے ہے فوت ہوا آخر سنہ ایک سو چھیانوے

سبع وتسعين ومائة وله سبعون سنة انتهى وقال الخوارزمي في مسنده

ایک سو ستانوے میں اور عمر اوسکی ستر برس کی تھی تمام ہوا اور کہا خوارزمی نے اپنی مسند میں

واخرج القاضي الضميري في مناقبه عن يحيى بن معين قال سمعت يحيى بن

کہ تخریج کی قاضی ضمیری نے بیچ مناقب ابو حنیفہ میں یحیی بن معین سے کہ سنا میں نے یحیی بن

سعيد القطان يقول لا نكذب على الله تعالى ما رأينا احسن من رأي ابي حنيفة

سعید قطان سے کہ کہتا تھا کہ نہیں جھوٹ بولتے ہم اللہ پر نہیں دیکھا ہمنے کوئی شخص کہ احسن ہو رای ابو حنیفہ سے

وقد اخذنا باكثر اقواله انتهى وقال الشامي في الشرح المذكور وقال ابن

اور عمل کرتے ہیں ہم اکثر اقوال ابو حنیفہ پر تمام ہوا اور کہا شامی نے شرح مذکور میں کہ کہا ابن

معين ما رأيت افضل منه قيل ولا ابن المبارك قال كان لابن المبارك فضل

معین نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ افضل ہو وکیع سے کہا گیا اوسکو کہ نہ ابن مبارک کہا کہ تھا ابن مبارک کے لیے فضل

ولكن ما رأيت افضل من وكيع كان يستقبل القبلة ويسرد الصوم ويفتي

لیکن میں نہیں دیکھتا ہوں ابن مبارک کو افضل وکیع سے تھا وکیع کثیر الصلوٰۃ اور صائم الدہر اور فتوی

بقول ابي حنيفة وقال وكان يحيى بن سعيد القطان يفتي بقوله ايضاً

مذہب ابو حنیفہ کا اور کہا ابن معین نے کہ تھا یحیی بن سعید قطان مفتی مذہب ابو حنیفہ کا بھی

انتهى وقال الطحطاوي في شرح الدر المختار في شرح قوله ومناقبه اكثر

تمام ہوا اور کہا طحطاوی نے شرح الدر المختار میں اس قول و مناقبہ اکثر کے شرح میں

ذکر یحییٰ بن سعید قطان

روی الخطیب عن یحیی بن معین قال سمعت یحیی بن سعید القطان یقول
کہ روایت کیا خطیب نے یحیی بن معین سے کہ کہا سنا مینے یحیی بن سعید قطان کو کہتے ہوئے
لانکذب علی اللہ ما سمعنا احسن من رای ابی حنیفۃ وقد اخذنا باکثر اقوالہ انتہی
کہ ہمنین جھوٹ بولتے ہم اللہ پر کہ نہین سنا ہمنے کسی شخص کو کہ احسن ہو رای اوسکی رای ابو حنیفہ سے اور ہم عامل ہین
وقال فی التقریب یحیی بن سعید القطان ثقۃ متقن حافظ امام قدوۃ من کبار
اور کہا تقریب مین کہ یحیی بن سعید قطان مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے اور ثقہ اور حافظ اور امام اور پیشوا اور کبار
التاسعۃ مات سنۃ ثمان وتسعین بعد المائتین ولہ ثمان وسبعون سنۃ
طبقہ تاسعہ سے تھے اور فوت ہوئے سنہ دو سو اٹھانوی مین اور عمر اونکے اٹہتر برس کے تھے
انتہی وقال ابن حجر فی القلائد قال سفیان بن عیینۃ من اراد الفقہ فعلیہ
تمام ہوا اور کہا ابن حجر نے قلاید مین کہ کہا سفیان بن عیینہ نے جو شخص کہ ارادہ کرے فقہ کا لازم پکڑے
بالکوفۃ ملازمۃ اصحاب ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی انتہی وقال الملا علی القاری
کوفہ کو یعنے لازم پکڑے اصحاب ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کو تمام ہوا اور کہا ملا علی قاری نے
فی الرسالۃ المذکورۃ قال سفیان بن عیینۃ من اراد المغازی فالمدینۃ ومن
رسالہ مذکورہ مین کہ کہا سفیان بن عیینہ نے کہ جو شخص ارادہ کرے مغازی کا تو لازم پکڑے مدینہ کو
اراد المناسک فمکۃ ومن اراد الفقہ فالکوفۃ یلازم اصحاب ابی حنیفۃ انتہی
کہ ارادہ کرے مناسک کا تو لازم پکڑے مکہ کو اور جو شخص کہ ارادہ کرے فقہ کا تو لازم پکڑے کوفہ کو یعنے لازم پکڑے اصحاب ابو حنیفہ کو تمام ہوا
وقال فی التقریب سفیان بن عیینۃ الکوفی ثقۃ حافظ فقیہ حجۃ من رؤس
اور کہا تقریب مین کہ سفیان بن عیینہ کوفی مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے اور ثقہ حافظ فقیہ اور حجت ہے اور راس
الطبقۃ الثامنۃ مات سنۃ ثمان وتسعین بعد المائتین انتہی وقال
طبقہ ثامنہ سے ہی فوت ہوا سنہ دو سو اٹھانوی مین تمام ہوا اور کہا
ابن خلکان فی تاریخہ وعبد الحی فی مقدمۃ الہدایۃ وغیرہما قال یحیی بن
ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین اور عبد الحی نے مقدمہ ہدایہ مین اور اوروں نے کہ کہا یحیی بن

معين القراءة عندي قراءة حمزة والفقه فقه ابي حنيفة وعلى هذا ادركت
معین نے کہ قراءۃ معمول بہ میری قراءۃ حمزہ کی ہی اور فقہ معمول بہ میری فقہ ابو حنیفہ کے ہے اور اسی پر پایا میں نے
الناس انتهى وقال في التقريب يحيى بن معين البغدادي ثقة حافظ مشهور
لوگون کو تمام ہوا اور کہا تقریب میں کہ یحیی بن معین بغدادی مروی عنہ صحاح ستہ کا، اور ثقہ اور حافظ
امام الجرح والتعديل من العاشرة مات سنة ثلث وثلثين بعد المائتين وله
امام جرح اور تعدیل کا اور طبقہ عاشرہ سے ہے فوت ہوا سنہ دو سو تینتیس مین اور عمر اوسکی
بضع وسبعون سنة انتهى فذلك صريح في ان فقه الامام ابي حنيفة
کئی برس اور ستر برس کی تھی تمام ہوا یہہ صریح ہے اس مین کہ فقہ امام ابو حنیفہ کے
كان عنده وعند الناس مقبولا مختارا حتى كانوا عليه فكان الامام ابو حنيفة
تھی نزدیک اوسکی اور نزدیک لوگون کی مقبول اور مختار حتی کہ تھے یہہ لوگ [illegible] فقہ حنفی پر بس ہوا امام ابو حنیفہ
افقه العلماء عند اهل هذه القرون فقد علم مما ذكر ان ائمة خير القرون
افقہ علما کا نزدیک اہل ان قرون کے پس معلوم ہوا اوس ذکر سے کہ ائمہ ان بہترین قرون کے
كالامام الشافعي وعبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح ويحيى بن معين و
مثلا امام شافعی اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور یحیی بن معین اور
يحيى بن سعيد القطان ومسعر بن كدام وغيرهم من هذه القرون متفقون على
یحیی بن سعید قطان اور مسعر بن کدام وغیرہ جو ان قرون بہترین سے ہین متفق ہین اسپر کہ
كونه افقه العلماء حتى قال شاه عبد العزيز الدهلوي في تحفة الاثنا عشرية
ابو حنیفہ افقہ علما کا ہے حتے کہ کہا شاہ عبد العزیز دہلوی نے اپنے تحفہ اثنا عشریہ مین
في التعصب الثالث عشر من الفصل الثاني من الباب الحادي عشر حالا بنظر
تعصب تیرھوین مین جو فصل ثانی سے ہے جو باب گیارہوین سے ہے اب بنظر
انصاف بايد ديد كه مدار اهل سنت نيست الا بر شريعت وطريقت وكبراي
انصاف چاہیے دیکھنا کہ مدار اہل سنت کے نہین مگر شریعت اور طریقت پر اور کبراے

شریعت فقہای اربعہ انہ انتہی ثم قال فی صدر الفصل الاول من الباب
شریعت کے فقہای چار ہیں یعنی امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل ہیں اور کہا صدر فصل اول میں جو باب
الحادی عشر فقیہ اعظم اہل سنت ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ انتہی وقال
گیارہویں میں ہی کہ فقیہ اعظم اہل سنت وجماعت کا ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ ہے تمام ہوا اور کہا
فی الباب الخامس قبیل الباب السادس رئیس فقہا اہل سنت ابوحنیفہ
باب خامس میں تھوڑا سا پہلے باب سادس کے کہ پیشوا فقہا اہل سنت وجماعت کا امام ابوحنیفہ
کوفی رحمۃ اللہ علیہ انتہی فقد علم من ذلک ان کبراء فقہاء اہل السنۃ
کوفی رحمۃ اللہ علیہ ہے تمام ہوا پس معلوم ہوا اس مذکور سے کہ کبرای فقہا اہل سنت
والجماعۃ الائمۃ الاربعۃ واعظمہم ورئیسہم ابوحنیفۃ الکوفی رحمہ اللہ تعالے
وجماعت کے ائمہ اربعہ ہیں اور اعظم انکا اور رئیس انکا امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ تعالے ہے
کما قال فی القاموس فی باب الفاء ابوحنیفۃ کنیۃ عشرین من الفقہاء اشہرہم
جیسا کہ کہا [illegible] باب الفاء میں کہ ابوحنیفہ کنیت بیس فقہا کے ہے مشہور تر انکا
امام الفقہاء النعمان انتہی

باب مدح الامام احمد بن حنبل

امام فقہا کا نعمان ہے تمام ہوا باب ہی بیچ بیان مدح کرنے امام احمد بن حنبل
وغیرہ بمزید العلم قال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ
وغیرہ ابوحنیفہ کے ساتھ مزید علم کے کہا شامی نے شرح در المختار میں اس قول
ھو اخذ العلم والطریقۃ من ابی حنیفۃ وقد وصفہ بذلک علمۃ
ہو اخذ العلم والطریقۃ من ابی حنیفہ کے شرح میں کہ صفت کی ہے اوسکے ساتھ اسکے جمہور
سلف فقال احمد بن حنبل فی حقہ انہ کان من العلم والورع والزہد
سلف نے کہا امام احمد بن حنبل نے امام ابوحنیفہ کی شان میں کہ تھا وہ علم اور تقوی اور زہد
وایثار الاخرۃ بمحل لا یدرکہ احد وقال عبد اللہ بن المبارک لیس احد
اختیار آخرت میں ایسے مرتبے پر کہ نہیں پہونچا اوسکو کوئی شخص اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہ نہیں تو کوئی شخص کہ لائق ہو

مدح امام احمد بن حنبل

ان يقتدى به من ابى حنيفة لانه كان اماما تقيا نقيا ورعا عالما فقيها كشف

امام ہونی مین امام ابو حنیفہ سے اسواسطے کہ تہا وہ امام متقی پاک صاف پرہیزگار عالم فقیہ کہولا

العلم كشفا لم يكشفه احد وقال سفيان الثوري لمن جئت من عند ابى حنيفة

علم کو ایسا کہولنا کہ نہین کہولا اوسکو کسی شخص نے اور کہا سفیان ثوری نے اوس شخص کو کہ کہا اوسنے کہ آیا ہون مین

لقد جئت من عند اعبد اهل الارض وامثال ذلك مما نقله ابن حجر وغيره من

کہ تحقیق آیا ہے تو احبد اہل ارض کے سے اور امثال اسکے جو نقل کیا ہے اونکو ابن حجر وغیرہ نے

العلماء الاثبات انتهى فاتفق هذا ان الامامان الهمامان الجليلان الرئيسان

علمائے کبار اسی سے بس متفق ہوی یہہ دونو امام سردار جلیل الشان رئیس

عندهم على كونه اعلم من علماء الدين فذلك وان كان يكفي فى ذلك الباب

نزدیک اہل علم کے اسپر کہ ابو حنیفہ اعلم علمار دین کا ہی بس یہہ اگرچہ کفایت کرتا ہے اس باب مین

لاهل العلم لكن ذكر من بقى لا يخلو من الحسن لهذا نتركه من ظهرنا قال النووي

اہل علم کو لیکن ذکر کرنا باقی شخصون کا خالی حسن سی نہین لہذا نہ چہوڑ دینگے ہم جلو ... ہے کہا امام نووی

في تهذيب الاسماء وعن ابى بكر بن عياش قال مات ابو سفيان الثوري فاجتمع

تہذیب الاسمار مین کہ مروی ہی ابو بکر بن عیاش سے کہ کہا اوسنے کہ فوت ہوا باپ سفیان ثوری کا بس جمع ہوئے

الناس اليه فجاء ابو حنيفة فقام اليه سفيان واكرمه واقعده مكانه وقعد

لوگ اوسکے پاس بس آیا امام ابو حنیفہ بس اوٹہہ کہڑا ہوا اوسکی لئی سفیان اور تکریم اور تعظیم کی اوسکے اور بٹہایا

بين يديه فلما تفرق الناس قال اصحاب سفيان رايناك فعلت شيئا عجيبا قال هذا

روبرو اوسکے بس جبکہ متفرق ہوی لوگ تو کہا تلامیذ اور مخلصان سفیان نی کہ دیکہا ہمنے کہ کی تمنی شی عجیب کہا سفیان نے جواب مین کہ یہہ

رجل من اهل العلم بمكاني فان لم اقم لعلمه قمت لسنه وان لم اقم لسنه

ایک شخص اہل علم سے میری مکان مین بس اگر نہ اوٹہا مین اوسکے علم کے جہت کر تو اوٹہا اوسکی عمر کی جہت اور اگر نہ اوٹہا مین

قمت لفقهه وان لم اقم لفقهه قمت لورعه انتهى فقوله قام اليه

تو اوٹہا مین اوسکی فقہ کے جہت سے اور اگر نہ اوٹہا مین علم کی لئی تو اوٹہا مین اوسکی تقوی کی لئے تمام ہوا بس قول اوسکا قام الیہ

سفیان ثوری کا خضوع [illegible]

سفیان واکرمه واقعده مکانه وقعد بین یدیه صریح فی غایة تعظیمه ونهایة

سفیان واکرمه واقعده مکانه وقعد بین یدیه صریح ہی نہایت تعظیم کرنی سفیان کی ابو حنیفہ کی او

جلالة شانه وعلو مکانه وقال فی القلائد قال سفیان الثوری کنا بین یدی

جلالت شان اور بلندی مرتبہ ابو حنیفہ کی نزدیک سفیان کی بایں طور کہ دکہایا اور تنبیہ کی اپنی مخلصان اور تلامیذ کو کہ بین علم فضل مین

ابی حنیفة کالعصافیر بین یدی البازی وان ابا حنیفة سید العلماء انتہی

امام ابو حنیفہ کے مانند چڑیون کے روبرو باز کے اور تحقیق ابو حنیفہ سردار علما کا ہے تمام ہوا

فاختیار صیغة المتکلم مع الغیر اشارة الی انا نحن اهل العلم من هذه

پس اختیار کرنا سفیان کا صیغہ متکلم مع الغیر کو اشارہ ہے اس طرف کہ ہم اہل علم جو ان

القرون من القرن الثانی والثالث والرابع بین یدیه کالعصافیر بین یدی

قرون سی ہین یعنی جو قرن ثانی اور قرن ثالث اور قرن رابع سی ہین روبرو ابو حنیفہ کے مانند چڑیون کے ہین روبرو

البازی لانه سیدهم فی العلم والفقه فذلک موافق لقول الامام الشافعی

باز کے اس لئے کہ وہ سید اونکا ہے علم اور فقہ مین پس یہ قول سفیان کا موافق ہی قول امام شافعی کے

ان الناس کلهم عیال ابی حنیفة فی الفقه وقال الامام الشعرانی فی المیزان

کہ تمام لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہین فقہ مین اور کہا امام شعرانی نے میزان

الکبری روی الثقات عنه رضی الله تعالی عنه انه رضی الله تعالی عنه ضرب

کبری مین کہ روایت کیا علماء کبرا نے اون رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ وہ رضی اللہ عنہ یعنے ابو حنیفہ کو ضرب مارا گیا

وحبس لیلة القضاء فصبر علی ذلک وکان سبب اکراهه علی القضاء انه لما

اور حبس کیا گیا رات قضا پر پس صبر کیا اس ضرب اور حبس پر اور تہا سبب جبر کرنی خلیفہ کا ابو حنیفہ کو قضا پر کہ جبکہ

مات القاضی الذی کان فی عصره فتش الخلیفة فی بلاده عن احد یکون

فوت ہوا وہ قاضی کہ تہا وہ اونکے عہد مین تو تلاش کی خلیفہ نے اپنی مملکت مین کسی شخص کے کہ ہو وہ

مقام القاضی الذی مات فلم یجدوا احدا یصلح لذلک غیر الامام لکثرة

مقام اوس قاضی کے جو فوت ہوا پس نہ پایا کوئی شخص کہ صالح ہو اس امر کا سوای ابو حنیفہ کے واسطے زیادہ

علمه وورعه وعفته وخوفه من الله تعالى انتهى وقال الشيخ عبد الوهاب

علم اور تقوے اور عصمت اوسکے کے اوروں سے اور واسطے بہت ہونے اوسکے کے خائف من اللہ تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الوہاب

الشعرانی فی المیزان ان جاء سفیان الثوری ومقاتل وابن حبان وحماد

شعرانی نے دونو میزان مین کہ آیا سفیان ثوری اور مقاتل اور ابن حبان اور حماد

بن مسلمة وجعفر الصادق وغیرهم من الفقهاء الی ابی حنیفة فقالوا انت

بن سلمہ اور جعفر صادق اور اور لوگ فقہاء طرف ابو حنیفہ کے پس کہا اونہون نے کہ تو

سید العلماء فاعف عنا ما مضی من وقیعتنا فیک من غیر علم فقال غفر الله لنا

سردار علما کا ہے معاف کر ہمسے جو گذرا وقیعہ ہماری سی تم مین بغیر علم کے پس کہا ابو حنیفہ نے بخشش کرے

ولکم اجمعین انتهى وقال شاه عبد العزیز فی تحفة الاثنا عشریة فی خاتمة

اور تمکو سب کو تمام ہوا اور کہا شاہ عبد العزیز نے مخاطب ہوکر روافض کو تحفہ اثنا عشریہ کے خاتمہ مین

الباب الحادی عشر اگر روایات اهل سنت را درین باب اعتبار نکنند روایات

باب گیارہویں کے کہ اگر روایات اہل سنت کو اس باب مین اعتبار نکرو تو روایات

امامیه البته مقبول اند روی ابو الحسن بن علی باسناده قال دخل ابو حنیفة

روافض امامیہ کے البتہ مقبول ہین روایت کی ابو الحسن بن علی نے اپنی اسناد سے کہا کہ داخل ہوا ابو حنیفہ

علی ابی عبد الله علیه السلام فلما نظر الیه الصادق قال کانی انظر الیک وانت

ابو عبد اللہ یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام پر پس جبکہ دیکھا اوسکو صادق نے کہا کہ گویا کہ مین دیکھتا ہون تجکو

تحیی سنة جدی بعد ما اندرست وتکون مفزعا لکل ملهوف وغیاثا لکل

زندہ کرنیوالا سنت رسول اللہ صلعم کا بعد مٹ جانیکے اور ہووےگا تو فریاد رس اور ملجی ہر مظلوم اور مضطر کا اور فریاد رس

مهموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتهدیهم الی اوضح الطریق اذا تحیروا

مغموم کا ساتھہ تیری چلینگے متحیر لوگ جبکہ متردد ہوکر کھڑی ہوجاوینگے اور ہدایت کریگا تو اونکو نہایت واضح طریق پر جبکہ تحیر

فلک من الله العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق انتهى

پس واسطے تیری اللہ سے مدد اور توفیق ہے یہان تک کہ چلینگے ربانی لوگ ساتھہ تیری طریق دین کا تمام ہوا

امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ وغیرہ

فذلک مضمون حدیث لو کان الدین عند الثریا لذهب به رجل من ابناء

پس یہہ بعینہ مضمون حدیث کا ہے کہ اگر ہوگا دین پاس ثریا کے تو البتہ جاوے گا اوسکی طرف ایک رجل ابناء

فارس حتی تناوله رواه مسلم ومضمون قول شاه ولی الله عرفنی رسول

فارس سے حتی کہ لی آوے گا روایت کیا اسکو مسلم نے اور یہہ مضمون ہی قول شاہ ولی اللہ کا کہ معلوم کروایا مجکو رسول

الله صلی الله علیه وسلم ان فی المذهب الحنفی طریقة انیقة وهی اوفق الطرق

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مذہب حنفی مذہب عمدہ تر ہے اور یہہ موافق تر ہی سب طرق سے

بالسنة المعروفة التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری واصحابه وقال

ساتھ سنت معروفہ کے کہ جمع کی گئی ہی اور پختہ کی گئی ہی زمانہ بخاری اور اصحاب بخاری میں اور کہا

الشیخ عبد الوهاب الشعرانی فی المیزان الکبری والصغری روی

شیخ عبد الوہاب شعرانی نے میزان کبری اور صغری میں کہ روایت کیا

الامام ابو جعفر عن عبد الله بن المبارک رض قال دخلت الکوفة

امام ابو جعفر نے عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ داخل ہوا میں کوفہ میں

فسالت علمائها فقلت من اعلم الناس فی هذه البلدة فقالوا کلهم

پس دریافت کیا علماء کوفہ سے کہا میں نے کہ کون ہی اعلم الناس اس شہر میں کہا سب نے

ابو حنیفة فقلت لهم من اورع الناس فی هذه البلدة فقالوا کلهم

ابو حنیفہ ہے پہر کہا میں نے اونکو کہ کون ہی اورع الناس اس شہر میں کہا سب نے

ابو حنیفة فقلت لهم من اعبد الناس فی هذه البلدة فقالوا کلهم

ابو حنیفہ ہے پہر کہا میں نے اونکو کہ کون ہی اعبد الناس اس شہر میں کہا سب نے

ابو حنیفة فما سالتهم عن صفة من الصفات الحسنة المحمودة الا وقالوا

ابو حنیفہ ہے حاصل یہہ ہی کہ نہیں پوچھی میں نے اونسی کوئی صفت صفات حسنہ محمودہ سے مگر کہا

کلهم هی فی الامام ابی حنیفة رض انتهی وقد عرف فیما مر ان

اون سب نے کہ یہہ امام ابو حنیفہ میں ہی تمام ہوا اور معلوم ہو چکا ہی ماقبل میں کہ

تخصيص الكوفة بالذكر لان كوفة هي دار العلم ومحل العلماء ومجمع الفضلاء
تخصیص کوفہ کیا تہہ ذکر کے اسلئے ہے کہ کوفہ دار العلم ہے اور محل علما کا اور مجمع فضلا کا
ودار هجرة المسلمين وقبة الاسلام وان عبد الله بن المبارك ثقة ثبت
اور گہر ہجرت مسلمین کا اور قبہ اسلام کا ہے اور یہہ بہی معلوم ہو چکا ہے ما قبل مین کہ عبد اللہ بن مبارک
فقيه عالم جواد جمعت فيه خصائل الخير من الطبقة الثامنة مات سنة
اور فقیہ اور عالم اور جواد اور جمع کی گئی ہین اوس مین جمیع صفات خیر کے اور وہ طبقہ ثامنہ سے ہے فوت ہوا سنہ
احدى وثمانين بعد المائتين فما كان في تلك البلدة يومئذ الا اهل
دو سو اکاسے مین اور ظاہر ہے یہہ بات کہ نہ تہی اس شہر مین اوس دن مگر اہل
القرن الثاني والثالث والرابع لان عبد الله بن المبارك من كبار تبع التابعين
قرن ثانی اور ثالث اور رابع کے کیونکہ عبد اللہ بن مبارک کبار تبع تابعین سے ہے
فاذا كان ابو حنيفة اعلم من علماء قبة الاسلام ودار هجرة المسلمين
پس جبکہ ہوا امام ابو حنیفہ اعلم علماء قبہ اسلام کا اور دار ہجرت مسلمین کا
ومجمع العلماء ودار العلم باتفاقهم كان ابو حنيفة اعلم من علماء الدين
اور علما مجمع علماء کا اور علما دار العلم کا باتفاق اہل کوفہ کی تو ہوا امام ابو حنیفہ اعلم تمام علماء دین کا
كلهم وقال الطحطاوي في شرح الدر المختار تحت قوله ومناقبه اكثر
اور کہا طحطاوی نی شرح در المختار مین تحت اس قول و مناقبہ اکثر کے
وروى الخطيب عن ابي يحيى الحماني قال سمعت ابا حنيفة يقول رايت رويا
کہ روایت کیا خطیب نے ابو یحیے حمانی سے کہ سنا مینے ابو حنیفہ سے کہ دیکہا مینے خواب
فافزعتني رايت اني انبش قبر النبي صلى الله عليه وسلم فاتيت بصرة
پس گہبرا دیا مجہکو کہ مین کہود رہا ہون قبر نبی صلعم کے پس آیا مین شہر بصرہ مین
فامرت رجلا يسال محمد بن سيرين فساله فقال هذا رجل ينشر اخبار
پس امر کیا مینے ایک شخص کو کہ پوچہہ محمد بن سیرین سے اوسنے پوچہا اوس کہا محمد بن سیرین نے کہ یہہ ایک شخص ہے

رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال الامام النووی فی تهذیب الاسماء

رسول الله صلے الله علیه وسلم کو اور کہا امام نووے نے تہذیب الاسماء مین

وعن هشام بن صمدان قال رای ابو حنیفة فی النوم کانه ینبش قبر

کہ مروی ہی ہشام بن صمدان سے کہ دیکھا ابو حنیفہ نے خواب کہ گویا کہ مین کہود رہا ہون قبر

النبی صلی الله علیه وسلم فبعث من سال محمد بن سیرین فقال محمد

نبی صلے الله علیه وسلم کے پہر بہیجا ایک شخص کو جو پوچہے محمد بن سیرینؒ سے پس کہا محمد

بن سیرین من صاحب هذه الرؤیا ولم یجبه عنها ثم ساله الثانیة

بن سیرین نے کہ کون ہی صاحب اس خواب کا اور جواب نہ دیا اوس خواب کا پہر پوچہا دوبارا

فقال مثل ذلک ثم ساله الثالثة فقال صاحب هذه الرؤیا ینور علما

پہر کہا مثل اسکی پہر پوچہا تیسری بار پس کہا کہ صاحب اس خواب کا روشن اور واضح کریگا

لم یسبقه الیه احد قبله انتهی وقال الامام الحافظ السمعانی فی

نہ سبقت کی ہوگی طرف اوسکی پہلے اسکی کسی شخص نے تمام ہوا اور کہا امام حافظ سمعانی نے

الانساب رای ابو حنیفة فی المنام انه ینبش قبر رسول الله صلے الله علیه وسلم

اپنی کتاب اسماء الرجال مین کہ مشہور ہی انساب کر کہ دیکھا ابو حنیفہ نے خواب کہ کہود رہا ہون قبر نبی صلے الله علیه وسلم کی

فقیل لمحمد بن سیرین فقال صاحب هذه الرؤیا ینور علما لم یسبقه الیه

پس کہا گیا یہہ خواب محمد بن سیرین کو پس کہا صاحب اس خواب کا روشن اور واضح کریگا علم کو اس حد تک کہ نہ سبقت

احد قبله انتهی وقال فی التقریب محمد بن سیرین الانصاری

کسی شخص نے پہلے اسکے تمام ہوا اور کہا تقریب مین کہ محمد بن سیرین انصاری

ثقة ثبت عابد کبیر القدر لا یری الروایة بالمعنی من الثالثة مات

ثقہ ہی اور ثبت اور عابد اور کبیر القدر اور محتاط اسقدر رہتا کہ نہین جائز رکہتا تہا روایت حدیث کی بالمعنی اور

سنة عشر ومائة انتهی فهذا مطابق لما قال الامام احمد بن حنبل

سنہ ایک سو دس مین تمام ہوا پس یہہ قول ابن سیرینؒ کا مطابق ہی قول امام احمد بن حنبل کے

محمد بن سیرین

انہ کان ابو حنیفۃ من العلم والورع والزھد وایثار الاخرۃ بمحل
کہ تہا ابو حنیفہ علم اور تقوی اور زہد اور ایثار آخرت مین ایسی محل مین
لا یدرکہ احد انتھی وما قال امام ائمۃ اھل الحدیث عبد اللہ بن المبارک
کہ نہ ہوپنچا اوسکو کوئی شخص تمام ہوا اور موافق ہی قول امام ائمہ اہل حدیث کے یعنے موافق قول عبد اللہ بن مبارک کے
لیس احد احق ان یقتدی بہ من ابی حنیفۃ لانہ کان اماما تقیا نقیا
کہ نہین کوئی شخص کہ احق امام ہونی مین امام ابو حنیفہ سی کیونکہ وہ ہی موصوف باین صفات کہ امام ہے اور
ورعا عالما فقیھا کشف العلم کشفا لم یکشفہ احد انتھی وما قال شاہ
پرہیزگار اور عالم فقیہ اور کہولا علم کو ایسا کہولنا کہ نہین کہولا اوسکو کسے شخص نے تمام ہوا اور مطابق ہے قول
ولی اللہ عرفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المذھب الحنفی
ولی اللہ کو کہ معلوم کروایا مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مذہب حنفی
طریقۃ انیقۃ ھی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ التی جمعت ونقحت
مذہب عمدہ ہے یہہ موافق تر ہے اور مذاہب سے ساتھہ سنت معروفہ کے جمع کے گئے ہے اور تنقیح کیے گئے ہے
فی زمان البخاری واصحابہ انتھی قال الشعرانی فی المیزان الکبری
زمانہ بخاری اور اصحاب بخاری مین تمام ہوا کہا شعرانی نے میزان کبرے مین
روی الامام ابو جعفر الشیرامازی عن شقیق البلخی انہ کان یقول
کہ روایت کی امام ابو جعفر شیرامازی نی شقیق بلخی سے کہ کہتا رہتا تہا وہ
کان الامام ابو حنیفۃ من اورع الناس واعلم الناس واعبد الناس واکرم الناس
کہ تہا امام ابو حنیفہ اورع الناس اور اعلم الناس اور اعبد الناس
واکثرھم احتیاطا فی الدین انتھی وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار
اور اکثر اونکا احتیاط کرنے والا دین مین تمام ہوا اور کہا طحطاوی نی شرح در المختار مین
تحت قولہ ومناقبہ اکثر روی الخطیب عن احمد بن محمد البلخی سمعت شداد
تحت اس قول ومناقبہ اکثر کے کہ روایت کے خطیب نے احمد بن محمد بلخی سے کہ سنا مینے شداد

بن حکیم یقول ما رایت احد اعلم من ابی حنیفة وروی الخطیب عن اسماعیل
بن حکیم کہتے تھا نہین دیکھا مین کسی شخص کو کہ اعلم ہو ابوحنیفہ سے اور روایت کیے ہے خطیب نے اسماعیل
بن الفارسی قال سمعت مکی بن ابراهیم ذکر ابا حنیفة فقال کان اعلم
بن فارسی کہ سنا مینے مکی بن ابراہیم کو ذکر کرتے ہوئے ابوحنیفہ کا پس کہا کہ تہا ابوحنیفہ اعلم
اهل زمانه انتهی وقال النووی فی تهذیب الاسماء والطحطاوی فی شرح
اہل زمانہ اپنی کا تمام ہوا اور کہا نووی نے تہذیب الاسماء مین اور طحطاوی نے شرح
الدر المختار روی عن روح بن عبادة قال کنت عند ابن جریج سنة
در المختار مین کہ مروی ہی روح بن عبادہ سے کہا کہ تہا مین پاس ابن جریج کے سنہ
خمسین ومائة واتاه موت ابی حنیفة فاسترجع وقال ای علم ذهب انتهی
ایک سو پچاس مین اور آئی اوسکو خبر فوت ہونے امام ابوحنیفہ کے پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا
وقال عبد الوهاب الشعرانی فی المیزان روی الامام ابو جعفر الشیرامازی
اور کہا عبد الوہاب شعرانی نے میزان مین کہ روایت کے امام ابو جعفر شیرامازی نے
عن ابراهیم بن عکرمة رح کان یقول ما رایت فی عمری کله احدا اورع
ابراہیم بن عکرمہ رحمہ اللہ سے کہ تہا کہتا کہ نہین دیکھا مینے اپنی تمام عمر مین کسی شخص کو اورع
ولا ازهد ولا اعبد ولا اعلم من الامام ابی حنیفة رض انتهی وقال فی القلائد
یا ازہد یا اعبد یا اعلم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے تمام ہوا اور کہا قلائد مین
قال ابو یوسف ما رایت احدا اعلم بتفسیر الحدیث من ابی حنیفة وما رایت
کہا ابو یوسف نے کہ نہین دیکھا مینے کسی شخص کو کہ اعلم ہو ساتھ تفسیر حدیث کے ابوحنیفہ سے اور
احدا اعلم بتفسیر الحدیث منه انتهی وقال الشامی فی شرح الدر المختار
کسی شخص کو کہ اعلم ہو تفسیر حدیث مین ابوحنیفہ سے تمام ہوا اور کہا شامی نے شرح در المختار مین
تحت قوله وحسبک من مناقبه اشتهار مذهبه قال ابن حجر قال
تحت اس قول کے وحسبک من مناقبہ اشتہار مذہبہ کہ کہا ابن حجر نے کہ کہا

اسماعیل بن حکیم
مکی بن ابراہیم
ابوحنیفہ کا فوت ہونا اور ابن جریج کا افسوس کرنا
ابراہیم بن عکرمہ
قول ابو یوسف

بعض الائمة لم يظهر لاحد من ائمة الاسلام المشهورين مثل ما ظهر
بعض ائمہ کی کہ نہین ظاہر ہوا کسی شخص کے لئے ائمہ اسلام سے جو مشہور ہین مثل ویسے کے
لابی حنیفة من الاصحاب والتلامیذ ولم ینتفع العلماء وجمیع الناس
ابو حنیفہ کے لئے اصحاب اور تلامیذ سے اور نہین نفع اوٹھایا علماء دین نے اور جمیع ناس
بمثل ما انتفعوا به وباصحابه فی تفسیر الاحادیث المشتبهة والمسائل
مثل اوس نفع کے جو نفع اوٹھایا اون علما اور جمیع ناس نے ابو حنیفہ اور اصحاب وسکے سے تفسیر احادیث
المستنبطة والنوازل والقضایا والاحکام جزاهم الله الخیر التام
مستنبطہ مین اور وقایع اور قضایا اور احکام مین جزا دی اونکو خیر کامل کے
انتهی فقد ثبت بما ذکر ان الامام ابو حنیفة رضی الله عنه افقه
تمام ہوا پس ثابت ہوا ما ذکر سے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ افقہ
واعلم باتفاق ائمة الدین وائمة الحدیث ائمة خیر القرون وعلمائها
اور اعلم ہے باتفاق ائمہ دین اور ائمہ حدیث کے یعنے ائمہ خیر القرون کے اور علماء خیر القرون

باب مدح امام ائمة الحدیث عبد الله بن

باب ہی بیچ بیان مدح کرنی امام ائمہ حدیث یعنے عبد اللہ بن

المبارک وغیره بمزید الاصابة فاعلم انه لا حاجة

المبارک وغیرہ کے ابو حنیفہ کے ساتھہ مزید اصابت دین کے جان تو یہہ امر نہین حاجت
بعد ثبوت ان ابا حنیفة افقه واعلم بالاتفاق الی اثبات کونه
بعد ثابت ہونے اس امر کے کہ ابو حنیفہ افقہ اور اعلم اور ون سے بالاتفاق طرف ثابت کرنے اس امر کے کہ ابو حنیفہ
اصوب لان کونه افقه مستلزم لذلک لکن التصریح احسن من
صواب ہے مسائل دین مین اون سے اسواسطے کہ ہونا ابو حنیفہ کا افقہ مستلزم اسکا ہے لیکن تصریح کرنی حسن ہی
الاستلزام فلذا نقول قال الحافظ الذهبی فی کتابه المسمی
استلزام سے لہذا کہتے ہین ہم کہ کہا حافظ ذہبی نے اپنے کتاب مین جو مسمی ہے

بالصحيفة في مناقب ابي حنيفة قال عبد الله بن المبارك ان الاثر

ساتھ نام صحیفہ نے مناقب ابی حنیفہ کے کہ کہا عبد اللہ بن المبارک نے کہ حدیث

قد عرف وان احتيج الى الراي فراي مالك وسفيان الثوري وابي حنيفة

تحقیق معلوم ہو گئے اور اگر اب احتیاج ہو طرف استنباط کے پس استنباط مالک اور سفیان ثوری

وابو حنيفة احسنهم رايا وادقهم فطنة وهو افقه الثلثة انتهى

اور ابو حنیفہ احسن اونکا ہے از روی استنباط کے اور ادق اونکا ہے از روی رسائی ذہن کے اور وہ ابو حنیفہ افقہ ثلثہ کا ہے

ذكره الحموي في شرح الاشباه فاعلم ان الاثر يطلق عند اهل الحديث

ذکر کیا اسکو حموی نے شرح اشباہ میں جان لی کہ اثر بولا جاتا ہے نزدیک اہل حدیث کے

على المرفوع والموقوف فذلك من امام المحدثين تصريح بان الاثر

حدیث مرفوع اور موقوف پر پس یہ امام محدثین سے یعنی عبد اللہ بن مبارک سے تصریح ہے باینطور

في عصر التابعين وتبع التابعين صار معروفا ومشهورا بين الائمة

زمانہ تابعین اور تبع تابعین میں تھے مشہور معروف درمیان ائمہ کے

بان لا يخفى على احد منهم اما الاختلاف فانما كان لاجل التفاوت بين

باینطور کہ نہ تھی کوئی حدیث پوشیدہ کسی اونکی پر اما اختلاف درمیان اونکی وہ سوای اسکی نہین کہ تھا واسطے فرق کے

اراء المجتهدين من الاستنباط والتطبيق واصابة الراي بان بعضهم

افکار اور اذہان اور طبایع مجتہدین کے جہت استنباط سے اور تطبیق آیات اور احادیث سے اور اصابت فکر کے

اكثر وازيد اصابة من غيره في استنباط المسائل والتطبيق والتوفيق

اکثر اور ازید ہے از روی مصیب ہونیکے میں غیر سے بیچ استنباط مسائل کے اور تطبیق دینے اور توفیق دینی آیات

فاخبر الامام الهمام امام ائمة الحديث بان الامام ابا حنيفة احسنهم

پس خبر دی امام ہمام نے یعنی امام ائمہ حدیث نے باینطور کہ امام ابو حنیفہ احسن اونکا ہے از روی

رايا وافقهم فذلك من الامام الجليل عبد الله بن المبارك رد على من زعم

مصیب ہونیکے مسایل مین اور افقہ اونکا ہے پس یہ امام جلیل الشان سے یعنی عبد اللہ بن المبارک سے رد ہے اوس شخص پر کہ گمان

ان الحديث لفلانى مثلا لم يبلغ الى ابى حنيفة او مالك والشافعى واحمد

کہ حدیث فلانی مثلا نہین پونہچی امام ابو حنیفہ کو یا امام مالک کو یا امام شافعی کو یا امام احمد

بن حنبل كلا وحاشا الله عن ذلك فان الاثر قد عرف بينهم فى ذلك الزمان

بن حنبل کو ہرگز یہہ بات نہین پاکی ہی اللہ کو اس نسبت سے طرف ان ائمہ کے کیونکہ اثر مشہور و معروف ہوگیا تہا

انما كان الاختلاف لاجل اختلاف آرائهم لان كل واحد من الائمة الاربعة مع قرب

سواہی اسکی نہین کہ جو اختلاف ہوا ہی وہ ہوا ہی واسطے اختلاف رسائی طبایع کے اسواسطے کہ ہر واحد ائمہ اربعہ سے مع قرب

الزمان ليس وحده وحده فى ذلك الامر العظيم كان له اعوان اعلام

زمانہ کے نہ تہا اکیلا اکیلا اس امر عظیم مین بلکہ تہی اونکی لئے مددگار بڑے عالم

وانصار عظام من التلامذة والاصحاب سيما الامام الاعظم والمجتهد

اور انصار بڑے بڑے تلامیذ سے اور اصحاب سے خاص کر امام اعظم اور مجتہد

الاقدم قال الشامى فى شرح الدر المختار نقل الطحطاوى عن مسند الخوارزمى

اقدم یعنی امام ابو حنیفہ کہا شامی نی شرح در المختار مین کہ نقل کیا طحطاوی نے مسند خوارزمی سے

ان الامام اجتمع له الف من اصحابه اجلهم وافضلهم اربعون قد

کہ امام یعنی ابو حنیفہ جمع ہوئے اوسکے لئے ہزار اصحاب کہ اجل اور افضل اون کے چالیس تہے کہ

بلغوا حد الاجتهاد الخ وقال الطحطاوى فى شرح الدر المختار تحت قوله انه

پہونچ گئے تہے مرتبہ اجتہاد کو الی آخرہ اور کہا طحطاوی نے شرح در المختار مین تحت اس قول انہ

راى صبيا يلعب فى الطين فحذره من السقوط فاجابه بان احذر انت

رای صبیا یلعب فی الطین فحذرہ من السقوط فاجابہ بان احذر انت

من السقوط فان فى سقوط العالم سقوط العالم فحينئذ قال لاصحابه

من السقوط فان فی سقوط العالم سقوط العالم فحینئذ قال لاصحابہ کے

قوله لاصحابه قال فى مسند الخوارزمى عن سيف الائمة السائلى اشتهر

قول اوسکا لاصحابہ کہا مسند خوارزمی مین کہ مروی ہے سیف ائمہ سائلی سے کہ مشہور

واستفاض ان الامام ابا حنیفة رحمه الله تعالی اجتمع معه الف من اصحابه

معروف ہی یہہ بات کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی جمع ہوئے ساتھہ اوسکے ہزار اصحاب

اجلهم وافضلهم اربعون قد بلغوا حد الاجتهاد فقربهم وادناهم وقال

کہ اجل اور افضل اونکی چالیس تہی کہ پہونچ گئی تہی مرتبہ اجتہاد کو پس قریب اور قریب کیا اونکو اور کہا

لهم انتم اجلة اصحابی ومسار قلبی وجلاء حزنی وانی الجمت هذا

کہ تم اجلہ اصحاب میری کی ہو خوشی قلب میری کے اور دور کنندہ غموم میرے کے ہو اور تحقیق مینے ضبط کیا

الفقه واسرجته لکم فاعینونی فان الناس قد جعلونی جسرا علی النار

فقہ کو اور مزین کیا اوسکو تمہاری لئی پس مدد کرو تم میری کیونکہ لوگ تحقیق کرینگی مجکو پل نار پر

فان المنتهی لغیری والعباء علی ظهری فکان رحمه الله تعالی اذا وقعت

پس تحقیق فائدہ واسطے غیر ونکے ہے اور بار بجہہ پر ہے پس امام رحمہ اللہ تعالی کو جبکہ در پیش آتا

واقعة شاورهم وناظرهم وحاورهم وسألهم فیسمع ما عندهم من

کوئی مسئلہ تو مشورہ کرتی اون اپنی اصحابوں سی اور مناظرہ کرتے اونسے اور گفتگو کرتے اونسے اور دریافت کرتے

الاخبار والآثار ویقول ما عنده ویناظرهم شهرا واکثر حتی یستقر آخر

احادیث رسول اللہ سے اور آثار اصحاب رسول اللہ سے اور بیان کرتی جو کچھہ اپنی ہوتا اخبار اور آثار سے اور مناظرہ کرتے اصحاب اونسے

القول فیثبته ابو یوسف حتی اثبت الاصول علی هذا المنهاج شوری لا

قول پس لکہتا اوسکو کتاب مین ابو یوسف حتی کہ لکہا اونی کتب ظاہر الروایۃ کا کہ وہ چہہ کتابین ہین اسی طریق پر بطور مشورہ کے

انه تفرد بذلک کغیره من الائمة انتهی وقال الامام الشعرانی فی المیزان

جیسا کہ امر خدا اور رسول کا تہا نہیں کہ اکیلا ہو امام ابو حنیفہ ساتہہ اس امر عظیم کے جیسا اور ائمہ تمام ہوا اور کہا امام شعرانی نے میزان

الکبری وقال صاحب الفتاوی السراجیة قد اتفق لابی حنیفة من الاصحاب

کبری مین اور کہا صاحب فتاوی سراجیہ نے کہ تحقیق اتفاق ہوا واسطے ابو حنیفہ کے اصحاب سے

ما لم یتفق لغیره وقد وضع مذهبه شوری ولم یستبد بوضع المسائل

وہ جو نہیں اتفاق ہوا واسطے غیر ابو حنیفہ کے اور تحقیق مقرر اور ضبط ہوا مذہب اونکا مشورے سے اور اکیلا ہو تقرر اور وضع

وانما کان یلقیہا علی اصحابہ مسئلۃ فیعرف ما کان عندھم ویقول ما

اور یہ باین طور تہا کہ وہ سوا اسکی نہین کہ تہی وہ ڈالنی والے اون مسائل کو اپنی اصحاب پر پس مسئلہ کو پس معلوم کرتے جو ہوتا اونکی پاس اور

عندہ ویناظرھم حتی یستقر احد القولین فیثبتہ ابو یوسف حتی اثبت

اونکی پاس اور مناظرہ کرتی اون سی یہان تک کہ قرار پاتا احد القولین پس لکہتا اوسکو ابو یوسف حتی کہ لکہا اوسنی

الاصول کلہا وقال الخوارزمی فی مسندہ باسنادہ الی جبیر قال سمعت

اصول ستہ یعنی کتب ظاہر الروایۃ یعنی جامع کبیر اور جامع صغیر اور سیر کبیر اور سیر صغیر اور مبسوط اور زیادات اور کہا خوارزمی نے

الاعمش جاءہ رجل فسألہ عن مسئلۃ فقال علیک باھل تلک الحلقۃ

اعمش سی کہ آیا اونکی پاس ایک رجل اور پوچہا اوس سی مسئلہ پس کہا اعمش نے لازم پکڑ اہل اس حلقہ کو

فانہم اذا وقعت لہم مسئلۃ لا یزالون یدیرونہا حتی یصیبونہا

اسواسطی کہ وہ جبکہ پیش آتی اونکو کوئی مسئلہ تو ہمیشہ رہتی ہین دوران کرتی ہوی اوس مسئلہ کو یہانتک پہونچ

یعنی حلقۃ ابی حنیفۃ انتہی فلما کانت الجماعات العظیمۃ من العلماء

یعنی لازم پکڑ حلقہ امام ابو حنیفہ کا تمام ہوا پس ہرگاہ کہ تہی اسی طرح جماعت ہای عظیمہ علماء

العظام والفضلاء الاعلام مع الائمۃ الاربعۃ فی الانتصار والامداد

عظام سے اور فضلا اعلام سے ساتہہ ائمہ اربعہ کے انتصار اور امداد مین

بالاخبار والآثار مع قرب زمانہم وقلۃ وسائطہم وغایۃ اہتمامہم

ساتہہ اخبار اور آثار کے باوجود قرب زمانہ کے اور قلت وسائط کے اور نہایت کوشش

ونہایۃ اعتنائہم فکیف یخفی علیہم حدیث فی امر دینہم حاشا اللہ عن

اور نہایت پرواہ اونکی امر دین مین پس کیونکر پوشیدہ ہو جاوی گے اوپر کسی حدیث امر دین اونکے پاک ہے

تلک النسبۃ الیہم والاختلاف بینہم لیس للفقدان بل لمحض اختلاف

اس نسبت سے طرف اونکے اور اختلاف درمیان اونکے نہ تہا واسطے فقدان حدیث کے بلکہ وہ محض واسطے اختلاف

الاذہان کما لا یخفی علی من لہ قلب سلیم وطبع مستقیم

اذہان کے جیسا کہ ظاہر ہے اوسپر جسکا قلب سلیم ہے اور طبع مستقیم اور کہا

في الطحطاوي تحت قوله ومناقبه اكثر روى الخطيب عن يحيى

طحطاوی مین تحت اس قول و مناقبه اکثر کے کہ روایت کیا خطیب نے یحیے

بن سعيد القطان يقول لا نكذب على الله ما سمعنا احسن من راى

بن سعید قطان سے کہ کہتا تہا کہ نہین جہوٹہ بولتی ہم اللہ پر نہین سنا ہمنے کوئی شخص کہ رای اوسکی اچہی ہو

ابي حنيفة فقد اخذنا باكثر اقواله انتهى وقال في القلائد قال يزيد

رای امام ابو حنیفہ سی اور تحقیق ہم عامل اور اخذ ہین ساتہہ اکثر مسائل اوسکی کی تمام ہوا اور کہا قلائد مین کہ کہا یزید

بن هارون كتبت على الف شيخ وحملت عنهم العلم فما رايت والله اشد

بن ہارون نی کہ پڑہا مینی ہزار اوستاد سے اور اخذ کیا مینے اونسے علم پس نہین دیکہا کوئی شخص مینی قسم اللہ کی

ورعا عن ابي حنيفة ولا اعظم عقلا انتهى ويزيد بن هارون

تقوی مین ابو حنیفہ سے اور نہ عظیم عقل مین اوس سے تمام ہوا اور یزید بن ہارون وہی صحابی

ثقة متقن عابد من التاسعة مات سنة ست ومائتين كذا في التقريب

ثقہ متقن عابد ہے اور طبقہ تاسعہ سے ہے فوت ہوا سنہ دو سو چہہ مین جیسا کہ تقریب مین ہے

وقال النووي في تهذيب الاسماء وابن حجر المكي في القلائد قال علي بن

اور کہا امام نووی نی تہذیب الاسما مین اور ابن حجر مکی نی قلائد مین کہ کہا علی بن

عاصم لو وزن عقل ابي حنيفة بنصف عقل اهل الارض لرجح عليهم انتهى

عاصم نی کہ اگر تولی جاوی عقل ابو حنیفہ کے ساتہہ نصف عقل اہل ارض کے تو البتہ راجح ہوگا اونپر تمام ہوا

وقال في التقريب علي بن عاصم صدوق من التاسعة مات سنة احدى

اور کہا تقریب مین کہ علی بن عاصم مروی عنہ ابو داؤد اور ترمذی و ابن ماجہ کا ہے اور صدوق ہی اور وہ طبقہ

ومائتين انتهى وقال ابن حجر في القلائد قال الامام محمد بن الحسن كان

دو سو ایک مین تمام ہوا اور کہا ابن حجر نی قلائد مین کہ کہا کہ امام محمد بن حسن نے کہ تہا امام ابو حنیفہ

يناظر اصحابه في المقائيس حتى اذا استحسن شيئا لم يلحقه احد منهم

مناظرہ کرتی ہتی اوس ہی صحاب اوسکی قیاسات مین حتی کہ جبکہ بیان کرتا دلیل استحسانی کسی شی کی تو نہ پہونچتا اوکو کوئی

فی الاستحسان انتہی والاستحسان ھو الدلیل الذی یکون فی مقابلۃ

دلیل استحسان میں تمام ہوا اور استحسان وہ دلیل ہے مقابلہ

القیاس ھکذا فی شرح الوقایۃ وغیرہ وقال فی القلائد وغیرہ قال مالک

قیاس کی جیسا کہ شرح وقایہ وغیرہ میں ہی اور کہا قلائد وغیرہ میں کہ کہا مالک

بن انس ان العراقی لو قال ان ھذہ الاسطوانۃ من ذھب لحسبتہ کما

ابن انس نے کہ عراقی یعنی ابو حنیفہ اگر کہی کہ تحقیق یہہ ستون سونے سے ہے تو البتہ گمان کرونگا میں اسکو

قال انتہی یعنی لو قال ابو حنیفۃ ان ھذہ الاسطوانۃ من ذھب لحسبتہ

کہا ابو حنیفہ نے تمام ہوا یعنی اگر کہی ابو حنیفہ کہ یہہ ستون سونے سی ہی تو البتہ گمان کرونگا میں

کما قال لانہ وان کنا ننظرھا من الخشبۃ بحسب الظاھر لکنہا فی الواقع

جیسا کہ کہا اسواسطی کہ ہم اگرچہ دیکھتے ہیں اوسکو خشبہ سے بحسب ظاہر اور بادی نظر کے لیکن وہ واقع

ونفس الامر ھی من ذھب فلذا احسبتہ کما قال لانہ اعرف منا فی دراک

اور نفس الامر میں سونے سی ہی لہذا گمان کرونگا میں جیسا کہ کہا کیونکہ وہ اعرف ہی ہمسی بیچ سمجھنے

الحقیقۃ ومثل ھذا یسمے بالاستحسان مما کان فی ظاھر النظر شئ اخر و

حقیقت امر کو اور مثل اسکی مسمے بالاستحسان ہے اوس قبیل سے کہ ہو ظاہر النظر میں شئی اور اور

فی الحقیقۃ شئ اخر لان الاستحسان ھو دلیل خفی فی مقابل دلیل جلی قال فی

نفس الامر میں شئی اور اسواسطے کہ استحسان وہ دلیل ہے خفی مقابل دلیل جلی کے کہا

التوضیح القیاس جلی وخفی فالخفی سیمی بالاستحسان انتہی وقال فی

توضیح میں کہ قیاس جلی ہی اور خفی اور خفی مسمی بالاستحسان ہی تمام ہوا اور کہا

التلویح غلب فی اصطلاح اھل الاصول علی القیاس الخفی کما غلب

تلویح میں غالب ہوا اصطلاح اہل اصول میں اطلاق استحسان کا اوپر قیاس خفی کے جیسا کہ غالب ہوا

اسم القیاس علی القیاس الجلی تمیزا بین القیاسین انتہی فھذا من

اسم قیاس کا اوپر قیاس جلے کے واسطے تمیز کے درمیان دونو قیاس کے تمام ہوا پس یہہ

الامام مالک غایة المدح فی اصابة رای الامام الاعظم ابی حنیفة رضی
امام مالک سے نہایت مدح ہے اصابت رای امام اعظم ابو حنیفہ رضی

الله تعالی عنه وقال القاری فی الرسالة المولفة فی جواب الرسالة المنسوبة
الله تعالے عنہ کے اور کہا ملا علی قاری نے اس رسالہ میں جو مولف ہے جواب اوس رسالہ میں جو منسوب ہے

الی امام الحرمین روی ان بعض المحدثین سأل ابا حنیفة من بعض مسائل
طرف امام الحرمین کے کہ مروی ہی کہ بعض اہل حدیث نے سوال کیا ابو حنیفہ سے بعض مسائل

الشریعة فاجاب عنها بالاجوبة اللطیفة فتعجب فقال من این لک هذا الجواب
شرعیہ کا پس جواب دیا ابو حنیفہ نے اون مسائل سے ساتھ اجوبہ لطیفہ کے پس تعجب کیا اون بعض محدثین نے اور کہا

حتی نحکم لک بالصواب قال من الاحادیث التی منک سمعتها وبین له
تو کہ حکم کریں ہم تمہاری لئے صواب کا کہا امام ابو حنیفہ نے ان احادیث سے ہے کہ تم سے سنا میں نے اور بیان کیا ابو حنیفہ نے اوسکو

استنباطه منها فقال انتم الاطباء ایها المجتهدون ونحن العطارون
استنباط اوس جواب کا اون احادیث سے پس کہا اون بعض محدثین نے کہ تم اطبا ہو ای مجتہدو اور ہم عطار ہیں

انتهی وقال المکی فی القلائد سأل الاعمش عن ابی حنیفة عن مسائل
تمام ہوا اور کہا ابن حجر مکی نے قلائد میں کہ سوال کیا اعمش نے ابو حنیفہ سے چند مسائل کا

فاجاب ابو حنیفة بالاحادیث فقال الاعمش یا معشر الفقهاء انتم
پس جواب دیا ابو حنیفہ نے ساتھ احادیث کے پس کہا اعمش نے ای گروہ فقہا کے تم

الاطباء ونحن العطارون ای انا نعرف مجرد الاسامی وانتم تعلمون المعانی
اطبا ہو اور ہم عطار ہیں یعنی ہم پہچانتے ہیں فقط اسامی یعنی نام اور تم جانتے ہو معنے

انتهی قال الخوارزمی فی مسنده باسناده قال الاعمش ان ابا حنیفة
تمام ہوا اور کہا خوارزمی نے اپنی مسند میں اپنی اسناد سے کہ کہا اعمش نے کہ ابو حنیفہ

یحسن المعرفة بمواضع الفقه الدقیقة وغوامض العلم الخفیة یراها
نیک جانتا ہے معرفت مواضع فقہ دقیقہ کے اور دقایق علم کے جو پوشیدہ ہیں دیکھتا ہے اونکو اونکی مواضع میں

فی ظلمة اما کنها من فیض ضوء سراج قلبه حیث قال صلی الله علیه وسلم هو سراج امتی انتهی

جو اندھیری مقام ہین روشنی سراج قلب انہی سے کیونکہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ سراج امت میریکا ہے تمام ہوا

وقال المکی فی قلائد العقیان فی مناقب ابی حنیفة النعمان قد صنف العلامة مصنف الکتاب

اور کہا مکی نے قلائد العقیان فی مناقب ابی حنیفة النعمان مین کہ تحقیق تصنیف کے ہے علامہ نے جو مصنف کتاب

الضخیم المسمی بسبیل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد المشهور

بڑی کا ہی جو مسمی ساتھہ سبیل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد کے ہے اور مشہور ہے

بسیرة الشامی للشیخ محمد بن یوسف الصالحی الدمشقی الشافعی فی مناقب

ساتھہ سیرت شامی کے یعنی شیخ محمد بن یوسف صالحی دمشقی شافعی المذہب نے مناقب

ابی حنیفة کتابا سماه عقود الجمان فی مناقب النعمان وعندی نبذة منه

ابی حنیفہ مین ایک کتاب کہ نام رکھا اوسکا عقود الجمان فی مناقب النعمان اور میرے پاس تھوڑی سی قلیل اوس سے ہے

وهی هذه قال کان ابو حنیفة رضی الله عنه اخذ العلم باوفر نصیب

وہ یہہ ہے کہ کہا اوسنے کہ تھا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہ اخذ کیا علم کو ساتھہ نہایت نصیب کے

اما علم الکلام فقد تقدم انه بلغ فیه مبلغا رفیعا یشار الیه بالاصابع

اما علم کلام پس مقدم ہوچکا ہے کہ وہ پہونچا اوس علم کلام مین ایسی مبلغ رفیع کو کہ اشارہ کیا جاتا تہا طرف

وناهیك به انه سلم الیه علم النظر والقیاس واصابة الرای حتی قالوا

اور کافی ہی تجکو اس باب مین یہہ بات کہ مسلم ہی طرف اوسکے علم نظر اور قیاس و اصابت رای کے حتی کہ کہا اون علمانے

ان اباحنیفة امام اهل الرای انتهی فذلك من الحافظ الشامی تصریح

کہ ابو حنیفہ امام ہی اہل اجتہاد کا تمام ہوا پس یہہ حافظ شامی سے تصریح ہے

بان اباحنیفة مختص من الناس کلهم بمزید الاصابة بالاتفاق کما هو

باین طور کہ ابو حنیفہ مختص ہے سب آدمیوں سے ساتھہ مزید اصابت کے بالاتفاق جیسا کہ وہ

مدلول قوله وناهیك به انه سلم الیه علم النظر والقیاس واصابة

مدلول ہی اوسکی قول وناہیک بہ انہ سلم الیہ علم النظر والقیاس واصابة

الرای الخ فذلک معنی قوله علیه السلام لو کان الدین عند الثریا
الرای الخ کا پس یہہ معنی ہین قول علیه السلام کے کہ اگر ہوگا دین نزدیک ثریا کے
لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله رواه مسلم فی صحیحه وقد
تو البستہ جائگا اوسکی طرف ایک رجل ابناء فارس سے حتی کہ لے آویگا اوسکو روایت کیا اسکو مسلم نے اپنے
مر ان ذلك الرجل هو ابو حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه فحصل مما ذکر ان ابا حنیفة
گذر چکا ہے کہ یہہ رجل وہ ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ہے پس حاصل ہوا ما ذکر سے کہ ابو حنیفہ
امام اهل الاجتهاد فی اصابة الرای باتفاق العلماء کما کان هو افقه
امام ہی اہل اجتہاد کا بیچ مصیب ہونے اجتہاد کے باتفاق علما کے جیسا کہ تہا وہ ابو حنیفہ افقہ
العلماء باتفاق العلماء الذین کانوا فی خیر القرون من القرن الثانی و
علما کا باتفاق اون علما کے جو تہی بیچ خیر القرون کے قرن ثانی اور
الثالث والرابع مع ان کونه افقه مستلزم لکونه اصوب فلما کان افقه
ثالث اور رابع سے باوجودیکہ افقہ ہونا اوسکا مستلزم ہے اصوب ہونی کو پس ہرگاہ کہ ہوا افقہ
باتفاق ائمة الدین وخیر القرون ثبت کونه اصوب باتفاق هؤلاء الائمة
باتفاق ائمہ دین اور خیر القرون کے تو ثابت ہوا اصوب ہونا اوسکا باتفاق انہین ائمہ کے
ایضا فحاصل ما ذکر ان ابا حنیفة افقه واعلم واصوب باتفاق ائمة اهل
بہی پس حاصل ما ذکر کا یہہ ہے کہ ابو حنیفہ افقہ اور اعلم اور اصوب ہے باتفاق اون ائمہ اہل
السنة والجماعة الذین کانوا فی خیر القرون من القرن الثانی والثالث والرابع
السنۃ والجماعۃ کے جو تہی خیر القرون مین یعنی قرن ثانی اور ثالث اور رابع مین
التی کانت خیرا مما بعدها بحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یاتی
جو بہتر ہین ما بعد اپنے سے بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ آوے گا
علیکم زمان الا الذی بعده اشر منه حتی تلقوا ربکم رواه البخاری ذکره فی
تم پر کوئی زمانہ مگر کہ ہوگا زمانہ کہ بعد اوسکے ہے شر اوس پہلے سے حتی کہ ملاقات کرو تم اپنی رب کے روایت کیا

المشکوٰۃ فلا یعارض مدح صدر ممن بعدهم مدحا صدر منهم فان

سکوت میں پس نہ معارض ہوگی کوئی مدح جو صادر ہوئی اون شخصوں سے کہ بعد ان قرونکے ہیں اون مدح کو جو صادر

مدح السلف اقوی من مدح الخلف لذلك الحديث والاحاديث الاخر

کہ مدح سلف کے اقوی ہے مدح خلف سے بحکم اس حدیث کے اور بہ حکم احادیث اور کے

باب مدح الامام بكونه ورعا بالاجماع قال

باب ہی بیچ بیان کرنے ممدوح ہونے امام ابو حنیفہ کے بایں طور کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہے بالاجماع کہا

الامام النووی فی تهذیب الاسماء واللغات وعن فضيل بن عياض قال

امام نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں کہ مروی ہے فضیل بن عیاض سے کہ

كان ابو حنيفة فقيها معروفا بالفقه مشهورا بالورع واسع الحال معروفا

تھا ابو حنیفہ فقیہ مشہور معروف ساتھ فقہ کے اور مشہور معروف ساتھ تقوے کے اور واسع الحال

بالافضال انتهى وقال فی التقریب فضيل بن عياض بن مسعود الزاهد

ساتھ نکوئی کرنے کے تمام ہوا اور کہا تقریب میں فضیل بن عیاض بن مسعود زاہد

المشهور اصله من خراسان ثقة عابد امام من الثامنة مات سنة سبع وثمانين

مشہور معروف ہے جہاں میں جیسا کہ اہل اللہ میں ثقہ ہی اور عابد امام اہل اللہ کا وہ طبقہ ثامنہ سے ہی فوت ہوا سنہ الکیہ

بعد المائة انتهى وقال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قوله وقد

سینتالیس میں تمام ہوا اور کہا شامی نے شرح در المختار میں تحت اس قول کے اور تحقیق

اتبعه على مذهبه كثير من الاولياء الكرام كابراهيم بن ادهم و

اوسکی مذہب پر بہت لوگ اولیاء کرام جیسا کہ ابراہیم بن ادہم اور

شقیق البلخی ومعروف الکرخی وابی یزید البسطامی وفضیل بن عیاض

شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابی یزید بسطامی اور فضیل بن عیاض

وداؤد الطائی وابی حامد اللفاف وخلف بن ایوب وعبد الله بن المبارك

اور داؤد طائی اور ابو حامد لفاف اور خلف بن ایوب اور عبد اللہ بن مبارک

ووکیع بن الجراح وابی بکر الوراق وغیرهم مما لا یحصی قوله فضیل بن
اور وکیع بن جراح اور ابو بکر وراق اور اور لوگ کہ متعذر تعداد اونکی قول اوسکا فضیل بن
عیاض ذکر الضمیری اخذ الفقه عن ابی حنیفة وروی عنه الشافعی فاخذ
عیاض ذکر کیا ضمیری نی کہ فضیل بن عیاض نی اخذ کیا علم فقہ کو ابو حنیفہ سی اور مروی عنہ امام شافعی کا ہی پس اخذ کیا
عن امام اعظم واخذ عنه امام عظیم وروی له امامان عظیمان البخاری
امام اعظم سی اور اخذ کیا اوس سی امام عظیم نے اور ہی مروی عنہ دو امام عظیم الشان کا ہی یعنی امام بخاری
ومسلم ترجمه التمیمی وغیره بترجمة حافلة انتهی وقال النووی
او مسلم بی اور بیان کی سرا وسکے نے شاتہہ بیان وافر کے تمام ہوا اور کہا نووی نے
فی التهذیب وعن ابی بکر بن عیاش قال مات ابو سفیان الثوری فاجتمع
تہذیب مین کہ مروی ہی ابو بکر بن عیاش سے کہ فوت ہوا باپ سفیان ثوری کا پس جمع ہوگئے
الیه الناس فجاء ابو حنیفة فقام الیه سفیان واکرمه واقعده مکانه
اونکی پاس لوگ اور آیا ابو حنیفہ پس کہڑا ہو گیا اوسکی لئی سفیان اور تعظیم تکریم کی اوسکی اور بیٹھایا اوسکو
وقعد بین یدیه فلما تفرق الناس قال اصحاب سفیان رأینا فعلت
اور آپ بیٹھا اونکی سامنی پس جبکہ متفرق ہوگئی لوگ تو کہا اصحاب نے سفیان کو کہ دیکھا ہمنی کہ کیا تمنی
شیئا عجبا قال جاء رجل من اهل العلم بمکانی فان لم اقم لعلمه قمت
شی عجیب کہا سفیان نی کہ آیا ایک رجل اہل علم سی مکان میری پر پس اگر نہ اوٹہا اوسکی علم کی لئی تو اوٹہا
لسنه وان لم اقم لسنه قمت لفقهه وان لم اقم لفقهه قمت لورعه
اوسکی سن کی لئی اور اگر نہ اوٹہا مین اوسکی سن کی لئی تو اوٹہا مین اوسکی فقہ کی لئی اور اگر نہ اوٹہا مین اوسکی فقہ کے لئے
انتهی وقال فی التقریب ابو بکر بن عیاش الکوفی المقری ثقة عابد
تمام ہوا اور کہا تقریب مین ابو بکر بن عیاش کوفی مقری سے مروی عنہ اصحاب صحاح ستہ کا ہے اور ثقہ اور عابد
من السابعة مات سنة اربع وتسعین بعد المائة انتهی وقال النووی
اور وہ طبقہ سابعہ سے ہے فوت ہوا سنہ ایک سو چورانوی مین تمام ہوا اور کہا نووی نی

فی التہذیب والمکی فی القلائد وعن ابراھیم بن عکرمہ قال ما رایت
تہذیب مین اور ابن حجر مکی نی قلاید مین کہ مروی ہی ابراہیم بن عکرمہ سی کہ نہین دیکہا مینے کسی
اورع ولا افقہ من ابی حنیفۃ انتہی وقال النووی فی التہذیب وعن
کہ اورع ہو اور افقہ ابو حنیفہ سے تمام ہوا اور کہا نووی نی تہذیب مین کہ مروی ہی
عبد اللہ بن المبارک قال ما رایت اورع من ابی حنیفۃ انتہی وقال
عبد اللہ بن مبارک سے کہ نہین دیکہا مینی کسی شخص کو کہ اورع ہو ابو حنیفہ سی تمام ہوا اور کہا
الشامی فی شرح الدر المختار قال احمد بن حنبل فی حقہ انہ کان
شامی نی شرح در المختار مین کہ کہا امام احمد بن حنبل نی کہ ابو حنیفہ تہا علم مین اور
من الورع والزھد وایثار الاخرۃ بمحل لا یدرکہ احد انتہی
پرہیزگاری مین اور زہد مین اور اختیار آخرت مین ایسی محل مین کہ نہ پہنچا اوسکو کوئی شخص تمام ہوا
وقال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ وصنف فیہ سبط
اور کہا شامی نی شرح در المختار مین تحت اس قول کے وصنف فیہ سبط
ابن الجوزی مجلدین کبیرین وسماہ الانتصار لامام ائمۃ الامصار
ابن الجوزی مجلدین کبیرین وسماہ الانتصار لامام ائمۃ الامصار
قال العلامۃ یوسف بن عبد الہادی الحنبلی فی تنویر الصحیفۃ قال
کہ کہا علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی المذہب نے تنویر الصحیفہ فی مناقب ابو حنیفہ مین کہ کہا
ابن عبد البر فانی واللہ ما رایت افضل ولا اورع ولا افقہ من
ابن عبد البر نے کہ قسم ہے اللہ کی نہین دیکہا مینے کسی شخص کو افضل اور نہ اورع اور نہ افقہ
ابی حنیفۃ انتہی وقال الشیخ عبد الوھاب الشعرانی فی المیزان فقد
ابو حنیفہ سی تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرانی نی میزان مین کہ
کان الامام رضی اللہ عنہ واللہ واللہ واللہ من اورع الناس واعلم
تہا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ قسم اللہ کی قسم اللہ کی قسم اللہ کی اورع الناس اور اعلم

الناس واعبد الناس وازهد الناس واكثرهم احتياطاً فى دينه وقد روى

الناس اور اعبد الناس اور ازہد الناس سے اور اکثر اونکا ادر دمی احتیاط کے دین مین اور روایت کے

الامام ابو جعفر الشيرامازى رح بسنده المتصل الى ابراهيم بن عكرمة

امام ابو جعفر شیرامازی نے اپنی سند متصل سے کہ ابراہیم بن عکرمہ

المخزومى كان يقول ما رايت فى عمرى كله احدا اورع ولا ازهد و

مخزومی تہا کہتا رہتا کہ نہین دیکہا مینی اپنی عمر بہر مین کسی شخص کو اورع اور نہ ازہد اور

لا اعبد ولا اعلم من الامام ابى حنيفة رضى الله تعالى عنه وروى

نہ اعبد اور نہ اعلم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی ہے

الشيرامازى ايضا عن عبد الله بن المبارك رضى الله عنه قال دخلت

شیرامازی نی بہی عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے کہ داخل ہوا مین

الكوفة فسألت علمائها فقلت من اعلم الناس فى هذه البلدة فقالوا

شہر کوفہ مین پس دریافت کیا مینی علمار کوفہ سی کہا مینی کہ کون ہی اعلم الناس اس شہر مین سب نے کہا

كلهم ابو حنيفة فقلت لهم من اورع الناس فى هذه البلدة فقالوا

کہ ابو حنیفہ پہر کہا مین نی اونکو کہ کون ہی اورع الناس اس شہر مین سب نے کہا

كلهم ابو حنيفة الخ كما مر وقال عبد الوهاب الشعرانى فى الميزان

کہ ابو حنیفہ الی آخرہ جیسا کہ گذرا اور کہا عبد الوہاب شعرانے نے میزان

الصغرى وقد اجمع العلماء قاطبة على ورع الامام وكثرة احتياط

صغری مین کہ منعقد ہوا اجماع سب علما کا اوپر پرہیزگار ہونی امام ابو حنیفہ کی اور کثرت احتیاط اونکے

وخوفه من الله تعالى انتهى وقال الامام الشعرانى فى الميزان الكبرى

اور اوپر کثرت خوف اونکے کے اللہ تعالے سے تمام ہوا اور کہا امام شعرانے نے میزان کبری مین

وقد اجمع السلف والخلف على كثرة ورع الامام وكثرة احتياطه فى الدين

کہ تحقیق منعقد ہوا اجماع سلف اور خلف کا اوپر کثرت ورع امام ابو حنیفہ کے اور اوپر کثرت احتیاط اونکے کے دین مین

وخوفه من الله تعالى انتهى فقد ثبت ان ابا حنيفة كان ورعا محتاطا

اور اوپر کثرت خائف ہونے اوسکے کے اللہ تعالیٰ سے تمام ہوا بس ثابت ہوئی یہہ بات کہ تہا امام ابو حنیفہ پرہیزگار تقوی دار محتاط

خائفا من الله تعالى باجماع العلماء كما ثبت كونه افقه واعلم واصوب

خائف اللہ تعالیٰ سے باجماع علما کے جیسا کہ ثابت ہوا افقہ اور اعلم اور اصوب ہونا

باتفاق العلماء بنقول العلماء المعتبرين عند الكل باب مدح

باتفاق علما کے ساتھہ نقول علماء معتبرین کے نزدیک کل کے باب ہی ممدوح ہونے

الامام بكونه احق بالاتباع من غيره فاعلم

امام ابو حنیفہ کی بیان مین باین طور کہ وہ احق ہی متبوع ہونی مین اور ائمہ سے بس جان لے

ان المتبوع بعد كونه مجتهدا كان افقه واعلم واورع اما الاول

کہ متبوع یعنی امام بعد ہونے اوسکے کے مجتہد ہو افقہ اور اعلم اور متقی اما اول یعنی ہونا

فلما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله عبدا سمع مقالتي

وہ اسلئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تر و تازہ کرے اللہ اوس عبد کو کہ سنا میری حدیث کو

فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه

پہر محفوظ رکہا اور پہونچایا اوسکو کیونکہ بسا اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہے اور بسا اوقات حامل حدیث کا

الى من هو افقه منه رواه غير واحد من اهل الحديث واما الثاني

طرف افقہ کے اپنی سی روایت کیا اسکو غیر واحد نے اہل حدیث سے اما ثانی

فلما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تولى من امر المسلمين

وہ اسلئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ والی ہے امر اہل اسلام کے سے

شيئا فاستعمل عليهم رجلا وهو يعلم ان فيهم من هو اولى واعلم منه

کسی شی کا پس قاضی مقرر کری اونپر کسی رجل کو حالانکہ جانتا ہی کہ اون مین وہ شخص ہی کہ وہ اولی اور اعلم ہے

بكتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم فقد خان الله ورسوله

ساتھہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس وہ خائن ہوا اللہ کا اور رسول اللہ کا

وجماعة من المسلمين رواه الطبرانی وذکر مثله فی الهدایة واما الثالث

اور جماعت مسلمانون کا روایت کیا اسکو طبرانی نی اور ذکر کیا مثل اسکی ہدایہ مین اما ثالث

فلما قال الامام الاستوائی فی شرح منهاج الاصول للقاضی البیضاوی

وہ اسلئی ہی کہ کہا امام استوائی نی شرح منهاج الاصول مین جو قاضی بیضاوی کے ہے

انهم اتفقوا علی ان العامی لا یجوز له ان یستفتی الا ممن غلب علی ظنه

کہ وہ اہل اصول متفق ہوئی ہین اسپر کہ غیر مجتہد کو نہین جائز ہیہ کہ فتوی طلب کری مگر اوس شخص سی کہ غالب ہو اوسکی ظن پر

انه من اهل الاجتهاد والورع انتهی فلما کان هذه الوجوه الثلثة

کہ اہل اجتہاد اور اہل تقوی سی ہی تمام ہوا پس ہرگاہ کہ تھین یہہ وجوہ تینون

المذکورة من الفقه والعلم والورع فی ابی حنیفة اکمل من سائر المجتهدین

مذکورہ فقہ اور علم اور ورع سی ابو حنیفہ مین کامل تر باقی ائمہ مجتہدین سی

کان اقتداءه احق من غیره فلهذا قال عبد الله بن المبارک الذی هو رکن

تو ہوئی تابع داری اوسکی احق اورون سی لہذا کہا عبد اللہ بن مبارک نے جو وہ رکن ہی

الاسلام ورئیس المحدثین لیس احد احق ان یقتدی به من ابی حنیفة

اسلام کا اور رئیس ہی محدثین کا کہ نہین کوئی شخص احق متبوع اور امام ہونی مین ابو حنیفہ سے

لانه کان اماما تقیا نقیا ورعا عالما فقیها کشف العلم کشفا لم یکشفه

اسواسطی کہ تہا وہ امام متقی پاک صاف پرہیزگار عالم فقیہ اور کہولا علم کو ایسا کہولنا کہ نہین کہولا

احد انتهی فحصل مما ذکر ان ابا حنیفة احق بالاتباع من غیره

کسی نی تمام ہوا پس حاصل ہوا مما ذکر سے کہ ابو حنیفہ احق بالاتباع ہے اور ائمہ سے

لانه مصداق هذه الوجوه الثلثة بالوجه الاتم بالنقول المعتبرة

چونکہ وہ مصداق ہے ان وجوہ ثلثہ کا کامل تر ساتھ نقول معتبرہ کے

وکل من کان مصداق هذه الوجوه الثلثة بالوجه الاتم بالنقول

اور ہر شخص کہ ہو مصداق ان وجوہ ثلثہ کا کامل تر ساتھ نقول

المعتبرة فهو احق بالاتباع من غيره فينتج ان اباحنيفة احق بالاتباع

معتبرہ کے وہ احق ہی ساتھہ اتباع کے اور ائمہ سے پس متفرع ہوا یہہ امر کہ امام ابوحنیفہ احق ہا ساتھہ اتباع کے

من غيره مع ما مر من الاحاديث الدالة على لزوم اتباع مذهبه عليه

اور ائمہ سے مع اوس وجہ کے جو گذرے ہے احادیث جو دال ہین اوپر لزوم اتباع مذہب اوس علیہ

الرضوان فلذا كان على مذهبه اهل خير القرون باب مدح

الرضوان کے لہذا تہے اونکے مذہب پر اہل خیر القرون کے باب ہی ممدوح ہونے

الامام يكون اتباعه من اول الامر اكثر من غيره

امام ابوحنیفہ کے بیان مین باین طور کہ اتباع اونکے اول امر سے اکثر ہین اور ائمہ سے

قال السيد السند في اصول الحديث ووجيه الدين في شرح الشرح

کہا سید سند نے اصول حدیث مین اور وجیہ الدین نے شرح الشرح مین جو

والشيخ محمد في خاتمة مجمع البحار قيل لابي عصمة نوح بن ابي مريم

اور شیخ محمد بن طاہر نے خاتمہ مجمع البحار مین کہ کہا گیا ابو عصمت نوح بن ابی مریم کے لئے

من اين لك عن عكرمة عن ابن عباس في فضائل القران سورة سورة فقال

کہ کہانسے ہین تمکو یہہ حدیثین بروایت عکرمہ عن ابن عباس کے فضایل قران مین سورہ سورہ کر کہا اوسنے

رايت الناس قد اعرضوا عن القران واشتغلوا بفقه ابي حنيفة و

کہ دیکہا مینی لوگونکو کہ اعراض کیا قران شریف سے اور مشغول ہوگئے ساتھہ فقہ امام ابوحنیفہ کے اور

مغازي ابن اسحاق فوضعتها حسبة انتهى وابو عصمة نوح من كبار

مغازی ابن اسحاق کے پس وضع کیا ان احادیث کو واسطے طلب ثواب کے تمام ہوا اور ابو عصمت مسمی بنوح کبار

اتباع التابعين فذلك من نوح تصريح بان الناس اهل القرن الثاني

تبع تابعین سے ہی پس یہہ ابو عصمت یعنی نوح سے تصریح ہی باین طور کہ لوگ جو اہل قرن ثانی

والثالث والرابع كانوا مشتغلين بفقه ابي حنيفة رضي الله عنه

اور ثالث اور رابع کے ہین وہ مشغول تہی ساتھہ فقہ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کے

ومشغوليتهم بفقه ابي حنيفة دون غيره يدل على ان فقه الامام

اور ظاہر کہی مشغول ہونا اونکا ساتہہ فقہ ابو حنیفہ کے نہ ساتہہ غیر کے دال اسی بات پر کہ فقہ امام ابو حنیفہ کے

كان عندهم مختارا وقال يحيى بن معين القراءة عندي قراءة

تہی نزدیک اونکے مختار اور مقبول اور کہا یحیی بن معین نے کہ قرارت نزدیک میرے قرارت

حمزة والفقه فقه ابي حنيفة وعلى هذا ادركت الناس انتهى يعني

حمزہ کے اور فقہ فقہ ابو حنیفہ کے ہے اور اسی پر پایا مینے لوگونکو تمام ہوا یعنے

ان القراءة التي كانت مختارا ومقبولا عندي قراءة حمزة والفقه

قرارت جو مختار اور مقبول ہی نزدیک میری قرارت حمزہ کے ہے اور فقہ

الذي كان مختارا ومقبولا عندي فقه ابي حنيفة وعلى هذا

جو مختار اور مقبول ہی نزدیک میرے فقہ ابو حنیفہ کے ہے اور اسے پر

ادركت الناس فذلك من هذا الامام تصريح بان الناس اهل

پایا مینے لوگونکو پس یہہ اس امام جلیل الشان سی تصریح ہے باین طور کہ لوگ اہل

هذه القرون كانوا على مذهب الامام فحصل مما ذكر ان فقه الامام

ان قرون کے تہے اوپر مذہب امام ابو حنیفہ کے پس حاصل ہوا ماذکر سے کہ فقہ امام ابو حنیفہ کے

كان عند خير القرون القرن الثاني والثالث والرابع والخامس

تہی نزدیک خیر القرون یعنے قرن ثانی اور ثالث اور رابع اور خامس کے

مختارا فلذا كانوا على مذهبه وفقهه لكن المراد من الناس ناس اهل

مختار لہذا تہی وہ لوگ اونکی مذہب اور فقہ پر لیکن مراد ناس سی ناس اہل

السنة والجماعة غير المجتهدين لا المجتهدين ولا اهل الاهواء و

سنت وجماعت ہین جو غیر مجتہد ہین نہ مجتہد اور نہ اہل ہوا اور

البدعة وقال الشيخ محمد في خاتمة مجمع البحار لو لم يكن لله سر في

بدعت اور کہا شیخ محمد طاہر نے خاتمہ مجمع البحار مین اگر نہوتا اللہ کے لئے سر الہی

ابی حنیفة لما جمع شطر اهل الاسلام علی تقلیده انتهی وقال صاحب المشکوة فی اسماء الرجال فلو

ابو حنیفه مین تو نه جمع کرتا نصف اہل اسلام کو اونکی مذہب پر تمام ہوا اور کہا صاحب مشکوة نی اپنی کتاب اسماء الرجال مین که اگر

لو یکن لله سر خفی فی ابی حنیفة رض لما جمع شطر اهل الاسلام علی تقلیده انتهی الشطر النصف وقال

نہوتا اللہ کے لئے سر پوشیدہ ابو حنیفه رض مین تو نه جمع کرتا نصف اہل اسلام کو اوپر تقلید اوسکے تمام ہوا اور لفظ شطر کا معنی نصف کے ہے

الامام مجد الدین المشتهر بابن الاثیر فی جامع الاصول فی فصول النون لو لم یکن لله عز وجل

امام مجد الدین نی جو مشہور ہی ابن اثیر کر کے جامع الاصول مین فصول نون مین اگر نہوتا اللہ عز وجل کے لئے

فی ابی حنیفة سر خفی و رضاء الهی لما جمع شطر اهل السلام علی تقلیده

ابو حنیفه میں سر خفی اور رضاء الٰہی تو نه جمع کرتا نصف اہل اسلام کو اونکی تقلید پر

والعمل بمذهبه حتی قد عبد الله ودین بفقهه ومذهبه انتهی

اور عمل اونکی مذہب پر حتی که معبود ہوا ہی اور تقرر دین کا ہورہا ہے ساتھ اونکی فقه اور

وقال العلامة الشامی فی رد المحتار شرح الدر المختار قوله من زمنه

اور کہا علامہ شامی نی رد المحتار شرح در المختار مین قول اوسکا اوس زمانه سے لیکر

الی هذه الایام فالدولة العباسیة وان کان مذهبهم مذهب جدهم

ان ایام تک پس دولت عباسیه اگرچه تہا اونکا مذہب مذہب اپنی جد کا

فاکثر قضاتها ومشایخ اسلامها حنفیة وکان مدة ملکهم خمسمائة

لیکن اکثر اہل قضا کے اور مشایخ اسلام کے حنفیہ تہے اور تہی مدت اونکی سلطنت کے پانچ سو

سنة تقریبا والملوک السلجوقیون وبعدهم الخوارزمیون وکان کلهم

برس تقریبا اور بادشاہان سلجوقیون اور اونکی بعد خوارزمیون یہہ سب کے سب بادشاہ

حنفیین وقضاة ممالکهم غالبا حنفیة واما ملوک زماننا سلاطین

حنفیہ تہی اور قضاة اونکی سلطنت کے اکثر حنفیہ تہے اور بادشاہ ہماری زمانہ کے یعنی سلاطین

آل عثمان ایدالله تعالی دولتهم فمن تسعمائة الی یومنا هذا لا یولون القضاء

آل عثمان کی ہمیشہ رکہی الله تعالی اونکی سلطنت کو وہ تاریخ نو سو سی لیکر آج تک نہین دیتی عہدہ قضا

وسائر المناصب الا للحنفية قاله بعض الفضلاء قوله اشتهار مذهبه
اور باقی مناصب مگر حنفیہ کو کہا یہہ بعض فضلاء نی اور قول اوسکا اشتہار مذہبہ
اى فى عامة البلاد بل فى كثير من الاقاليم والبلاد لا يعرف الا مذهبه
یعنی اکثر ملک میں بلکہ بہت ولایتوں مین نہین معروف مگر اونکا مذہب
كبلاد الروم والهند والسند وما وراء النهر وسمرقند انتهى وقال
جیسا کہ ملک روم کا اور ملک ہند کا اور ملک سند اور ملک ماوراء نہر اور سمرقند تمام ہوا اور کہا
القارى فى الرسالة المنسوبة الى امام الحرمين اما اتباع ابى حنيفة
ملا علی قاری نی اپنی رسالہ مین جو مؤلف ہی جواب اوس رسالہ کی جو منسوب ہی امام الحرمین کیطرف اما اتباع ابو حنیفہ
قديما ففى الازدياد فى جميع البلاد سيما بلاد الروم وما وراء النهر
کی ہمیشہ زیادہ میں سب ملکون مین خاص کر ملک روم کا اور ملک ماوراء نہر کا
وولاية السند والهند واكثر اهل خراسان وعراق مع وجود كثير
اور ملک ولایت سند اور ہند کا اور اکثر اہل خراسان اور عراق کی باوجود بہت لوگون کی
فى بلاد العرب بالاتفاق واظن انهم يكونون ثلثى المسلمين بل اكثر عند
ملک عرب مین بالاتفاق اور گمان میرا یہہ ہی کہ اہل مذہب حنفی کی ہونگی دو ثلث اہل اسلام کی بلکہ اکثر نزدیک
المهندسين ويكفينا من السلاطين ابرهيم بن ادهم المتلمذ لامامنا
مہندسین کی اور کافی ہی ہمکو سلاطین سی ابراہیم بن ادہم کہ وہ شاگرد ہی امام ابو حنیفہ کا
فى العلم والعمل واعراضه عن الدنيا واقباله على العقبى والحضور
علم اور عمل مین اور اعراض کرنی مین دنیا سی اور متوجہ ہونی میں اوپر عقبی کی اور حاضر ہونی میں
مع المولى مع ان السلاطين فى كل زمان ومكان ثابتون على مذهب
ساتھہ اللہ کی باوجود یکہ سلاطین ہر زمانہ مین اور ہر مکان میں ثابت قدم رہی ہین اوپر مذہب
النعمان كسلاطين الروم حفظهم الله تعالى من
ابو حنیفہ کی جیسا کہ سلطان روم کی رکھی اونکو اللہ تعالی

الحوادث والدوران وسلاطين ماوراء النهر في كل عصر ودهر وسلاطين

حوادث اور دوران زمانہ سی اور سلاطین ماورار النہر کے ہر شہر اور ہر زمانہ مین اور بادشاہ

الهند والسند في البر والبحر ولعل حكمة ذلك ان اباحنيفة من ذرية

ہند اور سند کے خواہ بری ہون یا بحری شاید کہ حکمت اسکی یہہ ہی کہ ابو حنیفہ اولاد بادشاہ

كسرى الملقب بنوشيروان حيثا عدل الامام عن الدنيا واقبل على

فارس کی ہی کہ ملقب بنوشیروان ہی جبکہ اعراض کیا امام نی دنیا سے اور متوجہ ہوا

العقبى جعل الله تعالى سلاطين الاسلام واساطين الانام من العلماء

عقبے پر تو کئے اللہ تعالے نے سلاطین اسلام کے اور ارکان لوگون کے علماء

الاعلام تابعين له الى يوم القيام انتهى فهذه النقول من العلماء

اعلام سی تابع اوسکے یوم قیام تک تمام ہوا پس یہہ نقول علماء

المعتبرين دالة على ان مذهب الامام ابي حنيفة كان متبوع خير القرون

معتبرین سے دال ہی اسپر کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا تہا مختار اور متبوع خیر القرون کا

وكان اتباع ابي حنيفة اكثر من اتباع سائر المذاهب من اهل الاسلام

اور ہی اتباع امام ابو حنیفہ کے اکثر اتباع اور مذاہب اہل اسلام کے سے

حتى ان ثلثي المسلمين كانوا على مذهب الامام والباقي على سائر المذاهب

حتی کہ دو ثلث اہل اسلام کے ہین اوپر مذہب امام ابو حنیفہ کے اور ثلث باقی اوپر باقی مذاہب کے

وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اكثر الانبياء تبعا يوم القيمة

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اکثر انبیا کا ہون از روی اتباع کی دن قیامت کے

رواه مسلم ذكره في المشكوة في باب فضائل سيد المرسلين وقال رسول

روایت کیا اسکو مسلم نی ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین باب فضائل سید المرسلین مین اور کہا رسول

الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اہل جنت کے ایک سو بیس صفین ہین اون مین سی اسی صفین

من هذه الامة واربعون من سائر الامم رواه الترمذی والدارمی و

اس امت کی ہونگی اور چالیس صفین باقی سب امتون کی ہونگی روایت کیا اسکو ترمذی احمد دارمی اور

البیہقی ذکرہ فی المشکوۃ فی باب صفۃ اہل الجنۃ فکان ثلثی اہل الجنۃ

بیہقی نی ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین باب صفت اہل جنت مین پس ہوی دو ثلث اہل جنت کے

من هذه الامة والباقی من سائر الامم قال الامام النووی فی شرح مسلم

اس امت سی اور باقی تمام امتون سی اور کہا امام نووی نی شرح مسلم کے

فی باب کون هذه الامة نصف اهل الجنة من کتاب الایمان وقد ثبت فی الحدیث

باب کون ہذہ الامۃ نصف اہل الجنۃ مین جو کتاب الایمان سی ہی کہ تحقیق ثابت ہوا حدیث

الاخر ان اهل الجنة عشرون ومائة صف هذه الامة منها ثمانون صفا

اور مین کہ اہل جنۃ کے ایک سو بیس صفین ہین کہ یہہ امت اون صفون سی اسی صف ہی

فهذا دلیل علی انهم یکونون ثلثی اهل الجنة فاخبر النبی صلی الله علیه

پس یہہ دلیل ہی اسپر کہ یہہ امت دو ثلث اہل جنت کا ہی پس خبر دی نبی صلی اللہ علیہ

وسلم اولا بحدیث الشطر ثم تفضل الله تعالی بالزیادة انتهی

وسلم نی اولا ساتھہ حدیث شطر کے پہر تفضیل دی اللہ تعالی نی نبی ہماریکو ساتھہ زیادہ ہونیکی تمام ہوا

فالغرض من ذلک ان الله تعالی کما تفضل نبینا محمدا صلی الله علیه وسلم

پس غرض ہماری ذکر کرنی ان احادیث سی یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی جیسا کہ تفضیل دی ہی نبی ہماری محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

فجعله اکثر من الانبیاء علیهم السلام تبعا فکذلک تفضل امامنا ابی حنیفة

پس کیا اونکو اکثر انبیا علیہم السلام کا ازروی اتباع کے اسی طرح تفضیل دی ہے امام ہماری ابو حنیفہ

رضی الله عنه فجعله اکثر من الائمة علیهم الرضوان تبعا للسر الخفی

رضی اللہ عنہ کو پس کیا اونکو اکثر ائمہ علیہم الرضوان کا ازروی اتباع کے واسطے بہید مخفی کے

قال الشیخ محمد بن طاهر فی مجمع البحار وغیره فلولم یکن لله تعالی سر خفی

کہا شیخ محمد بن طاہر نے مجمع البحار مین اور غیر اوسکے نے کہ اگر ہوتا اللہ تعالی کا سر اور راز

ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه لما جمع شطر اهل الاسلام علی تقلیده
ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نی تو نہ جمع کرتا نصف اہل اسلام کو اونکی مذہب پر

انتهی فلذلك السر الخفی لایزال اتباعه رضی الله عنه فی الازدیاد کما اخبر
تمام ہوا پس واسطی اسی سر خفی کی ہمیشہ ہین اتباع ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ زیادہ جیسا کہ خبر دی

الامام العارف عبد الوهاب الشعرانی حیث قال فی المیزان الکبری ان
امام عارف باللہ عبد الوہاب شعرانی نی جبکہ کہا میزان کبری مین کہ

مذهب ابی حنیفة اول المذاهب تدوینا واخرها انقراضا کما قاله بعض
مذہب ابو حنیفہ کا اول مذہب کا ہی ازروی تدوین کی اور آخر اونکا ہی ازروی انقراض کی جیسا کہ کہا بعض

اهل الکشف وقد اختاره الله تعالی اماما لدینه وعباده ولم تزل اتباعه
اہل کشف نی اور تحقیق اختیار کیا اوسکو اللہ نی امام اپنی دین کی لئی اور اپنی بندون کی لئی اور ہمیشہ ہین اتباع

فی الازدیاد فی کل عصر الی یوم القیمة انتهی وقال فی المیزان فی موضع
زیادہ ہونی مین ہر عصر مین دن قیامت تک تمام ہوا اور کہا میزان مین دوسری موضع

اخر بل هو امام عظیم متبع الی انقراض المذاهب کلها کما اخبرنی بعض
مین بلکہ وہ امام عظیم ہی اور متبوع ہی انقراض سب مذاہب تک جیسا کہ خبر دی مجکو بعض

اهل الکشف الصحیح واتباعه لن یزالوا فی الزیادة کلما تقارب الزمان انتهی
اہل کشف صحیح کی نی اور اتباع اونکی ہمیشہ زیادہ ہوتی رہینگی جون جون قریب ہوتا جاویگا زمانہ قیامت کو تمام ہوا

باب مدح الامام بکون مذهبه اخر المذاهب انقراضا
باب ہی ممدوح ہونی امام کا باینطور کہ مذہب اوسکا آخر المذاہب ہی ازروی انقطاع کی

بقول اهل الکشف قال العلامة الشامی فی شرح الدر المختار
ساتھ حکم اہل کشف کی کہا علامہ شامی نی شرح در المختار مین کہ

قال الامام الشعرانی قد تقدم ان الله تعالی لما من علی بالاطلاع علی
کہا امام شعرانی نی کہ مقدم ہوا کہ اللہ تعالی نی جبکہ احسان کیا مجھپر ساتھ اطلاع کی

عین الشریعۃ ورایت جمیع المذاہب کلہا متصلۃ بہا ورایت مذاہب
عین شریعت پر تو دیکھا مینے سب مذاہب کو متصل ساتہہ شریعت کی اور دیکھی مینے مذاہب

الائمۃ الاربعۃ تجری جداولہا کلہا ورایت جمیع المذاہب التی اندرست
ائمہ اربعہ کی کہ جاری ہین نہرین اونکی اور دیکھا مینے سب اون مذاہب کو کہ پرانی ہوگئی تہی

قد استحالت حجارۃ ورایت اطول الائمۃ جدولا الامام اباحنیفۃ ویلیہ
کہ ہوگئی ہین پتہر اور دیکھا مینے اطول ائمہ کا ازروی جدول کی امام ابوحنیفہ پہر قریب اونکی

الامام مالک ویلیہ الامام الشافعی ویلیہ الامام احمد واقصرہم جدولا الامام داود
امام مالک پہر قریب اونکی امام شافعی پہر قریب اونکی امام احمد اور چہوٹا اونکا ازروی نالہ کی امام داؤد

وقد انقرض فی القرن الخامس فاولت ذلک بطول العمل بمذاہبہم وقصرہ
کہ تحقیق منقطع ہوگیا قرن خامس مین پس تعبیر کیا مینے اس کشف کو ساتہہ طول عمل کی اونکی مذاہب کے اور قصر عمل کی

فلما کان مذہب الامام ابی حنیفۃ اول المذاہب المدونۃ فکذلک یکون
پس جیسا کہ تہا مذہب امام ابو حنیفہ کا اول مذاہب مدوّنہ کا اسیطرح ہوگا

اخرہا انقراضا وبذلک قال اہل الکشف انتہی ثم رایت بعینی تلک
آخر اونکا ازروی انقراض کی اور ساتہہ اسکی قائل ہوئی ہین اہل کشف تمام ہوا پہر دیکھا مینے ساتہہ دونو آنکہون کی

العبارۃ بعینہا فیہا فیتفرع علی ذلک ان حکم عیسی علیہ السلام والمہدی
یہہ عبارت بعینہا اوس میزان کبریٰ مین پس متفرع ہوا اسپر یہہ کہ حکم عیسی علیہ السلام کا اور حکم مہدی

علیہ السلام یوافق حکم ابی حنیفۃ علیہ الرضوان وبیانہ بوجوہ فالوجہ
علیہ السلام کا موافق پڑیگا ابو حنیفہ علیہ الرضوان کو اور بیان اسکا ساتہہ چند وجوہ کی وجہ اول

الاول ان کل مجتہد قد یخطی وقد یصیب عند الائمۃ الاربعۃ بالکتاب
یہی ہی کہ ہر مجتہد کبہی مخطی ہوتاہی اور کبہی مصیب نزدیک ائمہ اربعہ کی بحکم کتاب اللہ

والسنۃ والاجماع والقیاس والعقل کما سیاتی فلما اختار الحنفیۃ
اور سنت رسول اللہ اور اجماع اور قیاس اور عقل کی جیسا کہ قریب ہی آویگا بیان اوسکا پس جب کہ اختیار کیا حنفیون نی

المذهب الحنفي والمالكية المذهب المالكي والشافعية المذهب للشافعي والحنبلية
مذہب حنفی کو اور مالکیہ نے مذہب مالکی کو اور شافعیہ نے مذہب شافعی کو اور حنبلیہ نے
المذهب الحنبلي كان على كل اهل مذهب ان يقول مذهبنا صواب يحتمل الخطاء و
مذہب حنبلی کو تو ہوگا اوپر ہر اہل مذہب کے یہہ کہ کہے کہ مذہب ہمارا صواب ہے احتمال رکھتا ہے خطا کا اور
مذهب غيرنا خطاء يحتمل الصواب فاذا كان الامر كذلك كان على كل واحد ان
مذہب غیر کا خطا ہے احتمال رکھتا ہے صواب کا پس جبکہ ہوا امر اس طرح تو ہوا اوپر ہر واحد کے یہہ
يقول ان حكم المهدي وعيسى عليهما السلام كان يوافق مذهب امامنا
کہی کہ تحقیق حکم مہدی اور عیسے علیہما السلام کا ہوگا موافق مذہب امام ہمارے کے
والوجه الثاني ان اهل الكشف قالوا ان مذهب الامام ابي حنيفة كما
اور وجہ ثانی یہہ ہے کہ اہل کشف کہتے ہیں کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا جیسا کہ
كان اول المذاهب المدونة كذلك اخرها انقراضا وقولهم ذلك
تہا اول مذاہب مدونہ کا اسی طرح ہی آخر اون کا از روی انقراض کے ہوگا اور یہہ قول اون کا
لا يستقيم ما لم يوافق مذهبهما مذهبه لانه لو لم يكن مذهبهما يوافق
نہیں مستقیم جبکہ نہ موافق ہو مذہب دونوں کا مذہب ابو حنیفہ کو اسواسطے کہ اگر نہو مذہب دونوں کا موافق
مذهبه لكان مذهبهما اخر المذاهب المدونة انقراضا لا مذهبه والوجه
اونکی مذہب کے تو البتہ ہوگا مذہب اون دونوں کا آخر مذاہب مدونہ کا از روی انقراض کے نہ مذہب اونکا اور وجہ
الثالث وهو الاقوى ان الامام ابا حنيفة مصداق حديث لو كان الدين
ثالث اور وہ اقوی ہی یہہ کہ امام ابو حنیفہ مصداق حدیث لو کان الدین
عند الثريا لذهب به رجل من ابناء فارس حتى تناوله كما مر فاذا كان
عند الثریا ذہب بہ رجل من ابناء فارس حتی تناولہ کا ہے جیسا کہ گذرا پس جبکہ ہوا
الامام مصداق ذلك الحديث وجب علينا ان نقول ان مذهبهما موافق
امام مصداق اس حدیث کا تو واجب ہوا ہمپر یہہ کہ کہیں ہم کہ مذہب اون دونوں کا موافق

مذهبه والوجه الرابع ان الامام لما ثبت انه ارجح الائمة الاربعة

مذہب امام ابوحنیفہ کے ہے اور وجہ رابع یہہ ہے کہ امام جبکہ ثابت ہوا کہ وہ ارجح ائمۂ اربعہ کا ہے

بالوجوه المذكورة من الاحاديث واقوال الائمة من خير القرون كما مر

ساتھہ اون وجوہ کے جو مذکور ہوئی ہین احادیث سے اور اقوال ائمہ کے سے جو خیر قرون سے ہین جیساکہ گذرا

وكان اجماع اهل السنة والجماعة على عدم العمل بالمخالف للائمة الاربعة

اور ثابت ہوا اجماع اہل سنت وجماعت کا اوپر منع اوس عمل کی جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کو

كما سيأتي كان لابد ان يكون مذهبهما عليهما السلام موافق مذهبه عليه

جیساکہ عنقریب آویگا تو ہوا ضرور کہ مذہب اون دونو علیہما السلام کا موافق مذہب ابوحنیفہ علیہ

الرضوان ويؤيده ما قال شاه ولى الله الدهلوى فى فيوض الحرمين

الرضوان کی ہوگا اور مؤید اس دعوی کا قول شاہ ولی اللہ دہلوی کا ہے جو فیوض الحرمین مین لکھا ہے

عرفنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فى المذهب الحنفى طريقة

کہ معلوم کروایا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مذہب حنفی مذہب

انيقة هى اوفق الطرق بالسنة المعروفة التى جمعت ونقحت فى زمان

عمدہ ہی کہ یہہ مذہب موافق تر اور مذاہب سے ساتھہ اوس سنت معروفہ کے جو جمع کی گئی ہین زمانہ

البخارى واصحابه فلذا قال الامام الربانى المجدد للالف الثانى فى مكتوباته

بخاری اور اصحاب بخاری ہین لہذا کہا امام ربانی مجدد الف ثانی نے اپنی مکتوبات کے

من الجلد الثانى مثل روح الله مثل امام اعظم کوفی است که ببرکت ورع و

جلد ثانی مین کہ صفت روح اللہ کے صفت امام اعظم کوفی کے ہے کہ ببرکت ورع اور

تقوے ودولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است

تقوی اور دولت متابعت سنت کے درجہ بلند اجتہاد اور استنباط مسائل مین پایا ہے

کہ دیگران در فہم او عاجز اند مگر امام شافعی کہ شمہ از فقاہت او علیہ

کہ اور لوگ اونکی فہم مین عاجز ہین مگر امام شافعی کہ اونہون نی بو فقاہت ابوحنیفہ علیہ

الرضوان دریافت که گفت الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ

الرضوان کی پائی ہی که کہا که سب فقہاء عیال ابوحنیفہ کی ہین فقہ مین

بواسطہ ہمین مناسبت که بروح اللہ دارد تواند بود که آنچہ حضرت

بواسطہ اسی مناسبت کی که ساتھ روح اللہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی رکھتی ہین ہوسکتا ہی که وہ جو حضرت

خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ در فصول نوشتہ است که عیسیٰ علیہ السلام

خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نی فصول مین لکھا ہی که عیسیٰ علیہ السلام

بعد از نزول بمذہب امام ابوحنیفۃ عمل و حکم خواہد کرد بی شائبہ تکلف

بعد نزول کی ساتھ مذہب امام ابوحنیفہ کی عمل اور حکم کرینگی بی شائبہ تکلف

و تعصب گفتہ میشود که نورانیت مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ

اور تعصب کی کہا جاتا ہی که نورانیت مذہب حنفی کی بنظر کشفی بطور

دریائی عظیم مینماید و سائر مذاہب برنگ جداول و حیاض نظر می آید انتہی

دریائی عظیم کی نظر آتی ہی اور باقی مذاہب بطور نالیون کی اور حوضون کی نظر آتی ہین تمام ہوا

و فی الدر المختار قال و جعل اللہ تعالیٰ الحکم لاصحابہ و اتباعہ من زمنہ

اور کہا در المختار مین که کیا اللہ تعالیٰ نی حکم کو اونکی اصحاب اور اتباع کی لئی اوس زمانہ سی لیکر

الی ہذہ الایام الی ان یحکم بمذہبہ عیسیٰ علیہ السلام انتہی معناہ

ان ایام تک یہان تک که حکم کریگا موافق اونکی مذہب کی عیسیٰ علیہ السلام تمام ہوا معنی اسکی یہہ ہین

ان اجتہادہ و حکمہ کان یوافق مذہبہ کما صرح بہ الحلبی قال الطحطاوی

که اجتہاد اور حکم اونکا موافق پڑیگا اونکی مذہب کی جیسا که تصریح کی ہی علامہ حلبی نی کہا طحطاوی نی

قولہ یحکم بمذہبہ ای یستمر ذلک الی ان یحکم قال الحلبی المراد انہ یجتہد و

قول اونکا یحکم بمذہبہ یعنی ہمیشہ رہیگا یہہ امر یہان تک که حکم کریگا وہ مہدی علیہ السلام کہا حلبی نی مراد یہہ ہی که وہ مہدی

یوافق اجتہادہ مذہبہ انتہی لا ان کان مقلداً لہ کما فہم بعض الجہلۃ

اور موافق ہوگا اجتہاد اوسکا مذہب ابوحنیفہ کو تمام ہوا نہ یہہ که ہوگا وہ مقلد ابوحنیفہ کا جیسا که سمجھا ہی بعض جہلانی

لانہ کان مجتھدا وتقلیدہ حرام بالاجماع وقال القاری فی الرسالۃ المؤلفۃ
کیونکہ وہ مجتہد ہی اور مقلد ہونا مقلد کا حرام ہی بالاجماع اور کہا قاری نی رسالہ مین جو مؤلفہ ہی
فی جواب الرسالۃ المنسوبۃ الی امام الحرمین ویکفینا من السلاطین
بیچ جواب اوس رسالہ کی جو منسوب ہی طرف امام الحرمین کی اور کافی ہی ہمکو سلاطین سی
ابراھیم بن ادھم المتلمذ لامامنا فی العلم والعمل واعراضہ من الدنیا
ابراہیم بن ادہم کہ شاگرد ہی امام ابوحنیفہ کا علم اور عمل مین اور اعراض کرنی مین دنیا سی
واقبالہ علی العقبی والحضور مع المولی مع ان السلاطین فی کل زمان
اور متوجہ ہونی عقبی پر اور حضور مین ساتھہ مولی کی باوجودیکہ سلاطین ہر زمانہ مین
ومکان ثابتون علی مذھب النعمان کسلاطین الروم حفظھم اللہ عن
اور ہر مکان مین تھی وہ اوپر مذہب امام ابوحنیفہ کی چنانکہ سلاطین روم نگاہ رکھی اونکو اللہ
الحوادث والدوران وسلاطین ماوراء النھر فی کل عصر ودھر وسلاطین
حوادث اور دوران زمانہ کی سی اور سلاطین ماوراء النہر کی ہر وقت اور ہر زمانہ مین اور سلاطین
الھند والسند فی البر والبحر ولعل حکمۃ ذلک ان اباحنیفۃ من ذریۃ کسری
ہند اور سند کی خواہ بری ہون یا بحری شاید کہ حکمت اسکی یہہ ہی کہ امام ابوحنیفہ اولاد بادشاہ فارس کی ہی
الملقب بنوشیروان حیث عدل الامام عن الدنیا واقبل علی العقبی جعل
ہی کہ ملقب بنوشیروان ہی جبکہ اعراض کیا امام نی دنیا سی اور متوجہ ہوا عقبی پر تو کیا
اللہ سلاطین الاسلام واساطین الانام من العلماء الاعلام
اللہ نی سلاطین اسلام اور ارکان انام کی جو علماء اعلام سی ہین
تابعین لہ الی یوم القیام حتی روی ان المھدی علیہ السلام ایما
تابعدار اوسکی یوم قیام تک حتی کہ روایت کی گئی کہ مہدی علیہ السلام
یحکم علی وفق مذھب النعمان لما روی الحسن بن سلیمان فی تفسیر حدیث لا تقوم الساعۃ
حکم کریگا مگر موافق مذہب ابوحنیفہ اسواسطی کہ روایت کی ہی حسن بن سلیمان نی تفسیر حدیث لا تقوم الساعۃ

حتی یظہر العلم وھو علم ابی حنیفۃ انتہی باب مدح الامام

حتی یظہر العلم یعنی کہ وہ علم امام ابو حنیفہ کا ہے تمام ہوا باب ہی ممدوح ہونی امام کا

بکونہ اعبد الناس باتفاق علماء اہل الکوفۃ

باین طور کہ وہ اعبد الناس ہی باتفاق علماء اہل کوفہ کے

قال الامام النووی فی التہذیب وعن سفیان بن عیینۃ قال ما قدم مکۃ

کہا امام نووی نی تہذیب مین کہ مروی ہی سفیان بن عیینہ سے کہ نہین آیا مکہ مین

فی وقتنا رجل اکثر صلوۃ من ابی حنیفۃ وعن یحیی بن ایوب الزاہد

ہماری زمانہ مین کوئی شخص کہ اکثر ہو از روی صلوۃ کے امام ابو حنیفہ سے اور مروی ہی یحیی بن ایوب زاہد سے

قال کان ابو حنیفۃ لا ینام اللیل وعن ابی عاصم النبیل قال ابو حنیفۃ

کہ کہا انہنی کہ تہا ابو حنیفہ کہ نہین سوتا تہا رات بہر اور مروی ہی ابو عاصم نبیل سے کہ ابو حنیفہ

سمی وتد لکثرۃ صلوتہ وعن ابی یوسف قال بینما انا امشی مع

نام رکہا گیا میخ واسطی کثرت صلوت کے اور مروی ہی ابو یوسف سے کہ کہا اوس وقت کہ چلا جاتا تہا مین ساتہ

ابی حنیفۃ سمع رجلا یقول لرجل ہذا ابو حنیفۃ لا ینام اللیل

ابو حنیفہ کے سنا ابو حنیفہ نے ایک شخص کو کہ کہتا ہے ایک اور شخص سی کہ یہہ ہی ابو حنیفہ کہ نہین سوتا رات کو

فقال ابو حنیفۃ واللہ لا احدث بما لا افعلہ فکان یحیی اللیل

پس کہا ابو حنیفہ نے قسم ہی اللہ حدیث کی جاتی مجہسے جو مین نہین کرتا اوسکو پہر تہا وہ زندہ رکہنی والا

صلوۃ وعن اسد بن عمرو قال کان ابو حنیفۃ صلے صلوۃ الفجر

از روی صلوۃ کی اور مروی ہی اسد بن عمرو سے کہا کہ ابو حنیفہ نے پڑہے نماز فجر کے

بوضوء العشاء اربعین سنۃ وکان عامۃ اللیل یقرأ القرآن فی رکعۃ

ساتہ وضوء نماز عشا کے چالیس برس تک اور تہا وہ کہ اکثر رات مین پڑہتا قران کو ایک رکعت مین

وانہ ختم القران فی الموضع الذی توفی فیہ سبعۃ الاف وعن الحسن

اور اوسنی ختم کیا قران شریف کو اوس موضع مین کہ فوت ہوا اوس مین سات ہزار بار اور مروی ہی حسن

بن عمارة انه غسل ابا حنيفة حين توفي وقال غفر الله لك لم تفطر

بن عمارہ سے کہ اونسے غسل دیا ابو حنیفہ کو جبکہ فوت ہوا اور کہا اونسے کہ بخشش کرے تجکو اللہ نہین

منذ ثلثين سنة ولم تتوسد عينك بالليل منذ اربعين سنة انتهى

تیس برس اور نہین آرام پکڑا آنکھ تیری نے رات مین چالیس برس تمام ہوا

فقد علم من ذلك ما وقع في الطحاوي من سبعين الف مرة فهو من

پس معلوم ہوگیا اس روایت سے کہ جو واقع ہوا طحاوی مین لفظ سبعین الف مرۃ کا وہ

تغير الناسخ قطعا بل كان اصل عبارته هكذا سبعة الاف مرة

تغیر کاتب کے سے ہے یقینا بلکہ تہی اصل عبارت اوسکی اس طرح سات ہزار بارسے

وقال في القلائد قال سفيان بن عيينة ما قدم مكة في وقتنا رجل اكثر

اور کہا قلائد مین کہ کہا سفیان بن عیینہ نے کہ نہین آیا مکہ کو ہمارے وقت مین کوئی شخص کہ اکثر ہو

صلوة منه وقال زفر كان رضي الله تعالى عنه يحيي الليل كله بركعة

ازروی صلوۃ کے اوس سے اور کہا زفر نے کہ تہا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ زندہ رکہنی والا تمام رات کو

يقرأ القران وقال عبد الله بن المبارك اربعة من الائمة ختم القران

پڑہتا تہا تمام قرآن کو اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے چار ائمہ نے ختم کیا قران کو

في ركعة واحدة عثمان بن عفان وتميم الداري وسعيد بن جبير

ایک رکعت مین عثمان بن عفان اور تمیم الداری اور سعید بن جبیر

وابو حنيفة وصلى ابو حنيفة صلوة الفجر بوضوء العشاء اربعين

اور ابو حنیفہ اور پڑہی ابو حنیفہ نے نماز فجر کے ساتھ وضو عشا کے چالیس

سنة وكان يحيي عامة الليل يقرأ القران في ركعة وروي انه ختم

برس اور تہا زندہ رکہنے والا اکثر رات کو پڑہتا تہا تمام قران کو ایک رکعت مین اور مروی ہی ختم کیا اوسنے

القران في الموضع الذي توفي فيه سبعة الاف وكان يحيي الليل كله

قران شریف کو اوس موضع مین کہ فوت ہوئی اوس مین سات ہزار اور تہا ابو حنیفہ زندہ رکہتا تمام رات

صلوة ودعاء وتضرعا وکان یختم القران فی غیر رمضان کل یوم ولیلة مرة
نماز بهی اور دعا سی اور تضرع اور زاری سی اور تها ختم کرتا قرآن شریف کو سواء رمضان کی ہر دن رات مین ایکدفعہ
واحدة وفی رمضان یختم کل یوم مرتین مرة باللیل ومرة بالنهار انتهی
اور رمضان مین دو ختم ہر دن مین ایکدفعہ رات مین اور ایکدفعہ دن مین تمام ہوا
وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار قال السیوطی فی تبییض الصحیفة
اور کہا طحطاوی نی شرح در المختار مین کہ کہا سیوطی نی تبیض الصحیفہ مین
روی الخطیب عن حفص بن عبد الرحمن قال سمعت مسعر بن کدام
کہ روایت کی ہی خطیب نی حفص بن عبد الرحمن سی کہ سنا مینی مسعر بن کدام کو
یقول دخلت ذات لیلة المسجد فرایت رجلا یصلی فاستحلیت قراته
کہتی ہوئی کہ داخل ہوا مین ایک رات مسجد کو دیکہا ایک آدمی پڑہتا ہوا نماز اچہی لگی مجکو قرات اوسکی
فقرا سبعا فقلت یرکع ثم قرا الثلث فقلت یرکع ثم قرا النصف فلم یزل
پس پڑہین اوسنی سات سورتین اول قرآن کی کہا مینی کہ اب رکوع کریگا پہر پڑہا اوسنی ثلث قرآن کہا مینی اب رکوع کریگا
یقرا القران حتی ختمه کله فی رکعة فنظرت فاذا هو ابو حنیفة وروی
پڑہتا ہوا قرآن کو حتی کہ تمام کیا قرآن شریف کو ایک رکعت مین پس دیکہا مینی تو وہ ابو حنیفہ تہی اور روایت کی
الخطیب عن خارجة بن مصعب قال ختم القران فی
خطیب نی خارجہ بن خارجہ بن مصعب سی کہ کہا ختم کیا قرآن کو
رکعة اربعة من الائمة وعد منهم ابا حنیفة وروی الخطیب عن
ایک رکعت مین چار ائمہ سی اور شمار کیا اونمین سی ابو حنیفہ کو اور روایت کی خطیب نی
یحیی بن نصر قال کان ابو حنیفة ربما ختم فی شهر رمضان ستین ختمة وروی
یحیی بن نصر سی کہ تہی ابو حنیفہ بسا اوقات ختم کرنیوالی ماہ رمضان مین ساٹہہ ختم اور روایت کی
الخطیب عن حماد بن یوسف قال سمعت اسد بن عمرو یقول صلی
خطیب نی حماد بن یوسف سی کہ کہا سنا مینی اسد بن عمرو کو کہتی ہوئی کہ نماز پڑہی

ابو حنیفة صلوة الفجر بوضوء العشاء اربعین سنة وكان عامة اللیل
ابو حنیفہ نی نماز فجر کی ساتھ وضوء عشا کی چالیس برس اور تھی وہ اکثر رات مین
یقرا جمیع القران فی رکعة واحدة وروی الخطیب عن حماد بن ابی حنیفة
پڑھتی ساری قرآن کو ایک رکعت مین اور روایت کی خطیب نی حماد بن ابو حنیفہ سی
قال لما مات ابی سالنا الحسن بن عمارة ان یتولی غسله ففعل فلما
کہ کہا جب فوت ہوا باپ میرا کہا ہمنی حسن بن عمارہ کو کہ والی ہو غسل ابو حنیفہ کا پس کیا پس جبکہ
غسله قال یرحمك الله ویغفر لك لم تفطر من ثلثین سنة ولم تتوسد
غسل دی چکا تو کہا رحمت کری تجھکو اللہ اور بخشش کری کہ نہین چھوڑا تمنی روزہ تیس برس سی اور نہین آرام پکڑا
عینیك باللیل منذ اربعین سنة وروی الخطیب عن ابی یوسف قال
آنکھون تیری نی رات کو چالیس برس سی اور روایت کی خطیب نی ابو یوسف سی کہا
بینما انا امشی مع ابی حنیفة اذ سمعت رجلا یقول لرجل هذا ابو حنیفة
کہ اوس وقت چلا جاتا تھا مین ساتھ ابو حنیفہ کی ناگاہ سنا مینی ایک شخص کو کہ کہتا ہی ایک شخص کو کہ یہ ابو حنیفہ ہی
لا ینام اللیل فقال ابو حنیفة والله لا یتحدث علی ما لم افعل وکان
کہ نہین سوتا رات کو کہا ابو حنیفہ نی قسم اللہ کی نہ بات باندہی جائی مجھپر جو مین نہین کرتا اور تھی
فی اللیل عادته صلوة ودعاء وتضرعا انتهی کلام الطحطاوی
رات مین عادت اونکی نماز اور دعا اور تضرع زاری کی تمام ہوا کلام طحطاوی کا
وقال الامام الغزالی رحمه الله تعالی فی صدر احیاء
اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نی صدر احیاء
العلوم المتداول بین اهل السنة والجماعة
العلوم مین کہ متداول ہی درمیان اہل سنت وجماعت کی
المشتهر بین المشرق والمغرب فالفقهاء الذین زعماء الفقه
اور مشہور ہی درمیان مشرق اور مغرب کی پس فقہا جو کہ ضامن فقہ کی ہین

وقادۃ الخلق اعنی الذین کثر اتباعھم فی المذاھب خمسۃ الشافعی ومالک
اور پیشوای خلق کی ہین یعنی وہ لوگ کہ بہت ہین مقلد اونکی مذاہب مین پانچ ہین امام شافعی اور امام مالک
واحمد بن حنبل وابو حنیفۃ وسفیان الثوری رحمہم اللہ تعالی وکل واحد منہم کان
اور امام احمد بن حنبل اور امام ابو حنیفہ اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ تعالی اور ہر واحد اونکا تہا
عابدا وزاھدا وعالما بعلوم الاخرۃ وفقیہا فی مصالح الخلق فی الدنیا
عابد اور زاہد اور عالم ساتہہ علوم آخرت کے اور فقیہ مصالح خلق اللہ کے دنیا مین
ومریدا بفقہہ وجہ اللہ الامام الشافعی رح الی ان قال واما ابو حنیفۃ فقد کان
ارادہ کرنیوالے ساتہہ فقہ کے وجہ اللہ کا اما امام شافعی یہان تک کہ کہا واما ابو حنیفہ پس تہا
ایضا عابدا زاھدا عارفا باللہ خائفا منہ مریدا وجہ اللہ تعالی
وہ بہی عابد زاہد عارفا باللہ خائف من اللہ مرید وجہ اللہ تعالے
فاما کونہ عابدا فیعرف بما روی عن ابن المبارک انہ کان لہ مروۃ
ایپر سو تہا اوسکا عابد پس معروف ہی ساتہہ روایت عبد اللہ بن مبارک کے کہ تہا وہ صاحب مروت
وکثرۃ صلوۃ وروی حماد بن ابی سلیمان انہ کان یحیی اللیل کلہ وروی
اور صاحب کثرۃ الصلوۃ کا اور روایت کی حماد بن سلیمان نی کہ تہا وہ کہ زندہ رکہتا تہا تمام راتکو اور
انہ کان یحیی نصف اللیل فمر یوما فاشار الیہ انسان وھو یمشی فقال
کہ تہا وہ زندہ رکہتا تہا نصف رات کو پس ایکدن ابو حنیفہ گذرا اشارہ کیا اوسکی طرف ایک انسان نے حالانکہ چلا جاتا تہا
لاخر ھذا الذی یحیی اللیل کلہ فلم یزل بعد ذلک یحیی اللیل کلہ وقال
دوسرے شخص کو کہ یہ وہ شخص ہی کہ زندہ رکہتا ہے تمام رات کو پس ہمیشہ رہا ابو حنیفہ بعد اسکے رات کو زندہ رکہتا تہا
انا استحیی من اللہ سبحانہ ان اوصف بما لیس فی من عبادتہ انتہی
کہ مین شرم کرتا ہون اللہ سبحانہ سے کہ مدح کیا جاون ساتہہ اوس چیز کے کہ نہین مجہمین عبادت اوسکے تمام ہوا
وقال عبد اللہ بن المبارک شعر لقد زان البلاد ومن علیہا
اور کہی عبد اللہ بن مبارک نے یہہ چند اشعار البتہ مزین کیا زمین اور اہل زمین کو

امام المسلمین ابو حنیفة + باحکام و آثار و فقه + کآیات الزبور

امام اہل اسلام کی نی کہ نام اوسکا ابو حنیفہ ہی ساتھہ مسائل کی اور احادیث کی اور فقہ کے تفصیل وار اور زبور

علی صحیفة + فما فی المشرقین له نظیر + ولا فی المغربین ولا بکوفة

صحیفہ ہین کوئی شخص مشرقین مین اوسکی مثل اور نہ مغربین مین اور نہ کوفہ مین

یبیت مشمرا سهر اللیالی + وصام نهاره لله خیفة + انتهی ذکره

رات گذارتا ہی نہایت کوشش سی جاگنی راتون مین اور صائم الدہر اللہ کی لئی پوشیدہ تمام ہوا ذکر کیا اوسکی

فی الدر المختار وغیره وقال الامام عبد الوهاب الشعرانی فی المیزان

در المختار وغیرہ مین اور کہا امام عبد الوہاب شعرانی نی دونو میزان مین

وقد روی الامام ابو جعفر الشیرازی رحمه الله عن عبد الله بن المبارک

کہ روایت کی امام ابو جعفر شیرازی نے رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن مبارک

رضی الله عنه قال دخلت الکوفة فسألت علمائها فقلت من اعلم الناس

رضی اللہ عنہ سے کہ داخل ہوا مین شہر کوفہ مین تو دریافت کیا مینے علماء کوفہ سی اور کہا مینی کہ

فی هذه البلدة فقالوا کلهم ابو حنیفة فقلت لهم من اورع الناس فی هذه

اس شہر مین کہا سب نے ابو حنیفہ پھر کہا مینے کہ کون ہی اورع الناس اس

البلدة فقالوا کلهم ابو حنیفة فقلت لهم من اعبد الناس فی هذه البلدة

شہر مین کہا سب نے ابو حنیفہ پر کہا مینی کہ کون ہی اعبد الناس اس شہر مین

فقالوا کلهم ابو حنیفة فما سألتهم عن صفة من الصفات الحسنة

کہا سب نے ابو حنیفہ حاصل یہہ ہی کہ نہین دریافت کرتا تہا مین اونسی کسی صفت سے صفات حسنہ

المحمودة الا وقالوا کلهم هی فی الامام ابی حنیفة رضی الله عنه انتهی

محمودہ سے مگر کہتے تہے وہ سب کہ یہہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مین ہین تمام ہوا

فاعلم ان الدلیل الجلی والسند القوی فی ذلک الباب قول اهل الکوفة

جان لی تو کہ دلیل جلی اور سند قوی اس باب مین قول اہل کوفہ کا ہے

لانه من المعلومات البدهية والامثال المشهودة ان صاحب البيت

اسلئی کہ معلومات بدیہہ سی اور امثال مشہورہ سی ہی کہ صاحب خانہ واقف تر ہوتا ہی

ادری بما فيه من غيره فاهل الكوفة متفقون على كونه اعبد الناس

ساتہہ اوس چیز کی جو اوسمین ہوتی ہی غیرون سی پس اہل کوفہ کی متفق ہین اسپر کہ ابو حنیفہ اعبد الناس

واورعهم واعلمهم وقال الشامى فى رد المحتار شرح الدر المختار

اور اورع اونکا اور اعلم اونکا اور کہا شامی نی رد المحتار شرح در المختار مین

تحت اشعار عبد الله بن المبارك قال الحافظ الذهبى قد تواتر قيامه

تحت شعرون عبد اللہ بن مبارک کی کہ کہا حافظ ذہبی نی کہ متواتر ہوا قیام ابو حنیفہ کا

بالليل وتهجده وتعبده ومن ثم سمى وتد الكثرة قيامه بالليل بل

رات میں اور متواتر ہوا تہجد اور تعبد اوسکا اور اسیواسطی نام رکہا گیا میخ واسطی کثرت قیام کی رات مین بلکہ

احياءه بقراءة القران فى ركعة ثلثين سنة انتهى فقد خبر الحافظ

زندہ کرنا اوسکا ساتہہ قرادت قرآن کی ایک رکعت مین تیس برس تمام ہوا پس خبر دی حافظ

الذهبى الذى هو احد اركان اهل الحديث بتواتر ذلك فكان ماذكر اهل

ذہبی نی جو وہ ایک رکن ارکان اہل حدیث کا ہی ساتہہ متواتر امور مذکورہ کی پس ہوا جو ذکر کیا اہل

المناقب تفاصيل ذلك ومع ذلك نقلها فحول العلماء كالنووى والسيوطى

مناقب نی تفصیل ان امور کی جو ذکر کیا حافظ ذہبی نی مع ذلک نقل کیا ان امور مذکورہ کو علماء اعلام نی جیسا کہ نووی

والمكى وغيرهم رضى الله عنهم مع ان معظمها ممارواه الخطيب الذى هو احد ائمة الحديث بالاسانيد

اور ابن حجر مکی وغیرہم رضی اللہ عنہم نی باوجود اسکی کہ اکثر ان امور مذکورہ کا روایت کیا اوسکو خطیب نی جو وہ ایک امام ہین

المقبولة مع انه متعصب عليه فكانت كالعروة الوثقى لا انفصام لها

مقبولہ کی باوجودیکہ وہ متعصب ہی ابو حنیفہ پر پس ہوئی یہہ امور مناقب ابو حنیفہ کی مثل کڑی مضبوط کی کہ نہین ہی ٹوٹنا اوسکو

فالحاصل ان مناقب الامام اكثر من ان تعد وابعد

حاصل کلام کا یہہ ہی کہ مناقب امام ابو حنیفہ کی اکثر ہین شمار کرنی کا اور بعید ہین

من

من ان تحد قال فی القلائد قال یزید بن هارون کتبت علی الف شیخ و
محدود ہوتی سے کہا قلائد میں کہ کہا یزید بن ہارون نے کہ پڑہا میں نے ہزار استادوں سے اور
حملت عنہم العلم فما رأیت واللہ احدا اشد ورعا من ابی حنیفۃ ولا
اوٹہایا اونسے علم کو نہیں دیکہا میں نے قسم اللہ کی کسیکو کہ اشد ہو تقوی میں ابو حنیفہ سے اور نہ کسی شخصکو
احفظ لسانہ ولا فی اعظم عقلہ ویکفی فی ذلک قول علی بن عاصم لو
کہ احفظ ہو اپنی لسان کا اور نہ کسی شخصکو کہ بڑا ہو اپنی عقل میں اور کفایت کرتا ہے اس دعوی میں قول علی بن عاصم کا کہ اگر
وزن عقلہ بعقل نصف اہل الارض لرجح عقلہ علی عقلہم ومدح المشائخ
تولی جاوی عقل ابو حنیفہ کی ساتھہ عقل نصف اہل ارض کی تو البتہ غالب ہو گی عقل ابو حنیفہ کی اونکی عقل پر اور مدح کی مشائخ نے
لصاحب العلم والفقہ والورع والامانۃ اکثر من ان یحصی واظہر من ان یخفی
ابو حنیفہ کی ساتھہ علم اور فقہ اور تقوی اور امانت کی اکثر اس سے کہ شمار میں آوے اور ظاہر تر اس سے کہ پوشیدہ ہو
انتہی وقال الشعرانی فی المیزان الصغری ومناقب الامام اکثر من ان تحصر
تمام ہوا اور کہا شعرانی نے میزان صغری میں کہ مناقب امام ابو حنیفہ کی اکثر ہیں اس سے کہ شمار کی جاوین
انتہی وقال فی الدر المختار ومناقبہ اکثر من ان تحصی وصنف فیہا
تمام ہوا اور کہا در مختار میں کہ مناقب امام ابو حنیفہ کی اکثر ہیں اس سے کہ شمار کی جاوین اور تصنیف کی ہی اونکی مناقب میں
سبط ابن الجوزی مجلدین کبیرین وسماہ الانتصار لامام ائمۃ
سبط ابن جوزی نے دو جلدین بڑی بڑی اور نام رکہا اونکا الانتصار لامام ائمۃ
الامصار وصنف غیرہ اکثر من ذلک انتہی وممن صنف فی مناقب الامام
الامصار اور تصنیف کی غیر اونکی نے اکثر تصنیف سبط ابن جوزی کی سے تمام ہوا اور بعض ان شخصوں سے کہ تصنیف کیا انہوں نے بیچ مناقب امام
ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ الامام الطحاوی وشمس الائمۃ
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ میں امام طحاوی ہیں اور شمس ائمہ
الکردری والحافظ الذہبی والحافظ جلال الدین
کردری اور حافظ ذہبی اور حافظ جلال الدین

السیوطی والعلامة ابن حجر المکی والعلامة صاحب الکتاب الفخیم المشهور بسیرة
سیوطی اور علامہ ابن حجر مکی اور علامہ صاحب کتاب فخیم کا جو مشہور ہے بسیرت
الشامی والعلامة یوسف بن عبد الہادی الحنبلی وغیرہم من العلماء العظام
شامی کی اور علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی وغیرہم نے علماء عظام سے
والکبراء الکرام رحمة اللہ تعالی علیہم ورضی اللہ عنہم فلا ینکرہا الا حاسد
اور بڑے کرام سے کہ رحمت اللہ تعالے کی ہو اونپر اور راضی ہو اللہ اونسے پس جبکہ ثابت ہو مناقب
او معاند فما کان مثلہ الا کمثل ذبابة وقعت تحت ذنب جواد فی حالة
یا معاند کے پس نہیں ہی صفت اسکی مگر مانند صفت مکھی کے کہ پڑے نیچے دنب گھوڑے تیز کے حالت
کرة وفرة ذکرہ الشامی فی شرح الدر المختار باب الاجوبة
کرو فر میں ذکر کیا اسکو شامی نی شرح در المختار میں باب ہی اجوبہ کا
عن اسولة مصنف المعیار علی مناقب امام ائمة
اسولہ مصنف المعیار کے سے جو وارد کئے ہین اونسے مناقب امام ائمہ
الامصار فقد ثبت بما ذکر انہ کان رضی اللہ عنہ یحیی عامة اللیل
امصار پس ثابت ہوا ساتھ ما ذکر کے کہ تھا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہ زندہ رکھتا تھا عام راتکو
ای اکثرہ صلوة وانہ یحیی اللیل کلہ صلوة ودعاء وتضرعا
یعنی اکثر راتکو از روی نماز کے اور تھا وہ کہ زندہ رکھتا تھا تمام راتکو از روی نماز اور دعا اور تضرع
حتی صلی الفجر بوضوء العشاء اربعین سنة او اکثر وانہ ختم
حتی کہ پڑھا نماز فجر کو ساتھ وضو عشا کے چالیس برس یا اکثر اور تھا وہ کہ ختم کرتا تھا
القران فی اقل من سبع ایام وانہ صام صیام الدہر وانہ کثر
قران کو کم سات دن سے اور تھا وہ صائم الدہر اور تھا وہ کہ زیادہ کرتا
الرکوع والسجود فی بعض الاحیان علی ثلث عشرة رکعة فاطال لسانہ
رکوع اور سجود کو بعض احیان میں تیرہ رکعت تک پس جبکہ ثابت ہی یہ مناقب امام کے بوجہ حسن

بعض الطاعنين وهو مصنف المعيار بان كل واحد من هذه الامور الخمسة

بعض طاعنین نے کہ وہ مصنف معیار ہے کہ ہر واحد ان امور خمسہ مذکورہ کا

بدعة لكونها خلاف السنة لان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزد

بدعت ہی کیونکہ وہ خلاف سنت ہیں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین زیادہ کیا

قيامه قط على ثلث الليل ولم يجوز ختم القران قبل سبعة ايام ومنع

اور قیام اپنی کو ثلث لیل سے اور نہین درست رکھتے تھے ختم قران کو پہلی سات دن کے اور منع کرتے تھے

عن صيام الدهر هذا حاصل ترجمة عبارته المنقولة فيما قبل

صیام دہر سے یہ ہے حاصل ترجمہ اوسکے عبارت کا جو منقول ہی ماقبل مین

فالجواب ان الزهد في العبادة هكذا جائز لورود النصوص القطعية و

پس جواب یہہ ہے کہ یہ زہد عبادت مین اس طرح کا جائز ہے واسطے ورود نصوص قطعیہ کے اور

الاحاديث النبوية المويدة بمذهب السلف والخلف اما الاول وهو

احادیث نبویہ کے کہ موید ہین ساتھ مذہب سلف اور خلف کے اما اول کہ وہ

احياء عامة الليل فلما قال الله تعالى قم الليل الا قليلا نصفه او انقص

زندہ کرنا عامہ رات کہ وہ جائز ہے اسواسطے کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ قایم ہو رات مین سوائے قلیل کے یعنی

منه قليلا او زد عليه وقال الله تعالى ان ربك يعلم انك تقوم ادنى من

اس سی تہوڑا سا یا زیادہ اوسپر اور فرمایا اللہ تعالے نے کہ تحقیق رب تیرا جانتا ہے کہ تو قایم ہوگا قریب

ثلثي الليل ونصفه وثلثه وطائفة من الذين معك وقال الله تعالى

دو ثلث رات کے اور نصف رات اور ثلث رات کے اور قایم ہوگا ایک طائفہ جو ساتھ تیرے ہین اور کہا اللہ تعالے نے کہ

المتقين في جنات وعيون اخذين ما اتاهم ربهم انهم كانوا قبل

متقی لوگ ہونگی جنات مین اور عیون مین دران حال کہ لینی والی ہونگی اوس چیز کو کہ دی انکو رب انکے نے انکے پہلے

ذلك محسنين كانوا قليلا من الليل ما يهجعون وبالاسحارهم يستغفرون

اسکے محسنین کہ تہی وہ تہوڑی ہی رات جاگتی اور اکثر رات عبادت کرتے اور صبح کو وہ استغفار کرتے

تہی کہا یہی ہی

فالآية الاولى تدل على فرضية قيام الليل والتخيير بين عامة الليل والا
پس آیت پہلی دال ہی اوپر فرض ہونی قیام لیل کی اوراوپر اختیار کی درمیان اکثر لیل کی اور اقل کی
لكن فرضية ذلك صار منسوخا بحديث سعد بن هشام عن عائشة قالت انبئني
لیکن فرضیت اس قیام کی منسوخ ہوئی ساتھ حدیث سعد بن ہشام کی جو مروی ہی حضرت عائشہؓ کو کہا مینی حضرت
عن قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت الست تقرأ يا ايها المزمل
قیام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا حضرت عائشہ نی کیا نہیں پڑہتا تو نی یا ایہا المزمل
قلت بلى قالت فان الله عز وجل افترض قيام الليل فى اول هذه السورة فقام
کہا مینی بڑہتا ہون کہا حضرت عائشہ نی کہ اللہ عزوجل نی فرض کیا قیام لیل اس سورت مین پس کہڑی ہوئی
النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه حولا وامسك الله خاتمتها اثنى عشر شهرا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی اصحاب ایک برس اور روک رکہا اللہ نی اوسکی خاتمہ کو برس بہر
فى السماء حتى انزل الله فى اخر هذه السورة التخفيف فصار قيام الليل تطوعا
آسمان مین یہان تک کہ اوتارا اللہ تعالی نی آخر اس سورۃ مین تخفیف کو پس ہوگیا قیام لیل تطوع
بعد فريضة رواه مسلم فى صحيحه وغيره من المحدثين وزاد النسائي بعد
بعد فرض ہونی کی روایت کیا مسلم نی اپنی صحیح ہا اور اوروں نی اہل حدیث سی اور زیادہ کیا النسائی نی بعد
قولها حولا حتى انتفخت اقدامهم وقال الامام النووى فى شرح مسلم
اسکی قول جو حولا ہی لفظ حتی انتفخت اقدامہم اور کہا امام نووی نی شرح مسلم مین
فى باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم فى الليل قولها فصار
باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل مین کہ اوسکا قول فصار
قيام الليل تطوعا هذا ظاهره انه صار تطوعا فى حق رسول الله صلى الله
قیام اللیل تطوعا ظاہر اسکا یہہ ہی کہ ہوگیا وہ قیام مذکور تطوع حق رسول خدا صلی اللہ
عليه وسلم وللامة فاما الامة فهو تطوع فى حقهم بالاجماع انتهى
علیہ وسلم اور امت ہر دونین اما امت پس وہ تطوع ہی اونکی حق مین بالاجماع

بعد تمام ہوا

والآیة الثانیة نص صریح فی الاخبار عن قیامه صلی اللہ علیه وسلم
اورآیۃ دوسری نص صریح ہی خبر دینی مین قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
ومن معه من المؤمنین بثلث اللیل واکثره حیث قال ان ربك یعلم
اور جو اونکی ساتہہ ہین مؤمنین سی ساتہہ ثلث لیل کی اور اکثر لیل کی جبکہ فرمایا کہ رب تیرا جانتا ہی
انك تقوم ادنی من ثلثی اللیل ونصفه وثلثه وطائفة من الذین معك
کہ تو قایم ہوگا قریب دو ثلث لیل کی اور نصف لیل کی اور ثلث لیل کی اور قایم ہوگا وہ طائفہ جو ساتہہ تیری ہی
والآیة الثالثة صریح فی مدح من قام یصلی عامة اللیل واکثره وقال فی
اور آیت تیسری صریح ہی مدح اور تعریف اوس شخص کی جو قایم ہوکر پڑہی نماز عامہ رات یعنی اکثر اوسکا اور کہا
تفسیر الجلالین کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون ای ینامون فی زمن یسیر
تفسیر جلالین مین کہ تہی وہ قلیل رات مین سوتی یعنی سوتی تہی وہ رات کو زمانہ قلیل
من اللیل ویصلون اکثره انتهی وقال فی الکمالین علی الجلالین قوله
اور نماز پڑہتی تہی اکثر رات تمام ہوا اور کہا کمالین مین جو جلالین پر ہی قول اوسکا
ینامون روی ابن ابی شیبة عن مجاهد لا ینامون اللیل کله وعن ابن عباس
ینامون روایت کی ابن ابی شیبہ نی مجاہد سی کہ وہ نہین سوتی تہی تمام رات اور مروی ہی ابن عباس
وانس نحوه انتهی وقال فی تفسیر روح البیان الهجوع النوم باللیل دون
اور انس سی مثل روایت مجاہد کی تمام ہوا اور کہا تفسیر روح البیان مین کہ معنی ہجوع کی ہین سونا رات کا نہ
النهار وما مزیدة لتاکید معنی التقلیل وقلیلا ظرف ویهجعون خبر
دن کا اور ما زائدہ ہی واسطی تاکید معنی تقلیل کی اور لفظ قلیلا کا ظرف ہی اور یہجعون خبر
کانوا ای کانوا یهجعون فی طائفة قلیلة من اللیل او صفة مصدر
کانوا کی ہی یعنی تہی کہ وہ سوتی تہی طائفہ قلیل رات کی مین یا لفظ قلیلا کا صفۃ مصدر
محذوف ای کانوا یهجعون هجوعا قلیلا من اوقات اللیل یعنی یذکرون
محذوف کی ہی یعنی تہی وہ کہ سوتی تہی سونا قلیل کسی وقت اوقات رات کی سی یعنی ذکر کرتی تہی

ويصلون اكثر الليل وينامون اقله وعن الحسن كانوا لا ينامون من الليل

اور نماز پڑھتی تھی اکثر لیل کا اور سوتی تھی اقل رات کا اور مروی ہی حسن بصری سی کہ تھی وہ کہ نہیں سوتی تھی اکثر

الا اقله انتهى وقال في تفسير المعالم الهجوع النوم بالليل دون

مگر اقل اوسکا تمام ہوا اور کہا تفسیر معالم مین کہ ہجوع سونا رات کا ہی نہ

النهار وما صلة والمعنى كانوا يهجعون قليلا من الليل اى يصلون

دن کا اور لفظ ما صلہ ہی اور معنی یہہ ہین کہ تھی وہ کہ سوتی تھی تھوڑی رات یعنی نماز پڑھتی تھی

اكثر الليل انتهى وقال في تفسير المدارك وما زيدة للتاكيد ويهجعون

اکثر رات کا تمام ہوا اور کہا تفسیر مدارک مین کہ ما زائدہ ہی واسطی تاکید کے اور یہجعون

خبر كانوا والمعنى كانوا يهجعون في طائفة قليلة من الليل او مصدرية

خبر کانو کی ہی اور معنی کلام کی یہہ ہوئی کہ تھی وہ کہ سوتی تھی ایک طائفہ قلیلہ رات کا یا وہ لفظ ما کا مصدریہ ہی

والتقدير كانوا قليلا من الليل اى كان هجوعهم قليلا من الليل انتهى

اور تقدیر کلام کی یہہ ہوی کہ تھی وہ کہ قلیل تھا رات سی سونا اونکا یعنی تھا سوتا اونکا قلیل رات سے تمام ہوا

وقال في تفسير البيضاوي وما مزيدة اى يهجعون في طايفة من الليل

اور کہا تفسیر بیضاوی مین کہ ما زائدہ ہے یعنی سوتی تھی وہ ایک طائفہ رات کے بین

او يهجعون هجوعا قليلا او مصدرية او موصولة اى في قليل

یا سوتی تھی سونا قلیل یا ما مصدریہ ہے یا موصولہ یعنی قلیل تھا

من الليل هجوعهم او هجوعهم فيه انتهى فقد ثبت بما ذكرنا ان قيام

رات سی سونا اونکا یا قلیل تھا وہ طائفہ رات کا جو سوتی تھی اوس مین تمام ہوا پس ثابت ہوا ما ذکر کی سے قیام

عامة الليل ثابت بالقران والاجماع والحديث كما اخرج عن سالم

اکثر رات کا ثابت ہی ساتھ قران کی اور اجماع کے اور حدیث کے جیسا کہ روایت کی ہی سالم نے

عن ابن عمر قال كان الرجل في حيات النبي صلى الله عليه وسلم

ابن عمر سے کہ تھا ایک شخص حیات نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین

اذا رای رؤیا قصہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتمنیت

کہ جب دیکھتا خواب بیان کرتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر پس آرزو کی مینی

ان اری رؤیا اقصہا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکنت غلاما

یہ کہ دیکھون خواب اور بیان کرون حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تہا مین

شابا وکنت انام فی المسجد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جوان اور تہا کہ سوتا مسجد مین عہد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین

فرایت فی النوم کان ملکین اخذانی فذہبا بی الی النار فاذا ہے

پس دیکہا مینی خواب گویا کہ دو فرشتون نی پکڑ لیا مجکو پہر لی گئی مجکو طرف نار کے ناگاہ یہہ آگ

مطویۃ واذا فیہا من قد عرفتہم فجعلت اقول اعوذ باللہ من النار

لپٹی ہوئی ہی اور ناگاہ اوسمین وہ شخص ہین کہ جانتا ہون مین اونکو پس شروع کیا مینے کہنا اعوذ باللہ من النار

اعوذ باللہ من النار اعوذ باللہ من النار فقصصتہا علی حفصۃ

اعوذ باللہ من النار اعوذ باللہ من النار پس بیان کیا مینی اس خواب کو حفصہ پر

فقصتہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ

پہر بیان کیا حفصہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فرمایا نبی صلے اللہ

علیہ وسلم نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی من اللیل قال سالم

علیہ وسلم نے کہ اچہا شخص ہی عبد اللہ اگر ہوتا نماز پڑہنے والا رات مین کہا سالم نے

فکان عبد اللہ بعد ذلک لاینام من اللیل الا قلیلا متفق علیہ

پہر تہا عبد اللہ بعد اس امر کے کہ نہین سوتا تہا رات کو مگر قلیل روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نی

رواہ البخاری فی باب قیام اللیل من کتاب التہجد ومسلم فی باب

روایت کیا بخاری نی باب قیام لیل مین جو کتاب تہجد سے ہے اور مسلم نے باب

فضائل ابن عمر فذلک الحدیث فی حکم المرفوع فلذا قال النووی فیہ

فضایل ابن عمر مین پس یہہ حدیث حکم حدیث مرفوع مین ہی لہذا کہا نووی نی اس حدیث ابن عمر

فضیلۃ صلوٰۃ اللیل انتہی اخرج عن حذیفۃ انہ رای رسول اللہ صلی
فضیلت صلوٰۃ لیل کی ہی تمام ہوا اور مروی ہی حذیفہ سی کہ دیکہا اونسی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وکان یقول اللہ اکبر ثلثا ذوالملکوت
اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی ہوئی رات مین اور تہی آنحضرت صلعم کہ فرماتی اللہ اکبر تین دفعہ صاحب ہی ملکوت کا
والجبروت والکبریاء والعظمۃ ثم استفتح فقرا البقرۃ ثم
اور جبروت کا اور کبریائی کا اور صاحب عظمت کا پہر شروع کیا نماز کو پہر پڑہا سورۂ بقر کو پہر
رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ فکان یقول فی رکوعہ
رکوع کیا پہر تہا رکوع اونکا قریب اونکی قیام کی اور تہی فرمانی والی اپنی رکوع مین
سبحان ربی العظیم ثم رفع راسہ من الرکوع فکان قیامہ
سبحان ربی العظیم پہر اوٹہایا اپنی سر کو رکوع سی پہر تہا قیام اونکا
نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ
قریب اونکی رکوع کی فرماتی تہی میری رب کی لئی حمد ہی پہر سجدہ کیا پس تہا سجود اونکا قریب اونکی قیام کی
فکان یقول فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسہ من السجود
اور تہی فرماتی اپنی سجود مین سبحان ربی الاعلی پہر اوٹہایا اپنی سر کو سجود سی
وکان قعودہ بین السجدتین نحوا من سجودہ وکان یقول رب اغفر لی رب اغفر لی
اور تہا جلسہ اونکا درمیان دونو سجود کی قریب اونکی سجود کی اور تہی فرماتی جلسہ مین رب اغفر لی رب اغفر لی
فصلی اربع رکعات قرا فیھن البقرۃ وال عمران والنساء و
پس پڑہی نماز چار رکعت پڑہا اونمین سورۂ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور
المائدۃ او الانعام شک شعبۃ رواہ ابوداود ذکرہ فی المشکوٰۃ
مائدہ یا انعام کو شک کیا شعبہ راوی نی روایت کیا اسکو ابوداؤد نی ذکر کیا اوسکو مشکوٰۃ کی
فی باب صلوٰۃ اللیل ومثلہ فی شمائل الترمذی ونحوہ فی مسلم
باب صلوٰۃ اللیل مین اور مثل اسکی ہی شمائل ترمذی مین اور مانند اسکی ہی مسلم کی

فی باب استحباب تطویل القراءة فی صلوة اللیل وزادفیه یقرأ مترسلا
باب استحباب تطویل القراءة فی صلوة اللیل مین اور زیادہ کیا مسلم نی اسحدیث مین کہ پڑہتی تہی آنحضرت قراءۃ آہستہ آہستہ
وفیه فکان سجوده قریبا من قیامه بدل فکان سجوده نحوا من قیامه
اور اوسی مسلم مین ہی کہ تہا سجود اونکا قریب اونکی قیام کی بدلہ فکان سجوده نحوا من قیامه کی
ومثله فی النسائی وابوداود واخرج عن عوف بن مالك یقول کنت مع رسول
اور مثل روایت مسلم کی نسائی اور ابوداود مین بہی ہی اور مروی ہی عوف بن مالک سی کہ کہا تہا مین ساتہہ رسول
الله صلی الله علیه وسلم لیلة فاستاك ثم توضا ثم قام یصلی
خدا صلی الله علیه وسلم کی ایک رات پس مسواک کی پہر وضو کیا پہر شروع کیا نماز کو
فقمت معه فبدا فاستفتح البقرة فلا یمر بایة رحمة الا وقف فسال
پہر کہڑا ہوا مین ساتہہ اونکی پہر شروع کیا پہلی پڑہا سورہ بقر کو نہ گذرتی تہی ساتہہ کسی آیت رحمت کی مگر توقف کرتی اور سوال کرتی اسکا
ولا یمر بایة عذاب الا وقف فتعوذ ثم رکع فمکث راکعا بقدر قیامه و
اور نہ گذرتی تہی ساتہہ کسی آیت عذاب کی مگر توقف کرتی اور پناہ چاہتی الله سی پہر رکوع کیا پس ٹہری رہی دیر تک رکوع مین بقدر قیام اپنی کی اور
یقول فی رکوعه سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة
فرماتی تہی اپنی رکوع مین سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة
ثم سجد بقدر رکوعه ویقول فی سجوده سبحان ذی الجبروت والملکوت
پہر سجدہ کیا بقدر اپنی رکوع کی اور کہتی تہی اپنی سجود مین سبحان ذی الجبروت والملکوت
والکبریاء والعظمة ثم قرا ال عمران ثم سورة سورة یفعل
والکبریاء والعظمة پہر پڑہا سورۂ آل عمران کو رکعت ثانی مین پہر اور سورہ رکعت ثالث مین پہر اور سورہ کو رکعت رابع مین کیا ان سب کو ایسا ہی
مثل ذلك رواه الترمذی فی الشمائل النبویة فحذیفة صحابی من السابقین
مثل پہلی رکعت کی روایت کیا اسکو ترمذی نی شمائل نبویہ مین اور حذیفہ صحابی ہی صحابہ سابقین سی
وعوف بن مالك صحابی اسلم یوم فتح مکة قال فی التقریب عوف بن مالك
اور عوف بن مالک صحابی ہی اسلام لایا دن فتح مکہ کی کہا تقریب مین عوف بن مالک

صحابی مشہور من مسلمۃ الفتح انتہے فذلک المقدار من القیام والرکوع و

صحابی ہی مشہور مسلمانوں فتح کیسے تمام ہوا پس یہہ مقدار قیام اور رکوع اور

السجود والقومۃ والجلسۃ مقدار ختم القران بل اکثر من ختمین قطعا فذلک

سجود اور قومہ اور جلسہ کا مقدار ختم قران کا ہے بلکہ اکثر ہے دو ختم سے یقینا پس یہہ

بعد صلوۃ العشاء لا یتصور الا فی عامۃ اللیل بل کلہ واخرج عن النعمان بن

بعد صلوۃ عشا کے نہیں متصور ہوتا مگر اکثر رات میں بلکہ نہیں ممکن مگر تمام رات میں او

بشیر قال قمت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی شہر رمضان لیلۃ

بشیر سے کہ پڑہی ہمنی نماز ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر رمضان میں

ثلث وعشرین الی ثلث اللیل الاول ثم قمنا معہ لیلۃ خمس وعشرین الی

تئیسوین کو ۲۳ ثلث رات اول تک پہر کہڑی ہوی ہم ساتہہ اونکی پچیسوین ۲۵ کو

نصف اللیل ثم قمنا لیلۃ سبع وعشرین حتی ظننا ان لا ندرک الفلاح

نصف رات تک پہر کہڑی ہوئی ہم ساتہہ اونکے ستائیسوین کو حتی کہ گمان کیا ہمنی کہ نپاوین گے ہم سحری کو

وکانوا یسمونہ السحور رواہ النسائی ونحوہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ

اور تہی کہ نام رکہا فلاح کا سحور روایت کیا اسکو نسائی نی اور مثل اوسکی ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی

فی باب قیام رمضان فذلک صریح فی ان قیامہ صلے اللہ علیہ وسلم

باب قیام رمضان میں پس یہہ صریح ہے اسمین کہ قیام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

مع من معہ اکثر من ثلث اللیل بل الجملۃ الاخیرۃ دالۃ علی احیاء اللیل

اور قیام من معہ کا اکثر تہا تہائی رات سے بلکہ جملہ اخیرہ حدیث کا دال ہی احیاء تمام رات پر

کلہ فمن طعن بان قیام اللیل اکثر من ثلث اللیل بدعۃ وخلاف السنۃ

پس جو شخص کہ طعن کرتا ہی کہ قیام رات کا زیادہ ثلث لیل سے بدعت ہے اور خلاف سنت

النبویۃ فہو طعن فی اہل الاجماع من جمیع المجتہدین من السلف

نبویہ کے ہے سو وہ طعن ہی اہل اجماع میں کہ وہ سب مجتہدین سلف

والخلف مع صاحب الشريعة واما الثانى وهو احياء الليل كله صلوة ودعا
اور خلف کی بیچ شراکت صاحب شریعت کے ہی اما ثانی کہ وہ زندہ رکھنا تمام رات کا صلوۃ اور دعا
وتضرعا فلما قال الله تعالى وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا
اور تضرع سے جائز ہے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ عباد الرحمن وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین زمین پر نرمے سے
واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما والذين يبيتون لربهم سجدا وقياما
اور جبکہ کلام کرتے ہین اونسے جاہل لوگ تو کہتے ہین درجواب اونکی قول سالم اور عباد الرحمن وہ ہین جو رات گذارتے ہین
الاية فالاية نص جلى فى مدح من قام واحيى الليل كله قال الله تعالى
آخر آیۃ تک پس آیۃ نص روشن ہی مدح اور ثنا اوس شخص مین کہ زندہ رکھتا ہے تمام رات کو اور فرمایا اللہ تعالے نے
ان المتقين فى جنات وعيون اخذين ما اتاهم ربهم انهم كانوا قبل
کہ تحقیق متقی لوگ باغون اور چشمون مین ہین اس حال مین کہ اخذ کرینگی وہ جو دیا اونکو اونکی رب نے کہ تھی وہ پہلی
ذلك محسنين كانوا قليلا من الليل ما يهجعون قال فى تفسير المعالم
اسکے محسن اور تھی وہ تھوڑی کہ رات کو نہین سوتی کہا تفسیر معالم مین
وقف بعضهم على قوله قليلا اى كانوا من الناس قليلا ثم ابتداء
کہ وقف کیا بعض قرا نے اوپر لفظ قلیل کے یعنی تھی وہ لوگون سے تھوڑی پھر ابتدا کیا
بمن الليل ما يهجعون اى ما ينامون بالليل البتة بل يقومون للصلوة
ساتھ من اللیل ما یہجعون کی یعنی وہ نہین سوتی رات کو البتہ بلکہ کھڑی رہتی ہین صلوۃ
والعبادة وهو قول الضحاك ومقاتل انتهى وقال فى الكمالين روى
اور عبادت کے لئے اور یہہ قول ضحاک اور مقاتل کا ہے تمام ہوا اور کہا کمالین مین کہ روایت کے
ابن ابى شيبة عن مجاهد لا ينامون الليل كله وعن ابن عباس وانس
ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے کہ نہین سوتے ہین تمام رات اور ابن عباس اور انس سے ہے
نحوه انتهى واخرج عن جابر قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم
مثل اسکی تمام ہوا اور روایت کی ہی جابر سے کہ کہا کہ مین نے سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

اور جو شخص اوپر یعنی جماعۃ کرتی ہیں لوگ ہر قسم عبادت پیچے

يقول ان في الليل لساعة لا يوافقها رجل مسلم يسال الله خيرا من امر الدنيا
کہ فرماتی تھی کہ رات مین البتہ ایک ساعت ہی کہ نہین موافق پڑتا اوسکو کوئی رجل مسلمان کہ سوال کری اللہ سی کچھ خیر کا امر
والاخرة الا اعطاه اياه وذلك كل ليلة رواه البخاري ومسلم في صحيحه في باب
یا آخرت سی مگر دیتا ہی اللہ اوسکو وہ چیز اور یہہ ساعت ہر رات مین ہی روایت کیا اسکو مسلم نی اپنی صحیح کی باب
صلوة الليل وقال الامام النووي فيه اثبات ساعة الاجابة في كل ليلة
صلوة اللیل مین اور کہا امام نووی نی اس حدیث مین اثبات ہی ساعۃ قبولیت کا ہر رات مین
ويتضمن الحث على الدعاء في جميع ساعات الليل رجاء مصادفتها انتهى
او متضمن ہی یہہ حدیث ترغیب اور برانگیختہ کرنیکو دعا پر جمیع ساعات رات مین واسطی امید پالینی اسکی کی اوسکو تمام ہوا
واخرج عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر شد مئزره
اور مروی ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب کہ داخل ہوتا عشرہ اخیرہ رمضان کا تو
واحيى ليله وايقظ اهله متفق عليه ذكره في المشكوة في باب ليلة القدر
اور جاگتی رات کو اور جگاتی اہل اپنی کو یہہ حدیث متفق علیہ ہی ذکر کیا اسکو مشکوۃ کی باب لیلۃ القدر مین
وقال النووي وقولها واحيى ليله اى استغرقه بالسهر في الصلوة وغيرها
اور کہا امام نووی نی قول اوسکا کہ زندہ رکھتی تھی رات کو یعنی گھیر لیتی تھی اوس رات کو ساتھ جاگنی کی نماز وغیرہ مین
انتهى وذلك الحديث لا ينافي حديث عائشة قالت لا اعلم النبي صلى الله
تمام ہوا اور یہہ حدیث حضرت عائشہ کی نہین منافی دوسری حدیث حضرت عائشہ کو کہ کہا نہین جانتی مین نبی صلی اللہ
عليه وسلم يقرأ القران كله في ليلة ولا صلى ليلة الى الصبح ولا صام
علیہ وسلم نی پڑھا ہو تمام قرآن شریف ایک رات مین اور نہ یہہ کہ پڑھی ہو نماز تمام رات اور نہ یہہ کہ رکھا ہو روزہ
شهرا كاملا غير رمضان رواه مسلم لان احياء الليل كله عبادة
تمام مہینی مین سوای رمضان کی روایت کیا اسکو مسلم نی اسواسطی کہ زندہ رکھنا تمام رات کا ازروی عبادۃ کی
لا يستلزم قيام الليل كله صلوة واخرج عن عبد الله بن مسعود قال
نہین لازم پکڑتا زندہ رکھنی تمام رات کو ازروی نماز کی اور مروی ہی عبد اللہ بن مسعود سی

من قام السنة اصاب ليلة القدر رواه مسلم في صحيحه في باب الندب
جو شخص کہ قایم ہوگا ہر رات برس بہر تو پاویگا رات لیلۃ القدر کو روایت کیا اسکو مسلم نی اپنی صحیح کی باب الندب
الاكيد الى قيام ليلة القدر من كتاب الصلوة وفي باب فضل ليلة القدر من كتاب
الاکید الی قیام لیلۃ القدر مین جو کتاب الصلوۃ سی ہی اور باب فضل لیلۃ القدر مین جو کتاب
الصوم واختلف اهل العلم على اكثر من اربعين قولا كما في فتح الباري شرح
الصوم سی کا ہی اور مختلف ہوئی ہین اہل علم لیلۃ القدر مین چالیس قول سی زیادہ پر جیسا کہ فتح الباری شرح
البخاري وغيره والمشهور من الامام الاعظم ابي حنيفة رضي الله عنه
بخاری وغیرہ مین ہی اور مشہور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سی یہہ ہی
انها تدور في كل سنة مرة في رمضان ومرة في غيره كما في فتاوى قاضيخان
کہ وہ پہرتی اور دوران کرتی ہی ہر برس مین کبہی رمضان مین اور کبہی غیر رمضان مین جیسا کہ فتاوی قاضیخان
وغيره وبه قال عبد الله بن مسعود وعبد الله بن عباس وعكرمة وغيرهم
وغیرہ مین ہی اور یہی قول ہی عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور عکرمہ وغیرہم کا ہی
كما في فتاوى قاضيخان وغيره وقال الله تعالى انا انزلنه في ليلة القدر و
جیسا کہ فتاوی قاضیخان وغیرہ مین ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی کہ ہمنی نازل کیا قرآن کو لیلۃ القدر مین اور
ما ادريك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر تنزل الملئكة
کسچیز نی معلوم کرایا تجکو کہ کیا ہی شب قدر بہتر ہی ہزار مہینہ سی اوترتی ہین فرشتی
والروح فيها باذن ربهم من كل امر سلم هي حتى مطلع الفجر فالسورة نص
اور روح یعنی جبرئیل علیہ السلام اوسمین اپنی رب کی اذن سی ہر امر سی امان اور سلام ہی وہ رات صبح صادق تک ایکی پس یہ سورہ
محكم ودليل جلي في ان العبادة في تلك الليلة خير وافضل من عبادة
نص محکم اور دلیل روشن ہی اسمین کہ عبادت اوس شب قدر مین بہتر اور افضل ہی عبادت
الف شهر في غيرها كما في تفسير الجلالين وغيره وقال محي السنة في
ہزار مہینہ کی سی جو غیر شب قدر مین ہو جیسا کہ تفسیر جلالین وغیرہ مین ہی اور کہا محی السنہ نی

تفسیر المعالم قال المفسرون لیلة القدر خیر من الف شهر معناه عمل فی لیلة
تفسیر المعالم مین کہ کہا اہل تفسیر نے کہ معنی لیلة القدر خیر من الف شہر کے یہہ ہین کہ عبادت لیلة
القدر خیر من عمل الف شهر لیس فیها لیلة القدر انتهی فذلک غایة
القدر مین بہتر ہی عبادت ہزار مہینہ کے سے جو خالی ہو لیلة القدر سی تمام ہوا پس یہہ نہایت
ترغیب و نهایة تحریض علی قیام لیلة القدر بالعبادة و ذلک احتیا
ترغیب دینا اور نہایت برانگیختہ کرنا ہی اوپر قیام لیلة القدر کے ساتھہ عبادت کے اور یہہ احتیاط
لم یحصل الا بما فعل امام الائمة سراج الائمة ابوحنیفة رضی الله تعالی
نہین حاصل ہوتی مگر بایں طور کہ کیا امام ائمہ سراج ائمہ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے
لانہ اذا احیی تمام اللیل و قام به کل لیل من لیالی لسنة وجد عباد
اسواسطی کہ جبکہ زندہ رکھا تمام رات کو اور قایم ہوا تمام رات مین راتون برس کی سی تو پاوی گا عبادت اپنی
فی لیلة القدر قطعا عند اهل الاسلام کافة فهذا اعظم المناقب و
لیلة القدر مین یقینا نزدیک جمیع اہل اسلام کے پس یہہ اعظم مناقب کا ہی اور
اقصاها و اقصی اقصاها للامام الهمام ابوحنیفة رضی الله تعالی ع
اعلی اونکا اور اعلی اعلی اونکی کا واسطی امام ہمام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے
لانه رضی الله تعالی عنه اذا صلی الفجر بوضوء العشاء اربعین سن
اسلئی کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جبکہ پڑہی نماز فجر کے ساتھہ وضو عشا کے چالیس برس
او اکثر وجد عبادته فی لیلة القدر اربعین سنة او اکثر بلا اتف
یا زیادہ تو پایا اونسی عبادت اپنی کو لیلة القدر مین چالیس برس یا زیادہ بالاتفاق
فذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم فلذا کان
پس یہہ مرتبہ علیا اور درجہ قصوی فضل اللہ کا ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم کا ہے لہذا ہوا
طریق الاولیاء العظام و الکبراء الکرام علیهم الرضوان قال غوث الثق
طریق اولیاء عظام اور کبراء کرام علیہم الرضوان کا کہا غوث الثقلین

الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ فی کتاب غنیۃ الطالبین فی فضل قیام

شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین کے فضل قیام

جمیع اللیل واما قیام جمیع اللیل فہو فعل لا قویاء الذین سبقت لہم

جمیع اللیل مین کہ قیام تمام رات کا وہ فعل اور عمل اون اولیا کا ہی جو سابق ہو گئے ہی اونکی لئے

منہ العنایۃ وادیمت لہم الرعایۃ واحیط علی قلوبہم التوفیق ونور

اللہ کی طرف سی عنایت اور ہمیشہ ہی اونکی لئی رعایت اور گھیر لیا اونکی دلون کو توفیق اور نور

الجلال ثم الجمال فجعل القیام باللیل لہم موہبۃ وخلعۃ فلم یسلبہ منہم

جلال نی پہر جمال نی بس کیا قیام باللیل کا اونکی لئی موہبت اور خلعت بس نہین چہینا اونسے

مولاہم عز وجل حتی اللقاء وقد روی عن عثمان بن عفان رضی اللہ

مولا اونکا عز وجل قیامت تک اور مروی ہی عثمان بن عفان رضی اللہ

تعالی عنہ انہ کان یحیی اللیل برکعۃ واحدۃ یختم فیہا القرآن وقد مر ذکرہ

تعالی عنہ سی کہ تہی کہ زندہ رکہتی رات کو ساتہہ ایک رکعت کی ختم کرتی اوس مین قران شریف کو اور مقدم

وذکر من اربعین رجلا من التابعین انہم کانوا یحیون اللیل کلہ ویصلون

اور ذکر کئی گئی ہین چالیس آدمی تابعین سی کہ وہ تہی زندہ رکہتی تمام رات کو اور پڑہتے

صلوۃ الغداۃ بوضوء العشاء اربعین سنۃ صح النقل عنہم واشتہر منہم

نماز صبح کے ساتہہ وضو نماز عشا کے چالیس برس اور ثابت اور صحیح ہو گئے نقل اونسی اور مشہور

سعید بن جبیر وصفوان بن سلیم وابو حازم ومحمد بن المنکدر من اہل المدینۃ

سعید بن جبیر ہی اور صفوان بن سلیم اور ابو حازم اور محمد بن المنکدر جو اہل مدینہ سی ہین

وفضیل بن عیاض ووہب بن الورد من اہل مکۃ وطاؤس ووہب بن

اور فضیل بن عیاض اور وہب بن الورد جو اہل مکہ سی ہین اور طاؤس اور وہب بن

منبہ من اہل الیمن وربیع بن خثیم والحکم من اہل الکوفۃ وابو سلیمان وعلی بن

منبہ جو اہل یمن سی ہین اور ربیع بن خثیم اور حکم جو اہل کوفہ سی ہین اور ابو سلیمان اور علی بن

بن بکار من اھل الشام وابو عبد اللہ الخواص وابو عاصم من اھل عبادان و
بن بکار جو اہل شام سی ہین اور ابو عبد اللہ خواص اور ابو عاصم جو اہل عبادان سی ہین اور
حبیب ابو محمد وابو جابر السلمانی من اھل فارس ومالک بن دینار وسلمان
جبیب ابو محمد اور ابو جابر سلمانی جو اہل فارس سی ہین اور مالک بن دینار اور سلمان
التیمی ویزید الرقاشی وحبیب بن ابی ثابت ویحیی البکاء من اھل البصرۃ وغیرھم
تیمی اور یزید رقاشی اور حبیب بن ابی ثابت اور یحیی بکاء جو اہل بصرہ سی ہین اور اور لوگ
ممن یطول ذکرھم رحمۃ اللہ علیھم ورضوا عنہ انتھی کلامہ وقال الامام
جو دراز ہی ذکر اونکا رحمت اللہ کی اوپر ہو اور راضی ہوئی اللہ سی تمام ہوا کلام غوث الثقلین کا اور کہا امام
حجۃ الاسلام ابو حامد الغزالی فی احیاء العلوم فی اخر الربع الاول اعلم
حجت الاسلام ابو حامد غزالی نی احیاء العلوم کی ربع اول کی آخر مین کہ جان تو
ان احیاء اللیل من حیث المقدار لہ سبع مراتب الاولی احیاء کل اللیل
زندہ رکہنا رات کا من حیث مقدار اوسکی لئی سات مرتبہ ہین مرتبہ پہلا زندہ رکہنا تمام رات کا ہی
وھذا شان الاقویاء الذین تجردوا العبادۃ اللہ تعالی وتلذذوا بمناجاتہ
اور یہہ زندہ رکہنا تمام رات کا شان اولیا کی ہی کہ خاص ہوئی ہین واسطی عبادت اللہ کی اور لذت پکڑتی ہین ساتہہ
وصار غذائہم وحیوۃ لقلوبہم فلم یتعبوا بطول القیام وردوا المنام الی النھار
اور ہوگئی ہی یہہ عبادت اور مناجات اللہ کی تمام رات غذا اونکی اور حیات قلوب کی پس نہین تہکتی ساتہہ قیام کی اور ردکرتی ہین نوم کو طرف
فی وقت اشتغال الناس وقد کان ذلک طریق جماعۃ من السلف کانوا
وقت مشغول ہونی لوگون کی اور تہا یہہ طریق جماعت سلف کا کہ تہی وہ
یصلون الصبح بوضوء العشاء حکی ابو طالب المکی ان ذلک علی سبیل التواتر
پڑہتی نماز صبحکو ساتہہ وضوء نماز عشاء کی حکایت کیا ابو طالب مکی نی اسکو علی سبیل تواتر
والاشتہار عن اربعین رجلا من التابعین وکان فیھم من واظب علیہ اربعین سنۃ
اور شہرت کی چالیس شخصون تابعین کی سی اور تہی اونمین جو دوام کیا اسپر چالیس برس

مناجات اوسکی

ہنار کی

قال منہم سعید بن المسیب وصفوان بن سلیم المدنیان وفضیل بن عیاض
کہا کہ ان لوگوں میں سی سعید بن المسیب ہی اور صفوان بن سلیم جو مدنی ہیں اور فضیل بن عیاض
ووھب بن الورد المکیان وطاؤس ووھب بن منبہ الیمانیان والربیع
اور وہب بن الورد جو مکی ہیں اور طاؤس اور وہب بن منبہ جو یمنی ہیں اور ربیع
بن خیثم والحکم الکوفیان وابو سلیمان وعلی بن بکار الشامیان وابو عبد اللہ
بن خیثم اور حکم جو کوفی ہیں اور ابو سلیمان اور علی بن بکار جو شامی ہیں اور ابو عبد اللہ
الخواص وابو عاصم العبادیان وحبیب ابو محمد وجابر بن السلمان الفارسیان
خواص اور ابو عاصم جو عبادی ہیں اور حبیب ابو محمد اور جابر سلمانی جو فارسی ہیں
ومالک بن دینار وسلیمان التیمی ویزید الرقاشی وحبیب بن ابی
اور مالک بن دینار اور سلیمان تیمی اور یزید رقاشی اور حبیب بن ابی
ثابت ویحیی البکاء البصریون وکہمس بن المنہال وکان یختم فی الشہر
ثابت اور یحیی بکار جو بصری ہیں اور کہمس بن منہال اور تہا وہ کہمس کہ ختم کرتا قرآن شریف کو ایک مہینے میں
تسعین ختمة ومالم یفہم رجع وقرأہ اخری وایضا من اہل المدینة
نوی ختم اور جو نہ سمجھتا تو رجوع کرتا اور پڑہتا دوسری بار اور بہی اہل مدینہ سی
ابو حازم ومحمد بن المنکدر فی جماعة یکثر عددھم انتہی کلام الغزالی وقال
ابو حازم اور محمد بن المنکدر مع ایک جماعت کی کہ بہت ہیں عدد اونکی تمام ہوا کلام غزالی اور کہا
الترمذی فی باب الدعاء فی صحیحہ حدثنا علی بن حجر اخبرنا مسلمة بن عمرو
ترمذی نی باب الدعا میں اپنی صحیح میں کہ حدیث کی ہمکو علی بن حجر نی اوسکو خبر دی مسلمہ بن عمرو نی
قال کان عمیر بن ہانئ یصلی کل یوم الف سجدة ویسبح مائة الف تسبیحة
کہا کہ تہا عمیر بن ہانئ نماز پڑہتا ہر دن ہزار رکعت اور تسبیح کہتا ایک لاکہ
انتہی وقال الشیخ عبد الوہاب الشعرانی فی کتابہ المسمی بتنبیہ المغترین
تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرانی نی اپنی کتاب میں کہ مسمی ہے بتنبیہ المغترین

فی فصل من اخلاقهم تقلیل عمالهم فی عیونهم وقد قام رسول اللہ صلی

بیچ فصل من اخلاقہم تقلیل اعمالہم فی عیونہم کے کہ شب کو قائم ہوی رسول خدا صلی

اللہ علیہ وسلم حتی تورمت قدماہ فقالوا لم تفعل ذلک یا رسول اللہ وقد

اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ سوج گئی دونو قدم آنحضرت کی پس کہا صحابہ نی کسواسطی کرتی ہو یہ یا رسول اللہ

غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال افلا اکون عبدا شکورا

بخشدیا اسنے آپ سے جو پہلے ہوا گناہ سے اور جو پیچھے فرمایا آیا نہ ہوؤن مین بندہ شکرگذار

وکان عمر بن عتبۃ رحمہ اللہ تعالی یخرج الی المقابر کل لیلۃ فصلی

اور رہتا عمر بن عتبہ رحمۃ اللہ تعالے کہ نکلتا طرف مقابر کے ہر رات پس نماز پڑہتا

تجاہہا من العشاء الی الفجر ثم یرجع فیصلی الصبح فی المسجد وکان اویس

سامنی اونکی عشاء سے فجر تک پہر آتا ہٹ کر پس پڑہتا نماز صبح کے مسجد مین اور رہتا اویس

القرنی رح یحیی اللیل کلہ فی سجدۃ واحدۃ ولما حج مسروق رح کان لا

قرنی رحمہ اللہ کہ زندہ رکہتا تمام رات کو سجدہ واحد مین اور جبکہ حج کیے مسروق رحمۃ اللہ نے تہا کہ نہ

یضع جنبہ الی الارض ابدا وانما یفعل وھو جالس فی بعض وقات وکان

رکہتا اپنی پہلو کو زمین کی طرف کبہو اگر سوتا بعض وقتون مین تو سوتا بیٹہہ کر اور رہتا

مجاھد رحمہ اللہ تعالی یقول لعباد اھل زمانہ انتم لستم عبادا ولکنکم

مجاہد رحمہ اللہ تعالے کہ کہتا عبادان اہل زمانہ کو کہ تم نہین ہو تم عباد لیکن تم

متلذذون بالعبادۃ ولقد ادرکنا اقواما کانوا اذا بلغ احدھم اربعین

لذت پکڑتی ہو ساتھ عبادت کے البتہ پایا ہمنی قومون کو کہ جب پہونچا کوئے اونکا چالیس

سنۃ طوی فراش النوم حتی یموت رضی اللہ عنہم وکان کھمس بن

برس کو لپیٹ رکہتی تہی فرش سونی کا یہان تک فوت ہوجانے رضی اللہ عنہم اور تہا کہمس بن

الحسن رح یصلی کل یوم الف رکعۃ فلما ضعف آخر عمرہ کان یصلی یوم

حسن رحمہ اللہ کہ پڑہتا نماز ہر روز ہزار رکعت پس جبکہ ضعیف ہوا آخر عمر مین تو تہا کہ پڑہتا ہر روز

خمسمائة رکعة وکان ابو الجویریة رحمه الله تعالی یقول صحبت قواما
پانچ سو رکعت اور تھا ابن جویریۃ رحمہ اللہ تعالے کہ کہتا تھا مصاحب ہوا میں قوموں کا

کابدوا اللیل فما رایت احسن مکابدة من ابی حنیفة رضی الله عنه اقمت
کہ رنج کھینچتے تھے رات کو نہیں دیکھا میں نے کوئی مکابدہ کہ احسن ہو مکابدہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ

عنده ستة اشهر فما رایته وضع جنبه الی الارض فی لیلة من اللیالی
اونکے پاس چھ مہینے پس نہیں دیکھا میں نے اوسکو کہ لگایا ہو اپنی پہلو کو طرف زمین کی کسی رات میں راتوں میں سے

وکان ابن مقاتل رحمه الله تعالی یقول صلی ابو حنیفة الصبح بوضوء
اور تھا ابن مقاتل رحمہ اللہ تعالے کہ کہا پڑھی امام ابو حنیفہ نے نماز صبح کے ساتھ وضوء

العشاء عشرین سنة وفی روایة اربعین سنة وفی روایة سبعا
نماز عشا کے بیس برس اور ایک روایت میں ہی چالیس برس اور ایک روایت میں ہے

واربعین وفی روایة خمسین سنة ولعل کل واحد اخبر عنه بما فی نفسه
سینتالیس برس اور ایک روایت میں ہی پچاس برس شاید کہ ہر واحد خبر دیتا اون سے قدر اوسکی علم کے

وکان یوسف بن خالد رحمه الله تعالی یقول کان ابو حنیفة رضی
اور تھا یوسف بن خالد رحمہ اللہ تعالے کہتا کہ تھا ابو حنیفہ رضی

الله عنه یحیی نصف اللیل فقط فمر یوما الی قوم فسمعهم یقولون هذا
اللہ عنہ زندہ رکھنی والا نصف لیل کا فقط پس گذرا ایکدن قوم پر سنا اونسے اکہ کہہ رہی تھی کہ یہ شخص

یحیی اللیل کله واشاروا الیه فقال انما اوصف بما لا افعل ثم قام اللیل
زندہ رکھتا ہی تمام رات کو اور اشارہ کیا اونہوں نے طرف ابو حنیفہ کی پس کہا ابو حنیفہ نے کہ میں کیا جاتا ہوں میں

کله من ذلک الوقت حتی مات وکان سفیان بن عیینة رحمه الله
تمام رات کو اوس وقت سے حتی کہ فوت ہوا اور کہا سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ

تعالی یقول ما رایت اورع من ابی حنیفة ولا اعبد منه وکان ابو مسهر
تعالی کہ کہتا تھا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو اورع ابو حنیفہ سے اور نہ اعبد اوس سے اور تھا ابو مسہر

رحمہ اللہ تعالی لایضع جنبہ الی الارض لیلا ولا نہارا لدوام شہودہ فی حضرۃ
رحمہ اللہ تعالی کہ نہین لگایا اپنی پہلو کو طرف زمین کی نہ رات کو اور نہ دن کو واسطی دوام شہود اوسکی کا درگاہ

ربہ فکان ینام لحظۃ یسیرۃ بین الظہر والعصر وکان مالک
رب اپنی مین پس وہ سوتا تہا ایک لحظہ تہوڑا سا درمیان ظہر اور عصر کی اور تہا مالک

بن دینار رح قد حفر فی بیتہ قبرا فکان ینزلہ کل لیلۃ فصلی فیہ الی
بن دینار رحمہ اللہ کہ کہود لیا اپنی گہر مین قبر پس تہی کہ اوترتی اوسمین ہر رات نماز پڑہتی اوسمین

الصباح انتہی وقال عبد الوہاب الشعرانی فی تنبیہ المغترین فی
صبح تک تمام ہوا اور کہا عبد الوہاب شعرانی نی تنبیہ المغترین کی

فصل من اخلاقہم شدۃ اجتہادہم فی العبادۃ وکان مالک بن دینار
فصل من اخلاقہم شدۃ اجتہادہم فی العبادت مین کہ تہا مالک بن دینار

رحمہ اللہ تعالی یصلی کل یوم الف رکعۃ حتی اقعد من رجلیہ فصار
رحمہ اللہ تعالی کہ پڑہتا ہر روز ہزار رکعت حتی کہ عاجز ہوگیا دونو پانو اپنی سی پس تہا

یصلی خمسمائۃ رکعۃ ومثلہا جالسا وکان عبد اللہ بن ہلال رح
کہ پڑہتا پانسو رکعت اور مثل اسکی بیٹہ کر اور تہا عبد اللہ بن ہلال رحمہ اللہ تعالی

یقول ارجو من اللہ تعالی ان لا یشہد علی لیل بنوم ولا نہار
کہ فرمایا کہ امید رکہتا ہون اللہ تعالی سی نہ آوی مجہپر کوئی رات ساتہہ نوم کی اور نہ کوئی دن

بفطر وکان عبد اللہ بن داود رحمہ اللہ تعالی یقول لقد ادرکنا الناس
ساتہہ افطار کی اور تہا عبد اللہ بن داود رحمہ اللہ تعالی کہ فرمایا کہ البتہ پایا ہمنی لوگون کو اس حال مین

واحدہم اذا بلغ الاربعین طوی فراش النوم الی ان یموت وکان
کہ کوئی اونکا جبکہ پہنچا چالیس برس کو لپیٹ رکہتا بچہونا نیند کا وقت موت تک اور تہا

عامر بن عبد اللہ رحمہ اللہ تعالی یقوم اللیل کلہ انتہی وقال
عامر بن عبد اللہ رحمہ اللہ تعالی کہ نماز پڑہتا تمام رات تمام ہوا اور کہا

الشعرانی فی الکتاب المذکور فی فصل من اخلاقہم عدم وضع جنبہم
شعرانی نی کتاب مذکور کی فصل من اخلاقہم عدم وضع جنبہم
الی الارض الا عند العجز عن الجلوس وکان اٰخر من ادرکته علی هذا
الی الارض الا عند العجز عن الجلوس میں اور رہتا اخیر اونکا جو پایا مینی اوسکو اس
القدم سیدی الشیخ تاج الدین الذاکر رحمه الله تعالی فانه اخبر اصحابه
قدم پر سید میرا شیخ تاج الدین ذاکر رحمه الله تعالی تحقیق اوسنی خبر دی اپنی اصحاب کو
لیلة وفاته ان سبعا وعشرین سنة ما وضع جنبه الی الارض وکذلک
اپنی وفات کی رات کہ ستائیس برس نہیں لگایا اپنی پہلو کو طرف زمین کی اور اسیطرح
سیدی الشیخ ابو السعود الجارحی رحمه الله تعالی قد کان علی هذا
سید میرا شیخ ابو سعود جارحی رحمه الله تعالی کہ تہا وہ اس
القدم ومن السلف عمر بن عبد العزیز وبشر الحافی ومحمد بن
قدم پر اور سلف سی عمر بن عبد العزیز اور بشر حافی اور محمد بن
اسمٰعیل البخاری والامام احمد بن حنبل والامام ابو حنیفة ورابعة
اسماعیل بخاری اور امام احمد بن حنبل اور امام ابو حنیفہ اور رابعہ
العدویة والاوزاعی وجماعة ذکرناهم فی الطبقات رضی الله عنهم وکان
عدویہ اور اوزاعی اور اور جماعت کہ ذکر کیا ہمنی اونکو طبقات میں رضی الله عنہم اور رہتا
عمر بن عبد العزیز رحمه الله تعالی اذا غلبه النوم یقوم لینشد قوله
عمر بن عبد العزیز رحمه الله تعالی جبکہ غالب ہوتی اونکو نیند تو کہڑی ہوجاتی پڑہتی یہہ
شعر وکیف تنام العین وهی قریرة ولم تدر فی ای المحلین تنزل انتهی کلام
شعر کیونکر سوتی آنکہہ اور یہہ خنک ہی اور نہیں جانتی کہ کونسی محل میں دونو محلونسی اوترے گی تمام ہوا
الشعرانی ولاحیاء اللیل کله دلیل اٰخر وهو انه لما قال
کلام شعرانی کا اور واسطی احیاء تمام رات کی ایک دلیل اور ہی وہ یہہ ہی کہ جبکہ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل صلوۃ کا بعد فریضہ کے صلوۃ لیل کے ہے

رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب فضل صوم المحرم وعلیہ اتفاق العلماء قال

روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح کے باب فضل صوم المحرم میں اور اسپر اتفاق ہی علما کا کہا

النووی فیہ دلیل لما اتفق العلماء علیہ تطوع اللیل افضل من تطوع

نووی نے اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ متفق ہوی علما اوسپر کہ تطوع لیل کا افضل ہی تطوع

النہار انتہی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعینوا علی

دن کی سی تمام ہوا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مدد پکڑو تم

قیام اللیل بالقیلولۃ ذکرہ الشعرانی فی المیزان الصغرے

قیام لیل پر ساتھ قیلولہ کے ذکر کیا اسکو شعرانی نے میزان صغرے میں

فلہذا کان ابو حنیفۃ رضے اللہ تعالی عنہ ینوم نہارہ ما شاء اللہ تعالی

لہذا تہا امام ابو حنیفہ رضے اللہ تعالے عنہ سوتا دن میں جس قدر چاہتا اللہ تعالی

واحیی لیلہ عملا بما ذکر وعملا بقولہ تعالی وعباد الرحمن الذین یمشون علی

اور زندہ رکہتا لیل کو واسطی عمل کرنیکے ساتھ حدیث مذکور کے اور واسطے عمل کرنیکے ساتھ قول اللہ تعالے کے کہ عباد الرحمن

الارض ہونا واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما والذین یبیتون لربہم

زمین پر نرمی سی اور جبکہ کلام کرتی اون سی جاہل لوگ تو کہتی درجواب اونکی کلام سلام اور عباد الرحمن وہ لوگ ہیں کہ

سجدا وقیاما وعلیہ الاتفاق قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم

سجدہ اور قیام میں اور اوپر زندہ رکہنے تمام راتکے اتفاق ہی علما کا کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم کے

فی باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال القاضی

باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں کہ کہا قاضی عیاض نے

قال العلماء فی ہذہ الاحادیث اخبار کل واحد من ابن عباس وزید

کہ کہا علما نے کہ ان احادیث میں اخبار ہے ہر ایک کے ابن عباس سے اور زید سے

وعائشة بما شاهد واما الاختلاف في حديث عائشة فقيل هو منها وقيل

اور عائشہ سے جو دیکھا اونہوں نے اما اختلاف حدیث عائشہ میں کہا گیا کہ وہ حضرت عائشہ سے ہے اور کہا گیا ہے

هو من الرواة عنها فيحمل ان اخبارها باحدى عشرة ركعة هو الاغلب و

کہ وہ رواۃ سے ہے پس احتمال یہہ ہے کہ خبر دینا حضرت عائشہ کا گیارہ رکعت سے وہ غالب ہے اور

باقي رواياتها اخبارها بما كان يقع نادرا في بعض الاوقات فاكثره خمسة

باقی روایات اوسکی خبر دینا اوسکا ہے جو ہوا کبھی بعض اوقات میں پس اکثر اوسکا

عشر ركعة بركعتي الفجر واقله سبع قال القاضي ولا خلاف انه

پندرہ رکعت ہیں ساتھہ دونو رکعت فجر کے اور اقل اوسکا سات رکعت ہیں یہانتک کہا قاضی نے کہ نہیں خلاف

ليس في ذلك حد لا يزاد عليه ولا ينقص منه وان صلوة الليل من

کہ نہیں اس میں کوئی حد کہ زیادہ کیا جائے اوسپر اور نہ ناقص کیا جائے اوس سے اور صلوۃ لیل کے

الطاعات التي كلما زاد فيها زاد الاجر وانما الخلاف في فعل النبي صلى الله

اون طاعات سے ہے کہ جتنا قدر زیادہ ہو تو زیادہ ہوگا اجر اور خلاف سوا اسکی نہیں کہ فعل رسول خدا صلی اللہ

عليه وسلم وما اختاره لنفسه انتهى كلامه فحصل مما ذكر ان ذلك الطعن

علیہ وسلم میں ہے اور جو اختیار کیا اوسکو آنحضرت نے اپنی نفس کے لئے تمام ہوا کلام اوسکا پس حاصل ہوا اوس ذکر سے یہہ کہ طعن

انما هو طعن في النصوص من الكتاب والسنة وعمل السلف والخلف ومثل

سوا اسکی نہیں کہ وہ طعن ہے نصوص کتاب اور سنت رسول اللہ میں اور عمل سلف اور خلف میں اور مثل

ذلك ليس مما هو مذموم ومقبوح بل هو محمود وممدوح شعر لو كان

اس طعن کی نہیں مذموم اور برا بلکہ وہ اچھا اور اچھا ہے اگر ہو

رفضا حب آل محمد + فليشهد الثقلان اني رافض + لو كان نصبا حب

رفض نام حب آل محمد صلعم کا پس چاہئے کہ گواہی دیں انس اور جن کہ میں رافضی ہوں اگر ہو نصب حب

صحب محمد + فليشهد الثقلان اني ناصب + واما الثالث وهو ختم القرآن

اصحاب محمد صلعم کے پس چاہئے کہ گواہی دیں جن و انس کہ میں ناصبی ہوں اما ثالث کہ وہ ختم کرنا قران شریف کا

کیفیت ختم القرآن فی قیام رمضان

فی اقل من سبع فلما قال الله تعالی فاقرءوا ما تیسر من القران فذلك
کم سات دن سی جایز ہی اسواسطی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ پڑہو تم جو قدر میسر ہو قرآن سی پس یہہ کلام الہی
عام شامل للکثیر والیسیر الی حین النشاط واخرج عن عبد الله بن عمرو بن
عام ہی شامل ہی کثیر اور قلیل کو نشاط تک اور مروی ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی
العاص قال کنت اصوم الدهر واقرأ القران کل لیلة قال فاما ذکرت للنبی صلی الله
کہا کہ تہا مین روزہ رکہتا صیام الدہر کی اور پڑہتا تمام قرآن کو ہر رات کہا یا تو مینی ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم واما ارسل الی فاتیته فقال الم اخبر انك تصوم الدهر وتقرا القران
علیہ وسلم کو یا بہیجا گیا کوی شخص میری طرف پس آیا مین پاس آنحضرت کی فرمایا کہ خبر دیا گیا ہون مین کہ روزی رکہتا ہی
کل لیلة فقلت یا نبی الله لم ارد بذلك الا الخیر قال فان بحسبك ان
ہر رات کہا مینی یا نبی اللہ نہین ارادہ کیا ساتہہ اسکی مگر خیر کا فرمایا کافی ہی تجہکو یہہ
تصوم کل شهر ثلثة ایام قلت یا نبی الله انی اطیق افضل من ذلك
کہ رکہی تو روزی ہر ماہ مین تین دن کہا مینی یا نبی اللہ مین طاقت رکہتا ہون زیادہ اس سی
قال فان لزوجك علیك حقا ولزورك علیك حقا ولجسدك علیك حقا
فرمایا کہ زوجہ تیری کا تجہپر حق ہی اور مہمان تیریکا تجہپر حق ہی اور بدن تیریکا تجہپر حق ہی
فصم صوم داود نبی الله فانه کان اعبد الناس قلت یا نبی الله وما صوم داود
پس روزہ رکہہ روزہ نبی اللہ داود کا سا کہ تہا اعبد الناس اپنی زمانہ مین کہا مینی یا نبی اللہ کیا ہی روزہ داود علیہ السلام
قال کان یصوم یوما ویفطر یوما قال واقرا القران فی کل شهر قلت یا نبی
فرمایا کہ تہا روزہ رکہتا ایک دن اور افطار کرتا ایک دن فرمایا کہ ختم کر تو قرآن کو ہر ماہ مین ایک دفعہ کہا مینی یا نبی
الله انی اطیق افضل من ذلك قال فاقراه فی کل عشرین قلت یا نبی
اللہ مین طاقت رکہتا ہون زیادہ اس سی فرمایا ختم کر تو اوسکو بیس دن مین کہا مینی یا نبی
الله انی اطیق افضل من ذلك قال فاقرا فی کل عشر قلت یا نبی الله انی
اللہ مین طاقت زیادہ رکہتا ہون اس سی فرمایا ختم کر تو ہر عشرہ مین ایک بار کہا مینی یا نبی اللہ مین

اطیق افضل من ذلک قال فاقرأ فی کل سبع ولا تزد علی ذلک فان لزوجک

طاقت رکھتا ہوں زیادہ اس سی فرمایا ختم کر تو ہر سبع مین ایک بار اور نہ زیادہ کر تو اسپر کیونکہ بیوی تیری کا

علیک حقا ولزورک علیک حقا ولجسدک علیک حقا قال فشددت فشدد علی

تجھپر حق ہی اور زائر تیری کا تجھپر حق ہے اور بدن تیری کا تجھپر حق ہے کہا عبد اللہ بن عمرو نے کہ تشدد کیا مینے اپنے پر

وقال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لا تدری لعلک یطول بک عمر

اور کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو نہین جانتا شاید کہ دراز ہو تیری عمر

فصرت الی الذی قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کبرت وددت انی کنت

پس ہو گیا مین اوس چیز کی طرف کہ فرمایا میری لئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بوڑھا ہوا مین تو آرزو کرتا تھا مین

قبلت رخصۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب النہی عن

قبول کرنی والا رخصت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح کے باب النہی عن

صوم الدہر لمن تضرر بہ او فوت بہ حقا فذلک الحدیث یدل علی ان ذلک

صوم الدہر لمن تضرر بہ او فوت بہ حقا مین پس یہہ حدیث دال ہی اسپر کہ یہہ

المنع انما کان فی الرخصۃ والشفقۃ رعایۃ للطاقۃ والمہارۃ فلذا کانت

منع سوا اسکی نہین کہ ہی محض رخصت اور شفقت کی لئی واسطی رعایت طاقت اور مہارت کے لہذا ہوی ہین

عادات السلف مختلفۃ بحسب طاقتہم ومہارتہم قال النووی فی شرح ذلک

وظائف سلف کے مختلف بحسب اونکے طاقت اور مہارت کے کہا امام نووی نے شرح اس

الحدیث وقد کانت للسلف عادات مختلفۃ فیما یقرؤن کل یوم بحسب احوالہم و

حدیث مین کہ تھی واسطے سلف کے عادات مختلف پڑھنے اور تمام کرنے قرآن شریف کے ہر روز بحسب اونکے احوال اور

افہامہم ووظائفہم فکان بعضہم یختم القرآن فی کل شہر وبعضہم فی

افہام اور وظائف کے پس بعض اون کا ختم کرتا تھا قرآن کو ہر ماہ مین اور بعض اون کا

عشرین یوما وبعضہم فی عشرۃ ایام وبعضہم او اکثرہم فی سبعۃ ایام

بیس دن مین اور بعض اون کا دس دن مین اور بعض یا اکثر اون کا سات دن مین

وکثیر منہم فی ثلثۃ ایام وکثیر فی کل یوم ولیلۃ وبعضہم فی کل لیلۃ و
اور جماعت کثیرہ اون سے تین دن میں اور جماعت کثیرہ ہر دن اور رات میں اور بعض اون کا ہر رات میں اور
بعضہم فی الیوم واللیلۃ ثلث ختمات وبعضہم ثمان ختمات والمختار انہ یستکثر
بعض اون کا دن اور رات میں تین ختم اور بعض اون کا ہر دن اور رات میں آٹھ ختم اور مختار یہ ہے کہ
منہ ما یمکنہ الدوام علیہ ولا یعتاد الا ما غلب علی ظنہ الدوام فی حال
جو ممکن ہو دوام اوسپر اور نہ عادت کرے مگر کہ غالب ظن ہو دوام اوسکا حال
نشاطہ انتہی فلذا اختارہ اخیار الائمۃ قال الامام حجۃ الاسلام فی احیاء
راحت میں تمام ہوا لہذا اختیار کیا اوسکو اخیار ائمہ نے کہا امام حجۃ الاسلام نے احیاء
العلوم فی صدر الربع الاول فی مناقب الامام الشافعی اما امام الشافعی
العلوم کے ربع اول میں بحث مناقب امام شافعے میں اما امام شافعے
فیدل علی انہ کان عابدا ما روی انہ کان یقسم اللیل ثلثۃ اجزاء ثلثا للعلم
پس دال ہے اسپر کہ وہ عابد ہے جو مروی ہے کہ تقسیم کیا امام شافعی نے لیل کو تین ثلث ایک ثلث علم کے لئے
وثلثا للعبادۃ وثلثا للنوم وقال الربیع کان الشافعی رح یختم القران
اور ایک ثلث عبادت کے لئے اور ایک ثلث نوم کے لئے اور کہا ربیع نے کہ امام شافعی رح تھا کہ ختم کرتا قران کو
فی رمضان مرۃ ستین کل ذلک فی الصلوۃ وکان البویطی احد اصحابہ یختم القران
رمضان میں ساٹھ بار یہ کل نماز میں ہوتا تھا اور تھا بویطی کہ ایک اونکے اصحاب سے ہے ختم کرتا قران کو
فی رمضان فی کل یوم مرۃ انتہی وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب
رمضان میں ہر روز ایک بار تمام ہوا اور کہا امام نووے نے شرح مسلم کے باب
النہی عن روایۃ الضعفاء واما ابوبکر ابن عیاش فہو الامام المجمع علی
النہی عن روایت الضعفاء میں واما ابوبکر بن عیاش وہ امام ہے اجماع کیا گیا ہے
فضلہ وروینا عن ابنہ ابراھیم قال قال لی ابی ان اباک لم یات فاحشۃ
اونکی فضل پر اور روایت کی گئی ہیں ہم اونکی بیٹے ابراہیم سے کہ کہا مجکو باپ نے کہ باپ تیرے نے نہیں کیا کسی فاحشہ کو

وقط وانہ ختم القرآن مذ ثلثین سنۃ کل یوم مرۃ وختمت فی ہذہ الزاویۃ

کبھی اور اوسنی ختم کیا قرآن کو تیس برس ہر روز مین ایک بار اور ختم کیا مینی اس کونی مین

اربعۃ وعشرین الف ختمۃ انتہی قال شاہ عبدالعزیز الدہلوی فی بستان

چوبیس ہزار بار تمام ہوا اور کہا شاہ عبدالعزیز دہلوی نی بستان

المحدثین تاریخ بغداد از تصانیف خطیب بغدادی ست و کنیت خطیب ابوبکر

المحدثین مین کہ تاریخ بغداد اوکی رتصانیف خطیب بغدادی سی ہی اور کنیت خطیب کے ابوبکر ہے

ونام او احمد بن علی بن ثابت بن احمد وہر روز ختم قرآن می کرد وہفتم

اور نام اوسکا احمد بن علی بن ثابت بن احمد ہی اور ہر روز ختم قرآن کا کرتا تہا اور ساتوین

ذی حجہ سنہ ۴۶۳ چہار صد وشصت وسہ وفات یافت انتہی قال الشامی

ذی حجہ سنہ ۴۶۳ چار سو ترسٹہہ مین وفات پائی تمام ہوا اور کہا شامی نے

فی شرح الدر المختار قولہ وکیع بن الجراح ہو شیخ الاسلام واحد ائمۃ الاعلام

شرح در المختار مین قولہ وکیع بن الجراح وہ شیخ الاسلام ہے اور وہ ایک امام ہی ائمہ اعلام سے

قال یحیی بن اکثم کان وکیع یصوم الدہر ویختم القرآن کل لیلۃ انتہی و

کہا یحیی بن اکثم نی کہ تہا وکیع روزہ رکہتا صیام الدہر اور ختم کرتا قرآن کو ہر رات مین تمام ہوا اور

قال الترمذی فی جامعہ فی ابواب القرأۃ روی عن عثمان بن عفان انہ کان

کہا ترمذی نی اپنی جامع کے ابواب قرأت مین کہ مروی ہی حضرت عثمان بن عفان سی کہ تہا

یقرأ القرآن فی رکعۃ یوتر بہا وروی عن سعید بن جبیر انہ قرأ القرآن

ختم کرتا قرآن کو ایک رکعت وتر مین اور مروی ہی سعید بن جبیر سے کہ ختم کیا قرآن کو

فی رکعتین فی الکعبۃ انتہی وقال فی القلائد قال ابن المبارک اربعۃ من

دو رکعت مین کعبہ مین تمام ہوا اور کہا قلائد مین کہ کہا ابن المبارک نی کہ چار

الائمۃ ختم القرآن فی رکعۃ واحدۃ عثمان بن عفان وتمیم الداری وسعید

ائمہ نی ختم کیا قرآن کو ایک رکعت مین حضرت عثمان بن عفان اور تمیم داری اور سعید

بن جبیر وابو حنیفة انتهی وقال فی الطحطاوی قال السیوطی فی تبییض الصحیفة

بن جبیر اور ابو حنیفہ نے تمام ہوا اور کہا طحطاوی نی کہ کہا سیوطی نے تبییض الصحیفہ مناقب

روی عن خارجة بن خارجة قال ختم القران فی رکعة اربعة من الائمة

کہ مروی ہی خارجہ بن خارجہ سے کہ ختم کیا قران کو ایک رکعت مین چار ائمہ نے

وعد منهم ابا حنیفة انتهی فالحاصل ان الرخصة اذا اندور علی الطاقة والبهار

اور شمار کیا اون مین ابو حنیفہ کو تمام ہوا پس حاصل کلام کا یہہ ہے کہ رخصت جبکہ موقوف ہوئی طاقت اور رغبت پر

فلا یرد علی کل احد حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یفقه من قرا

تو نہ وارد ہوئی کسی شخص پر حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ سمجھا وہ کہ پڑھا ہے

القران فی اقل من ثلث رواه غیر واحد من اهل الحدیث بل علی من لیس کذلک

قران کو کم تین دن سی روایت کیا اسکو غیر واحد نے اہل حدیث سے بلکہ وارد ہی اوسپر کہ نہو باین وصف

لانه صلی الله علیه وسلم قرا سورة البقرة وال عمران والنساء والمائدة

کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا سورۃ بقرۃ اور سورۃ آل عمران اور سورۃ نسا اور سورۃ مائدہ کو

فی اربع رکعات بحیث کان رکوعه وسجوده وقومته وجلسته قریب قیام رکعته

چار رکعت مین باین طور کہ تہا رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ انحضرت کا قریب قیام اپنی اپنی رکعت کے

کما مر فکان مجموع ذلک ازید من ختم القران فی تلک اللیلة قطعا فنحن

جیسا کہ گذرا پس ہوا مجموع اس مقدار کا بہت زیادہ ختم قران سی اس رات مین یقینا پس ہم

اهل الاسلام لم نقدر علی ان نتوهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یفقه

اہل اسلام نہین قدرت رکھتی ہیہ کہ وہم کرین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین سمجھا

ما قرا فی تلک اللیل فلا یرد ذلک الطعن الا فی السلف والخلف مع صاحب الشریعة

جو پڑھا اس رات مین پس نہ وارد ہوا یہہ طعن مگر سلف اور خلف پر مع صاحب شریعت کے

لا فی ابی حنیفة وحده واما الرابع وهو صیام الدهر فلما اخرج عن عائشة

نہ ابو حنیفہ وحدہ مین اما رابع کہ وہ صیام الدہر ہے جائز ہے اسلئی کہ مروی ہی حضرت عائشہ سے

بحث صیام الدهر

ان حمزة بن عمرو الاسلمی سال النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول

کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے سوال کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اونہنے یا رسول

الله انی رجل اسرد الصوم افاصوم فی السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت

اللہ میں ایک رجل ہوں صائم الدہر آیا روزہ رکھوں سفر میں فرمایا رکھہ اگر تو چاہے اور افطار کر اگر چاہے تو

رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب جواز الصوم و الفطر فہذا الحدیث یدل علی

روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح کے باب جواز الصوم والفطر میں پس یہہ حدیث دال ہے اوپر

جواز صیام الدهر وعلیه جمهور اهل العلم قال الامام النووی فی شرح

جواز صیام الدہر کے اور اسپر جمہور اہل علم ہے کہا امام نووی نے شرح اس حدیث میں

ذلک الحدیث فیه دلالة لمذهب الشافعی وموافقیه ان صوم الدهر غیر

کہ اس حدیث میں دلیل ہے مذہب امام شافعی اور اونکے موافقین کی کہ صیام الدہر جائز ہے نہ

مکروه لمن لا یخاف ضررا ولا یفوت حقا انتهی وقال النووی فی شرح مسلم

مکروہ اوس شخص کو کہ نہیں خائف ہے ضرر اور فوت حق کا تمام ہوا اور کہا نووی نے شرح مسلم کے

فی باب النهی عن صوم الدهر لمن تضرر واختلف العلماء فیه فذهب اهل

باب النہی عن صوم الدہر لمن تضرر میں کہ مختلف ہوئے ہیں علما اس میں پس مذہب اہل

الظاهر الی منع صیام الدهر لظواهر هذه الاحادیث وقال القاضی وغیره

ظاہر کا منع صیام الدہر کا ہے بہ تمسک ظواہر ان احادیث کے اور کہا قاضی وغیرہ نے

وذهب جماهیر العلماء الی جوازه اذا لم یصم الایام المنهی عنها وهی العیدان

کہ مذہب جماہیر علما کا جواز صیام الدہر کا ہے جبکہ نہ رکھے ایام منہی عنہا کو اور یہہ ایام منہی عنہا دو دن

والتشریق ومذهب الشافعی واصحابه ان سرد الصیام اذا افطر العید و

عید اور دن تشریق کے اور مذہب امام شافعی اور اونکے اصحاب کا یہہ ہے کہ صیام الدہر جبکہ افطار کرے عید اور

التشریق لا کراهة فیه بل هو مستحب بشرط ان لا یلحقه به ضرر ولا یفوت

تشریق کو نہیں ہے کراہت اسمیں کسی طرح کی بلکہ وہ صیام الدہر مستحب ہے بشرطیکہ نہ لاحق ہو سبب اوسکے ضرر

حقا انتہی وبہ قال مالک واحمد واسحق کما فی الترمذی فاما حدیث انس قال

حق کا تمام ہوا اور یہی قول ہی امام مالک اور احمد اور اسحق کا جیسا ترمذی مین ہے اما حدیث انس کہ

جاء ثلثۃ رہط الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئلون عن عبادۃ

آئی تین آدمی ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سوال کرتی تہی عبادت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اخبروا بہا کانہم تقالوا فقالوا این نحن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس جبکہ خبر دی گئی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو قلیل جانا

من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ

مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سی کہ تحقیق بخشدیا اللہ نے جو مقدم ہوا زلات سے

وما تاخر فقال احدہم اما انا فاصلی اللیل ابدا وقال الاخر انا اصوم النہار

اور جو متاخر ہوی پس کہا ایک اونکی نی کہ مین پڑہون گا تمام لیل ہمیشہ اور کہا دوسری نی کہ مین روزہ رکہونگا دنکو

ابدا ولا افطر وقال الاخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبی صلی

ہمیشہ اور نہ افطار کرون گا اور کہا تیسرے نے کہ مین الگ ہوجاؤن گا عورتون سی نہ نکاح کرونگا کبہی

اللہ علیہ وسلم الیہم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا اما واللہ انی

اللہ علیہ وسلم اونکی طرف فرمایا کہ تم وہ ہو کہ کہا تمنی ایسا اور ایسا خبردار قسم اللہ کے مین

لاخشاکم للہ واتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء

خائف تر تمہارا ہون اللہ سی اور اتقا تمہارا ہون اللہ کی لئی لیکن مین روزہ ہی رکہتا ہون اور افطار ہی کرتا ہون اور رات کو

فمن رغب عن سنتی فلیس منی متفق علیہ فالجواب عن جانب الجمہور انہ

پس جو اعراض کریگا میری طریق سی وہ نہین ہی مجہہ سی یہہ حدیث متفق علیہ ہے پس جواب جانب جمہور علما کے سے یہہ ہے کہ یہہ حدیث

محمول علی انہ جعلوا احد الجانبین علی انفسہم واجبا والاخر حراما علی

محمول ہی اسپر کہ اونہون نی کیا ایک طرف دو نو طرف فعل کے سے اپنی نفسون پر واجب اور دوسری طرف فعل کو کیا حرام

سبیل الدوام کما ہو منصوص لفظ الابد مع ذلک جعلوا ذلک الحرام

ہمیشہ جیسا کہ وہ منصوص لفظ ابد کا ہے وہ مع ذلک کیا اونہون نی اس حرام کو

عبادة وقربة ولم یروا ما اخبروا به من سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم
عبادت اور قربت اور نہ دیکھا جو خبر دی گئی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے
سنة بل عرضوا عنها فلذا قال علیه السلام فی آخر الحدیث فمن رغب
سنت بلکہ اعراض اور روگردانی کی اوس سے لہذا فرمایا علیہ السلام نے آخر حدیث میں جو اعراض کریگا
عن سنتی فلیس منی قال الامام النووی فی شرح مسلم فی صدر کتاب النکاح
سنت میری سے وہ نہیں ہے مجھ سے کہا امام نووی نے شرح مسلم کے ابتداء کتاب النکاح میں
واحتج الجمهور بقوله تعالی فانکحوا ما طاب لکم من النساء الی قوله تعالی
کو حجت پکڑی ہے جمہور نے اسی قول اللہ تعالی کی سے کہ نکاح کرو جو خوش لگیں تمکو عورتوں سے اس قول تک
وما ملکت ایمانکم فخیره سبحانه وتعالی بین النکاح والتسری قال الامام
اور جو مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ تمہارے خیار دیا اللہ تعالی نے درمیان نکاح اور جماع لونڈی کی کہا امام
المازری هذا حجة للجمهور لانه سبحانه وتعالی خیره بین النکاح والتسری
مازری نے کہ یہہ حجت ہے جمہور کے کیونکہ اللہ تعالی نے اختیار دیا درمیان نکاح اور جماع لونڈی کے
بالاتفاق ولو کان النکاح واجبا لما خیره بینه وبین التسری واما قوله صلی
بالاتفاق اگر ہوتا نکاح واجب تو خیار نہ دیتا درمیان نکاح اور جماع لونڈی کے اما قوله صلی
الله علیه وسلم فمن رغب عن سنتی فلیس منی فمعناه من رغب عنها اعراضا
اللہ علیہ وسلم فمن رغب عن سنتی فلیس منی معنی اوسکی یہہ ہیں کہ جو شخص اعراض کریگا
عنها غیر معتقد علی ما هی علیه انتهی وفی هذا الحدیث یعنی قوله علیه
اوس سے غیر معتقد ہو اوسکا جیسا کہ وہ ہے تمام ہوا اس حدیث میں یعنی اس قول علیہ
السلام یا معشر الشباب من استطاع من الباءة فلیتزوج فانه اغض
السلام میں کہ اے گروہ جوانوں کی جو طاقت رکھے نفقہ کی نکاح کرے کیونکہ وہ پست کنندہ
للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء متفق علیه
نظر کا ہے اور حافظ فرج کا ہے اور جو کہ نہ طاقت رکھے اوسپر لازم ہے روزہ رکھنا کیونکہ وہ اوسکی لئے خصی

ننانوے جوڑے بن نہیں

الامر بالنكاح لمن استطاعه وطاقت اليه نفسه وهذا مجمع عليه لكنه

امر بالنکاح ہی اوسکی لئی کہ اوسکی طاقت رکہی اور غالب اوسکی طرف اوسکا نفس ہو سو یہ متفق علیہ ہی لیکن

عندنا وعند العلماء كافة امر ندب لا ايجاب فلا يلزم التزوج ولا التسري

ہم شافعیہ کی نزدیک اور سب علما کی نزدیک امر ندب کا ہی نہ امر ایجاب کا پس نہ لازم ہی نکاح . اور نہ لونڈی

سواء خاف العنت ام لا هذا مذهب العلماء كافة ولا نعلم احدا اوجبه

برابر ہی کہ خوف کری زنا کا یا نکری یہہ ہی مذہب سب علما کا اور نہیں جانتی ہم کسیکو کہ واجب کیا ہو نکاح

الا داؤد ورواية عن احمد قالوا يلزمه في العمر مرة واحدة واما حديث

مگر داؤد ظاہری نی اور ایک روایت ہی احمد سی کہتی ہیں وہ کہ لازم ہی عمر میں ایک بار اما حدیث

عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الصلوة

عبد اللہ بن عمرو کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ محبوب تر نماز کا

الى الله صلوة داؤد واحب الصيام الى الله صيام داؤد كان ينام نصف

اللہ کی طرف نماز داؤد علیہ السلام کی ہی اور محبوب تر اللہ کے طرف روزی داؤد علیہ السلام کا ہی کہ

الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ويصوم يوما ويفطر يوما متفق عليه

رات کا اور قایم ہوتا ثلث اوسکا اور سوتا سدس اوسکا اور روزہ رکہتا ایک دن اور افطار کرتا ایک دن

ذكره في المشكوة فالجواب عن جانب الجمهور انه لا يدل على ان غيره ابدعة

ذکر کیا اسکو مشکوۃ میں پس جواب جمہور کی طرف سی یہہ ہی کہ یہہ حدیث نہیں دال اسپر کہ غیر اوسکا بدعت ہی

كما فهمه مصنف المعيار بل هو دال على ان غيره ايضا محبوب لما هو مدلول

جیسا کہ سمجھا مصنف معیار نے بلکہ وہ دال ہی اسپر کہ غیر اوسکا بہی محبوب ہی جیساکہ وہ مدلول

صيغة افعل التفضيل بل لا نيا في احبية غيره بدليل ان عبادة رسول

صیغہ افعل التفضیل کا ہی بلکہ نہیں ہی یہہ حدیث محبوب تر ہونی غیر کو بدلیل اسکی کہ عبادت رسول

الله صلى الله عليه وسلم من الصوم والصلوة لم يكن كذلك الصلوة

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صوم اور صلوۃ سے نہ تہی اس طرح ہرگز

كما لا يخفى على ماهر كتب الحديث فانه لم يثبت عن رسول الله صلى الله عليه

جیسا کہ نہیں پوشیدہ ماہر کتب حدیث پر اسلئی کہ نہیں ثابت ہوی آنحضرت صلے اللہ علیہ

وسلم انه صلى الله عليه وسلم ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه

وسلم سی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتی نصف رات کا اور قایم ہوتی ثلث رات کا اور سوتے سدس اوسکا

ولا انه صلى الله عليه وسلم يصوم يوما ويفطر يوما لا بسند صحيح

نہ ثابت ہی یہ بات کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن روزہ رکھتی اور ایکدن افطار کرتی نہ سند صحیح سے اور

ولا بضعيف فاذا كان الامر كذلك فلا بد من حمل ذلك الحديث يعني حديث

نہ سند ضعیف سی پس جبکہ ہوا امر اس طرح تو ضرور ہوا حمل کرنا اس حدیث

عبد الله بن عمرو على وجه يحصل به التطبيق بان كان معنى ذلك الحديث

عبد اللہ بن عمرو کا ایسی وجہ پر کہ حاصل ہوجاوی ساتھ اوسکی توفیق بایں طور کہ ہوں معنی اس حدیث کے

ان احب الصلوة يا عبد الله بن عمرو بالنسبة اليك والى مثالك صلوة داود

کہ محبوب تر صلوۃ کا ای عبد اللہ بن عمرو بہ نسبت تیری اور جو مثل تیری ہیں صلوۃ حضرت داؤد کی ہی اور

احب الصيام يا عبد الله بالنسبة اليك ولمثالك صيام داود كما صرح

محبوب تر صیام کا ای عبد اللہ بہ نسبت تیری اور جو مثل تیری ہیں صیام حضرت داؤد کے ہیں جیسا کہ

به العلماء قال الامام النووي في شرح صحيح مسلم في باب النهي عن صوم الدهر

ان معنی کی علمانی کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم کے باب النہی عن صوم الدہر

لمن تضرر به او فوت به حقا والثاني انه محمول على من تضرر به او فوت به

لمن تضرر بہ او فوت بہ حقا میں اور دوسرا جواب یہ ہی کہ وہ محمول ہی اوس شخص پر کہ ضرر پاتا بسبب اوسکے

حقا قالوا فنهى النبي صلى الله عليه وسلم ابن عمرو لعلمه بانه سيعجز

حق کو کہا علمانی کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمرو کو واسطے علم عجز اوسکے کے

واقر حمزة بن عمرو لعلمه بقدرته بلا ضرر انتهى واما الخامس فهو نكثير

اور ثابت رکہا حمزہ بن عمرو کو واسطی علم قدرت اوسکی کی بغیر ضرر کے تمام ہوا اما خامس کہ وہ زیادہ اور بہت کرنا

الركوع والسجود على ثلث عشرة ركعة فلما اخرج عن عبادة بن الصامت

ركوع اور سجود كا تيره ركعت سى جائز هے اسلئے كه مروى هے عبادہ بن صامت سے

انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يسجد لله الا

كه سنا رسول خدا صلى الله عليه وسلم كو كه فرمايا كه نهين هى كوئى شخص كه سجده كرى الله كے لئے مگر

كتب الله له بها حسنة ومحى عنه بها سيئة ورفع له بها درجة فاستكثروا

كه لكها هى الله اوسكى لئى بسبب اوسكى ايك حسنه اور محو كرتا هى الله اوسكى بسبب اوسكى ايك سيئه اور بلند كرتا هى الله درجه

من السجود رواه ابن ماجة فى سننه فى باب كثرة السجود واخرج عن ابى

عدد سجود كا اور كثرت سجود كى روايت كيا اسكو ابن ماجه نى اپنى سنن كى باب كثرة السجود مين اور مروى هى ابى

فاطمة قال قلت يا رسول الله اخبرنى بعمل استقيم عليه واعمله قال

فاطمه سى كه كها مينى يا رسول الله خبر دى مجكو ساتهه ايسى عمل كى كه مستقيم رهون مين اوسپر اور عمل كرون مين فرمايا

عليك بالسجود فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وحط

لازم پكڑو سجود كو كيونكه تو نهين سجده كرتا الله كے لئے كوئى سجده مگر بلند كرتا هى الله بسبب اوسكى درجه تيرا اور

عنك بها خطيئة رواه ابن ماجة واخرج عن معدان قال لقيت ثوبان

تم سى بسبب اوسكى خطيئه روايت كيا اسكو ابن ماجه نى اور مروى هى معدان سى كه ملاقات كى مينى ثوبان

مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اخبرنى بعمل اعمله يدخلنى الله

مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم كى كها مينى كه خبر دى مجكو ساتهه اوس عمل كى كه كرون مين اوسكو

به الجنة او قال قلت باحب الاعمال الى الله فسكت ثم سالته ثم سالته

بسبب اوسكى جنت مين يا كها مينى خبر دى مجكو ساتهه محبوب تر اعمال كى الله كے طرف سو سكوت كيا پهر سوال كيا مينى

الثالثة فقال سالت ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

تيسرى دفعه پس كها سوال كيا مينى اسكا رسول الله صلى الله عليه وسلم سى فرمايا

عليك بكثرة السجود لله فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة

لازم پكڑ تو كثرت سجود كو الله كى لئى كيونكه نهين سجده كرتا تو الله كے واسطے كوئى سجده مگر بلند كرتا هى الله بسبب اوسكے درجه تيرا

وحط عنك بها خطيئة قال معدان ثم لقيت ابا الدرداء فسألته فقال لي

اور ساقط کرتا ہی تم سی بسبب اسکی خطیئہ کہا معدان نی پہر ملاقات کی مینی ابو الدرداء کی سوال کیا مینی اوس سی کہا اوسنی

مثل ما قال ثوبان رواه مسلم في صحيحه في باب فضل السجود وابن ماجه في

مثل قول ثوبان کی روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح کے باب فضل سجود مین اور ابن ماجہ نے

باب كثرة السجود والترمذي في جامعه في باب كثرة الركوع والسجود

باب کثرت سجود مین اور ترمذی نی اپنی جامع کے باب کثرت رکوع اور سجود مین

وقال وفي الباب عن ابي هريرة وابي فاطمة وحديث ثوبان وابي الدرداء

اور کہا کہ اس باب مین مروی ہی ابو ہریرہ اور ابو فاطمہ سی اور حدیث ثوبان اور ابو الدرداء کے

في كثرة الركوع والسجود حديث حسن صحيح فهذه الاحاديث نصوص

کثرت رکوع اور سجود مین حدیث حسن صحیح ہے پس یہ احادیث نصوص

صريحة في ترغيب تكثير عدد الركعات وليس له حد لا يزاد عليه

صریحہ ہین ترغیب تکثیر عدد رکعات کے اور نہین اسکی لئی کوئی حد کہ نہ زیادہ کیا جاوی اسپر

ولا ينقص منه وبه قال العلماء من غير اختلاف وقال الامام النووي

اور نہ ناقص کیا جاوے اوس سی اور یہی قول ہی علما کا بالاتفاق کہا امام نووی نے

في شرح مسلم في باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم

شرح مسلم کے باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلے اللہ علیہ وسلم مین

قال القاضي ولا خلاف في انه ليس في ذلك حد لا يزاد عليه ولا ينقص

کہا قاضی نی کہ نہین خلاف اس مین کہ نہین ہی اس عدد رکعات مین کچھ حد کہ نہ زیادہ کیا جاوی اوسپر اور نہ

منه وان صلوة الليل من الطاعات التي كلما زاد فيها زاد الاجر وانما

اوس سی اور صلوۃ لیل کی طاعت ہی کہ جس قدر زیادہ کرو اوس مین زیادہ ہو اجر اور

الخلاف في فعل النبي صلى الله عليه وسلم وما اختار لنفسه انتهى

خلاف سوا اسکی نہین کہ فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین ہی اور اوس مین جو اختیار کیا آنحضرت نے اپنی نفس کے لئے

ولو کان الاختلاف فہو انما کان فی الافضلیۃ قال الترمذی فی جامعہ
اور اگر ہی اختلاف سو سوا اسکی نہین کہ وہ افضلیت مین ہی کہا ترمذی نے اپنی جامع کے
فی الباب المذکور وقد اختلف اہل العلم فی ہذا فقال بعضہم طول القیام
باب مذکور مین کہ مختلف ہوے ہین اہل علم اس مین پس کہا اونکی بعض نے کہ طول قیام کا
فی الصلوۃ افضل من کثرۃ الرکوع والسجود وقال بعضہم کثرۃ الرکوع
نماز مین افضل ہے کثرت رکوع اور سجود سے اور کہا اونکے بعض نے کہ کثرت رکوع اور
والسجود افضل من طول القیام وقال احمد بن حنبل قد روی عن النبی صلی اللہ
سجود کی افضل ہی طول قیام سی اور کہا احمد بن حنبل نے کہ مروی ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فی ہذا حدیثان ولم یقض فیہ بشئ وقال اسحق اما بالنہار فکثرۃ
علیہ وسلم سی اس مین دو حدیث ہین اور نہین حکم کیا جاتا اسمین کسی شئ کا اور کہا اسحق نے دن مین
الرکوع والسجود واما باللیل فطول القیام الا ان یکون رجل لہ جزء
رکوع اور سجود کی افضل ہے اور رات مین طول قیام کا افضل ہی مگر یہ کہ ہو کسی شخص کے لئے وظیفہ
باللیل یاتی علیہ فکثرۃ الرکوع والسجود فی ہذا احب الی لانہ یاتی
رات مین کہ آتا ہو اوسپر تو اسوقت کثرت رکوع اور سجود کی اسمین محبوب تر ہے مجھکو کیونکہ آتا ہی
علی جزئہ انتہی وقال فی تنویر الابصار وکثرۃ الرکوع والسجود احب من
اپنی وظیفہ پر تمام ہوا کہا تنویر الابصار مین کہ کثرت رکوع اور سجود کے محبوب تر ہے
طول القیام وقال فی شرح الدر المختار نقل عن المعراج ان ہذا قول
طول قیام سے اور کہا اوسکی شرح مین کہ در مختار ہی کہ منقول ہی معراج سے کہ یہہ قول
محمد وان مذہب الامام افضلیۃ القیام وصححہ فی البدایع وقال النسائی
امام محمد کا ہی اور مذہب امام ابو حنیفہ کا افضلیت قیام کا ہی اور تصحیح کی ہی اسکی بدایع مین اور کہا نسائی نے
قال ابو یوسف اذا کان لہ ورد من اللیل بقرءۃ القرآن فالافضل ان یکثر
کہ کہا ابو یوسف نے جبکہ ہو اوسکے لئے وظیفہ رات سے قرارت قرآن کا تو افضل تکثیر

عدد الركعات ولا فطول القيام افضل انتهى حاصل ذلك الباب ان اهل

عدد رکعات کی ہی والا پس طول قیام کا افضل ہی تمام ہوا اور حاصل اس باب کا یہہ ہی کہ اہل

العلم متفقون على الجواز لكنهم مختلفون فى الافضلية على اربعة مذاهب

علم متفق ہین جواز پر لیکن وہ مختلف ہوی ہین افضلیت مین چار مذہب پر

ذهب بعضهم الى ان طول القيام افضل من كثرة الركوع والسجود وذهب

پس بعض اونکا گیا ہی اس طرف کہ طول قیام کا افضل ہی کثرت رکوع اور سجود سی اور گیا ہی

بعض الى ان كثرة الركوع والسجود افضل من طول القيام وتوقف بعض

بعض اون کا اس طرف کہ کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہی طول قیام سے اور توقف کیا بعض نے

منهم احمد بن حنبل وفضّل بعض منهم اسحق وقال ابو بكر بن ابى شيبة

ایک اون مین سی احمد بن حنبل ہی اور تفضیل کی بعض نی ایک اون مین سی اسحق ہی اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے

فى مصنفه حدثنا وكيع عن مالك بن انس عن يحيى بن سعيد عن عمر بن

اپنی مصنف مین کہ حدیث کی ہمکو وکیع نے وہ مالک بن انس سی وہ یحیی بن سعید سے وہ عمر بن

الخطاب امر رجلا ان يصلى بهم عشرين ركعة انتهى فهذا الحديث حديث

خطاب سی کہ امر کیا ایک رجل کو کہ نماز پڑہاوی اونکو بیس رکعت تمام ہوا پس یہہ حدیث حدیث

صحيح فان وكيع بن الجراح الكوفى ثقة حافظ عابد روى عنه فى

صحیح ہی کیونکہ وکیع بن جراح کوفی نے ثقہ حافظ عابد ہے اور مروی عنہ

الصحاح الستة من الطبقة التاسعة ومالك بن انس فقيه دار الهجرة

صحاح ستہ کا ہے اور طبقہ تاسعہ سے ہے اور مالک بن انس فقیہ دار الہجرۃ کا ہی

رئيس المتقين روى عنه فى الصحاح الستة من الطبقة السابعة ويحيى

اور رئیس متقین کا ہی اور مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے اور طبقہ سابعہ سے ہے اور یحیی

بن سعيد بن العاص الاموى ثقة من الطبقة الثالثة وعمر بن الخطاب

بن سعید بن عاص اموی ثقہ ہے اور طبقہ ثالثہ سے ہے اور عمر بن خطاب

امیر المومنین خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم المروی عنه

امیر المومنین ہی اور خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور مروے عنہ

فی الصحاح السنة هكذا فی التقریب واخرج ان علیا امر رجلا یصلی بهم

صحاح ستہ کا ہی اسیطرح ہی تقریب مین اور مروی ہی کہ حضرت علی نی امر کیا ایکجل کو نماز پڑھاوے

فی رمضان عشرین رکعة رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه واخرج

رمضان مین بیس رکعت روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین اور مروی ہی

الحارث انه کان یؤم الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعة ویوتر بث

حارث سی کہ وہ تہا امامت کراتا لوگون کو رمضان مین رات کو بیس رکعت اور پڑہتا تہا وتر

ویقنت قبل الرکوع رواه ابن ابی شیبة واخرج عن ابی البختری انه کان

اور قنوت پڑہتا تہا قبل رکوع کے روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ اور مروے ہے ابو بختری سے کہ وہ تہا

یصلی خمس ترویحات فی رمضان ویوتر بثلاث رواه ابن ابی شیبة وقا

پڑہتا نماز تراویح کے پانچ ترویحات رمضان مین اور وتر پڑہتا تہا تین رکعت روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے

ابو بکر فی مصنفه حدثنا ابن نمیر عن عبد الملك عن عطاء قال ادرکنا

ابو بکر نی اپنی مصنف مین کہ حدیث کی ہمکو ابن نمیر نی اوسنی عبد الملک سی اوسنی عطا سی کہ کہا پایا مینی

الناس وهم یصلون ثلث وعشرین رکعة حدثنا حمید بن عبد الرحمن

لوگون کو کہ وہ پڑہتی تہی تئیس رکعت اور حدیث کی ہمکو حمید بن عبد الرحمن نے

عن حسن عن عبد العزیز بن رفیع قال کان ابی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان

اوسنی حسن سی اوسنی عبد العزیز بن رفیع سے کہا اوسنے کہ تہا ابی بن کعب نماز پڑہاتا رمضان مین

بالمدینة عشرین رکعة ویوتر بثلث رکعات انتهی واخرج عن یزید

مدینہ مین بیس رکعت اور وتر تین رکعت تمام ہوا اور مروی ہی یزید

بن رومان انه قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب

بن رومان سی کہ تہی لوگ کہ قایم ہوتے بیچ زمانہ عمر بن الخطاب کے

فی رمضان بثلث وعشرین رکعة رواه مالک فی الموطا فتلک الاحادیث

رمضان میں ساتھ تئیس رکعت کے روایت کیا اسکو امام مالک نے موطا میں سب یہ احادیث

تدل علی ان الوتر ثلث رکعات عند الصحابة واکابر التابعین قال الامام

دال ہیں اسپر کہ وتر تین رکعت تھی نزدیک صحابہ اور اکابر تابعین کے کہا امام

الطحاوی فی معانی الآثار حدثنا ابو العوام محمد بن عبد الله ثنا خالد ثنا

طحاوی نے معانی الآثار میں کہ حدیث کی ہمکو ابو العوام محمد بن عبد اللہ نے ہمکو خالد نے ہمکو

عبد الرحمان بن زیاد عن الفقهاء السبعة سعید بن المسیب وعروة

عبد الرحمان بن زیاد نے وہ فقہاء سبعہ سے یعنی سعید بن المسیب اور عروہ

بن الزبیر والقاسم بن محمد بن ابی بکر وعبد الرحمان وخارجة بن زید

بن زبیر اور قاسم بن محمد بن ابی بکر اور عبد الرحمان اور خارجہ بن زید

وعبید الله بن عبد الله وسلمان بن یسار اهل فقه وصلاح ان الوتر

اور عبید اللہ بن عبد اللہ اور سلمان بن یسار کہ وہ سب اہل فقہ اور صلاح کی ہیں کہ تحقیق وتر

ثلث لا یسلم الا فی اخرهن انتهی وقال ابو بکر بن ابی شیبة فی مصنفه

تین رکعت ہیں نہیں سلام مگر آخر میں تمام ہوا اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں

حدثنا حفص ثنا عمرو عن الحسن قال اجمع المسلمون علی ان الوتر ثلث

کہ حدیث کی ہمکو حفص نے ہمکو عمرو نے اوسنے حسن سے کہ جمع ہوئے ہیں مسلمان اسپر کہ تحقیق وتر تین رکعت ہیں

لا یسلم الا فی اخرهن انتهی واخرج عن عائشة قالت کان النبی صلی

کہ نہیں ہی سلام مگر آخر میں تمام ہوا اور مروی ہی حضرت عائشہ سے کہ تھے نبی صلے

الله علیه وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر رواه النسائی وغیره فالناس

اللہ علیہ وسلم کہ نہ سلام پھیرتے دو رکعت وتر میں روایت کیا اسکو نسائی وغیرہ نے سب لوگ

فی عهد عمر بن الخطاب لم یکونوا الا اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم

عہد حضرت عمر بن خطاب میں نہ تھے مگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وقال القاسم رأینا اناسا منذ ادرکنا یوترون بثلث رواه البخاری وصححه والقاسم هو ابن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه فقیه اهل المدینة کذا فی التقریب

واکابر التابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کلہم کانوا یصلون صلوٰۃ اللیل ثلثا

اور اکابر تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب ہی پڑھتے نماز رات کے

وعشرین رکعۃ وقال الترمذی فی جامعہ فی باب قیام شہر رمضان و

تیئیس ۲۳ رکعت بیس رکعت تراویح کے اور تین رکعت وتر کی اور کہا ترمذی نے اپنی جامع کے باب قیام شہر رمضان میں کہ

اختلف اہل العلم فی قیام رمضان فرای بعضہم ان یصلی احدی واربعین

مختلف ہوئی ہیں اہل علم قیام رمضان میں پس مذہب بعض اہل علم کا یہہ ہی کہ پڑہی جاہئیں اکتالیس ۴۱

رکعۃ مع الوتر وہو قول اہل المدینۃ والعمل علی ہذا عندہم بالمدینۃ

رکعت معہ وتر کے وہ قول اہل مدینہ کا ہے اور عمل اسپر اونکی نزدیک مدینہ میں ہے

واکثر اہل العلم علی ما روی عن علی وعمر وغیرہما من اصحاب رسول اللہ

اور جمہور اہل علم کا اسپر ہی کہ جو مروی ہی حضرت علی اور حضرت عمر وغیرہما سے جو اصحاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعۃ وہو قول سفیان الثوری وعبد اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں : بیس رکعت اور یہہ قول سفیان ثوری اور عبد اللہ

بن المبارک والشافعی وقال الشافعی ہکذا ادرکت ببلدنا مکۃ یصلون

بن مبارک اور شافعی کا ہے اور کہا شافعی نے کہ اسی طرح پایا میں نے اپنے بلدہ مکہ میں کہ پڑہتے تھے

عشرین رکعۃ انتہی وقال مصنف المعیار فی معیارہ والدلیل علی کون

بیس رکعت تمام ہوا اور کہا مصنف معیار نے اپنی معیار میں کہ دلیل اسپر

ہذہ العبادۃ بدعۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزد صلوۃ

کہ یہہ عبادت بدعت ہے یہہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں زیادہ کیا صلوۃ

اللیل فی جمیع عمرہ علی ثلث عشرۃ رکعۃ انتہی فکان اصحاب رسول

لیل کو عمر بہر میں اوپر تیرہ رکعت کے تمام ہوا پس ہوئی اصحاب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وتبع التابعین واہل مکۃ و

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین اور تبع تابعین اور اہل مکہ اور

واهل المدینة کلهم مبتدعین ومخالفین لسنة رسول الله صلی الله علیه
اور اہل مدینہ سب کے سب بدعتی اور مخالف سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم عند مصنف المعیار ثم لا یخفی علی احد ان التراویح بالعدد المذکور بعد
وسلم کے نزدیک مصنف معیار کے پھر پوشیدہ نہ رہے کسے پر کہ تراویح ساتھ عدد مذکور بعد
عهد الصحابة صار من شعار اهل السنة والجماعة فلما کانت هذه التراویح شعار اهل
زمانہ صحابہ کے ہو گئے ہیں شعار اہل سنت اور جماعت کا پس جبکہ ہوئیں یہہ تراویح شعار اہل
السنة والجماعة بدعة عند مصنف المعیار فقد علم انه لیس من اهل السنة والجماعة
سنت وجماعت کا بھی بدعت نزدیک مصنف معیار کے تو معلوم ہوا کہ وہ مصنف معیار نہیں ہے اہل سنت
فاحفظ ولا تغفل فانه من عزم الامور هذا الجواب بطریق التفصیل
پس محفوظ رکھہ اور مت غافل ہو کیونکہ وہ عزم امور سے ہے پس یہہ جواب بطریق تفصیل کے ہے
اما الجواب بطریق الاجمال فان الزهد فی العبادة هکذا جائز لورود الاحادیث
اما جواب بطریق اجمال یہہ کہ زہد عبادت میں اس طرح کا جائز ہے واسطے ورود احادیث
الصحیحة فی ذلک الباب اخرج عن مغیرة بن شعبة قال قام رسول الله
صحیحہ کے اس باب میں مروی ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کھڑے ہوئے نماز کو رسول اللہ
صلی الله علیه وسلم حتی تورمت قدماه فقیل له لم تصنع هذا وقد غفر
صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک سوج گئی دونو قدم آنحضرت کی کہا گیا آنحضرت کو کس واسطے کرتے ہیں آپ یہہ
لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا متفق علیه
آپ کے جو مقدم ہوا ذنب سے اور جو متاخر ہوگا فرمایا آیا نہوں میں بندہ شکر گذار متفق علیہ ہے یہہ حدیث
ذکره فی المشکوة فی باب التحریض علی قیام اللیل والنسائی فی احیاء اللیل
ذکر کیا اسکو مشکوۃ کی باب تحریض علی قیام اللیل میں اور نسائی نے احیاء اللیل میں
وابن ماجة فی باب طول القیام فی اللیل واخرج عن ابی هریرة قال کان
اور ابن ماجہ نے باب طول القیام فے اللیل میں اور مروی ہے ابو ہریرہ سے کہ تھی

رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی حتی تورمت قدماه فقیل له ان الله قد

رسول الله صلی الله علیه وسلم کہ نماز پڑہتے یہان تک کہ سوج گئی دونو قدم اونکی کہا گیا اونکو کہ

غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال فلا اکون عبدا شکورا رواه ابن

معاف کیا آپ کی جو مقدم ہوا ذنب کی اور جو موخر ہوا فرمایا آیا ہنون نہین بندہ شکر گذار روایت کیا اسکو ابن

ماجه فی باب طول القیام والترمذی فی الشمائل النبویة و النسائی فی

ماجہ نی باب طول القیام مین اور ترمذی نی شمائل نبویہ مین اور نسائی نے

باب احیاء اللیل واخرج عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم یقوم اللیل

باب احیاء اللیل مین اور مروی ہی حضرت عائشہ سے کہ نبی صلے الله علیه وسلم کہڑی ہوتی رات کو

حتی تتفطر قدماه فقالت عائشة لم تصنع هذا یا رسول الله وقد غفر الله لک

یہان تک کہ پہٹ جاتے دونو قدم اونکی کہا عائشہ نی کسواسطی کرتی ہو آپ یہہ عبادت شاقہ یا رسول الله حالانکہ بخشا گیا الله نے

ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا احب ان اکون عبدا شکورا رواه البخاری

جو مقدم ہوا ذنب سے اور جو موخر ہوا فرمایا آیا ہنون مین بندہ شکر گذار روایت کیا اسکو بخاری نے

فی صحیحه فی کتاب التفسیر واخرج عن المغیرة بن شعبة قال صلی رسول الله

اپنی صحیح کے کتاب التفسیر مین اور مروی ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ پڑہی نماز رسول الله

صلی الله علیه وسلم حتی انتفخت قدماه فقیل له اتتکلف هذا وقد غفر لک

صلی الله علیه وسلم نے حتی کہ پہول گئی دونو قدم اونکی کہا گیا آنحضرت کو کہ آیا تکلیف اوٹہاتے ہوا آپ یہہ اور

ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا رواه الترمذی

جو مقدم ہوا ذنب سے اور جو موخر ہو فرمایا آیا ہنون مین عبد شکور روایت کیا اسکو ترمذی نے

فی جامعه وقال فی الباب عن ابی هریرة وعائشة وحدیث المغیرة بن شعبة

اپنی جامع مین اور کہا کہ اس باب مین بہی مروی ہی ابوہریرہ کی اور عائشہ سی اور حدیث مغیرہ بن شعبہ

حدیث حسن صحیح انتهی ثم لا یخفی ان المغیرة بن شعبة صحابی اسلم

حدیث حسن صحیح ہے تمام ہوا پہر نہ پوشیدہ رہے یہہ امر کہ مغیرہ بن شعبہ صحابی ہے اور مسلمان ہوا

قبل الحديبية كما في التقريب وابو هريرة قبل وفات رسول الله صلى الله عليه

قبل حدیبیہ کے جیسا کہ تقریب میں ہی اور ابو ہریرہ مسلمان ہوا قبل وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اربع سنين وسورة الفتح مدنية نزلت بعد صلح الحديبية كما اخرج

وسلم کی قدر چار برس کی اور سورہ فتح مدنی ہی نازل ہوئی ہی پیچھے صلح حدیبیہ کی جیسا کہ مروی ہے

عمر بن الخطاب انه قال يا رسول الله السنا على حق وهم على باطل قال

عمر بن خطاب سی کہ کہا ای رسول اللہ آیا ہنین ہم حق پر اور وہ کفار مکہ باطل پر فرمایا

بلى قال اليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال ففيم نعطي

ہان کہا حضرت عمر نی آیا ہنین شہید ہماری جنت میں اور مقتول انکی نار میں فرمایا ہان کہا عمر نی پس کس سبب سے

الدنية في ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم قال يا ابن الخطاب

ہلکاپن اپنی دین میں اور رجوع کرین ہم اس حال میں کہ نہ حکم کری اللہ درمیان ہماری اور انکی فرمایا ای ابن خطاب

اني رسول الله ولن يضيعني الله ابدا قال فانطلق عمر فلم يصبر متغيظا

میں رسول اللہ کا ہون ہرگز نہ ضایع کریگا اللہ مجھکو کبھی کہا کہ چلا گیا عمر اور نہ صبر کیا غصہ میں

فاتى ابا بكر فقال يا ابا بكر السنا على حق وهم على باطل قال بلى قال اليس

پس آیا ابو بکر کی پاس کہا عمر نی ای ابو بکر آیا ہنین ہم حق پر اور وہ باطل پر کہا ہان کہا عمر نی آیا ہنین

قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال فعلام نعطي الدنية في ديننا

شہید ہماری جنت میں اور مقتول انکی نار میں کہا ابو بکر نی ہان کہا عمر نی پھر کس لئی دی گئی ہیں ہم ہلکاپن

ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم فقال يا ابن الخطاب انه رسول الله

رجوع کرین ہم اس حال میں کہ نہ حکم کری اللہ درمیان ہماری اور انکی کہا ابو بکر نی کہ ای ابن خطاب وہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ولن يضيعه الله ابدا قال فنزل القران على رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہ ضایع کریگا انکو اللہ کبھی کہا پس نازل ہوا قران اوپر رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم بالفتح فارسل الى عمر فاقراه اياه فقال يا رسول الله وفتح هو

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح کے پس بلا بھیجا آنحضرت نے طرف عمر کے پھر پڑھ کر سنایا آنحضرت نے عمر کو کہا عمر نے

قال نعم فطابت نفسه ورجع رواه مسلم فی باب غزوة الحدیبیة واخرج

فرمایا حضرت نے ہاں خوش ہوگیا نفس عمر کا اور پھر گیا روایت کیا اسکو مسلم نے باب غزوہ حدیبیہ میں اور مروی

عن انس قال نزلت علی النبی صلی الله علیه وسلم انا فتحنا لك فتحا مبینا

انس سے کہ نازل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انا فتحنا لک فتحا مبینا

الی اخر الایة مرجعه من الحدیبیة رواه فی معالم التنزیل فی سورة

آخر آیت تک وقت رجوع کرنے آنحضرت کے حدیبیہ سے روایت کیا گیا معالم التنزیل میں سورہ

الفتح واخرج عن انس بن مالك قال نزلت انا فتحنا لك فتحا مبینا

فتح میں اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نازل ہوئی انا فتحنا لک فتحا مبینا

لیغفر لك الله الی قوله فوزا عظیما مرجعه من الحدیبیة فقال انزلت

لیغفر لک اللہ الی قول فوزا عظیما تک وقت رجوع کرنے آنحضرت کے حدیبیہ سے فرمایا کہ اتری

علی ایة هی احب الی من الدنیا جمیعا رواه مسلم فی الباب المذکور

مجھپر آیت کہ وہ محبوب تر ہے مجکو تمام دنیا سے روایت کیا اسکو مسلم نے باب مذکور میں

واخرج عن انس قال انزلت علی النبی صلی الله علیه وسلم لیغفر لك الله

اور مروی ہے انس سے کہ نازل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت لیغفر لک اللہ

ما تقدم من ذنبك وما تاخر مرجعه من الحدیبیة فقال النبی صلی الله

ما تقدم من ذنبک وما تاخر وقت رجوع کرنے آنحضرت کے حدیبیہ سے فرمایا ہے صلے اللہ

علیه وسلم نزلت علی ایة احب الی مما علی الارض ثم قرأها النبی صلی

علیہ وسلم نے کہ نازل ہوئی مجھپر آیت کہ محبوب تر ہے مجکو تمام دنیا سے پھر پڑھا اوسکو نبی صلے

الله علیه وسلم علیهم رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح

اللہ علیہ وسلم نے اصحاب پر روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

انتهی فهذا الحدیث الصحیح المتفق علیه صریح فی ان رسول الله

تمام ہوا پس یہہ حدیث صحیح متفق علیہ صریح ہے اس میں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم باللیل حتی تورمت قدماہ وعللہ بانہ فعلت

صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے رات کو یہانتک کہ سوج گئے دونو قدم اونکے اور دلیل پکڑی ہے آپنے

ذلک لاجل کون عبدا شکورا فلما ثبت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسکو اسواسطے کہ ہون مین بندہ شکر گذار پس جبکہ ثابت ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہکذا الزہد فی العبادۃ ولم یثبت من الامام الاعظم انہ قام باللیل حتی

اس طرح کا زہد عبادت مین اور نہین ثابت امام اعظم سے کہ وہ کھڑا ہوا رات کو یہانتک

تورمت قدماہ کان الطعن فیہ رضی اللہ عنہ طعنا فیہ صلی اللہ علیہ و

کہ سوج گئے دونو قدم اونکے تو ہوگا طعن کرنا ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ

سلم بعینہ بل اشد منہ واخرج عن السائب بن یزید قال امر عمر بن الخطاب

سلم پر بعینہ بلکہ اشد اوس سے اور مروی ہے سائب بن یزید سے کہ امر کیا عمر بن خطاب نے

ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس فی رمضان باحدی عشرۃ رکعۃ

ابی بن کعب اور تمیم الداری کو یہہ کہ پڑہا دین لوگون کو رمضان مین گیارہ رکعت

فکان القاری یقرا بالمائین حتی کنا نعتمد علی العصی من طول القیام فما کنا

پس تہا قاری کہ پڑہتا تہا سورہ مائین کو پس تہک جاتے ہم لوگ یہانتک کہ ہوتے ہم تکیہ اور اعتماد کرتے

ننصرف الا فی فروع الفجر رواہ مالک وذکرہ فی المشکوۃ فی باب قیام شہر

پہر نہ آتے ہم مگر نزدیک فجر کے روایت کیا اسکو امام مالک نے اور ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین باب قیام مین

رمضان والعصی جمع عصا فالناس فی عہد عمر بن الخطاب لم یکونوا

رمضان مین اور عصی جمع عصا کے ہے پس لوگ عہد عمر بن خطاب مین نہ تہے

الا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکابر التابعین فہؤلاء الاصحاب

مگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اکابر تابعین کے پس یہہ اصحاب رسول اللہ

والتابعون کانوا متعبین من طول القیام حتی اعتمدوا علی عصیہم فما

اور تابعین تہکجاتے تہے بسبب طول قیام کے حتی کہ اعتماد کرتے تہے اپنی عصا پر پس نہ

ثبت ذلک کلہ من السلف والخلف علیہم الرضوان وسید ناسید المرسلین

ثابت ہوا یہہ سب مذکور سلف اور خلف علیہم الرضوان سی اور ہماری سید یعنی سید المرسلین

علیہ الصلوۃ والسلام کان الطعن فی الامام ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ بتلک

علیہ الصلوۃ والسلام سی تو ہوگا طعن امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مین بسبب ان

الامور المذکورۃ طعنا فی السلف والخلف وصاحب الشریعۃ لا فیہ وحدہ

امور مذکورہ کی طعن کرنا سلف اور خلف اور صاحب شریعت مین نہ ابوحنیفہ وحدہ مین

فقد علم مما ذکر ان مصنف المعیار اما غیر واقف بالآثار وعمل السلف الاخیار

پس معلوم ہوا ماذکر سی کہ مصنف معیار یا تو نہین واقف ہی علم حدیث سی اور عمل سلف اخیار سے

او معاند بامام ائمۃ الھدی ومنفر للناس عن سنۃ خیر الوری باب

یا معاند ہی امام ائمہ ہدی کا یا نفرت دلانی والا ہے لوگونکو سنت حضرت صلعم سے باب ہے

الاجوبۃ عن اسولۃ مصنف المعیار علی تابعیۃ

اجوبہ کا ان اعتراضات مصنف معیار کے سے جو وارد کئے اوسنے اوپر تابعیت

امام ائمۃ الامصار

اب جاننا چاہیئی کہ جبکہ تابعیت امام جب کے

امام ائمہ امصار کے

ثابت ہوچکی بوجہ احسن ائمہ کبار سی تو بعد اسکی رد کرنی کلام مصنف معیار کی کچھ حاجت نہی کیونکہ وہ آپ خود بخود رد ہوگئی لیکن بخار دل ہیری کا اور مصنف معیار کی دل کا ہرگز نہ نکلی کا جب تک کہ کلام اوسکا لفظا لفظا رد نہوگا اور یہی دل مراہین ماننا بغیر رد کرنے اس کلام واہی مصنف معیار کی تو اچھی طرح معلوم ہوجای لوگونکو کہ مغالطہ اور فریب دینا اور حق اور سچ کو طاق پر رکھنا ہی پیشہ مصنف معیار کا ہی اب سننا چاہیئی کہ مصنف معیار نے دعوی بطلان تابعیت امام کا کیا ہے جیسا کہ عبارت اوسکے سابق مین مذکور اور منقول ہوچکی ہی پہر سند پکڑے اس دعوے پر کلام چہہ شخصون کے یعنے امام یافعی اور امام نووے اور حافظ عسقلانے

اور علامہ سخاوی اور ابن طاہر اور ابن خلکان کے حالانکہ
کلام اونکا ہی دلالت نہین کرتا اوسکے دعوے پر وبیانہ انتہی

قال مصنف المعيار قال اليافعي في تاريخ مرأت الجنان في حوادث
کہا مصنف معیار نے کہ کہا یافعی نے تاریخ مرآت الجنان مین بیچ حوادث کے

سنة خمسين ومائة فيها توفي فقيه العراق الامام ابو حنيفة النعمان
سنہ ڈیڑھ سو میں یعنی کہ اوس مین فوت ہوا فقیہ اہل عراق کا یعنی امام ابو حنیفہ نعمان

بن ثابت الكوفي مولى بني تيم الله بن ثعلبة ومولده سنة ثمانين راى
بیٹا ثابت کوفی مولے بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کا پیدا ہوا سنہ اسّی مین دیکھا او

انسا وروى عن عطاء بن ابي رباح وطبقته وكان قد ادرك اربعة من
انس کو اور روایت کی اوسنے عطاء بن ابی رباح اور اونکی ہمعصر سے اور تھا کہ تحقیق پایا اوسنے چار

الصحابة هم انس بن مالك بالبصرة وعبد الله بن ابي اوفى بالكوفة
صحابہ کو کہ وہ انس بن مالک بصرہ مین اور عبد اللہ بن ابی اوفے کوفہ مین

وسهل بن سعد الساعدي بالمدينة وابو الطفيل عامر بن واثلة بمكة
اور سہل بن سعد ساعدی مدینہ مین اور ابو طفیل عامر بن واثلہ مکہ مین

وقال بعض اصحاب التاريخ انه لم ير احدا منهم ولا اخذ عنه واصحابه
اور کہا بعض اصحاب تاریخ نے کہ نہین دیکھا کسیکو صحابہ سے اور نہ اخذ کیا کسی صحابی سے اور اصحاب

يقولون انه لقي جماعة من الصحابة وروى عنهم ولم يثبت ذلك عند اهل
کہتے ہین کہ ملاقات کی اوسنے جماعت صحابہ سے اور روایت کی ہے اون سے اور نہ ثابت ہہ نزدیک اہل

النقل انتهى **اقول** یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اسپر کہ دیکھنا امام صاحب کا انس
نقل کے تمام ہوا

بن مالک کو ثابت ہی نزدیک امام یافعی کی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ بعض اصحاب تاریخ کے
کہتی ہین کہ امام صاحب نے کسی صحابی کو نہین دیکھا اور نہ اخذ روایت کیا کسی صحابی سے

اور اصحاب اوسکی کہتی ہین کہ امام صاحب نے ایک جماعت صحابہ کی دیکھی اور اونسی اخذ روایت
بہی کیئی اور ہنین یہہ ثابت نزدیک اہل نقل کی پس معلوم ہوا کلام امام یافعی کیسے کہ قول محقق
اور معتبر ثبوت تابعیت کا ہی نہ انکار تابعیت کا اور منکر تابعیت کے بعض اصحاب تابعی
ہین سو یہہ ہمکو منافی ہنین ہی کیونکہ دعوی ہمارا اتفاق علماء معتبرین غیر متعصبین کا ہی
نہ سب کا اور کلام امام یافعی کا بہی دلالت کرتا ہی کہ منکر تابعیت امام کے بعض ہین نہ سارے
علما پس اس کلام کا مآل یہہ ہوا کہ تابعیت امام کی ثابت ہی باتفاق علماء معتبرین کے **قال**
مصنف للمعیا اور امام نووی شارح صحیح مسلم تہذیب الاسماء مین فرماتی ہین قال الشیخ ابو اسحاق

کہا شیخ ابو اسحاق نے

فی الطبقات ہو النعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبۃ

طبقات مین کہ وہ نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کا

ولد سنۃ ثمانین من الہجرۃ وتوفی ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ وابن سبعین سنۃ

پیدا ہوا سنہ اسی مین ہجرت سی اور فوت ہوا بغداد مین سنہ ڈیڑہ سو مین اور عمر ستر برس کے

اخذ الفقہ عن حماد بن ابی سلیمان وکان فی زمانہ اربعۃ من الصحابۃ انس

حاصل کیا علم فقہ کا حماد بن ابی سلیمان سے اور تہی اوسکی زمانہ مین چار صحابہ انس

بن مالک وعبد اللہ بن ابی اوفی وسہل بن سعد وابو الطفیل ولم یاخذ عن

بن مالک اور عبد اللہ بن ابی اوفے اور سہل بن سعد اور ابو طفیل اور نہین روایت کے

احد منہم انتہی **اقول** تمام عبارت امام نووی کی یہہ ہی انس بن مالک و

کسی صحابہ سے تمام ہوا انس بن مالک اور

عبد اللہ بن ابی اوفی وسہل بن سعد وابو الطفیل ولم یاخذ عن احد منہم

عبد اللہ بن ابی اوفی اور سہل بن سعد اور ابو طفیل اور نہیں اخذ کیا کسی صحابی سے

وقال الخطیب البغدادی فی التاریخ ابو حنیفۃ التیمی امام اصحاب الرای

اور کہا خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ مین کہ ابو حنیفہ تیمی امام ہے اہل قیاس کا

۹ خیانت از مصنف عبارۃ

۹ خیانت از مصنف عبارۃ

وفقیه اهل العراق رای انس بن مالک وسمع عطاء بن ابی رباح وابا
اور فقیہ ہیں اہل عراق کا یعنی اس کو نہ وغیرہ کا دیکھا اونہوں نے انس بن مالک کو اور سنا اونسے عطاء بن ابی رباح اور ابو
اسحاق السبیعی ومحارب بن دثار والهیثم الصراف وقیس بن مسلم
اسحاق سبیعے اور محارب بن دثار اور ہیثم صراف اور قیس بن مسلم
ومحمد بن المنکدر ونافعا مولی بن عمر وهشام بن عروة ویزید الفقیر
اور محمد بن منکدر اور نافع مولی بن عمر اور ہشام بن عروہ اور یزید فقیر
وسماک بن حرب وعلقمه بن مرثد وعطیة العوفی وعبد العزیز وعبد الکریم
اور سماک بن حرب اور علقمہ بن مرثد اور عطیہ عوفے اور عبد العزیز اور عبد الکریم
وغیرهم وروی عنه یحیی الحمانی وعباد بن العوام وعبد الله بن المبارک
وغیرہم سے اور روایت کرتے ہیں اوس سے یحیی حمانی اور عباد بن عوام اور عبد اللہ بن المبارک
ووکیع بن الجراح ویزید بن هارون وعلی بن عاصم وابو یوسف القاضی
اور وکیع بن جراح اور یزید بن ہارون اور علی بن عاصم اور ابو یوسف قاضے
ومحمد بن الحسن وعمرو بن محمد العبقری وابو عبد الرحمان المقرئ وعبد الرزاق
اور محمد بن الحسن اور عمرو بن محمد عبقرے اور ابو عبد الرحمان مقرئے اور عبد الرزاق
بن الهمام واخرون انتهی کلام النووی پس یہ عبارت امام نووی کی نہیں دلالت
بن ہمام اور اور لوگ تمام ہوا کلام نووے کا
کرتی مگر اسپر کہ کہا ابو اسحق نی کہ زمانہ امام صاحب میں یہ صحابہ تھے لیکن اون سی اخذ روایت کا
نہیں کیا اور کہا خطیب بغدادی نی کہ ابو حنیفہ نی دیکھا انس بن مالک کو اب سوال ہی مصنف
معیار سی کہ مطلب آپ کا اس عبارت سی کیا ہی اگر نفی اخذ روایت کی ہی تو کلام ہمارا اس
باب میں نہیں اور اگر نفی رؤیت کی ہی تو یہہ عبارت اسپر دلالت نہیں کرتے
لان نفی الروایة لا یستلزم نفی الرؤیة عند احد کما لا یخفی علی
اسواسطے کہ نفی روایت کے نہیں لازم پکڑتے نفی روایت کو نزدیک کسے کے

پس حاصل کلام کا یہہ ہی کہ امام نووی کو اس مقام پر بیان پانچ امر کا مقصود ہی بیان اخذ روایت اور بیان رؤیت اور بیان اساتذہ اور بیان تلامذہ اور بیان مناقب سو امام نووی نے بیان کیا کہ اخذ روایت امام کا صحابہ سی ہنن ثابت ساتہہ قول ابو اسحاق کی اور بیان کیا کہ رؤیت امام صاحب کی ثابت ہی ساتہہ قول خطیب کے اور بیان کیا اساتذہ اور تلامذہ کو بھی ساتہہ قول خطیب بغدادی کی اور بیان کیا مناقب امام کو ساتہہ قول خطیب وغیرہ کے جیسا کہ شت تمو اخر وایی گذرا پس ثابت ہوا ماذکر سی کہ تابعیت امام صاحب کے امام نووی کی نزدیک ثابت اور اخذ روایت کا غیر ثابت سو یہہ ہمکو منافی ہنین کیونکہ مقصود اثبات تابعیت کا ہی سو وہ امام نووی کی نزدیک ثابت اور محقق ہی

قال مصنف المعیار چنانچہ شیخ ابن طاہر حنفی صاحب مجمع البحار جنکی تحقیق سی فن حدیث و اخبار مین علما خوب واقف ہو جاتی ہین تذکرہ موضوعات مین فرماتی ہین **وکان فی ایام** تہی ایام

ابی حنیفة رضی الله عنه اربعة من الصحابة انس بن مالك بالبصرة و

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مین چار صحابہ انس بن مالک بصرہ مین اور

عبد الله بن ابی اوفی بالکوفة وسهل بن سعد الساعدی بالمدینة

عبد اللہ بن ابی اوفی کوفہ مین اور سہل بن سعد ساعدی مدینہ مین

وابو الطفیل عامر بن واثلة بمکة ولم یلق احدا منهم ولا اخذ عنه

اور ابو الطفیل یعنی عامر بن واثلہ مکہ مین اور نہین ملاقات کی کسی صحابی کی اور نہ اخذ کیا کسی صحابی سی

واصحابه یقولون انه لقی جماعة من الصحابة وروی عنهم ولم

اور اونکی اصحاب کہتی ہین کہ ملاقات کی ہی جماعت صحابہ سے اور اخذ روایت ہی کیا اونسی اور نہین

یثبت ذلك عند اهل النقل انتهی **اقول** یہہ عبارت دلالت نہین کرتی

ثابت یہہ نزدیک اہل نقل کی تمام ہوا

نفی رؤیت کے بلکہ محتمل ہی نفی ملاقات اور نفی رؤیت مین پس کہتے ہین

کہ اس نفی سے نفی ملاقات کے ہے کیونکہ کہاوار ملتے سے

قال مصنف معیار

جواب کلام

ولم یلق ابو حنیفة احدا من الصحابة انما رای بعینه انسا انتہے

کہ نہیں ملاقات کی ابو حنیفہ نے کسی صحابی کی سوای اسکی نہیں کہ دیکھا اونہی اپنی انکھہ سی انس کو تمام ہو

پس مراد اس عبارت سی نفی ملاقات اور روایت کے ہے نہ نفی رؤیت کے غایة ما فی الباب

انه محتمل لکلا المحملین فاذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال لاجل الاشتراک

باوجودیکہ اوسی صاحب مجمع البحار نے خاتمہ مجمع البحار مین اور تذکرة الموضوعات کے

باب الائمہ مین فرمایا ہے قال الدار قطنی لم یلق ابو حنیفة احدا من الصحابة

کہ کہا دار قطنی نے کہ نہیں ملاقات کی ابو حنیفہ نے کسی صحابی کے

انما رای انسا بعینه ولم یسمع منه انتہے پس ثابت ہوا ما ذکر کی شیخ محمد طاہر

سوای اسکی نہیں کہ دیکھا اونہی انس کو ساتھہ انکھہ اپنی کے اور سنا نہیں اوس سی تمام ہوا

کی نزدیک اخذ روایت امام صاحب کا صحابی سی غیر ثابت اور تابعیت امام کی ثابت اور

استدلال مصنف معیار کا ساقط ہے قال مصنف المعیار نقل علی القاری فی شرح

نقل کیا ملا علی قاری نے شرح

نخبة الفکر عن السخاوی ان المعتمد انه لا روایة للامام عن احد من الصحابة

نخبۃ الفکر مین علامہ سخاوی سی کہ قول معتمد علیہ یہہ ہی کہ نہیں ہیہ روایت امام ابو حنیفہ کو کسی صحابی سے

لصغره فی زمن ادراکه ایاهم انتہے اقول یہہ عبارت دلالت کرتی ہے

واسطے صغر سنی کے وقت پانے امام کے صحابہ کو تمام ہوا

اوپر نفی اخذ روایت کے نہ نفی رؤیت کے بلکہ دال ہی اوپر رؤیت امام کے اب سوال ہے

مصنف معیار سے کہ تمہارے کیا مراد ہے اس عبارت سے اگر مراد تمہارے نفی اخذ روایت

کی ہے تو اسمین ہمارا کلام نہیں اور اگر مراد تمہارے اس عبارت سے نفی رؤیت

امام کی ہے تو یہہ عبارت اوپر دلالت نہین کرتی لان نفی الروایة لا یستلزم نفی الرؤیة کما

کیونکہ نفی روایت کے نہیں لازم پکڑتی نفی رؤیت کو جیسا

لا یخفی علی من له بصیرة بلکہ دلالت کرتا ہی کلام سخاوی کا اوپر رؤیت امام کے

کیونکہ قول اوسکا والمعتمد انہ لا روایۃ للامام عن احد من الصحابۃ لصغرہ فی ز
ادراکہ ایاھم نص صریح ہی اسپر کیونکہ معنی ادرکت فلانا وادرکت غیرہ احد کے ہنیں
گمنہ ہی والعدول عنہ عدول عن الظاہر وھو غیر مسموع بس ثابت ہوا کلام سخاو
کہ اخذ روایت امام کا غیر معتمد علیہ ہی اور تابعیت امام کے ثابت ہے **قال مصنف**
اور حافظ ابن حجر عسقلانی تقریب التہذیب میں فرماتی ہیں النعمان بن ثابت الکو
نعمان بن ثابت کوفی
ابو حنیفۃ فقیہ مشہور معروف من السادسۃ اور مقدمہ کتاب میں فرماتی
ابو حنیفہ ہے فقیہ مشہور معروف وہ طبقہ سادسہ سے ہے
السادسۃ طبقۃ عاصروا الخامسۃ لکن لم یثبت لھم لقاء احد من
کہ سادسہ وہ طبقہ ہے کہ معاصر ہو طبقہ خامسہ کے لیکن نہ ثابت ہوا انکے لیے لقا کسے
الصحابۃ کابن جریج **اقول** تمام عبارت تقریب التہذیب کی یہہ ہے السادس
صحابہ کے جیسا کہ ابن جریج ہے کہ سادس
طبقۃ عاصروا الخامسۃ لکن لم یثبت لھم لقاء احد من الصحابۃ
وہ طبقہ ہی کہ ہم عصر ہو طبقہ خامسہ کے لیکن نہ ثابت ہوا انکے لئے لقا کسے صحابے کے
کابن جریج السابعۃ کبار اتباع التابعین کمالک والثوری التاسعۃ
جیسا کہ ابن جریج اور طبقہ سابعہ طبقہ کبار اتباع تابعین کا ہے جیسا کہ مالک اور ثوری اور ثامنہ
الطبقۃ الوسطی منھم کابن عیینہ وابن علیۃ التاسعۃ الطبقۃ
طبقہ وسطے ہے اتباع تابعین کا مثل ابن عیینہ اور ابن علیہ کے اور تاسعہ طبقہ
الصغری من اتباع التابعین کیزید بن ھارون والشافعی وابی داؤد
صغری ہے اتباع تابعین کا مثل یزید بن ہارون اور شافعی اور ابو داود
الطیالسی وعبد الرزاق انتھی فتلک العبارۃ تدل علی ان الامام
طیالسی اور عبد الرزاق کے تمام ہوا بس یہہ عبارت تمامہا دال ہی کہ امام ابو حنیفہ

نزاع امام کی تصحیف عبارۃ
جواب علامہ کی تصحیف عبارۃ

من التابعين عنده والا لذكره فی الطبقة السابعة لانها اولی طبقات

تابعین سی ہیں نزدیک ابن حجر کے نہیں تو ذکر کرتا اونکو طبقہ سابعہ میں کیونکہ وہ اول طبقہ ہی طبقات

تبع التابعین فالمراد من قوله لکن لم یثبت لهم لقاء احد من الصحابة نفی الملاقاة

تبع تابعین کا پس مراد اوسکی قول لکن لم یثبت لہم لقاء احد من الصحابۃ سے نفی ملاقات کی ہے

لا نفی الرؤیة والا لذکره فی الطبقة السابعة فتعین ان المراد نفی الملاقاة

نفی رویت کے اور اگر یہہ مراد ہوتی تو ذکر کرتا طبقہ سابعہ میں پس متعین ہوئی یہہ بات کہ مراد نفی ملاقات کی ہے

لا نفی الرؤیة فلذا قال ما قال من لفظ اللقاء ولم یقل لکن لم یثبت لهم رؤیة

نفی رؤیت کی لہذا کہا جو کہا لفظ لقا کے سے اور نہ کہا لکن لم یثبت لہم رویۃ

احد من الصحابة الا تری الی ان الدارقطنی وهو من ائمة الحدیث قال

احد من الصحابۃ آیا نہیں دیکھتا تو طرف دارقطنی کی کہ وہ ائمہ حدیث کے سے ہے کہا اوسنے

لم یلق ابو حنیفة احدا من الصحابة انما رای بعینه انسا کما فی مجمع البحار

لم یلق ابو حنیفۃ احدا من الصحابۃ انما رای بعینہ انسا جیسا کہ مجمع البحار

وغیره فعلم من ذلك ان نفی اللقاء لا یستلزم نفی الرؤیة ومؤیده ما قلنا

وغیرہ میں ہی پس معلوم ہوا اس قول دارقطنی سی کہ نفی لقا کی نہیں مستلزم نفی رؤیت کو اور موید ہمارے قول کا

ایضا انه اعنی ابن حجر ذکر فی تقریب التهذیب بعض معاصری الطبقة الخامسة

بہی یہی ہی کہ اوسی ابن حجر نی ذکر کیا تقریب التہذیب میں بعض معاصرین طبقہ خامسہ کو

فی الطبقة السابعة حیث قال اسامة بن زید اللیثی من السابعة مات سنة

طبقہ سابعہ میں جبکہ کہا کہ اسامہ بن زید لیثی طبقہ سابعہ سے ہے فوت ہوا سنہ ۱۵۳

ثلث وخمسین ومائة وهو ابن بضع وسبعین سنة حرملة بن عمران المصری

ایک سو ترپن میں اور عمر اوسکی ستتر اور چند برس کی تہی اور حرملہ بن عمران مصری

من السابعة مات سنة ستین ومائة وله ثمانین سنة عبد الله بن العلاء

طبقہ سابعہ سے ہے فوت ہوا سنہ ۱۶۰ ایکسو ساٹھہ میں اور عمر اوسکی اسّی برس کی تہی اور عبد اللہ بن علاء

الدمشقی من السابعة مات سنة اربع وستين ومائة وله تسع وثمانون سن

دمشقی طبقہ سابعہ سی ہی فوت ہوا سنہ ۱۶۴ ایک سو چونسٹھ مین اور عمر اوسکی نواسی ۸۹ برس کی

عبد الرحمن بن ثابت الدمشقی من السابعة مات سنة خمس وستين وما

اور عبد الرحمان بن ثابت دمشقی طبقہ سابعہ سے ہے فوت ہوا سنہ ۱۶۵ ایک سو پینسٹھ مین

وهو ابن تسعين سنة عبد الرحمن بن الحارث المخزومی من السابعة مات سن

اور عمر اوسکی نوے ۹۰ برس کی تہی اور عبد الرحمان بن الحارث مخزومی طبقہ سابعہ سی ہی فوت ہوا

ثلث واربعين ومائة وله ثلث وستون سنة انتهى وغير ذلك كما لا يخ

ایک سو تینتالیس مین اور عمر اوسکی تریسٹھ برس کی تہی تمام ہوا اور سوائے انکے جیساکہ نہین پوشیدہ

فذكره اياه فى الطبقة السادسة وذكره اياهم فى الطبقة السابعة مع

پس ذکر کرنا ابن حجر کا ابوحنیفہ کو طبقہ سادسہ مین اور ذکر کرنا اونکو طبقہ سابعہ مین باوجودیکہ

انهم كلهم معاصر والطبقة الخامسة بل بعضهم اسن منه دليل على

وہ سب کے سب معاصر خامسہ کے ہین بلکہ بعض اون کا اسن اور بڑا ہی عمر مین ابوحنیفہ سے دلیل

ما قلناه فى المراد فصارت الطبقة الخامسة عبارة من اهل الملاقاة

قول ہماری پر جو بیان مراد مین سی پس ہوا طبقہ خامسہ عبارت اہل ملاقات سے

فقد حصل مما ذكر ان استدلال مصنف المعيار بتلك العبارة على

پس حاصل ہوا ما ذکر سی کہ دلیل پکڑنا مصنف معیار کا عبارت ابن حجر کو اوپر

بطلان تابعية الامام استدلال فاسد وتمسك باطل ولو قيل لم

بطلان تابعیت امام کے استدلال فاسد اور تمسک باطل ہے اور اگر کہا جاوی کیون

لا يجوز ان يكون الطبقة السادسة عبارة عن الطبقة المشتبهة

نہین جائز ہیہ کہ ہو طبقہ سادسہ عبارت طبقہ مشتبہ سے

قلنا لو كان الامر كذلك عند صاحب التقريب كان عليه ان يفعل كذ

کہتے ہین ہم اگر ہوتا امر اس طرح نزدیک صاحب ابن حجر کے تو تہا اوسپر یہہ کہ کرتا یہہ طریق

فی طبقات التابعین ایضا و تبع التابعین ایضا و ان یاتی بلفظ یدل علی

طبقات تابعین ہی اور تبع تابعین مین ہی اور تہا او سپر یہہ کہ لاتا وہ لفظ کہ دال ہوتا

الاشتباہ لکنہ لما لم یفعلہ علم انہ غیر مراد و لو سلم فتمسکہ بتلک العبارۃ

اشتباہ پر لیکن جبکہ نہ کیا اوسکو تو معلوم ہوا کہ وہ غیر مراد ہے اور اگر مانا جاوی تو بہی تمسک پکڑنا ابن عباس کی

علی بطلان التابعیۃ ایضا باطل فالحاصل ان تمسک مصنف المعیار بتلک

بطلان تابعیت پر باطل ہے واسطے اشتباہ کے حاصل کلام کا یہہ تمسک پکڑنا مصنف معیار کا اس

العبارۃ علی کل تقدیر باطل و ان ابن حجر غیر منکر بل ھو قائل بکونہ

عبارت کو ہر تقدیر باطل اور ابن حجر غیر منکر بلکہ قائل ہی کہ ابو حنیفہ

تابعیا کما مر یہان ایک گفتگو ہی لائق سننے کی وہ یہہ ہی کہ میرا اور مصنف معیار کا

تابعی ہی جیسا کہ گذرا

اجتماع ہوا اوپر کوٹہی میان علی جان کی جو کوچہ خانجند مین سر بازار واقع ہی اوسوقت

معظمی و مکرمی مولوی امیر حسن صاحب اور محبی اور مخلصی عبد العزیز صاحب ولد

میان علی جان صاحب اور دیگر صاحبان وہان موجود تہی اوسوقت کچہہ ذکر تابعیت

امام صاحب کا شروع ہوا مینی بخدمت مصنف معیار کے کہا کہ آپنی معیار مین تقریب کے

عبارت کو بطلان تابعیت امام صاحب پر دلیل پکڑی باین طور کہ صاحب تقریب نے

امام صاحب کو طبقہ سادسہ مین داخل کیا ہی اور طبقہ سادسہ عبارت ہی اون ہمعصرون

طبقہ خامسہ کی سی کہ اون کو لقا کسی صحابی کی نہین ہی اس سی معلوم ہوا کہ امام صاحب

تابعی نہین ہی سو میری عرض یہہ ہی کہ تقریب والی نی تقریب مین طبقہ سابعہ کو اول طبقات

تبع تابعین کا قرار دیا ہی پہر صاحب تقریب نے تقریب مین معصرون امام صاحب کو

بلکہ اونکو جو بڑی ہین امام صاحب سی عمر مین طبقہ سابعہ مین داخل کیا ہی اور امام

صاحب کو طبقہ سادسہ مین داخل کیا اسکی کیا معنی مصنف معیار چپکی ہوگئی کچہہ جواب نہ دیا

مینی بہ اشارہ دوستان طلب جواب مین نہایت اصرار کیا تب مصنف نے گہبرا کر

یہہ فرمایا کہ طبقہ سادسہ عبارت علماسی ہے اور طبقہ سابعہ عبارت (از) جہلاسی یعنی طبقہ سادسہ
اور طبقہ سابعہ عبارت ہی تبع تابعین سی لیکن فرق دونوکا یہہ ہی کہ طبقہ سادسہ عبارت ہے
علماسی اور طبقہ سابعہ عبارت ہی جہلاسی اوسوقت حاضران مجلس سونہہ مین کپڑا
دیکر ہنستے تہے اور اوس مجلس مین حدیث قلتین کا بہی ذکر آیا مینی کہا کہ آپنی معیار مین نہایت
زور مارکر حدیث قلتین کو معمول بہ اور محتج بہ قرار دیا ہی حالانکہ مدار اس حدیث کا مدلس
معنعن پر ہی اور حدیث مدلس معنعن کی بالاتفاق مقبول اور محتج بہ نہین جیسا کہ نووی
وغیرہ نی تصریح کی ہی اسکی جواب دینی سی اور باتون مین متوجہ ہوکر روگردان ہوئے
لیکن مین موقع پاکر طلب جواب کرتا رہا تب مصنف معیار جواب دینی مین حیل عالمانہ سے
پیش آئی اور فرمایا کہ یہان ایک نکتہ ہی وہ ہر ایک کے بتلانے کا نہین ہی اوسوقت
مین درپی ہوا اور حاضران مجلس بہی درپی ہوئی کہ مولوی صاحب فرمائی وہ کیا نکتہ ہے
تب مصنف معیار نے گہبراکر اور مجکو خطاب کرکے ارشاد فرمایا کہ مین تجکو اہل علم کے
مجلس مین جواب دونگا اور تجکو مجلس علما مین خوب ذلیل کرونگا مینے کہا اچہا مگر باشارہ
بعض دوستان طلب جواب مین سرگرم رہے تب مصنف معیار کے زبان مبارک سے یہہ ارشاد ہوا کہ میان
تم اپنی کتب دیکہو حدیث مدلس معنعن مقبول اور محتج بہ ہی اوسوقت حاضران مجلس جو
واقف تہی یہہ جواب سنکر متعجب ہوی اور مینی نرم آواز سی کہا کہ اگر آپکے یہہ ہی جواب
ہین تو مجکو مجلس علما مین ذلیل کرچکی **قال** مصنف المعیار اور قاضی شمس الدین
بن خلکان وفیات الاعیان مین فرماتی ہین وادرک ابوحنیفة اربعة من

کو پایا ابو حنیفہ نے چار

الصحابة رضوان الله عليهم وهم انس بن مالك بالبصرة وعبد الله

صحابہ رضوان اللہ علیہم کو اور وہ یہہ ہین انس بن مالک بصرہ مین اور عبد اللہ

بن ابی اوفی بالكوفة وسهل بن سعد الساعدي بالمدينة وابو الطفيل

بن ابی اوفی کوفہ مین اور سہل بن سعد ساعدی مدینہ مین اور ابو طفیل

قول سادس مصنف معیار

عامر بن واثلة بمكة ولم يلق احد منهم ولا اخذ عنهم واصحابه يقولون انه
عامر بن واثلہ مکہ مین اور نہین ملاقات کی کسی صحابی کی اور نہ اخذ روایت کیا کسی صحابی سی اور اصحاب انکی کہتی ہین
لقی جماعة من الصحابة ولم يثبت ذلك عند اهل النقل انتهى اقول قال
کہ ملاقات کی جماعت صحابہ سی اور نہین ثابت یہہ نزدیک اہل نقل کی تمام ہوا کہتا ہون مین کہ کہا
فی التقريب انس بن مالك خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم صحابی مشهور
تقریب مین انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابی مشہور ہی
مات سنة اثنين وقيل ثلث وتسعين وعبد الله بن ابی اوفی صحابی مشهور مات
فوت ہوا سنہ بیانوی ۹۲ یا ترانوی ۹۳ مین اور عبد اللہ بن ابی اوفی صحابی مشہور ہی فوت ہوا
سبع وثمانين وهو آخر من مات بالكوفة من الصحابة وسهل بن سعد الساعدی
سنہ ستاسی ۸۷ مین اور وہ آخر ہی اون صحابہ کا جو فوت ہوئی ہین کوفہ مین اور سہل بن سعد ساعدی
صحابی مشهور مات سنة ثمان وثمانين وعامر بن واثلة مات سنة
صحابی مشہور ہی فوت ہوئی سنہ اٹھاسی ۸۸ مین اور عامر بن واثلہ فوت ہو سنہ
عشر ومائة على الصحيح وهو آخر من مات من الصحابة قاله مسلم وغيره
ایک سو دس مین صحیح قول پر اور وہ آخر فوت ہوا ہی صحابہ سی ذکر کیا اوسکو مسلم وغیرہ نی
انتهى اب سنا چاہئی کہ یہہ عبارت دو طرح کی ہی ایک تو یہہ ہی وادرك ابو حنيفة اربعة
تمام ہوا کہ پایا ابو حنیفہ نی چار
من الصحابة رضوان الله عليهم وهم انس بن مالك بالبصرة وعبد الله
صحابہ رضوان اللہ علیہم کو اور وہ یہہ ہین انس بن مالک بصرہ مین اور عبد اللہ
بن ابی اوفی بالكوفة وسهل بن سعد الساعدی بالمدينة وابو الطفيل
بن اوفی کوفہ مین اور سہل بن سعد ساعدی مدینہ مین اور ابو الطفیل
عامر بن واثلة بمكة اور دوسری عبارت یہہ ہی ولم يلق احد منهم ولا اخذ عنهم
عامر بن واثلہ مکہ مین کہ نہین ملاقات کی اونی کسی صحابہ کی اور نہ اخذ روایت کیا

جواب تمسک سادس مصنف معیار کا

واصحابه يقولون انه لقى جماعة من الصحابة ولم يثبت ذلك عند اهل النقل بر قول

اور اصحاب اونکی کہتی ہین کہ ملاقات کی جماعت صحابہ کے اور نہین ثابت ہے نزدیک اہل نقل کے

اوسکا لم يلق احد امنهم نہین ہی نص صریح نفی رؤیت مین بلکہ محتمل ہی نفی رؤیت اور نفی ملاقات کا

جیسا کہ گذرا عبارت تذکرہ الموضوعات کی جواب مین پس نہین رہی یہہ عبارت قابل استدلال کے

لانه اذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال لاجل الاشتراك باوجود اسکی کہ کہتی ہین ہم

اسواسطے کہ جبکہ آجاتا ہی کلام مین احتمال کی وجہ سے تو ساقط ہوجاتا ہے استدلال واسطے اشتراک کے

کہ مراد اس سے نفی ملاقات کی ہی نہ نفی رؤیت کی بدلیل اس پہلی عبارت کی یعنی بدلیل حصر کرنے

ادراک امام کو چار صحابہ مین کیونکہ صحابہ باعتبار سن امام کی سوای ان چار صحابہ کی اور بہی بہت تہے

بالاتفاق چنانکہ مقداد بن معدیکرب کہ وہ صحابی مشہور ہے فوت ہوا سنہ ۸۷ مین اور ابوامامہ

باہلی کہ وہ صحابی مشہور ہے فوت ہوا سنہ ۸۶ چہاسی مین اور عمرو بن حریث کہ وہ صحابی صغیر ہے

فوت ہوا سنہ ۸۵ پچاسی مین اور عبداللہ بن بسر کہ وہ صحابی صغیر ہی فوت ہوا سنہ ۸۸ اٹہاسی یا

سنہ ۹۶ چہانوی مین یہ لوگ صحابی ہین مروی عنہم بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد

اور نسائی اور ابن ماجہ کی صحاح مین اور بسر بن ارطاہ کہ وہ صحابی ہی فوت ہوا سنہ ۸۶ چہاسی

مین اور مروی عنہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی کا ہی اور عبداللہ بن الحارث بن جزء کہ وہ صحابی

ہی فوت ہوا سنہ ۸۵ پچاسی یا سنہ ۸۶ چہاسی یا سنہ ۸۷ یا سنہ ۸۸ اٹہاسی مین اور مروی عنہ

ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کا ہے اور عتبہ ابن عبد السلمی کہ وہ صحابی مشہور ہے فوت ہوا

سنہ ۸۷ مین بلکہ سنہ ۹۰ نوہ مین اور مروی عنہ ابوداؤد اور ابن ماجہ کا ہی اور سوا ان کے

اور بہی ہین جیسا کہ کتب اسماء رجال مین مذکور ہی پس حصر کرنا ابن خلکان کا ادراک امام کو چار

صحابہ مین دلیل ہے اسپر کہ رؤیت امام کے ثابت ہے ان چار صحابہ کے کیونکہ قول صحیح

یہہ ہی کہ نہ اقل کا اور نہ اکثر کا جیسا کہ تصریح کی اسکے ابن حجر مکی نے

حيث قال وادرك ابوحنيفة اربعة من الصحابة وقيل اقل وقيل اكثر

کہ پایا ابوحنیفہ نے چار صحابہ کو اور کہا گیا کہ کم کو چار سے اور کہا گیا کہ اکثر کو چار سے

وقيل لم يلق احدا منهم انما ادرك بالسن والصحيح هو الاول انتهى وكلام

اور کہا گیا کہ نہیں دیکھا کسی صحابی کو سوای اسکی نہین کہ پایا ہی اونکا زمانہ لیکن صحیح قول اول ہی تمام ہوا

ابن حجر عسقلانی کا بھی اسیپر دال ہی جیسا اوپر گذرا **قال** مصنف المعيار اقول قوله

کہا مصنف معیار نے کہ کہتا ہون مین کہ قول ابن خلکان کا

ادرك ابو حنيفة اربعة من الصحابة معناه انه ادرك زمانهم كما صرح به ابن طاهر

کہ پایا ابو حنیفہ نے چار صحابہ کو معنی اسکی یہہ ہین کہ پایا ابو حنیفہ نے اونکا زمانہ جیسا تصریح کی اسکی ابن طاہر نے

والا فلا معنى لما قال بعده ولم يلق احدا منهم انتهى **اقول** قوله كما صرح

والا تو ہوگی معنی اس قول ولم یلق احدا منہم کے تمام ہوا کہتا ہون مین کہ قول اوسکا جیسا تصریح کیا ہے

به ابن طاهر هذا كذب كما هو عادته فانه لم يقل معناه انه ادرك زمانهم ولا انه

اسکے ابن طاہر نے یہہ کذب ہے جیسا کہ اوسکے عادت قدیمانہ ہے کیونکہ ابن طاہر نے نہین کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ پایا ابو حنیفہ نے

ادرك زمان الصحابة قوله والا فلا معنى لما قال بعده ولم يلق احدا

پایا ابو حنیفہ نی زمانہ صحابہ کو قول اوس کا والا فلا لما قال بعدہ لم یلق احدا

منهم لو قال والا فلا معنى لقوله ولم يلق احدا منهم لكان صوابا قوله والا

منہم اگر کہتا مصنف معیار والا فلا معنی لقولہ ولم یلق احدا منہم البتہ ہوتا صواب پر او قول اوسکا والا

فلا هذا غلط محض لان الدارقطني وهو من ائمة الحديث والنقل قال لم يلق

فلا یہہ کہنا اوسکا غلط محض ہی کیونکہ دارقطنی نے کہ وہ ائمہ حدیث اور نقل کے سے ہے کہا کہ لم یلق

ابو حنيفة احدا من الصحابة انما راى انسا بعينه فالمعنى مستقيم عند من له

ابو حنیفہ احدا من الصحابة انما رای انس بعینہ پس معنی ہوی مستقیم نزدیک صاحب

عقل سليم **فلما فرغ مصنف المعيار** من المغالطة والسرقة

عقل سلیم کے پس جبکہ فراغت پائی مصنف معیار نے مغالطہ دینے اور سرقہ کرنے سے

اراد ان يغر الناس بوجه آخر بان ابا حنيفة رقيق الاصل لاحر الاصل

تو ارادہ کیا یہہ کہ تعریض دلای لوگون کو ساتھہ وجہ اور کے بایں طور کہ ابو حنیفہ رقیق الاصل ہے نہ حر الاصل

وبان القصة المشہورة بین المشرق والمغرب من ان علیا رضی اللہ تعالی
اور باینطور کہ قصہ جو مشہور معروف ہی شرق اور غرب مین کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نی
عنہ دعا لابی حنیفة رضی اللہ عنہ بالبرکة باطلة فقال اور شیخ
دعا کی واسطی ابو حنیفہ کی برکت کی باطل ہی پس کہا
ابن طاہر مجمع البحار مین فرماتی ہین ابو حنیفة النعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ
کہ ابو حنیفہ یعنی نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ
الامام الکوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبة وھو من رھط حمزة الزیات وکان
امام ہی کوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کا اور وہ ہی گروہ حمزہ زیات کی سی اور تہا ابو حنیفہ
خزازا یبیع الخز وکان جدہ من اہل کابل او بابل مملوکا لبنی تیم اللہ
خزاز یعنی خز فروخت کرتا تہا خز کی اور تہی جد اوسکی اہل کابل سی یا بابل سی مملوک تہا بنی تیم اللہ کا
فاعتقہ وقال اسمٰعیل بن حماد بن ابی حنیفة نحن من ابناء
پس ازاد کیا او نہی اوسکو اور کہا اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ نی کہ ہم ابناء
فارس من الاحرار ما وقع علینا رق ولد جدی سنة ثمانین ذھب بہ
فارس سی احرار مین نہین واقع ہوئی رق ہمپر پیدا ہوا دادا میرا سنہ اسی مین گیا وہ
الی علی وھو صغیر فدعا لہ بالبرکة فیہ وفی ذریتہ انتھی اقول نقل الشیخ
حضرت علی کی طرف اس حال مین کہ وہ لڑکا تہا پس دعا کی حضرت علی نی اوسکی لئی اور اوسکی ذریت مین برکت کی تمام ہوا
مقولة اسمٰعیل بن حماد بن ابی حنیفة تعریض علیہ وتنبیہ علی کذبہ بناء
مقولہ اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ کو تعریض ہی اوسپر اور تنبیہ اوسکی کذب پر
علی التحقیق فانہ متضمنة علی حریة اصلہ والمحقق الرق کما صرح بہ
بنا بر تحقیق کی کیونکہ وہ مقولہ متضمن ہی حریت اصل ابو حنیفہ کو اور حالانکہ قول محقق یہہ ہی کہ وہ رقیق الاصل
الشیخ انفا والحافظ ابن حجر فی التقریب والنووی فی التھذیب وابن خلکان فی
شیخ ابن طاہر نی ابہی اور حافظ ابن حجر نی تقریب مین اور نووی نی تہذیب الاسماء مین اور ابن خلکان نی

وفیۃ

وافيات الاعيان وغيرهم انتهى اقول قال الامام النووي في شرح مسلم في باب قتل
وافيات الاعيان مين اور سوا اوسكي نى كهتا هون مين كه كها امام نووى نى شرح مسلم كى باب قتل

كعب بن الاشرف التعريض ان ياتى بكلام باطنه صحيح ويفهم منه المخاطب غير ذلك
كعب بن اشرف مين كه تعريض لانا كلام كا ايسى وجه پر كه باطن اوسكا صحيح هو اور سمجهى اوس سى مخاطب سوا اوسكى

انتهى فكان قوله تعريض عليه غير مستقيم ومع هذا كان عليه ان يقول
پس هوا قول اوسكا تعريض عليه غير مستقيم باوجود اسكى تها واجب مصنف معيار پر يهه كه كهتا

فانها متضمنة بدل فانه متضمنة وحرية الاصل بدل على حرية الاصل فاذا عرف ذلك
لفظ فانها متضمنة كو بدله فانه متضمنة كى اور كهتا حرية الاصل كو بدله على حرية الاصل كى يعنى بغير لفظ على كى پس جبكه معلوم هوا

فنقول قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرمى رجل رجلا بالفسوق ولا يرميه
تو كهتى هين هم كه فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى كه نهين گالى نكالتا هى كوئى شخص كسى شخص كو ساتهه فسق كى

بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك رواه البخاري ذكره في المشكوة
ساتهه كفر كى مگر عود كرتى هى وه گالى اوسپر اگر نهين هى صاحب اوسكا ايسا روايت كيا اسكو بخارى نى ذكر كيا اسكو مشكوة مين

باب حفظ اللسان فلهذا كان مصنف المعيار من ذلك القبيل فانه ادعى تصريح هؤلاء
باب حفظ لسان مين لهذا هوا مصنف معيار اس قبيل سى كيونكه دعوى كيا مصنف معيار نى تصريح ان

الاربعة الشيخ محمد بن طاهر والامام النووي والحافظ بن حجر العسقلاني وابن
چار شخصون كى يعنى شيخ محمد بن طاهر اور امام نووى اور حافظ بن حجر عسقلانى اور ابن

خلكان بان المحقق الرق حاشا لله عن ذلك فانه لم يقل به احد منهم
خلكان كى باينطور كه قول محقق يهه هى كه ابو حنيفه رقيق الاصل هى پاكى هى الله كو اس نسبت كرنى سى طرف ان اكابر كى نهين

انما نقل هؤلاء العلماء الكرام قولين في كتبهم المذكورة من غير التصريح
سوا اسكى نهين كه نقل كيا ان علماء كرام نى دونو قولون كو اپنى كتب مذكوره مين بغير تصريح كى

بان المحقق الرق او الحرية فقال الشيخ محمد بن طاهر في خاتمة مجمع البحار في
كه محقق رق هى يا حريت هى پس كها شيخ محمد بن طاهر نى بيچ خاتمه مجمع البحار كى

نوع ضبط بعض الصحابة والتابعين وتبعهم ابو حنيفة النعمان بن ثابت
نوع ضبط بعض الصحابة والتابعين وتبعهم مین کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت
بن زوطی بن ماه الامام الكوفی مولی بنی تیم الله بن ثعلبة وهو من رهط
بن زوطی بن ماه امام کوفی مولی بنی تیم الله بن ثعلبہ کا اور وہ گروہ
حمزة الزيات وكان خزازا يبيع الخز وكان جده من اهل كابل و بابل مملوكا
حمزہ زیات سی ہی اور تہا ابو حنیفہ خزاز یعنی تجارت کنندہ خز کا اور تہا جد اوسکا اہل کابل سی یا بابل سی مملوک
لبني تيم الله فاعتقه وقال اسمٰعيل بن حماد بن ابي حنيفة نحن من ابناء فارس
بنی تیم اللہ کا پہر آزاد کیا اوسنی اوسکو کہا اسمٰعیل بن حماد بن ابی حنیفہ نے کہ ہم ابناء فارس سی ہین
من الاحرار ما وقع علينا رق ولد جدي سنة ثمانين وذهب به الى علي وهو صغير
احرار ہین واقع ہوئی ہمپر رق پیدا ہوا دادا میرا سنہ اسی مین گیا وہ طرف حضرت علی کے حالت صغر سن مین
فدعا بالبركة فيه وفي ذريته ومات ببغداد سنة خمسين ومائة على الاصح
پس دعا کی حضرت علی نے برکت کی اوسمین اور اوسکی ذریت مین اور فوت ہوا بغداد مین سنہ ۱۵۰ ایک سو پچاس مین صحیح قول پر
انتهى وقال النووي في التهذيب قال الشيخ ابو اسحاق في الطبقات النعمان بن
تمام ہوا اور کہا نووی نے تہذیب مین کہ کہا شیخ ابو اسحاق نے طبقات مین کہ نعمان بن
الثابت بن زوطى بن ماه مولى بني تيم الله بن ثعلبة ولد سنة ثمانين من
ثابت بن زوطی بن ماه مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ پیدا ہوا ہی سنہ ۸۰ مین
من الهجرة وتوفي ببغداد سنة خمسين ومائة وهو ابن سبعين واخذ الفقه
ہجرت نبی صلعم سے اور فوت ہوا ہی بغداد مین سنہ ۱۵۰ ایک سو پچاس مین اور عمر اوسکی ستر ۷۰ برس کی اور اخذ کیا علم فقہ کو
الى ان قال روى الخطيب باسناده عن اسمٰعيل بن حماد بن النعمان بن ثابت
یہان تک کہ کہا روایت کی ہی خطیب نے اپنے اسناد سے اسمٰعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت
بن النعمان بن المرزبان نحن من ابناء فارس الاحرار والله ما وقع علينا رق قط
بن نعمان بن مرزبان سے کہ ہم ابناء فارس الاحرار سی ہین قسم اللہ کی نہین واقع ہوا ہمپر رق کبہی

نقل عبارت نووی

ولد جدی سنة ثمانین وذهب ثابت الی علی بن ابی طالب رضی الله عنه وهو

پیدا ہوا دادا میرا سنہ اسّی مین اور گیا ثابت حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے طرف اور وہ

صغیر فدعا له بالبرکة وفی ذریته ونحن نرجوا من الله تعالی ان یکون

صغیر سن تہا پس دعا کی حضرت علی نے برکت کی اوسکی لئی اور اوسکی ذریت مین اور ہم امیدوار ہین اللہ تعالے سے یہہ کہ ہو

قد استجاب ذلک من علی بن ابی طالب رضی الله عنه فینا وباسناده عن

مقبول اور مستجاب دعا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے ہم مین اور اپنی اسناد سے

عبد الله بن عمرو الخ وقال ابن حجر العسقلانی فی التقریب النعمان بن ثابت

عبد اللہ بن عمرو سے الخ اور کہا ابن حجر عسقلانی نے تقریب مین کہ نعمان بن ثابت

الکوفی ابو حنیفة الامام یقال من فارس ویقال مولی بنی تیم الله فقیه

کوفی ابو حنیفہ امام کہا گیا ہے کہ ابناء فارس سی ہی اور کہا گیا مولی بنی تیم اللہ کا ہے فقیہ

مشهور من السادسة انتهی وقال ابن خلکان فی تاریخه المذکور

مشہور معروف ہی اور طبقہ سادسہ سی ہی تمام ہوا اور کہا ابن خلکان نی اپنی تاریخ مذکور مین

وعن الخطیب ان حفید ابی حنیفة قال انا اسماعیل بن حماد بن النعمان

کہ مروی ہی خطیب سے کہ حفید ابو حنیفہ کے نے کہا کہ خبر دی ہمکو اسماعیل بن حماد بن النعمان

بن ثابت بن النعمان بن المرزبان من ابناء فارس من الاحرار والله ما

بن ثابت بن النعمان بن مرزبان نی کہ ہم ابناء فارس سی ہین جو احرار ہین قسم اللہ کی ہنین

وقع علینا رق قط ولد جدی ابو حنیفة سنة ثمانین وذهب ثابت

واقع ہوئی ہمپر رق کبھی پیدا ہوا دادا میرا ابو حنیفہ سن اسّی مین اور گیا ثابت

الی علی بن ابی طالب رض وهو صغیر فدعا له بالبرکة فیه وفی ذریته ونحن

طرف حضرت علی بن ابی طالب رض کی اس حال مین کہ وہ لڑکا تہا پس دعا کی اوسکی لئی برکت کے اوس مین اور اوسکی ذریت مین اور ہم

نرجوان یکون الله تعالی قد استجاب لعلی فینا والنعمان بن المرزبان ابو ثابت

امیدوار ہین اس امر کی کہ اللہ تعالی نی قبول کی دعا حضرت علی کی ہم مین اور نعمان بن مرزبان باپ ثابت کا

نقل عبارت ابن حجر

نقل عبارت ابن خلکان

هوالذی اهدی لعلی الفالوذج فی یوم مهرجان فقال علی مهرجونا کل یوم هکذا
وہ شخص ہی کہ تحفہ کیا حضرت علی کو فالودہ دن نوروز کی پس فرمایا حضرت علی نی فالودہ دی ہمکو ہر روز ایسیطرح

انتھی ذکرہ الشامی فی شرح الدر المختار وقولہ النعمان بن المرزبان ابو ثابت ھو
تمام ہوا ذکر کیا اوسکو شامی نی شرح در المختار مین اور قول اوسکا نعمان بن مرزبان یعنی باپ ثابت کا وہ

الذی اھدی الخ اشارۃ الی ان القول بالرق لا اعتبار لہ فاحفظ وتامل فان اللہ غالب
شخص ہی کہ تحفہ دیا الخ اشارہ ہی اس طرف کہ قول رق ہونیکا غیر معتبر ہی محفوظ رکہہ اور تامل کر کیونکہ اللہ غالب ہی

علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون فھذہ عبارۃ ھؤلاء العلماء الابرار فانظروا
اوپر حکم اپنی کی لیکن لوگ نہین جانتی پس یہہ عبارت ان علماء نیکو کار کی ہی پس دیکہو

یا اولی الابصار این التصریح بان المحقق الرق بل نقلوا قولین فقط بل
ای صاحبان بصیرت کہان ہی تصریح ان عبارات مین کہ قول محقق رق ہی بلکہ نقل کیا ان علماء نی دو قولونکو

اشار ابن خلکان الی ضعف قول الرق مع ان التطبیق ممکن بان قول سماعیل
اشارہ کیا ابن خلکان نی طرف ضعف قول رق کی مع ذلک تطبیق ممکن ہی بایںطور کہ قول اسماعیل

بن حماد بن ابی حنیفۃ نحن من ابناء فارس من الاحرار واللہ ما وقع علینا رق فقط
بن حماد بن ابو حنیفہ کا کہ ہم ابناء فارس سی ہین جو احرار ہین قسم اللہ کی کہ نہین واقع ہوا ہمپر رق کبہی

باعتبار جدہ الصحیح وھو من اھل بابل قال النووی فی التھذیب قال
باعتبار جد صحیح کی ہی اور وہ جد صحیح اوسکی بابل سی تہی کہا نووی نی تہذیب مین کہ کہا

ابو عبد الرحمن المقری کان ابو حنیفۃ من بابل انتھی واسمہ عبد اللہ
ابو عبد الرحمن مقری نی کہ تہا ابو حنیفہ بابل سی تمام ہوا اور نام عبد الرحمن کا عبد اللہ ہی

قال فی التقریب عبد اللہ بن یزید ابو عبد الرحمن المقری ثقۃ فاضل من التاسعۃ
کہا تقریب مین کہ عبد اللہ بن یزید ابو عبد الرحمان مقری مروی عنہ صحاح ستہ کا ہی اور ثقہ اور فاضل ہی

مات سنۃ ثلث عشرۃ بعد المائتین وھو من کبار شیوخ البخاری انتھی
فوت ہوا سنہ دو سو تیرہ مین اور وہ کبار شیوخ بخاری کی سی ہی تمام ہوا

وقول من قال لرق باعتبار جدة الفاسدة وهو ان وطی بن ماه وکان من کابل قال

اور قول اوس شخص کا جو قایل ہی ساتھ رق کی وہ باعتبار اونکی جدہ فاسدہ کی ہی اور لیکن وطی بن ماہ ہی اور تھا وہ کابل سی کہا

النووی فی التهذيب وكان وطى مملوكا لبنی تیم الله بن ثعلبة فاعتقه فاما زوطى

نووی نی تہذیب میں کہ تھا وطی مملوک بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کا پس آزاد کیا اونہی اوسکو اپیر زوطے

فانه من اهل كابل انتهى فحصل مما ذكرنا ان ابا حنيفة باعتبار جدة الصحيح من اهل بابل

وہ اہل کابل سی ہی تمام ہوا پس حاصل ہوا ما ذکرہ سے کہ ابو حنیفہ باعتبار جد صحیح کے اہل بابل سے ہے

وباعتبار جدة الفاسد من اهل كابل والرقية من جانب الام ليس بعيب كام اسماعيل

اور باعتبار جد فاسد کے اہل کابل سے اور رقیت جانب ماں کے سے نہیں عیب جیسا کہ ماں حضرت اسمٰعیل

عليه السلام فان سلم ذلك فبها والا فقول عبد الرحمن المقرى مقدم على قول

علیہ السلام کے پس اگر مسلم کی جاوی یہہ تطبیق تو بہتر ہے والا قول عبد الرحمان مقری کا مقدم ہوگا قول

غيره لانه من تلامذ ابی حنيفة واصحابه ولا شك ان صاحب البيت ادرى بما فيه من

غیر کی اسواسطے کہ وہ شاگردان ابو حنیفہ کے سے ہے اور اونکی اصحاب میں سے بھی اور نہیں شک اس میں کہ صاحب بیت کا

غيره مع ذلك فانه كان من اعلى المراتب بعد الصحابة عند اهل الحديث وروى عنه

نسبت غیر کے باوجود یکہ وہ اعلے مرتبہ والون سے ہے بعد صحابہ کے نزدیک اہل حدیث کے اور مروی ہے عنہ

اصحاب الصحاح الستة كلهم فلا يكون معارضا له ما لم يكن مثله ولم يوجد بعد

اصحاب صحاح ستہ کا ہے پس نہو گا کوئی معارض اوسکا جبتک نہو مثل اوسکا اور حال یہہ ہے کہ نہیں پایا گیا

قال مصنف المعيار ومشتملة على ان الامام ابا حنيفة جد اسماعيل ذهب به

کہا مصنف معیار نے اور مقولہ اسماعیل کا مشتمل ہی اسپر کہ امام ابو حنیفہ جد اسماعیل کا گیا

الى على رضى الله تعالى عنه فدعا له بالبركة وهو خلاف التحقيق عند هولاء الا

طرف حضرت علے رضی اللہ تعالے عنہ کے پس دعا کی اوسکے لئے برکت کی اور یہہ خلاف تحقیق کے ہے نزدیک ان علما اعلام کے

وغيرهم من كافة المسلمين بل هو لم يقل به احد من الجهلاء فما ظنك بالعلماء

اور اور سب مسلمانون کے بلکہ وہ قول نہیں قائل ہوا اوسکا کوئی شخص جہلا سے پس کیا ظن ہے تیرا ساتھ علما کے

لان علیا رض مات قبل ولادة الامام باربعین سنة کما صرح به العسقلانی فی

اسواسطی کہ علی رض فوت ہوا قبل ولادت امام کے چالیس برس جیسا کہ تصریح کے ہے اسکے عسقلانی نے

التقریب وغیرهم انتهی اقول قوله ومشتملة عطف علی قوله متضمنة وکان علیه

تقریب مین اور اونکی غیرون نی تمام ہوا کہتا ہون مین قول وسکا ومشتملة عطف ہے اوپر قول اوسکے متضمنة کے اور

ان یقول بل هو مما لم یقل به احد بدل بل هو لم یقل به احد ولان علیا مات قبل

یہہ کہ کہتا بل ہو مما لم یقل بہ احد کو مکان بل ہو لم یقل بہ احد کے اور کہتا لان علیا مات قبل

ولادة الامام اربعین سنة بدل لان علیا رضی الله عنه مات قبل ولادة الامام

ولادة الامام اربعین سنة کو مکان لان علیا رضی اللہ عنہ مات قبل ولادة الامام

باربعین سنة وکما صرح به العسقلانی وغیره بدل کما صرح به العسقلانی

باربعین سنة کے اور کہتا کما صرح به العسقلانی وغیرہ کو مکان کما صرح به العسقلانی

وغیرهم فاذا عرفت ذلك فنقول ان رسول الله قد صدق حیث قال حبك الشئ

وغیرہم کے پس جبکہ معلوم ہوا اسباب وغیر سنا سمجھا کلام مصنف معیار کا پس کہتا ہون کہ رسول اللہ نے سچ فرمایا جبکہ فرمایا کہ حب تیری کسی شے کی

یعمی ویصم فانه قد عمی ولم یسمع ما کان فی کتب هؤلاء العلماء الاعلام وغیرهم

اندہا اور بہرا کر دیتی ہے کیونکہ اوس مصنف معیار نے نہ دیکھا اور نہ سنا جو کہ ہے کتب ان علماء اعلام وغیرہم

رضی الله عنهم فانه قال الامام النووی فی تهذیب الاسماء روی الخطیب باسناده

رضی اللہ عنہم مین کیونکہ کہا امام نووی نی تہذیب الاسماء مین کہ روایت کی خطیب نے اپنی اسناد سے

امام نووی

نا اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان من ابناء فارس الاحرار

کہ خبر دی ہمکو اسمعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان نے کہ ہم ابناء فارس احرار سے ہین

والله ما وقع علینا رق قط ولد جدی سنة ثمانین وذهب ثابت الی علی بن ابی طالب

قسم اللہ کی نہین واقع ہوی ہمپر رق کبھی پیدا ہوا دادا میرا سن اسی مین اور گیا ثابت طرف حضرت علی بن ابی طالب

رضی الله تعالی عنه وهو صغیر فدعا له بالبرکة وفی ذریته ونحن نرجو من الله تعالی

رضی اللہ تعالی عنہ کی اس حال مین کہ وہ لڑکا تہا پس دعا کی انکی برکت کی اور اوسکی ذریت مین اور ہم امید رکہتی ہین اللہ تعالی سے

ان یکون قد استجاب ذلک من علی بن ابی طالب فینا انتہی قال ابن خلکان فی تاریخہ

کہ مستجاب ہوئی دعا حضرت علی بن ابی طالب کی ہم میں. تمام ہوا اور کہا ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں

عن الخطیب ان حفید ابی حنیفة قال انا اسمٰعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن

کہ مروی ہے خطیب سے کہ نواسے ابو حنیفہ کے نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن

النعمان بن المرزبان من ابناء فارس من الاحرار واللہ ما وقع علینا رق قط

نعمان بن مرزبان نے کہ ہم ابنا فارس سے جو احرار میں قسم ہے اللہ کی نہیں واقع ہوئی ہمپر رق کبھی

ولد جدی ابو حنیفة سنة ثمانین وذہب ثابت الی علی بن ابی طالب رضی اللہ

پیدا ہوا دادا میرا ابو حنیفہ سنہ اسی میں اور گیا ثابت طرف علی بن ابی طالب رضی اللہ

عنہ وہو صغیر فدعا لہ بالبرکة فیہ وفی ذریتہ ونحن نرجو ان یکون اللہ تعالیٰ

عنہ کی اس حال میں کہ وہ صغیر تہا دعا کی اوسکی لئے برکت کے اوسمیں اور اوسکی ذریت میں اور ہم امیدوار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

قد استجاب لعلی فینا والنعمان بن المرزبان ابو ثابت ہو الذی اہدی لعلی رض

قبول کی دعا حضرت علی کی ہم میں اور نعمان بن مرزبان جو باپ ثابت کا ہے وہ شخص ہے کہ تحفہ دیا حضرت علی رضی

الفالوذج فی یوم مہرجان فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہرجونا فی کل یوم ہکذا

فالودہ کا دن نوروز کے پس فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہرون دیا کرو فالودہ اسی طرح

انتہی ذکرہ الشامی فی شرح الدر المختار وقال الطحطاوی قولہ وقد ثبت اہ قال فی

تمام ہوا ذکر کیا اسکو شامی نے شرح در المختار میں اور کہا طحطاوی نے قول اوسکا وقد ثبت الخ کہا

تبییض الصحیفة قال الخطیب فی تاریخہ انبانا القاضی ابو عبد اللہ الحسین

تبییض الصحیفہ میں کہ کہا خطیب نے اپنے تاریخ میں خبر دی ہمکو قاضی ابو عبد اللہ حسین

بن علی الصیمری انبانا عمر بن ابراہیم المقری حدثنا مکرم بن احمد القاضی

بن علی صیمری نے کہ خبر دے ہمکو عمر بن ابراہیم لمقری نے کہ حدیث کہی ہمکو مکرم بن احمد قاضی نے

ثنا احمد بن عبید اللہ بن شاذان المروزی حدثنی ابی عن جدی سمعت ابی

کہ حدیث کہی ہمکو احمد بن عبید اللہ بن شاذان مروزی نے کہ حدیث کہی مجکو باپ میرے نے اوسنے جد میرے سے کہ سنا میں نے

بن حماد بن ابی حنیفة یقول انبانا حماد بن النعمان بن ثابت بن النعمان

بن حماد بن ابو حنیفہ کو کہ کہتا تہا کہ خبر دی ہمکو حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان

بن المرزبان من ابناء فارس الاحرار واللہ ما وقع علینا رق قط ولد جدی سنة

بن مرزبان نے کہ ہم ابناء فارس احرار سے ہین قسم ہے اللہ کی ہمین واقع ہوئی ہم پر کبھی پیدا ہوا دادا میرا سنہ

ثمانین وذھب ثابت جدی الی علی بن ابی طالب رض وھو صغیر فدعا لہ بالبرکة فیہ

اسّی مین اور گیا ثابت دادا میرا طرف حضرت علی ابن ابی طالب رض کے اس حال مین کہ وہ صغیر سن تہا پس دعا کی اوسکی لئے برکت کے

وفی ذریتہ ونحن نرجو من اللہ تعالی ان یکون قد استجاب ذلک لعلی بن ابی طالب رض

اور اوسکی ذریت مین اور ہم امید رکہتی ہین اللہ تعالے سے کہ تحقیق قبول کی دعا حضرت علی بن ابی طالب رض کے

فینا وقال ابن حجر فی القلائد قال اسمٰعیل بن حماد بن ابی حنیفة ذھب والد ثابت

ہم مین اور کہا ابن حجر نے قلاید مین کہ کہا اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ نے کہ لیگیا والد ثابت کا

جد ابی حنیفة بابنہ ثابت الی علی بن ابی طالب فی اھدی الیہ الفالوذج فی یوم النیروز

جو جد ابو حنیفہ ہے اپنی بیٹی ثابت کو طرف حضرت علی بن ابی طالب کے اور تحفہ دیا اوسکو فالودہ کا دن نوروز کے

فدعا لثابت بالبرکة فیہ وفی ذریتہ انتھی وقال فی الدر المختار وقد ثبت ان ثابتا والد

پس دعا کی واسطے ثابت کے برکت کے اوسمین اور اوسکی ذریت مین تمام ہوا اور کہا در مختار مین تحقیق ثابت ہوا کہ ثابت والد

الامام ادرک الامام علی بن ابی طالب رض فدعا لہ ولذریتہ بالبرکة انتھی وقال صاحب

امام کے نے پایا امام حضرت علی بن ابی طالب رض کو پس دعا کی اوسکی لئے اور اوسکی ذریت کے لئے برکت کے تمام ہوا اور کہا صاحب

المشکوة فی کتاب اسماء رجال الحدیث ذھب ثابت الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وھو

مشکوة نے اپنی کتاب اسماء رجال حدیث مین کہ گیا ثابت طرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اس حال مین کہ وہ

صغیر فدعا لہ بالبرکة فیہ وفی ذریتہ انتھی وقال شاہ عبد العزیز الدھلوی فی تحفة

صغیر سن تہا پس دعا کی اوسکی لئے برکت کے اوسمین اور اوسکے ذریت مین تمام ہوا اور کہا شاہ عبد العزیز دہلوی نے تحفہ

الاثنی عشریة ویدر ابو حنیفہ کہ ثابت نام داشت در صغر سن ہمراہ پدر خود زیارت امیر المومنین

اثنا عشریہ مین کہ باپ ابو حنیفہ کے نے کہ ثابت نام اوسکا تہا صغر سن مین ہمراہ اپنے باپ کے زیارت حضرت علی کے

ابن حجر

صاحب در مختار

صاحب مشکوة

شاہ عبد العزیز

حاصل نموده وحضرت امیر رضی الله تعالی عنه درحق او دعای برکت اولاد

حاصل کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے اوسکے حق مین دعای برکت اولاد کے

فرمود بموجب دعای او ابوحنیفه بوجود آمد انتہی فقد علم مما ذکر ان اصل العبارة

فرمائے موجب دعای حضرت علی کی ابوحنیفہ وجود مین آئے تمام ہوا پس معلوم ہوا ماذکر سے کہ اصل عبارت

هکذا کما نقله هؤلاء الاعلام والفضلاء الکرام فما نقله ابن طاهر فهو خطأ

اس طرح ہی جیسا کہ نقل کیا اوسکو ان علماء اعلام اور فضلاء کرام نے پس جو عبارت کہ نقل کی ابن طاہر نے

وقع فی النقل اما منه او من اصله کما اخطأ مصنف المعیار فی معیاره حیث کتب

کہ واقع ہوئی نقل مین یا تو اوسی ابن طاہر سی یا اصل منقول عنہ اوسکے مین جیسا خطا کی مصنف معیار نے معیار مین حسب

فانه بدل فانها وکتب فی غیرها بدل وغیره کما من قبل الا ان حزب الله هم

لفظ فانہ کو موضع فانہا مین اور لکہا وغیرہم موضع وغیرہ مین جیسا کہ گذرا ابھی خبردار کہ گروہ اللہ کا وہی

الغالبون فلما فرغ مصنف المعیار من تلک الوسوسة اراد ان یوسوس

غالب ہے جبکہ فراغت پائی مصنف معیار نے اس وسوسہ سے تو ارادہ کیا یہہ کہ متردد کرے

فی صدور الناس بوجه اخر فقال چنانچہ صاحب درالمختار نے امام اعظم کی مدح مین

دلون لوگون کو ساتھہ وجہ اور کے پس کہا

کیا کچھہ غلو کیا الی آخرہ کہا کہ عیسے علیہ الصلوۃ والسلام بہی آخر زمان مین امام ہی کے مذہب پر عمل کرینگے حیث قال الی ان

یہان تک

یحکم بمذهبه عیسے علیه الصلوة والسلام انتهی اقول معناه انه اجتهاده فیوافق

حکم کریگا موافق مذہب امام ابوحنیفہ کے عیسی علیہ الصلوۃ والسلام تمام ہوا کہتا ہون مین کہ معنی اس کلام کے یہہ ہین کہ وہ

اجتهاده مذهبه یعنی معنی اسکی یہہ ہین کہ اجتہاد اوسکا موافق پڑیگا مذہب امام اعظم کو تصریح کی ہے

اجتہاد ابوحنیفہ کو اور مذہب اوسکے کو

اسکی تحریر المحققین علامہ حلبی نے جیسا کہا طحطاوی نے شرح درمختار مین وعبارته هکذا قوله الی ان یحکم بمذهبه

یہان تک کہ حکم کریگا موافق اوسکے مذہب کے

اى يستمر ذلك الى ان يحكم قال الحلبي المراد منه اجتهد و يوافق اجتهاده مذهبه

یعنی ہمیشہ رہی گا یہان تک کہ حکم کریگا کہا حلبی نے کہ مراد اس کلام سے یہہ ہے کہ اجتہاد کریگا اور موافق پڑیگا اوسکے مذہب کو

على ان الشافعية يقولون بموافقة اجتهاده للشافعي رضى الله عنه انتهى

علاوہ یہہ ہے کہ شافعیہ کہتی ہین کہ موافق پڑیگا اجتہاد اوسکا مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ کو تمام ہوا

معنی کہ وہ مقلد ہوگا امام ابو حنیفہ کا یا مالک کا یا شافعی یا احمد کا کیونکہ وہ نبی ہی اور مجتہد مطلق ہے اور تقلید کرنا مجتہد کو حرام ہی جیسا کہ اوپر گذرا پس جبکہ معلوم ہوئی معنی قول مذکور کے تو ہم اب کہتی ہین کہ یہ قول کہنا درست ہی یا ہنین پس جواب اسکا یہہ ہی کہ درست ہی واسطی ادلہ مذکورہ کے کہ وہ داعی ہین طرف اس قول کی ہان جو لامذہب ہوا اوسکو یہہ قول کہنا درست ہنین کیونکہ مذہب کے ہنین رکھتا پہر کیونکر کہیگا بلکہ لامذہب لوگ اللہ سے دعا مانگتے ہونگے کہ پہلے مرجائین کیونکہ حضرت عیسے اور مہدی علیہما السلام صاحب مذہب ہونگی اور ساری مسلمان پابند اونکی مذہب کے ہوینگے اوسوقت لامذہبونکی لامذہبی ہرگز نہ چلے گی بلکہ اوسوقت سب لامذہب صاحب مذہب ہوجاوینگے خوشی سے یا جوتے کے خوف سے اوسوقت ممکن نہوگا کہ مصنف معیار یا امثال انکی خلاف مذہب مہدی علیہ السلام کا کرین اور اوسوقت ہرگز یاد نہ آویگا یہہ تمسک پکڑنا کہ اللہ تعالے نے تقلید کسی کے سوائے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے واجب ہنین کی غرض یہہ ہے کہ خلاف مذہب مہدی علیہ السلام کا ہرگز نہ کر سکینگے سب لامذہب مقلد ہو جائینگے خواہ خوشی سے خواہ جوتے کے خوف سے فلما فرغ مصنف المعيار عن تمسكات

پس جبکہ فارغ ہوا مصنف معیار تمسکات

الدعوى من بطلان تابعية الامام و عما من الواهيات المذكورة تكلم فى

دعوی بطلان تابعیت امام کے سے اور فارغ ہوا اوس سے جو گذرا واہیات مذکورہ سے تو کلام کیا

الاحاديث التى يرويها الامام عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

اون احادیث مین کہ روایت کیا اونکو امام نے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بالموضوعية پس بیان اس اجمال کا گوش ہوش سے سنا چاہیے کہ مصنف معیار نے بہتیری ہی

ساتہہ موضوع ہونے ان احادیث کے

ہاتھ پاؤں مارے نفی تابعیت مین مگر الفضلہ و کرمہ تعالی جن جہہ شخصوں یعنی امام نووی اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام یافعی اور سخاوی اور ابن خلکان اور شیخ محمد بن طاہر سے نفی تابعیت مین تمسک کئے تہی وہ لوگ سب کے سب تابعیت امام کے قایل ہین اونہین عبارتون مین جیساکہ اوپر گذرا لیں ثابت ہوئے تابعیت امام کی ساتھ قول ان علما کی یعنی امام نووی اور امام سمعانی اور امام یافعی اور حافظ ذہبی اور حافظ دارقطنی اور حافظ ابوبکر خطیب اور حافظ بن حجر عسقلانی اور علامہ سخاوی اور علامہ ابن حجر مکی اور علامہ بن محمد طاہر صاحب مجمع البحار اور شیخ الاسلام ابو محمد ابن احمد عینی صاحب عمدۃ القاری شرح البخاری اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور ملا علی قاری اور سب علماء معتبرین سے جیساکہ اوپر گذرا اور ہم کوئی شخص معتبر ائمہ سند اور نقل سے منکر رؤیت امام کا نہین پاتی ہان اگر اختلاف ہے تو اخذ روایت مین ہے نہ رؤیت مین اور اصحاب امام صاحب کے قائل اخذ روایت صحابہ سے ہوئی ہین جیساکہ کتب مذکورہ مین مذکور ہے کہ ان اصحابہ یقولون انہ لقی جماعۃ من الصحابۃ واخذ منہم اب رہے یہہ بات کہ حق بجانب کسکے ہے لیکن تحقیق بحسب قاعدہ کے یہہ ہے کہ قائل ہونا اخذ روایت امام کا بعض صحابہ سے قرین صواب کے کیونکہ مثل مشہور ہے اهل البیت ادری بما فیہ من غیرهم پس اسباب مین قول اصحاب ابو حنیفہ کا سند ہوگا نہ غیرون کا و مع ذلک قاعدہ جمیع علماء اور محدثین کا یہہ ہے کہ حدیث ضعیف غیر موضوع معمول بہ ہوتی ہے فضائل اور ترغیب اور ترہیب اور مکارم وغیرہ مین جیساکہ اوپر گذرا اور ہے اگر کوئے محدث ضعیف یا موضوع کہی تو یہہ ضرور نہین ہے کہ سب اسانید اوسکے ضعیف ہون یا موضوع کیونکہ جائز ہے کہ بعضے طرق حدیث کے درست ہون اور بعضے نادرست کما قال فی خاتمۃ مجمع البحار فی فصل تعیین بعض الاحادیث المشتہرۃ

جیساکہ کہا ہے خاتمہ مجمع البحار کے فصل تعیین بعض الاحادیث المشتہرہ مین

الحکم بالوضع ای بعدم الصحۃ بالایجاب الکلی لا ینافی صحۃ بعضها انتہی بہذا منا قب

کہ حکم کرنا ساتھ وضع کے یعنے ساتھ صحت کے ساتھ ایجاب کلے کے نہین منافی صحت بعض کو تمام ہوا

امام اعظم مین یہہ بعض احادیث معمول بہ ہین کیونکہ موضوعیت اونکے غیر ثابت ہے بلکہ دعوی صحت بعض کا کیا گیا ہے چنانچہ علامہ شامی نے شرح درالمختار مین اسکی

تصریح کی ہی اور فرمایا قال بعض الفضلاء قد اطال العلامة طاش کبری فی شرح

کہ کہا بعض فضلاؤ نے کہ دراز کیا علامہ طاش کبری نے بحث کو بیچ بیچ رسالے

النقول الصحیحة فی اثبات سماعه انتہی پس دعوی کرنا مصنف معیار کا موضوعیت ان

نقول صحیحہ کے اثبات سماع ابوحنیفہ انس بن مالک سے تمام ہوا

احادیث کا باطل ہوا کیونکہ جائز ہے کہ یہہ سند اور ہو اور وہ طریق اور ہو باوجود اسکے موضوع کہنا

مصنف معیار کا بہی غلط ہی کیونکہ وہ حدیثیں جنکو مصنف معیار نے موضوع فرمایا ہے ضعیف ہین

نہ موضوع بحسب اصطلاح محدثین کے پس موضوع فرمانا مصنف معیار کا یا تو ناواقفیت اصطلاح

اہل حدیث کے سبب سے ہے یا مغالطہ دینا لوگونکا ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ قال مصنف المعیار

موضوع ہونا ان احادیث کا سنو شیخ ابن طاہر حنفی صاحب مجمع البحار تذکرة الموضوعات مین فرماتے ہین طلب العلم

طلب علم کے

فریضة علی کل مسلم روی عن انس بطرق کلها معلولة واهیة وقال احمد لا یثبت

فرض ہے ہر مسلم پر مروی ہی انس سے ساتہہ طرق کے کہ سب معلول اور واہی ہین اور کہا احمد نے کہ نہین ثابت ہے

فی هذا الباب شیء وکذا قال ابن راهویه وابو علی نیشاپوری والحاکم انتہی اقول قال ابن

اس باب مین کوئی شی اور اسی طرح کہا ابن راہویہ اور ابو علی نیشاپوری اور حاکم نے تمام ہوا کہتا ہون مین کہ کہا ابن

حجر العسقلانی فی صدر التقریب العاشرة من لم یوثق البتة وضعف مع ذلک

حجر عسقلانی نے اول تقریب میں کہ مرتبہ عاشرہ مرتبہ اوس شخص کا ہے کہ توثیق نہ کی گئی ہو اوسکی البتہ تضعیف کی گئی ہو

بقادح والیه الاشارة بمتروک او متروک الحدیث او واهی الحدیث او ساقط

ساتہہ کسی قادح کے اور اسکی طرف اشارہ ہوگا ساتہہ متروک یا متروک الحدیث کے او واہی الحدیث یا ساقط کے

الحادیة عشرة من اتهم بالکذب الثانیة عشر من اطلق علیه الکذب والوضع انتہی

اور گیارہواں مرتبہ اوس شخص کا ہے کہ متہم ہو ساتہہ کذب کے اور بارہواں مرتبہ اوس شخص کا ہے کہ بولا گیا ہو اوسپر لفظ کذب کا

وقال فی نخبة الفکر فی مصطلح اهل الاثر ثم الطعن اما ان یکون بکذب الراوی

اور کہا نخبة الفکر فی مصطلح اہل الاثر یعنی نخبة الفکر مین اصطلاح اہل الحدیث مین پہر طعن یا تو ہوگا ساتہہ کذب راوی کے

او تہمتہ بذلك او فحش غلطه او غفلته او فسقه او وهمه او مخالفته او جهالته

یا ساتھ تہمت راوی کی ساتھ کذب کے یا ساتھ فحش غلطے کے یا ساتھ فحش غفلت کے یا تہمت فسق کے یا ساتھ وہم کے یا تہمت مخالفت کے

او بدعته او سوء حفظه فالاول الموضوع والثانی المتروك والثالث المنكر علی رای وكذا الرابع

یا ساتھ بدعت کی یا ساتھ سوء حفظ کے پس اول قسم موضوع ہی اور ثانی متروک ہے اور ثالث منکر ہے ایک رای پر اور اسی طرح قسم رابع

والخامس ثم الوهم ان اطلع علیه بالقرائن وجمع الطرق فالمعلل انتهی وقال العسقلانی

اور خامس سے بھی منکر ہے پھر وہم اگر اطلاع کی جاوے ساتھ قرائن اور جمع طرق کے تو حدیث معلل ہے تمام ہوا اور کہا عسقلانی نے

فی شرح النخبة فالقسم الاول وهو الطعن بكذب الراوی فی الحدیث النبوی

شرح نخبہ میں پس قسم اول کہ وہ طعن کرنا ہی راوی کا ساتھ کذب کے حدیث نبوی میں وہ

الموضوع الخ والقسم الثانی من اقسام المردود وهو ما یكون بسبب تهمة الراوی

مسمی بموضوع ہی الخ اور قسم ثانی اقسام مردود سے جو ہے بسبب تہمت راوے کے

بالكذب وهو المتروك وجعله قسما مستقلا وسماه متروكا لان اتهام الراوی

ساتھ کذب کے وہ سمے بہ متروک ہے اور کیا اسکو مصنف نے قسم مستقل اور نام رکھا اوسکا متروک اسواسطے کہ تہمت راوی

بالكذب مع تفرده لا یسوغ الحكم بالوضع انتهی وقال الشیخ عبد الحق الدهلوی

کذب کے ساتھ باوجود تفرد ہونی کی نہیں مجوز ہے حکم بالوضع کو تمام ہوا اور فرمایا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے

فی مصطلحات علم الحدیث فصل اما العدالة فوجوه الطعن المتعلقة

مصطلحات علم حدیث میں فصل اما عدالت پس وجوہ طعن کے جو متعلق ہیں

بها خمس الاول بالكذب والثانی باتهامه بالكذب والثالث بالفسق والرابع

ساتھ اس عدالت کے پانچ ہین طعن اول بالکذب ہی اور طعن ثانی اتہام بالکذب ہے اور طعن ثالث فسق ہی اور طعن رابع

بالجهالة والخامس بالبدعة وحدیث المطعون بالكذب یسمی موضوعا واما

جہالت ہے اور طعن خامس بدعت ہے اور حدیث مطعون بالکذب کے نام اوسکا موضوع ہے اما

اتهام الراوی بالكذب فبان یكون مشهورا بالكذب ومعروفا به فی كلام الناس

اتہام راوی کا بالکذب وہ باین طور ہی کہ وہ مشہور ہو ساتھ کذب کے اور معروف ہو ساتھ اوسکے کلام لوگوں مین

ولم یثبت کذبه فی الحدیث النبوی وفی حکمه روایة ما یخالف قواعد معلومة ضروریة

اور نہ ثابت ہوا ہو کذب اوسکا حدیث نبوی مین اور اسکی حکم مین وہ روایت ہے جو مخالف ہو قواعد معلومہ ضروریہ

فی الشرع کذا قیل ویسمی هذا القسم متروکا کما یقال حدیثه متروک و

فی الشرع کو ایسا کہا گیا اور نام اس قسم کا متروک ہے جیسا کہ کہی جاتی ہی حدیث اوسکے متروک اور

فلان متروک الحدیث انتهی وقال الامام النووی فی صدر شرح مسلم

فلان متروک الحدیث ہے تمام ہوا اور کہا امام نووی نے اول شرح مسلم مین

والعلة عبارة عن معنی فی الحدیث خفی یقتضی ضعف الحدیث مع ان ظاهره

کہ علت عبارت ہے اون معنی سی جو حدیث مین پوشیدہ ہین مقتضی ہین ضعف حدیث کو باوجودیکہ ظاہر اوسکا

السلامة انتهی پس معلوم ہوا ماذکر سی کہ حدیث کذاب یا وضاع کی تو موضوع ہی نہ باقی

سلامت ہے تمام ہوا

سب اقسام جرح کی کہ وہ اقسام ضعیف کے ہین نہ موضوع کے پس حدیث متہم بہ کی اور حدیث معلل

اور حدیث واہی حدیث ضعیف ہی نہ موضوع کیونکہ یہ الفاظ الفاظ حدیث ضعیف کی ہین نزدیک

اہل حدیث کے نہ موضوع کی بلکہ بعضے طرق اوسکی صحیح ہین چنانچہ اوستی تذکرة الموضوعات مین یہہ عبارت

موجود ہی لیکن مصنف معیار نے سرقہ کو اختیار فرمایا تمام عبارت اوسکی نہ نقل کی جیسا سابق مین

عبارت تہذیب نووی مین اور عبارت ابن طاہر مین سرقہ کو اختیار کیا تمام عبارت نقل نفرمائے

مصنف معیار جیسا کہ ناواقفیت اصطلاح اہل حدیث مین کامل ہی اسی طرح سرقہ مین بھی بی بدل ہی

اور تمام عبارت تذکرة الموضوعات کی یہہ ہی فی المقاصد طلب العلم فریضة علی کل

مقاصد مین ہی کہ طلب علم کے فرض ہے ہر

مسلم روی عن انس بطرق کلها معلولة واهیة وفی الباب عن جماعة من

مسلمان پر مروی ہی انس سی کئی طرق سی جو سب معلول اور واہے ہین اور اس باب مین مروی ہی جماعت

الصحابة وبسط الکلام فی تخریج الاحیاء ومعهذا کما قال البیهقی متنه

صحابہ سی اور خوب بسط ہی چوڑی کی ہی کلام تخریج احیاء العلوم مین معہذا جیسا کہا بیہقی نے متن اسکا

مشہور واسنادہ ضعیف وروی من اوجہ کلہا ضعیفۃ وقال احمد لا یثبت فی ہذا

مشہور اور اسناد اسکے مروی ہی کئی وجوہ سے کہ کل کے کل ضعیف ہین اور کہا احمد نے کہ ہنین ثابت اس

الباب شئ وکذا قال ابن راہویہ وابو علی النیسابوری والحاکم ومثل بہ ابن

باب مین کوئی شئی اور اسی طرح کہا ابن راہویہ اور ابو علی نیساپوری اور حاکم نے اور تمثیل دی ہی ساتہ اسکے ابن

الصلاح للمشہور الذی لیس بصحیح ولکن قال العراقی قد صحح بعض الائمۃ

صلاح نی اوس مشہور کے جو صحیح نہو لیکن کہا عراقی نے کہ تحقیق تصحیح کے ہے بعض ائمہ نے

بعض طرقہ وقال المزنی ان طرقہ تبلغ رتبۃ الحسن انتہی اور فرمایا شیخ

بعض طرق اس حدیث کی اور کہا مزنی نے کہ تحقیق طرق اس حدیث کے پہونچ گئے ہین رتبہ حسن کو تمام ہو

عبد الحق رحمہ اللہ فی صراط المستقیم مین سخاوی در مقاصد حسنہ می گوید منقول از امام احمد است

کہ وی صالح احتجاج است اگرچہ این حدیث باین اسناد ضعیف است ولیکن آنرا شواہد است

از حدیث ابن شاہین از حماد بن سلمہ از قتادہ از انس وگفتہ کہ وی غریب است وگفتہ اند کہ رجال

وی ثقات اند و روایت کردہ شد از مانند است تابعی از انس مثل ابراہیم نخعی و اسحق بن عبد اللہ

و ثابت بنانی و او را طرق متعددہ است وجید لفظ وی این است طلب العلم فریضۃ واجب علی کل

مسلم و بزار گفتہ کہ احسن اسانید وی روایت ابراہیم بن سلام از حماد بن ابی سلیمان از ابراہیم

نخعی از انس است مرفوعا و ابو بکر بن ابی داؤد سجستانی آوردہ او را از ثابت بنانی از انس و گفتہ کہ بدرستی

گفتہ است کہ نیست در یحدیث اسنادی صحیح تر ازین و درین باب از جماعت صحابہ حدیث آمدہ مثل ابی

و جابر و حذیفہ و امام حسین بن علی و سلیمان و سمرۃ و ابن عباس و ابن عمر و ابن مسعود و علی و ابی ایوب

و ابی سعید و ابی ہریرہ و عائشہ و ام ہانی و غیر ایشان و تمثیل کردہ است باین حدیث ابن صلاح مر حدیث

مشہور کہ صحیح نیست و عراقی گفتہ است کہ بعض ائمہ بعض طرق آنرا تصحیح نمودہ اند و بعض گفتہ اند کہ تعدد طرق وی برتبہ حسن رسیدہ انتہی کلام السخاوی ازینجا

معلوم شد کہ بعض طرق این حدیث صحیح است و بعض حسن انتہی کلام الشیخ عبد الحق مختصرا پس ثابت ہوا

بازگرسی کہ یہہ حدیث موضوع ہنین بلکہ صحیح ہے قال مصنف المعیار اور لایا ہی اسکو

ابن جوزی اپنی موضوعات مین کذا فی الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للقاضی محمد شوکانی

و مسلم کردہ است و در تخریج کبیر خود مر احیاء العلوم را و با وجود این بیہقی گفتہ است متن این حدیث مشہور است و اسناد وی ضعیف و روایت کردہ شدہ است از وجوہ متعددہ کہ ہر یکی ازان ضعیف است و

الامام احمد نیز چنین گفتہ است کہ ثابت نشدہ نزد ما درین باب چیزی ۱۲

انتہی **اقول** وارد کرنا ابن جوزی کا اپنی موضوعات مین دلالت نہین کرتا اسپر کہ وہ حدیث
موضوع ہی کیونکہ عادت ابن جوزی کی یہہ ہے کہ احادیث ضعیفہ کو موضوعات مین داخل کر دیتا ہی کما قال السید
الشریف فی اصول الحدیث المتصلۃ بالترمذی وقد صنف ابن الجوزی مجلدات فی الموضوعات قال ابن

کہا ابن

الصلاح اودع فیہا کثیرا من الاحادیث الضعیفۃ مما لا دلیل علی وضعہ وحقہ
صلاح نی کہ وارد کیا ابن جوزی نی موضوعات مین بہت احادیث ضعیفہ کو جو نہین کوئی دلیل اونکی ضعف پر اور حق اونکا
ان یذکر فی الاحادیث الضعیفۃ انتہی بلکہ حسن کو بہی بلکہ صحیح کو بہی وارد کر دیا ہے جیسا تصریح

یہہ تہا کہ ذکر کرتا اونکو احادیث ضعیفہ مین تمام ہوا

کی ہی اکی وشیخ کافی نی فوائد مجموعہ فی احادیث موضوعہ مین قد عد ذلک بعض المصنفین معترضا علی ابن الجوزی

جیسا کہ ابن جوزی

فانہ تساہل فی موضوعاتہ حتی ذکر فیہا ما ہو صحیح فضلا عن الحسن فضلا عن الضعیف انتہی
کہ اوسنے تساہل کیا موضوعات مین حتی کہ ذکر کیا اون موضوعات مین حدیث صحیح کو بہی اور احادیث حسن اور ضعیف
قال مصنف المعیار اور سید امین المشہور بابن العابدین نی رد المحتار حاشیہ در المختار مین کہا ہے وجاء من طرق

کہ آیا ہی کئی طرق سی

کہا مصنف معیار نے

انہ روی عنہ احادیث ثلثۃ لکن قال ائمۃ المحدثین مدارہا علی من اتہمہ الائمۃ
کہ ابو حنیفہ نی روایت کئی ہین انس سی تین احادیث لیکن کہا ائمہ المحدثین نی کہ مدار انکا ایسے شخص پر ہی کہ متہم کیا
بوضع الاحادیث انتہی **اقول** یہہ کلام سید امین شامی کا نہین بلکہ یہہ کلام ابن حجر

ساتہہ وضع احادیث کے تمام ہوا

مکی کا ہی کہ نقل کیا اسکو شامی نی اور تمام عبارت اوسکی یہہ ہی قال ابن حجر قد صح کما قال الذہبی

کہا ابن حجر نے کہ صحیح اور ثابت ہے جیسا کہا ذہبی نے

انہ راہ وہو صغیر وفی روایۃ قال رایتہ مرارا وکان یخضب بالحمرۃ وجاء
کہ ابو حنیفہ نے دیکہا انس کو کس حال مین کہ صغیر سن تہا اور ایک روایت مین کہا کہ دیکہا مینے اوسکو کئی بار اور تہا انس خضاب کرتا

من طرق انه روی عنه احادیث ثلثة لکن قال ائمة المحدثین مدارها علی من اتهمه

کئی طرق سی که ابو حنیفہ نی روایت کی ہی انس سی تین احادیث لیکن کہا ائمہ محدثین نی کہ مدار انکا اوس شخص پر ہے کہ متہم کیا اوسکو

الائمة بوضع الاحادیث انتہے قال بعض الفضلاء و قد اطال العلامة طاش کبری

ائمہ نی ساتھہ وضع احادیث کے تمام ہوا اور کہا بعض فضلا نے کہ لمبی چوڑی کی بحث علامہ طاش کبرا نے

فی سرد النقول الصحیحة فی اثبات سماعه منه انتہے کلام الشامی ثم قال الشامی قوله

بیچ پے درپے کرنے نقول صحیحہ کے اثبات سماع ابو حنیفہ مین انس بن مالک سے تمام ہوا کلام شامی کا پھر کہا شامی نے قول انکا

وابن ابی اوفی هو عبد الله آخر من مات من الصحابة بالکوفة سنة ۸۶ وقیل سنة ۸۷

وابن ابی اوفی وہ عبد اللہ آخر۔ اونکا ہے جو فوت ہوا صحابہ سے کوفہ مین سنہ ۸۶ مین اور کہا گیا سنہ ۸۷ مین

وقیل سنة ۸۸ ذکر سیوطی فی شرح التقریب قال ابن حجر روی عنه الامام هذا الحدیث

اور کہا گیا سنہ ۸۸ مین سیوطی نی ذکر کیا شرح التقریب مین اور کہا ابن حجر نے کہ روایت کی عبد اللہ بن ابی اوفی سے

المتواتر من بنی مسجدا و لو کمفحص قطاة بنی الله له بیتا فی الجنة انتہے کلام الشامی

متواتر کو جو شخص بنا وے مسجد اگرچہ گھونسلی لوی کی برابر ہو تو بنا کرتا ہی اللہ وسکے لئے بیت جنت مین تمام ہوا کلام شامی کا

پس اعتراض کرنا مصنف معیار کا ابن حجر مکی سی نہین ہی مگر واسطی نکتہ کے کہ وہ یہہ ہے کہ ابن حجر مکی

شافعی بہت بڑا شخص ہے اور وہ قائل ہی اس کلام مین تابعیت امام کا اور اخذ روایت کا بھی

اور رد کرنا اوسکا بہت مشکل تھا لہذا اوس سی اعتراض کیا اور کہا قال بعض ملین الحباد و جو

اسکی کہ سید امین بہی قائل ہی ان دونوا امر کا یعنے تابعیت کا اور اخذ روایت کا بھی

حیث قال لکن یؤید ما قاله العینی قاعدة المحدثین ان راوی الاتصال

جبکہ کہا لیکن تائید کرتا ہی قول عینی کو قاعدہ محدثین کا کہ راوی اتصال کا

مقدم علی راوی الارسال والانقطاع لان معه زیادة علم فاحفظ ذلک فانه

مقدم ہے راوی ارسال اور انقطاع پر اسواسطے کہ اسکی ساتھ زیادتی علم کے ہے محفوظ کر اسکو اسلئے کہ وہ

هو المقصود کذا فی عقد اللآلی والمرجان للشیخ اسمعیل العجلونی الجراحی ثم قال البعض

مقصود ہے اسی طرح ہے عقد اللآلی والمرجان شیخ اسمعیل عجلونی جراحی مین پھر کہا بعض

الفضلاء فقد اطال العلامة طاش کبری فی سرد النقول الصحیحۃ فی سماعه
فضلانے کہ لمبی چوڑی کی ہی بحث علامہ طاش کبرا نی بیچ بے در بے کرنے نقول صحیحہ کے سماع ابو حنیفہ مین
منه والمثبت مقدم علی النافی ثم قال قوله وابن ابی اوفی هو عبد الله قال ابن حجر
انس بن مالک سے اور مثبت مقدم ہے نافے پر پہر کہا قول اوسکا وابن ابی اوفی وہ عبد اللہ ہے کہا ابن حجر نے
روی عنه الامام هذا الحدیث المتواتر من بنی لله مسجدا ولو کمفحص قطاة بنی الله
روایت کے ہے اون سی امام ابو حنیفہ نے یہہ حدیث متواتر کہ جو شخص بنا کیگی مسجد اگرچہ مثل خانہ قطاۃ کے ہو تو تیار
له بیتا فی الجنة ثم قال قوله وواثلة مات بالشام سنة خمس او ثلث وستة وثمانین
اوسکی لئی گہر جنت مین پہر کہا قول اوسکا واثلہ فوت ہوا شام مین ۸۵ سنہ پچاسی یا ۸۳ سنہ تراسے یا سنہ چہیاسے
سیوطی وروی الامام عنه حدیثین لا تظهر الشماتة لاخیك فیعافیه الله
سیوطی نے ذکر کیا اور روایت کے امام ابو حنیفہ نے اون سی دو حدیثین نہ خوش ہو برائی اپنی بہائی کے سے پس معاف کر اللہ تعالے
ویبتلیك ودع ما یریبك الی ما لا یریبك والاول رواه الترمذی وحسنه وجد اخر
اور مبتلا کری تجکو اور حدیث چہوڑ جو شک میں ڈالی تجکو رجوع کر اوسکیطرف کہ نہ شک میں ڈالی تجکو حدیث اول روایت کیا اسکو ترمذی نے اور
وحسنه والثانی جاء من روایة جمع من الصحابة وصححه ابن حجر وزاد علی من
اور حسن کہا اور حدیث ثانی آئی ہے روایت جماعت صحابہ کے سے اور صحیح کیا اوسکو ابن حجر نے ذکر کیا اور زیادہ
ذکرهنا ممن روی عنهم الامام فقال منهم سهل بن سعد ووفاته سنة ۸۸
جو مذکور ہوی ہین اور صحابہ کو جن سی روایت کے ہے امام نے پس کہا کہ بعض اونکا سہل بن سعد ہے اور وفات اوسکی ۸۸ سنہ مین ہوئی
ومنهم السائب بن یزید ووفاته سنة ۹۱ ومنهم عبد الله بن بسر ووفاته سنة ۹۶
اور بعض اونکا سائب بن یزید ہے اور وفات اوسکے ۹۱ سنہ مین ہوئی اور بعض اونکا عبد اللہ بن بسر ہے اور وفات اوسکی ۹۶ سنہ مین ہوئی
ومنهم محمود بن الربیع ووفاته سنة ۹۹ انتهی کلام الشامی من غیر انکار
اور بعض اونکا محمود بن ربیع ہے اور وفات اوسکے ۹۹ سنہ مین ہوئی تمام ہوا کلام شامی کا بغیر انکار کے
پس معلوم ہوا ماذکر سے کہ ابن حجر مکے اور شامے ہر دو قائل تابعیت امام ہین
پس جبکہ مستند مصنف معیار کے خود قائل ہوی تو رد کرنے کلام مصنف معیار کے کچہہ حاجت نہ رہی

باوجود اسکی کہتی ہیں ہم لا نسلم انه من الفاظ الوضع کما مر بل انه من الفاظ الحدیث

ہنیں مانتے کہ وہ الفاظ وضع کے سے ہے جیسا کہ گذرا بلکہ وہ الفاظ حدیث

الضعیف والحدیث الضعیف معمول به فی نحو المناقب کما مر مع ذلک ان له طرقا اخر

ضعیف کے سے ہے اور حدیث ضعیف معمول بہ ہے نحو مناقب میں جیسا کہ گذرا باوجود اسکی اسکی کئی طرق اور ہیں

سالمة کما قال بعض الفضلاء قد اطال العلامة طاش کبری فی سرد النقول الصحیحة

سالم اور صحیح جیسا کہ کہا بعض فضلانے کہ تحقیق لنبی چوڑی کی ہے علامہ طاش کبری نے بحث بیچ پے در پے کرنے نقول صحیحہ کے

فی اثبات سماعه منه والمثبت مقدم علی النافی انتهی **قال** مصنف المعیار وما قاله

اثبات سماع ابو حنیفہ میں انس بن مالک سے اور مثبت مقدم ہے نافی پر تمام ہوا کلام کہا مصنف معیار نے قول

محمد امین بعید وقال بعض الفضلاء وقد اطال العلامة طاش کبری فی سرد النقول

محمد امین کا بعید ہے اسکے کہ کہا بعض فضلانے کہ تحقیق لنبی چوڑی کی ہے بحث علامہ طاش کبری نے بیچ پے در پے کرنے نقول

الصحیحة فی اثبات سماعه منه والمثبت مقدم علی النافی فعجیب من شانه ان لم یحمل علی انه

صحیحہ کے اثبات سماع ابو حنیفہ میں انس بن مالک سے اور مثبت مقدم ہے نافی پر پس عجیب ہے شان اوسکے سے اگر حمل کیا

نقله لا علی وجه التعویل علیه کیف وان المثبت انما یکون مقدما علی النافی اذا کان

کہ نقل کیا اوسکو نہ وجہ اعتماد پر کیونکر سو یہ حال یہ ہی کہ مثبت سوای اسکی نہیں کہ مقدم ہوتا ہے نافی پر جبکہ ہو

النافی نافیا بالاصل واما اذا کان مما یعرف بالدلیل فله صلوح المعارضة للمثبت

نافی نافی بالاصل اور جبکہ ہو وہ نفی مما یعرف بالدلیل تو اوسکی لئی صلاحیت ہے معارضہ مثبت کے

فی المسلم والمختار انه ان کان النفی بالاصل فیقدم الاثبات کتقدیم الجرح علی

مسلم میں لکھی کہ مختار یہہ ہے کہ اگر ہو نفی بالاصل تو مقدم کیئے گئے خبر اثبات کے واسطے مقدم ہونے جرح کے

التعدیل کحریة زوج بریرة حین اعتقت لان عبدیته کانت معلومة فالاخبار بها

تعدیل پر جیسا کہ حریت زوج بریرہ کے وقت آزاد ہونے بریرہ کے اسواسطے کہ عبدیت زوج بریرہ کی تہی معلوم پس

بالاصل وان کان مما یعرف بالدلیل له تعارضا وطلب الترجیح کالاحرام فی تزویج

اخبار بالاصل ہی اور اگر ہو وہ نفی مما یعرف بالدلیل تو معارض ہونگی دو نو خبر یعنے خبر مثبت اور خبر نافی اور طلب کیجائیگی ترجیح

میمونة نفیا للحل اللاحق انتہی وھکذا فی سائر کتب الاصول فاقول متفر

میمونہ مین واسطی ہونی خبر احرام کی نفی حل لاحق کی تمام ہوا اور اسی طرح ہے سائر کتب اصول فقہ مین پس کہتا ہون مین مصنف

علی ھذا الاصل ان نفی سماع الامام عن انس لیس کحریة تزوج بریرة لان عند

اس اصل پر کہ نفی سماع امام کے انس سی مثل حریت زوج بریرہ کے اسواسطے کہ عبدیت او

کانت ثابتة مستمرة من حین النکاح الی ان الاعتاق ولیس کذلک سم

تہی ثابت مستمر وقت نکاح سے لیکر وقت اعتاق تک اور نہین اس طرح سماع

الامام عن انس بان یکون ثابتا مستمرا من یوم ولادته الی وفات انس و

امام کے انس سے باین طور کہ وہ ثابت مستمر ہو دن ولادت اوسکے سے وقت وفات انس تک نہ

یقل به احد من الجہلاء فکیف العلماء بل ھو کالاحرام فی تزویج میمو

قائل ہوا ساتہہ اسکی کوئی شخص جہلا سے پس کیونکر قائل ہوونگے علما بلکہ وہ نفی سماع کے مثل احرام کے ہے جو

فکما ان الاحرام نفی للحل اللاحق کذلک نفی سماعه نفی للسماع اللاحق الحا

پس جیساکہ خبر احرام کی نفی حل لاحق کے ہے اسی طرح نفی سماع امام کے نفی سماع لاحق حادث کے ہے

فیصلح لمعارضة المثبت ثم الترجیح عندنا فیما نحن فیه للنافی لان مدار ال

پس صلاحیت رکہی گی معارضہ خبر مثبت کے پہر ترجیح ہماری نزدیک جس باب مین ہم ہین نافی کو ہی کیونکہ مدار سماع

عن انس علی الاحادیث المعلقة الموضوعة کما رجح الاحرام فی تزویج میمونة

انس سی اوپر احادیث معلقہ موضوعہ کے ہے جیساکہ ترجیح دی گئی ہے خبر احرام کو تزویج میمونہ مین

بان رواته کلھم ائمة فقہاء کما قال الطحاوی انتہی اقول کان علیه ان

باین طور کہ سب راوی اوسکی ائمہ فقہاء ہین جیساکہ کہا امام طحاوی نے تمام ہوا کلام مصنف معیار کا کہتا ہون مین

یقول فہو عطف عجب من شانه ان کان نقله علی وجه التعویل بدل ما ذکر وکیف لا بدل

کہتا اگر ہو نقل کرنا اوسکا اوپر وجہ اعتماد کے مکان ما ذکر کے اور کہتا کیف لا بدل

کیف ولان المثبت بدل وان المثبت وفاقول بنا بدل فاقول متفرعا ومن انس

کیف کے اور کہتا لان المثبت بدل وان المثبت کے اور کہتا فاقول بناء مکان فاقول متفرعا کے اور کہ

بدلا عن انس ومن حين العبدية بدلا من حين النكاح مع ان قوله فاقول متفرعا

مکان عن انس کی اور کہا من حین العبدیۃ مکان من حین النکاح کے باوجود اسکی کہ قول اوسکا فاقول متفرعا

على هذا الاصل ما ادرى ما معناه فانه من التفرع من باب التفعل وهو لازم فاذا

علی ہذا الاصل ہمین معلوم محکو کہ کیا یہ معنی اسکی اسواسطی کہ وہ ہی تفرع باب تفعل سی اور وہ ہی لازم پس جبکہ

عرفت ذلك فاعلم ان خبر السماع مقدم على خبر نفي السماع بالقاعدة الاصولية و

معلوم ہوئی عبارت مصنف معیار کے مناسب و غیر مناسب تو جان لی تو کہ خبر سماع کے مقدم ہے خبر نفی سماع پر بحکم قاعدہ اصولیہ اور

السنة المعروفة اما القاعدة الاصولية وهي ان المثبت مقدم على النافي اذا كان

سنت معروفہ کے اما قاعدہ اصولیہ کہ وہ یہہ ہے کہ خبر مثبت کے مقدم ہوتے ہے نافی پر جبکہ ہو

نفي النافي بالاصل لا مبنيا على الدليل ومعارض له اذا كان نفيه مما يعرف بدليله

خبر نفی نافی کے بالاصل نہ مبنی دلیل پر اور معارض ہوتی ہی اوسکو جبکہ ہو نفی مبنی دلیل پر

فحينئذ طلب الترجيح فلانها دال على انه يقبل خبر مثبت السماع لا خبر نفي السماع لان نفي

پس اسوقت طلب کی جاوی گی ترجیح پس وہ قاعدہ اصولیہ دال ہی اسپر کہ قبول کی جاوی خبر مثبت سماع کی نہ خبر نفی سماع کی

السماع هنا اخبار بالاصل وهو كون عدم سماع الامام من حين الولادة معلوما

سماع کی اس مقام مین اخبار بالاصل ہی کہ وہ ہونا عدم سماع امام کا وقت ولادت سے معلوم ہے

فالاخبار به اخبار بالاصل كما ان عبدية زوج بريرة كانت معلومة فالاخبار

پس خبر دینا ساتھ نفی سماع کی خبر دینا بالاصل ہی جیسا کہ عبدیت زوج بریرہ کے تھی معلوم پس خبر دینا

بها اخبار بالاصل فيقدم خبر مثبت السماع على خبر نفي السماع كما يقدم خبر

ساتھ عبدیت کی خبر دینا بالاصل ہی پس مقدم کی جاوی گی خبر مثبت سماع کے اوپر خبر نفی سماع کے جیسا کہ مقدم کی جاتی ہی خبر

مثبت حرية زوج بريرة على خبر نافي حرية زوجها لانه بالاصل كما صرح

مثبت حریت زوج بریرہ کے اوپر خبر نافی حریت زوج بریرہ کے اسواسطی کہ اخبار بالاصل ہے جیسا کہ تصریح کی

به في مسلم الثبوت حيث قال والمختار ان النفي ان كان بالاصل فيقدم الاثبات

اسکی مسلم الثبوت مین جبکہ کہا اوسنی کہ مختار یہہ ہی کہ نفی اگر ہو بالاصل تو مقدم کی جاوی گی خبر اثبات کے

تقدیم الجرح علی التعدیل کحریة زوج بریرة حین اعتقت لان عبدیته کانت

واسطی مقدم ہوتی جرح کی تعدیل پر جیسا کہ خبر حریت زوج بریرہ کے وقت اعتاق کی اسواسطی کہ عبدیت اوسکی

معلومة فالاخبار بہا اخبار بالاصل انتہی فلذا قال الشامی قال بعض الفضلا وقد

معلوم پس بخبر دینا ساتھ عبدیت کی اخبار بالاصل ہی تمام ہوا لہذا کہا شامی نی کہ کہا بعض فضلانے کہ تحقیق

اطال العلامة طاش کبری فی سرد النقول الصحیحة فی اثبات سماعہ من

لنبی چوڑی بحث کی ہی علامہ طاش کبری نے بیچ بی ورپی ہونی نقول صحیحہ کے اثبات سماع ابوحنیفہ کے

والمثبت مقدم علی النافی انتہی ولو فرضنا ان خبر نفی سماع الامام مما یعرف

اور مثبت مقدم ہوتا ہی اوپر نافی کے تمام ہوا اور اگر فرض کریں ہم کہ خبر نفی سماع امام کے بینے

بدلیلہ بان کان الامام من حین الولادة سنة ثمانین فی حصن مقفل بابہ

دلیل پر ہی باین طور کہ ہوا امام ابوحنیفہ وقت ولادت ہی سنہ اسی سے قلعہ مین ہون جو بند اور مقفل کیا

حتی مات کل صحابی فکان مما یعرف بدلیلہ وھو کونہ فی حصن بالصفة المذ

حتی کہ فوت ہوگئی کل صحابی پس اس وقت ہوجای گی یہہ خبر نفی کی مبنی دلیل پر کہ وہ قلعہ مین ہی ساتھ صفت مذکور

فکان حینئذ معارضا لخبر مثبت لسماع فطلب الترجیح کما صرح بہ فی المسلم حیث قال وان کان م

پس ہوجاتی گی خبر نفی کے اسوقت معارض خبر مثبت سماع کو پس طلب کیجای گی ترجیح جیسا مسلم الثبوت مین ہے کہ اگر ہو

یعرف بدلیلہ تعارضا فطلب الترجیح کالاحرام فی تزویج میمونة نفیا للحل الاحر

خبر نفی مبنی دلیل پر تو متعارض ہوجائین گے دونو خبرین یعنی خبر مثبت کے اور خبر نافی کے پس طلب کیجائے گے ترجیح مثلا

علی الاشہر یدل علیہ ھیئة مخصوصة فعارض لروایة تزوجہا وھو حلال

مشہور قول پر دال ہی اسپر ہیئت اور حالت مخصوصہ پس معارض ہوگی یہہ خبر نفی کی اس روایت کو کہ آنحضرت نے نکاح کیا میمونہ سے

انتہی یعنی ان ھذا النفی مما یعرف بدلیلہ وھو کونہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمام ہوا یعنی یہہ نفی مبنی ہے دلیل پر کہ وہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

علی ھیئة مخصوصة من الاحرام فکان حدیث الاحرام معارضا لحدیث الحل

ہیئت اور حالت مخصوصہ پر احرام سی پس ہوئی حدیث احرام کے معارض حدیث حلال کو پس اسوقت

طلب الترجيح فرجح خبر مثبت السماع بان روية الامام انس بن مالك ثابتة

طلب کی جاتی گئی ترجیح پس ترجیح دی گئی خبر مثبت سماع کی بایں طور کہ رؤیت امام انس بن مالک کو ثابت ہی

عند الائمة والحفاظ الذين هم اركان الجرح والتعديل كالامام النووی والامام

نزدیک ائمہ اور حفاظ کے جو وہ رکن جرح اور تعدیل کے ہیں جیساکہ امام نووی اور امام

اليافعي والامام السمعاني والحافظ الذهبي والحافظ الدارقطني والحافظ

یافعی اور امام سمعانی اور حافظ ذہبی اور حافظ دارقطنی اور حافظ

ابی بكر الخطيب البغدادی والحافظ ابن حجر العسقلانی وغيرهم حتى لم ينقل في

ابوبکر خطیب بغدادی اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور سوا انکے حتی کہ نہیں منقول

الكتب المعتبرة انكار روية الامام انس بن مالك عن احد ائمة الدين والحديث

کتب معتبرہ میں انکار دیکھنے امام کا انس بن مالک کو کسی امام سے ائمہ دین اور حدیث سے

بل صرح العلماء باتفاق العلماء المعتبرين عليه كما مر فيكون خبر مثبت السماع

بلکہ تصریح کی ہے علمانے ساتھ اتفاق علماء معتبرین کے اسپر جیساکہ گذرا پس ہوئی خبر مثبت سماع کے

مقدما في العمل على خبر نفي السماع على ذلك التقدير الفرضي ايضا فلهذا قال

مقدم عمل میں اوپر خبر نفی سماع کے اس تقدیر فرضی پر بھی لہذا کہا

الشامي قال بعض الفضلاء وقد اطال العلامة طاش كبرى في سرد النقول

شامی نے کہ کہا بعض فضلانے کہ تحقیق لمبی چوڑی کی ہے بحث علامہ طاش کبری نے بیچ بیان کرنے نقول

الصحيحة في اثبات سماعه منه والمثبت مقدم على النافي انتهى الا ان حزب

صحیحہ کے اثبات سماع ابوحنیفہ میں انس سے اور مثبت مقدم ہوتا ہے نافی پر تمام ہوا خبردار کہ گروہ

الله هم الغالبون ولكن اكثر الناس لا يعلمون ثم اعلم ان قوله فاقول متفرع

اللہ تعالی وہی غالب ہی لیکن اکثر لوگ نہیں واقف اسکے پھر جان لے تو کہ قول اوسکا کہ کہتا ہوں میں

على هذا الاصل ان نفي سماع الامام عن انس ليس كحرية زوج بريرة لان عبديته

اسی اصل پر کہ نفی سماع امام کے انس سے نہیں ہے مثل حریت زوج بریرہ کی اسواسطے کہ عبدیت اوسکی

كانت ثابتة مستمرة من حين النكاح الى ان الاعتاق وليس كذلك سماع

تھی ثابت اور مستمر وقت نکاح سے وقت اعتاق تک اور نہیں ہی اس طرح سماع

الامام عن انس بان يكون ثابتا مستمرا من يوم ولادته الى وفات انس ولم يقل

امام کی انس سی باین طور کہ ہو ثابت اور مستمر وقت ولادت امام سے وقت وفات انس تک اور نہیں قائل

به احد من الجهلاء فكيف العلماء انتهى يدل على مطلوبنا وبيان ذلك الاجمال

اسکا کوئی شخص جہلا سی کیونکر ہونگی علما تمام ہوا کلام مصنف معیار دال ہی مطلوب و مقصود ہمارے پر اور بیان اس اجمال کا

ان مقصود مصنف المعيار من تلك العبارة اثبات نفي السماع لكن لها الامر

یہ ہی کہ مقصود مصنف معیار کا اس عبارت سے ثابت کرنا نفی سماع کا تھا لیکن ہو گیا امر

بالعكس وبيانه ان قوله ان نفي سماع الامام عن انس ليس كحرية زوج بريرة اه

بالعکس اور بیان اسکا یہ ہے کہ قول اوسکا کہ نفی سماع امام کی انس سی نہیں ہی مثل حریت زوج بریرہ کے

اقرار وتسليم بان نفي سماع الامام ليس كحرية زوج بريرة فاذا لم يكن نفي السماع

اقرار اور تسلیم ہی باین طور کہ نفی سماع امام کے نہیں ہے مثل حریت زوج بریرہ کے پس جبکہ ہوئے نفی سماع

كحرية زوج بريرة كان سماع الامام مثل حرية زوج بريرة لاستحالة ارتفاع

مثل حریت زوج بریرہ کے تو ہو گے سماع امام کے مثل حریت زوج بریرہ کے واسطے محال ہونے ارتفاع

النقيضين فكما ان خبر حرية زوج بريرة كان مقدما على خبر عبدية زوج

نقیضین کے پس جیسا خبر حریت زوج بریرہ کے ہے مقدم اوپر عبدیت زوج

بريرة كذلك سماع الامام كان مقدما على خبر نفي السماع ثم اعلم ان قوله

بریرہ کے اسی طرح سماع امام کے ہو گے مقدم اوپر خبر نفی سماع کے پھر جان لے تو کہ قول اوسکا

بل هو كالاحرام في تزويج ميمونة فكما ان الاحرام نفي للحل اللاحق كذلك

بلکہ وہ مثل احرام کے ہے جو مروی ہے تزویج میمونہ میں پس جیسا کہ احرام نفی ہے حل لاحق کے اسی طرح

نفي سماعه نفي للسماع اللاحق الحادث فيصلح لمعارضة المثبت انتهى

نفی سماع کے نفی ہے سماع لاحق حادث کے پس صالح ہو گے معارضہ مثبت کے تمام ہوا

يدل على ان قائل ذلك ليس له عقل مستقيم وفهم سليم فانه لا يخفى على احد

دال ہی اسپر کہ قائل اس قول کا نہیں صاحب عقل مستقیم اور فہم سلیم کا اسلئے کہ نہیں پوشیدہ کسی پر

ان خبر احرام رسول الله صلى الله عليه وسلم نفى للحل اللاحق بعد ذلك الاحرام

کہ خبر احرام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نفی ہی حل کی جو لاحق ہوا بعد اس احرام کے

فيكون ذلك النفى مما يعرف بدليله وهو كونه صلى الله عليه وسلم على حالة

پس ہوئی یہہ نفی مبنی دلیل پر کہ وہ ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حالت

مخصوصة من هيئة الاحرام وخبر نفى السماع ليس مما يعرف بدليله

مخصوصہ پر ہیئت احرام سی اور خبر نفی سماع کے نہیں مبنے دلیل پر

فالتشبيه غير مستقيم فلا يكون خبر نفى السماع معارضا لخبر مثبت السماع

پس تشبیہ غیر مستقیم ہوئے پس نہوئی خبر نفی سماع کے معارض خبر مثبت سماع کو

وكان خبر المثبت مقدما على النافى فلا حاجة الى الترجيح ولو سلم التشبيه

پس ہوئی خبر مثبت سماع کے مقدم خبر نافی پر پس نہوئی حاجت طرف ترجیح کے اور اگر فرض کی جائے

فرضا فرجح خبر المثبت كما مر فى التقدير الفرضى فكان خبر المثبت مقدما

تو ترجیح دی جائی گی خبر مثبت سماع کی جیسا کہ گذرا تقدیر فرضی مین پس ہوئی خبر مثبت سماع کے مقدم

على كل تقدير فلذا قال الشامى والمثبت مقدم على النافى وان قوله ثم الترجيح

ہر تقدیر پر لہذا کہا شامی نی کہ مثبت سماع کا مقدم ہی اوپر نافی سماع کے اور قول اوسکا

عندنا صيغة المتكلم مع الغير ههنا عبارة عن معشر المحرفين او عمن

عندنا صیغہ متکلم مع الغیر کا اس مقام مین عبارت ہے گروہ محرفین سے یا عبارت ہے اوس شخص سے

ليس له عقل سليم وقلب منيب وان قوله لان مدار السماع عن انس بن مالك على

کہ نہو صاحب عقل سلیم اور قلب منیب کا اور قول اوسکا لان مدار السماع عن انس بن مالک علی

الاحاديث الموضوعة كذب محض وبهتان عظيم لم يقدر الى الآن فى اثبات

الاحادیث الموضوعہ یہہ کذب محض اور بہتان عظیم ہے کہ نہ قدرت پائی ابتک اثبات

ذلك الافتراء على سند واحد لا صحيح ولا ضعيف ولن يقدر على ذلك ابدا

اس افترا کی سند واحد پر نہ صحیح اور نہ ضعیف اور ہرگز نہ قدرت پائے گا اسپر کبھی

ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا لان الحق يعلو ولا يعلى واما السنة المشهورة

اگرچہ ہو بعض انکا واسطے بعض کی مددگار کیونکہ حق غالب ہی اور نہ مغلوب ہوگا اما سنت مشہورہ

فقال عليه السلام البينة على المدعى واليمين على من انكر وقال عليه السلام

فرمایا علیہ السلام نی گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر پر اور فرمایا علیہ السلام نے

البينة على المدعى واليمين على المدعى عليه ذكره فى المشكوة فذلك الحديث

کہ گواہ مدعی پر اور قسم منکر پر ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین پس یہہ حدیث

يدل على ان المدعى لو اقام البينة على اثبات شئ واقام المنكر البينة على نفيه

دال ہی اسپر کہ مدعی اگر قایم کری گواہ اثبات شئی پر اور قایم کرے منکر گواہ اوسکے نفی پر

قبلت بينة المثبت لا بينة المنكر فلذا قبل حديث حذيفة قال اتى النبى صلى

تو قبول کئی جائین گی گواہ مثبت کی نہ گواہ منکر کے لہذا قبول کی گئی ہی حدیث حذیفہ کے کہ آئے نبی صلی

الله عليه وسلم سباطة قوم فبال قائما متفق عليه لا حديث عائشة قالت

اللہ علیہ وسلم کوڑی قوم پر پس بول کیا کہڑے ہوکر روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے نہ قبول کی گئی حدیث

من حدثكم ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يبول قائما فلا تصدقوه ما كان يبول

کہ جو شخص حدیث کرے تمکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہ بول کیا کہڑے ہوکر پس مت تصدیق کرو اوسکے نہتی بول کرتی

الا قاعدا رواه احمد والنسائى والترمذى ذكره فى المشكوة وقال الترمذى حديث

مگر بیٹہہ کر روایت کیا اوسکو احمد اور نسائی اور ترمذی نے ذکر کیا اوسکو مشکوۃ مین اور کہا ترمذی نے کہ حدیث

عائشة احسن واصح فقد ثبت بالقاعدة الاصولية والسنة المشهورة ان المثبت

عائشہ کے احسن اور اصح ہے پس تحقیق ثابت اور محقق ہوا ساتہہ قاعدہ اصولیہ اور سنت مشہورہ کے کہ مثبت ہمارے کا

ها هنا مقدم على النافى وتبين وسيتبين بما ذكرو بما سنذكر ان مصنف المعيار

اس مقام پر مقدم ہی نافی پر اور ظاہر ہوا اور ہو جائیگا ساتہہ ماذکر و سنذکر کے کہ مصنف معیار

لیس لہ دخل لا فی معرفۃ اصطلاح اہل الحدیث ولا فی علم الاصول

نہین اوسکو دخل نہ معرفت اصطلاح اہل حدیث مین اور نہ علم اصول مین

ولا فی فن العربیۃ بل لہ فی التحریف للفظ والمعنے کمال الاحد

اور نہ فن عربیت مین بلکہ اوسکو تحریف لفظ اور معنوے مین کمال ہی نہین کوئی

لہ وفی السرقۃ والمغالطۃ ید طولی لاند لہ وعلم بہ ممّا ذکران اہل

اوسکی اور سرقہ اور مغالطہ مین دستگاہ بڑی ہی کہ نہین ہی نظیر اوسکے اور معلوم ہوا ساتہہ اوسکی کہ اہل

مواہیر الرسالۃ المسماۃ بمعیار الحق جہال لیس لہم حظ من العلم کما لا یخفے

مواہیر رسالہ معیار الحق کی جہال ہین نہین اونکی لئی نصیب علم سے جیساکہ نہین پوشیدہ

علیہم ایضا لو انصفوا حق الانصاف **قال** مصنف المعیار اور عبد اللہ بن انیس

اون پر بہی اگر انصاف کرین حق انصاف کا

قبل تولد امام کی چہبیس برس سنہ چون مین انتقال کر چکی تہی چنانکہ حافظ عسقلانی تقریب مین

فرماتی ہین عبد اللہ بن انیس الجہنے ابو یحیے الذے حلیف الانصار صحابی

عبد اللہ بن انیس جہنی ابو یحیی جو حلیف انصار ہے صحابی ہے

شہد العقبۃ واحد ومات بالشام فی خلافۃ معاویۃ سنۃ اربع وخمسین

شاہد ہوا عقبہ اور احد کو اور فوت ہوا شام مین خلافہ معاویہ مین ۵۴ھ چون مین

و وہم من قال سنۃ ثمانین انتہے **اقول** مراد عبد اللہ بن انیس سی غیر جہنی ہے

اور وہم کیا اوس شخص نی کہ کہا فوت ہوا سنہ اسّی مین تمام ہوا

نہ جہنی کیونکہ عبد اللہ بن انیس نام پانچ شخص کا ہے کما صرح بہ العلامۃ الشامی

حیث قال واجیب بان ہذا الاسم لخمسۃ من الصحابۃ فلعل المراد غیر الجہنے

انتہے اور روایت امام کی عبد اللہ بن انیس سی یہہ ہے کہ سمعت عبد اللہ بن انیس یقول قال

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حبک الشئ یعمے ویصم اور اعتراض کرنا بایطور

کہ اسکی سند مین دو مجہول ہین یہہ کچہہ شئ نہین کیونکہ غایۃ ما فی الباب یہہ حدیث ضعیف ہوئی اور

کرنا باین طور کہ غیر جہنی کا کوفہ مین داخل ہنین سو ایہہ غیر مسلم ہی کیونکہ یہہ اب جب ثابت ہو کہ سب صحابہ
کا حال ہر طرح سی معلوم ہو۔ اور یہہ غیر مسلم عند الکل ہی جیسا کہ ہنین مخفے اوپر واقف کتب اسماء
الرجال کے اور معلوم ہونا کا دن بگاون کا تو بجای خود رہا تاریخ وفات بہت صحابہ کی آج تک تو معلوم
ہوئی ہی ہنین باوجود اسکی کہ وہ حادثہ عظیم ہی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ یہہ اعتراض قابل اعتبار کے
ہرگز ہنین ہان اعتراض جہالت دو راوی کا البتہ ہے سو وہ مضر ہماری مطلب کے ہنین جیسا کہ اوپر گذرا

قال مصنف المعیار عائشہ بنت عجرد صحابیہ ہنین چنانچہ شیخ الاسلام حافظ الحدیث واسماء
الرجال محمد بن احمد ابو عبد اللہ ذہبی ترکمانی کے کلام سی جنکی جلالۃ شان اور علو مکان سی سب علماء
ادنی اور اعلی واقف ہین اور شیخ الاسلام حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی کے کلام سے معلوم ہوتا ہے
چنانچہ محقق ابن عابدین رد المحتار مین فرماتی ہین قوله بنت عجرد اسمها عائشة واعترض
بان حاصل كلام الذهبي وشيخ الاسلام ابن حجر العسقلاني ان هذه لا صحبة لها
وانها لا تكاد تعرف انتهى **اقول** قال في خاتمة مجمع البحار في فصل ما يتصل
بالصحابة اما عدد اصحابه صلى الله عليه وسلم فمن رام حصره فقد رام حصر
امر بعيد ولا يعلمه الا الله لكثرتهم من اول البعثة الى موته صلى الله عليه وسلم
انتهى پس یہہ عدم معرفت مستلزم نہ ہوئی اسکی یہہ صحابیہ ہنین اور حدیث اوسکے یہہ ہے
که سمعت عائشة بنت عجرد رضي الله عنها تقول قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اكثر جند الله في الارض الجراد لا اكله ولا احرمه پہر پوشیدہ نہ ہی کہ حافظ ذہبی
اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ ابن عابدین صاحب رد المحتار شرح در المختار یہہ تینون مستند
مصنف معیار کے قایل ہین تابعیت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے سبحان اللہ ہنیا یہہ تعریف

اور وہان یہہ امر ہی **قال** مصنف المعیار اور واثلہ بن الاسقع کی ملاقات عقلا محال ہنین تو محال
عادۃ تو ہی اور وجہ استحالہ عادی کی یہہ ہی کہ واثلہ بقول متفق علیہ کے سنہ پچاسی مین ملک شام مین
شہر دمشق مین وفات پائی ہی اور امام صاحب اوس زمانہ مین پانچ برس کی لڑکے تہے اور یہہ بات کہ
امام صاحب پانچ برس کے لڑکے ہو کر دمشق مین واسطے ملاقات واثلہ کے گئے ہون ثابت ہنین اور عقل

بحث حدیث عائشہ بنت عجرد

سلیم کو بھی انکار ہی حافظ ابن حجر تقریب مین فرماتی ہین، واثلہ بن الاسقع بن اللیثی
واثلہ بن الاسقع بن اللیثی
صحابی مشہور نزل بالشام و عاش الی سنۃ خمس و ثمانین و لہ مائۃ و خمس سنین
صحابی مشہور ہی نازل ہوا ملک شام مین اور زندہ رہا سنہ پچاسی تک، اور عمر اونکی ایک سو پانچ برس کی تھی
انتھی اور امام نووی تہذیب مین فرماتی ہین و توفی بدمشق سنۃ ست و خمس
فوت ہوا دمشق مین سن چھاسی یا پچاسی
و ثمانین و ھو ابن ثمان و تسعین قالہ ابو مسہر انتھی **اقول** وفات واثلہ کی
مین اور عمر اونکی اٹھانوی برس کی کہا اسکو ابو مسہر نے
سنہ ۸۶ یا ۸۵ مین ہوئی اور یہی قول صحیح ہے جیسا کہ فرمایا امام نووی نی تہذیب الاسماء مین
توفی بدمشق سنۃ ست و خمس و ثمانین و ھو ابن ثمان و تسعین قالہ
فوت ہوا دمشق مین ۸۶ چھاسی یا ۸۵ پچاسی مین اور عمر اونکی اٹھانوی برس کی تھی کہا اسکو
ابو مسہر و قال سعید بن خالد توفی سنۃ ثلث و ثمانین و ھو ابن مائۃ و
ابو مسہر نی اور کہا سعید بن خالد نی کہ فوت ہوا سنہ تراسی مین اور عمر اونکی ایک سو
خمس سنین و الصحیح ھو الاول انتھی پس عمر امام صاحب کے اسوقت چھ برس کے ہوئے
پانچ برس کی تھی لیکن قول صحیح قول اول ہی تمام ہوا
اور آنا واثلہ کا اس طرف ممکن اور یہی قدر کافی ہے باتفاق اہل العلم کے اور ثبوت ملاقات کا
خارج سی شرط ہین باتفاق اونکی کما قال مسلم فی مقدمۃ صحیحہ ان القول الشائع
جیسا کہ کہا مسلم نی مقدمۂ صحیح مین کہ قول شائع در میان
المتفق علیہ بین اھل العلم بالاخبار و الروایات قدیما و حدیثا ان کل رجل
اور متفق علیہ درمیان اہل علم کے ساتھ اخبار اور روایات کے ہمیشہ سے یہی ہے کہ ہر شخص
ثقۃ روی عن مثلہ و جائز ممکن لہ لقاوہ و السماع منہ لکونھما جمیعا فی
ثقہ روایت کری اپنی مثل سی اور جائز اور ممکن ہو لقا اوسکا اور سماع اوس سے بامنظور کہ ہون دم

عصر واحد وان لم یات فی خبر وقط انهما اجتمعا فالروایة ثابتة انتهی بس ہونا

عصر واحد مین اگرچہ نہ ثابت ہو کسی خبر مین کبھی کہ وہ دونو جمع ہوئے ہین پس روایت اس صورت مین ثابت ہو رمقبول ہے تمام ہوا

واثلہ اور امام صاحب کا عصر واحد مین ظاہر اور ممکن اللقا ہونا ثابت پس روایت امام صاحب کے لازم القبول

ہوئی ساتھہ قاعدہ متفق علیہ محدثین کی اور روایت امام کی واثلہ سی یہہ ہی کہ سمعت واثلة بن الاسقع

یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تظهر شماتة لاخیك فیعافیه الله

ویبتلیك جاننا چاہئی کہ مصنف انتصار نے حدیث عبد اللہ بن اوفی سی سکوت فرمایا یہہ سکوت فرمانا اوسکا

دال ہے عجز اوسکے پر ہے وکیف لا وقد قال الله تعالی الا ان حزب الله هم الغالبون قال ابن حجر روی

کہا ابن حجر نے کہ روایت کے

عنه الامام هذا الحدیث المتواتر من بنی لله مسجدا ولو کمفحص قطاة بنی الله له

اوس سے امام ابو حنیفہ نی یہہ حدیث متواتر کہ جو شخص کہ بنا ہی مسجد اگرچہ مثل گھر توتی کے ہو تو تیار کریگا اللہ اوسکی لئے

بیتا فی الجنة انتهی وقال الشامی وزاد علی من ذکرها هنا ممن روی عنهم الامام

گھر جنت مین اور کہا شامی نی کہ زیادہ کیا ابن حجر نی اون صحابہ پر جو ذکر کئی گئی ہین اس جگہہ او صحابہ

فقال ومنهم سهل بن سعد ووفاته سنة ۸۸ ومنهم السائب بن یزید بن سعید

پس کہا کہ بعض اون سی سہل بن سعد ہے اور وفات اوسکی ۸۸ سنہ مین ہوئی اور بعض اون سی سائب بن یزید بن سعید ہے

ووفاته سنة ۹۱ او سنة ۹۲ او سنة ۹۴ ومنهم عبد الله بن بسر ووفاته سنة ۹۶

اور فوت ہوا وہ ۹۱ سنہ یا ۹۲ سنہ یا ۹۴ سنہ مین اور بعض اون سی عبد اللہ بن بسر ہے اور وفات اوسکے ۹۶ سنہ مین ہوئی

ومنهم محمود بن الربیع ووفاته سنة ۹۹ انتهی کلام الشامی وقال فی الدر المختار

اور بعض اون سی محمود بن ربیع ہے اور وفات اوسکے ۹۹ سنہ مین ہوئے تمام ہوا کلام شامی کا اور کہا در المختار مین

وقد صح ان ابا حنیفة سمع الحدیث من سبعة من الصحابة کما بسط فی اخر منیة

کہ تحقیق صحیح ہوئے یہہ بات کہ ابو حنیفہ نے سنے حدیث سات صحابہ سے جیسا کہ بسط کیا آخر منیة

المفتی وادرك بالسن نحو عشرین صحابیا کما بسط فی اوائل الضیاء انتهی

المفتی مین اور پایا از روی سن کے نحو بیس صحابی کے جیسا کہ بسط کیا اوائل ضیاء مین تمام ہوا

وقال الطحطاوی قوله وصح ان ابا حنیفة قال فی تبییض الصحیفة قد الف

اور کہا طحطاوی نی قولہ وصح ان ابا حنیفة کہا یعنی جلال الدین سیوطی نے تبییض الصحیفة نے مناقب ابی حنیفہ

الامام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبری المقری الشافعی جزء

امام ابو معشر محمد الکریم بن عبد الصمد طبری مقری شافعی نے ایک رسالہ

فیما رواہ الامام ابو حنیفۃ عن الصحابۃ قال ابو حنیفۃ رویت اہ وذکر ھولاء

اون احادیث مین کہ روایت کیا ہی اونکو امام ابو حنیفہ نی صحابہ سی کہا ابو حنیفہ نے رویت الخ اور ذکر کیا ابو معشر نی اون لوگون

المذکورین انتہی وغیر ذلک من النقول فی ذلک الباب فقد ثبت السماع من

مذکورین کو تمام ہوا اور سوای اوسکی اور نقول علما کے اس باب مین پس ثابت ہوئے سماع امام کے

الصحابۃ کما قال اصحابہ فاذا عرفت ذلک فاعلم ان الامام لما کانت تابعیتہ

صحابہ سے جیساکہ کہا اوسکی اصحاب نے پس جبکہ معلوم ہوا یہہ مذکور جان لی کہ امام ہرگاہ کہ تھی تابعیت اوسکی

ثابتۃ باتفاق العلماء المعتبرین کما مر کان الامام الاعظم ابو حنیفۃ مصداق

ثابت باتفاق علماء معتبرین کے جیساکہ گذرا تو ہوا امام ابو حنیفہ مصداق

ایۃ السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی

اس آیت کا جو لوگ سابق اور اول ہین مہاجرین اور انصار سی اور جو لوگ کہ تابع ہوئی ہین اونکی

اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لہم جنت تجری من تحتہا الانہار مصداقا بالذات

احسان سی اور راضی ہین وہ اللہ سی اور تیار کیا اللہ نی اونکی لئی باغ کہ جاری ہین نیچی اونکی نہرین مصداق ہونا

دون الائمۃ الثلثۃ مالک والشافعی واحمد بن حنبل رضی اللہ عنہم لان الامام

سوای ائمہ ثلثہ باقیہ کے یعنی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل راضی ہو اللہ تعالے اون سی اسلئی کہ امام

مالک اصغر منہ ثلث وخمس عشرۃ سنۃ والامام الشافعی ولد سنۃ خمسین

مالک چھوٹا ہی ابو حنیفہ سی تیرہ برس یا پندرہ برس اور امام شافعی پیدا ہوا ۱۵۰ سنہ ایک سو پچاس

ومائۃ واحمد بن حنبل بعد ذلک قال العسقلانی فی التقریب احمد بن حنبل مات سنۃ

مین اور احمد بن حنبل بعد اسکی کہا ابن حجر عسقلانی نے تقریب مین کہ احمد بن حنبل فوت ہوا سنہ

احدی واربعین ومائتین ولہ سبع وسبعون سنۃ ومحمد بن ادریس الشافعی

دو سو اکتالیس مین ور عمر اوسکی ستتر برس کے تھے اور محمد بن ادریس شافعی

مات سنة اربع ومائتين وله اربع وخمسون سنة ومالك بن انس مات سنة تسع و
فوت ہوا سنہ دوسو چار اور عمر اوسکی چوبن برس کی تھی اور مالک بن انس فوت ہوا سنہ ایک سو
سبعين ومائة وكان مولده سنة ثلث وتسعين انتهى وقال في خاتمة مجمع البحار
اناسی میں اور تھا تولد اوسکا سن ترانوی میں تمام ہوا اور کہا خاتمہ مجمع البحار میں
ومالك بن انس ولد سنة خمس وتسعين ومات بالمدينة سنة تسع وسبعين ومائة
کہ مالک بن انس پیدا ہوا سنہ پچانوی میں اور فوت ہوا بیچ مدینہ کی سنہ ایک سو اناسی میں
وله اربع وثمانون سنة والشافعي ولد سنة خمسين ومائة ومات بمصر سنة
اور عمر اوسکی چوراسی برس کی تھی اور امام شافعی پیدا ہوا سنہ ایک سو پچاس میں اور فوت ہوا مصر میں سنہ
اربع ومائتين واحمد بن حنبل ولد سنة اربع وستين ومائة ومات ببغداد سنة
دو سو چار میں اور احمد بن حنبل پیدا ہوا سن ایک سو چونسٹھ میں اور فوت ہوا بغداد میں سنہ
احدى واربعين ومائة وله سبع وسبعون سنة انتهى فظهر مما ذكران الامام
ایک سو اکتالیس میں اور عمر اوسکی ستتر برس کی تھی پس ظاہر ہوا ما ذکر سے کہ امام
الشافعي واحمد بن حنبل لم يمكن ان يكونا من التابعين فبقي امكان الامام مالك فانه ولد
شافعی اور احمد بن حنبل نہیں ممکن کہ ہوں تابعین سے پس رہا امام مالک کا امکان کیونکہ وہ پیدا ہوا
في زمن بعض الصحابة كابي الطفيل لكنه لم يثبت انه راى احدا من الصحابة فلذا ادخله
بیچ زمانہ بعض صحابہ کے جیسا کہ ابو الطفیل لیکن نہیں ثابت ہوئی یہہ بات کہ دیکھا امام مالک نے کسی صحابی کو لہذا
الحافظ العسقلاني في الطبقة السابعة حيث قال في صدر التقريب السابعة كبار
حافظ ابن حجر عسقلانی نے طبقہ سابعہ میں جبکہ کہا صدر تقریب میں کہ طبقہ سابعہ کبار
اتباع التابعين كمالك والثوري فلما فرغ مصنف المعيار من مراده الفاسد ومرامه
اتباع تابعین کا ہے جیسا کہ امام مالک اور ثوری سے پس جبکہ فارغ ہوا مصنف معیار اپنے مراد فاسد اور قصد
الكاسد اراد ان يتفرع عليه فقال امام صاحب اس آیت کی مصداق تب ہوتی جبکہ تابعی ہوتے
کاسد سے تو ارادہ کیا یہہ کہ تفریع بیٹھاوی اوسپر پس کہا

بیان کی مصنف معیار کی عبارت کا

اور اوسکا دلال توخوب روشن ہوگیا تو فضیلت امام کی باقی تینون مجتہدون پر اگر تابعی ہونگی نظری ہی تو نہی اتہی **اقول** تابعی ہونا امام صاحب کا خوب روشن ہی مثل الشمس فی نصف النہار کے جیسے کہ گذرچکا لیکن شمس بیچارہ کا کیا قصور ہے اگر اندہا دیکہہ نہ سکے **فحاصل الکلام ان ذلک التفریع بناء**

پس حاصل کلام کا یہہ ہی کہ تفریع بنا ہے

الفاسد علی الفاسد لما مر فیکون فاسدا لان بناء الفاسد علی الفاسد فاسد پس ہوئی

فاسد کی فاسد پر واسطے دلیل مذکور کی پس ہوئی یہہ بنا بر فاسد اسواسطی کہ بنا فاسد کی فاسد پر فاسد ہے

حاجت رد کرنی کلام مصنف معیار کے جو آگی آوی گے لیکن مصنف معیار اسمین ناخوش اور ناراض ہوتا ہے بغیر قال اقول کی لہذا کہتی ہین ہم کہ **قال مصنف المعیار** اگر کہو کہ امام صاحب کے فضیلت (بعض) حدیثون سی معلوم ہوتی ہی جیسا جناب مولف نی کہاہی کہ تبییض الصحیفہ مین سیوطی نی لکہاہی کہ امام کے فضیلت مین حدیث صحیح بخاری کی کافی ہی **لوکان الدین عند الثریا لناوله رجال من فارس** تو بہی باقی اماموں پر فضل نہین ثابت ہوتا کیونکہ اور ائمہ بہی کئی احادیث صحیحہ کے مصداق ہوسکتی ہین چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حدیث **یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ** کے جو ترمذی نی روایت کی ہی مصداق ہوسکتے ہین جیسا کہ عبد الرزاق و سفیان بن عیینہ سی جو راوی ہین اس حدیث کی ترمذی نی روایت کی ہی اور امام شافعی تو کئی احادیث صحیحہ کے مصداق ہوسکتی ہین جیسا امام نووی نی اون احادیث کو تہذیب مین خوب تفصیل سے وارد کیا انتہی **اقول** فضیلت امام ابو حنیفہ کی اور ائمہ پر تابعیت کے روسے ظاہر باہر ہے جیسا کہ گذرچکا باقی رہی فضیلت احادیث صحیحہ کے وسی سو وہ بہی موجود ہی بفضلہ تعالی **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ**

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم لوکان الدین عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی تناوله رواه

وسلم نی اگر ہوگا دین نزدیک ثریا کے تو البتہ جاوی گا اوسکی طرف ایک رجل ابناء فارس سی حتی کہ لی ویگا اوسکو روایت (ہے)

مسلم وقال ابن حجر المکی الشافعی فی خیرات الحسان فی ترجمة النعمان وقد وردت

مسلم نے اور کہا ابن حجر مکی شافعی نے خیرات الحسان فی ترجمۃ النعمان مین کہ تحقیق وارد ہوئی ہین

احادیث صحیحة تشیر الی فضله الی ان قال وفی روایة مسلم عن ابی هریرة لو کان

احادیث صحیحہ کہ وہ بشیر ہین طرف فضل ابوحنیفہ کے یہانتک کہ کہا اور روایت مسلم مین ابوہریرہ سی ہی کہ اگر ہوگا

الایمان عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله وفی روایة للشیخین

ایمان نزدیک ثریا کی تو البتہ جاوے گا اوسکی طرف ایک رجل ابناء فارس سی حتی کہ لے لیوےگا اوسکو اور روایت بخاری اور مسلم مین ہے

عن ابی هریرة والذی نفسی بیده لو کان الدین معلقا بالثریا لتناوله رجل من فارس

ابوہریرہ سی کہ قسم ہی اوس ذات کی جو نفس میرا اوسکی ہاتھہ مین ہی اگر ہوگا دین معلق ساتھہ ثریا کی تو البتہ لے لیوےگا اوسکو ایک رجل

قال الحافظ السیوطی هذا الحدیث الذی رواه الشیخان اصل صحیح یعتمد علیه فی

کہا حافظ جلال الدین سیوطی نے کہ یہہ حدیث جو روایت کیا اوسکو بخاری مسلم نی اصل صحیح ہے اعتماد کیا جاتاہی اوسپر

الاشارة لابی حنیفة وهو متفق علی صحته انتهی کلام ابن حجر وقال الشامی فی الشرح

بیچ اشارہ طرف ابوحنیفہ کے اور یہہ حدیث متفق علیہ ہے صحت مین تمام ہوا کلام ابن حجر کا اور کہا شامی نی شرح درالمختار مین

وفی حاشیة الشبراملسی علی المواهب عن العلامة الشامی تلمیذ الحافظ السیوطی

کہ حاشیہ شبراملسی مین ہی جو مواہب پرہی کہ علامہ شامی تلمیذ حافظ جلال الدین سیوطی سے ہے

قال ما جزم به شیخنا من ان ابا حنیفة هو المراد من هذا الحدیث ظاهر لا شك فیه

کہ کہا جو یقین کیا اوسکا شیخ ہماری نی کہ امام ابوحنیفہ وہی مراد ہی اس حدیث سی سو ظاہر ہے نہین شک اس مین

لانه لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغه احد انتهی کلام الشامی الحنفی وقال

اسواسطے کہ نہین پہونچا کوئی شخص ابناء فارس سی علم دین مین اوسکی مبلغ کو تمام ہوا کلام شامی حنفی مذہب کا اور کہا

محمد بن یوسف الشامی الشافعی فی سبیل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد

محمد بن یوسف شامی شافعی المذہب نے سبیل الہدی والرشاد فی سیرت خیر العباد مین

المشهورة بسیرة الشامی فی الباب المذکور قال الشیخ رح هذا اصل صحیح یعتمد علیه

جو مشہور ہے ساتہہ سیرت شامی کے باب مذکور مین کہ کہا شیخ رحمہ اللہ نے کہ یہہ اصل ہی صحیح کہ اعتماد

فی البشارة والفضیلة وما جزم به شیخنا من ان ابا حنیفة رحمه الله تعالی هو

بشارت اور فضیلت ابوحنیفہ مین اور وہ جو یقین کیا اوسکا شیخ ہماری نی کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی وہ ہی

المراد من هذا الحديث السابق ظاهر لا شك فيه لانه لم يبلغ احد من ابناء فارس

کہ مراد ہی اس حدیث سابق سی ظاہر ہے نہین ہی شک کسی طرحکا اوسمین کیونکہ نہین پہونچا کوئی شخص ابناء فارس سے

في العلم مبلغه ولا مبلغ اصحابه پس یہہ سب ائمہ شافعیہ محدثین متفق ہین اسپر کہ مصداق اسکا

علم دین مین اوسکی مبلغ کو اور نہ مبلغ اوسکی اصحاب کو تمام سہا

متفق علیہ کا فقط ابو حنیفہ ہی اور یہہ حدیث خود بہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد فقط ابو حنیفہ ہی جیسا

اوپر گذرا اور یہہ حدیث متفق علیہ نص ہی اسپر کہ حق مسائل مختلفہ مین بجانب اس جل کی ہوگا پس ثابت

ہوا ساتہہ حدیث متفق علیہ کے کہ حق مسائل مختلفہ مین بجانب ابو حنیفہ کے ہوگا اور یہہ مدح اور تعریف

غایت مرتبہ کی اور نہایت درجہ کی ہی دین مین کہ اس سی بڑہ کر متصور اور ممکن نہین سو وہ اللہ تعالے نے

ابو حنیفہ کے نصیب کے ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم وقال

یہہ ہی فضل اللہ کا دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور اللہ صاحب فضل عظیم کا ہی اور فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله عبدا سمع مقالتي فحفظها ووعاها و

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تر و تازہ کری اللہ اوس شخص کو کہ سنا اوسنی حدیث کو پہر محفوظ رکہا اور نگاہ رکہا اوسکو اور

اداها فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى من هو افقه منه رواه احمد وابن

ادا کیا اوسکو کیونکہ بسا اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہی اور بسا اوقات حامل حدیث کا حامل ہوتا ہی طرف افقہ کی روایت

ماجة وابو داود والدارمي والترمذي ذكره في المشكوة پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہے

ماجہ اور ابو داؤد اور دارمی اور ترمذی نی ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین

اسپر کہ فقیہ افضل ہی محدث سے وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد الله خيرا

اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ارادہ کری اللہ

يفقهه في الدين متفق عليه اي يجعله فقيها في علم الدين پس یہہ حدیث متفق علیہ دلالت

تو کر دیتا ہی اوسکو فقیہ دین مین یہہ حدیث متفق علیہ ہے یعنے کر دیتا ہے اوسکو فقیہ علم دین مین

کرتی ہی اسپر کہ افضل علماء دین کا افقہ علماء دین کا ہی اور باتفاق ائمہ خیر القرون کے ثابت ہے کہ ابو حنیفہ

افقہ علماء دین کا ہی جیسا گذر چکا پس ثابت ہوا ساتہہ حدیث متفق علیہ کے کہ ابو حنیفہ افضل علماء اور ائمہ

حدیث ثانی

دین کا ہی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر قرون کی صحابہ ہیں پہر تابعین
ثم الذین یلونھم متفق علیہ پس یہہ حدیث متفق علیہ صریح ہے مزید خیریت میں تبع تابعین
پہر تبع تابعین
پس ثابت ہوئی مزید خیریت اور ترجیح اصابت مسائل مختلفہ میں امام صاحب اور پہر ائمہ ثلثہ کے یعنی امام مالک و شافعی
واحمد بن حنبل کے ساتہہ اس حدیث متفق علیہ کے یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم
ارادہ کرتی ہین وہ لوگ کہ بجہائین نور اللہ کا اپنی موہنون سی
ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون لھذا قال شاہ ولی اللہ الدھلوی فی
اور اللہ پورا کرنے والا ہے اپنی نور کو اگرچہ مکروہ جانین کافر لوگ لہذا کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے
فیوض الحرمین عرفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المذھب الحنفی طریقۃ
فیوض الحرمین مین کہ معلوم کروایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مذہب حنفی طریقہ
انیقۃ وھی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری
عمدہ ہے اور موافق تر اور مذاہب سے ساتہہ سنت معروفہ کے جو جمع اور پختہ ہوئین زمانہ بخاری
واصحابہ انتھی یہہ تصریح ہے شاہ ولی اللہ سے کہ مذہب حنفی سب مذاہب سے بہتر ہے جیسے کہ
اور اصحاب بخاری میں تمام ہوا
دلالت کرتی ہین اسپر یہہ احادیث صحیحہ مذکورہ متفق علیہا فاما حدیث ابی ھریرۃ وھو انہ قال
اما حدیث ابوہریرہ کے کہ وہ یہہ ہے کہ کہا
الترمذی فی جامعہ فی ابواب العلم حدثنا الحسن بن الصباح واسحق بن موسی الانصاری
ترمذی نے اپنی جامع کے ابواب علم مین کہ حدیث کی حکو حسن بن صباح اور اسحق بن موسی انصاری نے
قالا حدثنا سفیان بن عیینۃ عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ
انکو حدیث کے سفیان بن عیینہ نے ان دونوں نے ابن جریج سے اوس نے ابن الزبیر سے اوس نے ابو صالح سے اوس
روایۃ یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من
روایۃ کہ قریب ہی کہ مارین گے لوگ کلیجیان اونٹوں کی واسطے طلب علم کے نہ پاوین گے کسی شخص کو کہ اعلم ہو

من عالم المدینۃ وقال وروی عن ابن عیینۃ انہ مالک بن انس قال اسحاق بن

عالم مدینہ سی روایت کیا گیا اگر چہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی گئی ابن عیینہ سی کہ وہ امام مالک بن انس ہی اور

موسی سمعت ابن عیینۃ قال ھو العمری الزاھد واسمہ عبد العزیز وسمعت

موسی نی کہ سنا مینی ابن عیینہ سی کہ وہ عمری زاہدی ہی کہ نام اوسکا عبدالعزیز ہے اور سنا مینی

یحیی بن موسی یقول قال عبد الرزاق ھو مالک بن انس انتھی فنقول اولا ان ذلک

یحیی بن موسی کہ کہتا تھا کہ کہا عبدالرزاق نی کہ وہ مالک بن انس ہی تمام ہوا

الحدیث حدیث مدلس معنعن فان راویہ وھو ابو الزبیر مدلس کما فی التقریب لکن

التدلیس ھنا لا یضر فانہ فی المناقب والحدیث الضعیف فی المناقب مقبول ولکن روایۃ

روی عن ابن عیینۃ انہ مالک روایۃ منقطعۃ عن الاسناد وروایۃ اسحاق بن موسی

سمعت ابن عیینۃ قال ھو العمری الزاھد واسمہ عبد العزیز منصلۃ فان اسحاق بن موسی

استاذ الترمذی فالروایۃ المنقطعۃ سقطت بالروایۃ المتصلۃ فبقیت روایۃ ابن عیینۃ المتصلۃ

سالمۃ فلما کان سفیان بن عیینۃ موصوفا باعلی مراتب الصفات بانہ ثقۃ حافظ فقیہ

امام حجۃ کما فی تقریب ابن حجر العسقلانی وعبد الرزاق لم یکن مثلہ حتی کان یتشیع کما فی

التقریب المذکور کان قولہ ساقطا مقابلۃ قول ابن عیینۃ فلم یبق قول فی ذلک الباب الا قول

ابن عیینۃ بانہ ھو العمری الزاھد واسمہ عبد العزیز ثم نقول ان ذلک الحدیث لیس فیہ

پس یہ حدیث نہین ہی اس مین

دلالۃ علی انہ مالک قال الشیخ فی اللمعات ولعل الصواب انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر

دلالت اسپر کہ وہ مالک ہی کہا عبدالحق نی لمعات مین امید کہ صواب یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی

بھذا الحدیث من حال اخر الزمان الذی یارز فیہ الدین الی ھذہ البلدۃ الشریفۃ و

ساتھہ اس حدیث کی حال آخر اوس زمانہ کی کہ سمٹی گا اوس مین دین طرف اس بلدہ شریفہ کے اور

لا یبقی فی الارض عالم الا فیھا انتھی فالحق وھو احق بالاتباع ان المراد من ذلک

نہ باقی رہی گا زمین مین کوئی عالم مگر اوس مین تمام ہوا پس حق اور لائق ہی ساتھہ اتباع کی یہہ ہی کہ مراد اس

الحدیث المهدی علیه السلام لانه کان فی عصره بالصفة المذکورة مع
حدیث ہی مہدی علیہ السلام ہی اسواسطی کہ وہ ہوگا اپنی زمانہ مین ساتہہ صفت مذکورہ کے باین طور کہ ہوگا علم

ان ذلک الحدیث محتمل لمعان یحتمل للمهدی علیه السلام وغیره فلا یستقیم
کہ یہہ حدیث محتمل ہی کئی معانی کو محتمل ہی مہدی علیہ السلام وغیرہ کو بس مستقیم ہوا

الاستدلال لانه اذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال لاجل الاشتراك فلهذا
استدلال اسواسطی کہ جب آجاتا ہی احتمال تو ساقط ہوجاتا ہی استدلال واسطی مشترک ہونی کی لہذا

قال الشامی فی شرح الدر المختار قوله الحاصل ان ابا حنیفة النعمان من اعظم
کہا شامی نے شرح درالمختار مین قول اوسکا کہ حاصل یہہ ہی کہ ابو حنیفہ نعمان اعظم

معجزات المصطفی بعد القران لانه صلی الله علیه وسلم قد اخبر به قبل وجوده
معجزات رسول اللہ صلعم کے سے ہے بعد قران کے اسواسطے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردی ہی ابہی وجود ابو حنیفہ کے

بالاحادیث الصحیحة التی قدمنا فانها محمولة علیه بلا شك کما قدمناه عن
ساتہہ احادیث صحیحہ کے جو مقدم گذری ہین وہ محمول ہین ابو حنیفہ پر بلا شک جیساکہ مقدم گذرا

الشامی صاحب السیرة وشیخه السیوطی کما حمل حدیث لا تسبوا قریشا فان
شامی سے جو صاحب سیرت کا ہے اور شیخ اوسکے سیوطے سے جیساکہ محمول ہی حدیث کہ نہ گالی دو قریش کو کیونکہ

عالمها یملا الارض علما علی الامام الشافعی لکن حمله بعضهم علی ابن عباس
عالم قریش کا بہردیگا زمین کو علم سی امام شافعی پر لیکن حمل کیا اس حدیث کو بعض علمانے ابن عباس

رضی الله عنه وهو حقیق بذلك فانه حبر الامة وترجمان القران و
رضی اللہ عنہ پر اور وہ لایق ہی ساتہہ اسکی اسواسطے کہ وہ عالم امت کا اور ترجمان قران کا ہے اور

کما حمل حدیث یوشك ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا
جیساکہ حمل کی گئی ہی حدیث کہ قریب ہی یہہ کہ مارین لوگ کلیجیان اونٹون کی واسطے طلب علم کے پس نہین

یجدون اعلم من عالم المدینة علی الامام مالك لکنه محتمل لغیره من علماء
پاوین گی وہ کسیکو اعلم عالم مدینہ سے امام مالک پر لیکن وہ حدیث محتمل ہی واسطے غیر کے علماء

المدينة المنفردين فی زمنهم بخلاف تلك الاحاديث فانها ليس لها محمل الا

مدینہ سی جو منفرد تھی اپنی اپنی زمانہ مین بخلاف ان احادیث کی کیونکہ وہ نہین اونکی لئی کوئی محمل سوای

ابوحنيفة واصحابه كما افاده الطحطاوی انتهى وقال فی الطحطاوی قول من

ابوحنیفہ کی اور اونکی اصحاب کے جیسا کہ فائدہ دیا طحطاوی نی تمام ہوا اور کہا طحطاوی مین قول اوس کا من

اعظم معجزات المصطفى بعد القران لانه قد اخبر قبل وجوده بالاحاديث

اعظم معجزات المصطفی بعد القران کیونکہ خبر دی گئی ہی قبل اونکی وجود کی ساتھ احادیث

الواردة التی ذكرناها انفا فانها حملت عليه قطعا بخلاف الحديثين الاخيرين

واردہ کی جو ذکر کیا ہمنے اونکا کیونکہ وہ محمول ہین ابوحنیفہ پر قطعا بخلاف دونو حدیث اخیرین کے

فان حديث لا تسبوا قريشا فان عالمها يملا طباق الارض علما حمله بعضهم على

اسواسطی کہ حدیث لا تسبوا قریشا فان عالمہا یملا طباق الارض علما سے حمل کیا اسکو بعض علمانے

ابن عباس وكذلك حمل حديث عالم المدينة على احد العلماء الذين كانوا

ابن عباس پر اور اسی طرح حمل کی گئی حدیث عالم المدینہ کے عالم پر اون علمار سے جو تھے

المدينة بخلاف هذا الحديث فانه ليس له محمل الا ابوحنيفة واصحابه انتهى

مدینہ مین بخلاف اس حدیث کے اسلئی وہ حدیث نہین اوسکی لئی کوئی محمل سوای ابوحنیفہ کے اور اونکی اصحاب کے

والحديث لا تسبوا قريشا فان عالمها يملا الارض علما رواه الطيالسی فی

اور حدیث لا تسبوا قریشا فان عالمہا یملا الارض علما روایت کیا اسکو طیالسی نے

مسنده والبيهقی فی المعرفة فالحق ان المراد من ذلك الحديث هو النبی

اپنی مسند مین اور بیہقی نے اپنے کتاب معرفت مین پس حق یہ ہی کہ مراد اس حدیث سی وہ نبی

صلى الله عليه وسلم او المهدی عليه السلام لوجود الصفة المذكورة فيه

صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا مہدی علیہ السلام واسطے وجود صفت مذکورہ کے اونمین

دون غيره على انه محتمل يحتمل به ولغيره فلا يستقيم الاستدلال لانه

نہ انکے غیر مین علاوہ یہ ہی کہ وہ محتمل ہی محتمل ساتھ اوسکے اور غیر کے پس نہ مستقیم ہوا استدلال کیونکہ

اذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال لاجل الاشتراك قال الملا علی قاری فی

جبکہ آجاتا ہی احتمال تو ساقط ہوجاتا ہی استدلال واسطے اشتراک کی کہا ملا علی قاری نی

الرسالۃ المولفۃ فی جواب الرسالۃ المنسوبۃ الی امام الحرمین ولذا قال جماعۃ

رسالہ مین جو مولف ہی جواب رسالہ مین جو منسوب ہی طرف امام الحرمین کی لہذا کہا جماعت

من العلماء ان المراد بعالم قریش ھو النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکذا قالوا

علمائی کہ مراد ساتھہ عالم قریش کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اسی طرح کہا اونہوں نی

فی الحدیث السابق انہ علیہ الصلوۃ والسلام ھو المراد من عالم المدینۃ والا

حدیث سابق ہین کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام وہی مراد ہین عالم مدینہ سے والا

فیشکل بمن قبلہ وقبل مالک من علماء المدینۃ کالفقہاء السبعۃ انتھی

مشکل ہوگا ساتھہ اون علماء قریش کی جو پہلی ہین امام شافعی اور امام مالک سے علماء مدینہ سے جیسا فقہاء سبعہ تمام ہوا

فلو سلم کل ذلک فالحدیث لا یدل علی مزیۃ الشافعی علی مالک وابی حنیفۃ

پس اگر فرض کیا جاوی یہہ سب مذکور تو حدیث نہین دال اوپر فضیلت امام شافعی پر اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ

وغیرھما لجواز ان یکون غیرہ علی ذلک الوصف وغیرہ ایضا مثلہ بل فوقہ کالمھدی

وغیرہما کے کیونکہ جائز ہی یہہ کہ ہو وہ امام شافعی اس وصف پر اور غیر اوسکا بھی ہو مثل اوسکی بلکہ فوق اوسکی

علیہ السلام فالحاصل ان ذلک الحدیث لا یدل علی امتناع غیرہ مثلہ او فوقہ

علیہ السلام حاصل کلام کا یہہ ہی کہ یہہ حدیث نہین دال اوپر ممتنع ہونے غیر کے اوسکی مثل یا اوسکی فوق

فیجوز ان یکون بعض اغیارہ فوقہ کالمھدی علیہ السلام وابو حنیفۃ علیہ الرضوان

پس جائز ہے یہہ کہ ہوں بعض اغیار شافعی کے اوس سے فائق جیساکہ مہدی علیہ السلام اور ابو حنیفہ علیہ الرضوان

وقد استدل بحدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ھذا الامر

اور کبھی دلیل پکڑی گئی ہی ساتھہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا کہ ہمیشہ رہیگا یہہ امر

فی قریش ما بقی من الناس اثنان رواہ مسلم فجاز الناس تبع لقریش والخلافۃ

قریش مین جب تک باقی رہینگے لوگون سے دو روایت کیا اسکو مسلم نے پس الناس تبع لقریش والخلافۃ

لقریش من کتاب الامارة قال النووی فی شرح مسلم فی ذلک الباب قلنا هو حجة

لقریش مین جو کتاب امارت سی ہی کہا نووی نی شرح مسلم کے اس باب مین کہتی ہین ہم کہ یہہ حدیث حجت ہے

فی مزیت قریش علی غیرهم والشافعی قرشی انتهی قلنا هو حجة فی مزیة قریش

مزیت قریش مین غیروں پر اور امام شافعی قرشی ہے تمام ہوا کہتی ہین ہم کہ وہ حدیث حجت ہی مزیت قریش مین

فی امر الخلافة لا مطلقا لحدیث لو کان الدین عند الثریا لذهب به رجل من

امر خلافت مین نہ مطلقا بحکم حدیث اگر ہوگا دین پاس ثریا کی تو البتہ جاویگا اوسکی طرف ایک رجل

ابناء فارس حتی تناوله رواه مسلم وغیره والشافعی لیس من ابناء فارس

ابناء فارس سی حتی کہ لی آویگا اوسکو روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نے اور امام شافعی نہین ہی ابناء فارس سی

وحدیث قیس بن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کان العلم معلقا

اور بحکم حدیث قیس بن سعد کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوگا دین معلق

بالثریا لا تناله العرب لناله رجال من ابناء فارس رواه الطبرانی ذکره

ساتھہ ثریا کے نہ ہو پہنچینگے اوسکو عرب البتہ پاوینگی اوسکو شخص ابناء فارس سی روایت کیا اسکو طبرانی نے

الشامی عن ابن حجر المکی فی شرح الدر المختار والشافعی عربی وحدیث خیر

شامی نی ابن حجر مکی سی شرح در المختار مین اور امام شافعی عربی ہے اور بحکم اس حدیث کے بہترین

القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم متفق علیه والشافعی لیس بتابعی

قرون کا صحابہ مین پھر تابعین پھر تبع تابعین یہہ حدیث متفق علیہ ہے اور امام شافعی نہین تابعی ہے

فحصل مما ذکر انه فی امر الخلافة فقط فلهذا قال القاضی عیاض قد استدل

پس حاصل ہوا ماذکر سی کہ وہ حدیث امر خلافت مین ہی فقط لہذا کہا قاضی عیاض نے کہ استدلال کیا ہے

اصحاب الشافعی بهذا الحدیث علی فضیلة الشافعی ولا دلالة لهم فیه لان

اصحاب شافعی نی ساتھہ اس حدیث کے اوپر فضیلت شافعی کے اور حالانکہ نہین دلالت اونکی اس حدیث مین کیونکہ

المراد تقدیم قریش فی الخلافة ذکره النووی فی شرح مسلم وقد استدل من

مراد تقدیم قریش کی خلافت مین ہے ذکر کیا اسکو نووی نے شرح مسلم مین اور کبھی استدلال پکڑتی ہین

الشافعیہ کالنووی وغیرہ بحدیث الائمۃ من قریش لکن ذلک الاستدلال

شافعیہ میں سی جیساکہ نووی وغیرہ ساتھہ حدیث الائمۃ من قریش کے لیکن یہہ استدلال

فاسد لان مدلول الحدیث صار انہ لا یجوز الامامۃ الا من القریشی مع ان امامۃ

فاسد ہی اسواسطی کہ مدلول حدیث یہہ ہو جائگا کہ نہین جائز امامت مگر قریش سی باوجودیکہ امامت

الامام مالک جائزۃ بالاجماع لهذا قال الملا علی القاری فی الرسالۃ المذکورۃ

امام مالک کے جائز ہے باجماع امت لہذا کہا ملا علی قاری نی رسالہ مذکورہ مین کہ

هذا یدل علی ان القائل فی مرتبۃ الجاهل بمعنی الحدیث ومورده فانہ باتفاق

یہہ تمسک دال ہی اسپر کہ قائل اسکا مرتبہ جاہل مین ہے ساتھہ معنی حدیث کی ورمورد اوسکی سی اسواسطے کہ وہ

المحدثین وباجماع المجتهدین ورد فی حق الخلافۃ دون الامامۃ بدلیل ان

محدثین کی اور باجماع مجتہدین کے وارد ہوئی ہی حق خلافت مین نہ امامت مین بدلیل اسبات کی کہ

اکثر المجتهدین لیسوا من قریش انتهى قال مصنف المعیار اور قاضی محمد بن شوکانی نے

اکثر مجتہدین نہین تہی قریش سی تمام ہوا کہا مصنف معیار نے

کتاب فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ مین فرماتی ہین ویکون فی امتی رجل یقال لہ ابو حنیفۃ

کہ ہوگا میری امت مین ایک رجل کہ کہین گے اوسکو ابو حنیفہ

هو سراج امتی هو موضوع وفی اسناده وضّاعان مامون السلمی واحمد بن عبد اللہ

وہ سراج میری امت کا ہی وہ حدیث موضوع ہی اور اوسکی اسناد مین دو وضاع ہین ایک مامون سلمی اور دوسرا احمد بن

الجویباری والواضع لہ احدهما انتهى اقول اصل عبارت قاضی شوکانی کی کتاب مذکور

جویباری اور واضع اس حدیث کا دونو مین سی ایک ہے تمام ہوا

مین یہہ ہی وحدیث یکون فی امتی رجل یقال لہ محمد بن ادریس اضر علی امتی

کہ حدیث ہوگا میری امت مین ایک رجل کہین گے لوگ اوسکو محمد بن ادریس نہایت مضر ہے میری امت پر

من ابلیس ویکون فی امتی رجل یقال لہ ابو حنیفۃ هو سراج امتی هو موضوع

شیطان سی اور ہوگا امت میری مین ایک رجل کہین گی اوسکو ابو حنیفہ وہ سراج میری امت کا ہے یہہ حدیث موضوع



وفي اسناده وضاعان مامون بن احمد السلمي واحمد بن عبد الله الجويباري والواضع

اور اسکی اسناد میں دو وضاع ہیں ایک مامون بن احمد سلمی اور دوسرا احمد بن عبد اللہ جوئباری اور واضع

له احدهما وقد رواه الخطيب عن ابي هريرة مرفوعا واقتصر على ما ذكره في ابي حنيفة

اس حدیث کا ایک دونوں کا ہی اور روایت کیا اسکو خطیب نے ابوہریرہ سے مرفوعا اور اقتصار کیا اوپر اوس جملہ کے جو ابو حنیفہ

قال الخطيب موضوع وضعه محمد بن سعيد المروزي البورقي انتهى پس معلوم ہوا کہ

کہا خطیب نے کہ یہ حدیث موضوع ہے وضع کیا اسکو محمد بن سعید مروزی بورقی نے تمام ہوا

کہ حدیث اول کی سند میں یہ دونو وضاع حدیث ہیں اور حدیث ثانی یعنی حدیث یکون في امتي رجل

يقال له ابو حنيفة هو سراج امتي کے سند میں محمد بن سعید وضاع حدیث کا ہے لیکن بعضے طرق اس حدیث کے

ثابت اور مروی ہیں کہ اون میں یہ کذاب اور وضاع نہیں ہیں چنانچہ قال قاضي القضاة محمد بن

کہا قاضی قضات نے یعنی محمد بن

محمود الخوارزمي في مسند الامام اخبرني الشيخ المعمر احمد بن المفرج قال انبانى

محمود خوارزمی نے مسند امام میں کہ خبر دی مجکو شیخ معمر احمد بن مفرج نے کہا کہ خبر دے ہمکو

الحافظ ابو القاسم علي بن الحسين عن ابي الفرج سعيد بن ابي الرجاء الصيرفي

حافظ ابو القاسم علی بن حسین نے اوس نے ابی الفرج سعید بن ابی الرجاء صیرفی سے

قال اخبرنا ابو الرجاء الحسين بن محمد بن احمد الاسكاف قال اخبرنا ابو عبد الله

کہا صیرفی نے کہ خبر دی ہمکو ابو الرجاء حسین بن محمد بن احمد اسکاف نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو عبد اللہ

محمد بن اسحاق بن منده قال اخبرنا الاستاد ابو محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب

محمد بن اسحاق بن مندہ نے کہا خبر دے ہمکو استاد ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب

الحارثي البخاري قال اخبرنا محمد بن ابي الحسن صاحب الامان قال حدثنا بشر بن

حارثی بخاری نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن ابی الحسن صاحب الامان نے کہا کہ حدیث کی ہمکو بشر بن

الوليد قال حدثنا ابو يوسف قال لقيني الاعمش فقال يا صاحب هذه الفتوى يا فقيه

ولید نے کہا کہ حدیث کی ہمکو ابو یوسف نے کہ ملاقات کی مجھے اعمش نے پس کہا کہ صاحب اس فتوی کا یا فقیہ ہے

عبد الله بن مسعود قلت له فيما يخالفه قال قال عبد الله بيع الامة طلاقها و
عبد الله بن مسعود کی کہا مینی اوسکو کس مین مخالف ہوا ہی اوسکو کہا کہ کہا عبد الله نے کہ بیع امہ کے طلاق ہر کے لیے اور
صاحبك يقول ليس بيع الامة طلاقها واين حديث ذلك قلت لم انت حدثتنا عن
صاحب تیرا کہتا ہے کہ نہین بیع امہ کے طلاق اوسکی اور کہان ہی حدیث اسکی کہا مینی اوسکو خود تمنی حدیث کی ہمکو
ابراهيم عن الاسود عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم خير بريرة فلو كان
ابراہیم سی اونسی اسود سی اوس نی عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیار دیا بریرہ کو اگر ہوتی
بيع الامة طلاقها لما خيرها النبي صلى الله عليه وسلم فقال الاعمش يا يعقوب
بیع امتہ کی طلاق اوسکی تو نہ خیار دیتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو پس کہا اعمش نے ای یعقوب
هذا في هذه قلت نعم قال ابو محمد وفي رواية اخرى ان الاعمش قال ان ابا حنيفة
یہہ حدیث اس مین ہی کہا مینی ہان کہا ابو محمد نی روایت دوسری مین کہ اعمش نے کہا کہ تحقیق ابو حنیفہ
يحسن المعرفة بمواضع الفقه يراها في ظلمة اماكنها من فسحة ضوء قلبه حيث قال
اچھی معرفت رکہتا ہی ساتہہ مواضع فقہ کے دیکہتا ہی اونکو اندہیری مکانون مین فراخی روشنی اپنی قلب کے سے اسواسطے
صلى الله عليه وسلم هو سراج امتي انتهى یہہ حدیث اس طریق سی سالم اور خالی ہی ان کذابون سے
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو حنیفہ سراج ہے میری امت کا تمام ہوا
حاصل کلام کا یہہ ہی کہ یہہ حدیث کئی طرق سی مروی ہی اور بعض طرق کے موضوع ہونی سی کل طرق
حدیث کی موضوع نہین ہو جاتی جیسا کہ اوپر گذرا اور یہہ مخفی نہین ہی اوس شخص پر کہ وہ کتب
حدیث اور جرح اور تعدیل کا واقف ہی لہذا قال في الدر المختار قال في الضياء المعنوي قول
کہا در المختار مین کہ کہا ضیاء معنوی مین کہ قول
ابن الجوزي انه موضوع تعصب لانه روي بطرق مختلفة انتهى وقال
ابن جوزی کا کہ وہ موضوع ہے یہہ تعصب ہے کیونکہ وہ مروی ہے کئی طرق مختلفہ سے تمام ہوا اور کہا
الطحطاوي في شرح الدر المختار قوله بطرق مختلفة اي باسانيد متعددة اي
طحطاوی نے شرح در المختار مین قول اوسکا بطرق مختلفہ یعنے ساتہہ اسانید متعددہ کے

فلا اقل من ان یکون ضعیفا لا موضوعا على ان الضعیف اذا کثرت طرقه ارتقى
پس غایت مرتبہ یہہ ہوا کہ ہو ضعیف نہ موضوع علاوہ یہہ ہی کہ حدیث ضعیف جبکہ بہت ہوتی ہین طرق اوسکی تو
الى مرتبة الحسن فلذا ادعى ان هذا الحدیث حسن لکثرة طرقه انتهى وقال
وہ حدیث حسن لہذا دعوی کیا گیا کہ یہہ حدیث حسن ہی واسطے کثرت طرق اوسکیکی تمام ہوا اور کہا
المحقق الشامی فی شرحه قوله لانه روی بطرق مختلفة بسطها العلامة طاش
محقق شامی نی اپنی شرح مین قول اوسکا لانہ روی بطرق مختلفۃ بسط کیا ہی ان طرق کا علامہ طاش
کبری یشعر بان له اصلا فلا اقل من ان یکون ضعیفا فیقبل اذ لم یترتب علیه
کبری نی آگاہی دیتا ہی یہہ تعدد طرق کا کہ اوسکی لئی اصل ہی پس نہو گا کم اس سی کہ ہو ضعیف پس قبول کیجاتی
اثبات حکم شرعی انتهى فهذا اشارة الى اجوزه العلماء کما مر فکان حدیث یکون
اثبات حکم شرعی کا تمام ہوا یہہ اشارہ اوسکی طرف کہ جایز رکہا اوسکو علماء نی جیسا کہ گذرا پس ہوئی حدیث یکون
فی امتی رجل یقال له ابو حنیفة هو سراج امتی مع کونه مؤیدا مضمونه بالاحادیث
فی امتی رجل یقال لہ ابو حنیفہ ہو سراج امتی مع ہونی اوسکیکی کہ تائید کیا گیا مضمون اوسکا ساتہہ احادیث
الصحیحة المذکورة معمولا به ومقبولا عند الکل من العلماء والمحدثین
صحیحہ مذکورہ کی معمول بہ اور مقبول نزدیک سب علماء اور محدثین کی
کما مر فتم مناقب امام الائمة سراج الامة ابی حنیفة النعمان بن ثابت بن
جیسا کہ گذرا پس تمام ہوئی مناقب امام ائمہ اور سراج امہ کی یعنی ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن
النعمان بن المرزبان من ابناء فارس الاحرار بالوجه الاکمل
نعمان بن مرزبان ابناء فارس کی احراروں مین سی ساتہہ وجہ اکمل کی

بعون الله الاعدل والله اعلم بالصواب
ساتہہ مدد اللہ عادل کی اور اللہ خوب جانتا ہی
والیه المرجع والمآب
اور اوسیکی طرف ہی بازگشت اور رجوع

یہہ حدیث اس امر کی مصدق ہی ... [illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی کلفنا بتقلید اهل الذکر حیث قال فاسئلوا اهل الذکر

سب تعریف اللہ کی لئی ہی جسنی مکلف کیا ہمکو ساتھہ تقلید اہل ذکر کے جسوقت فرمایا کہ سوال کرو اہل ذکر سے

ان کنتم لا تعلمون وامرنا بالاتباع الاحسن حیث قال واتبعوا احسن

اگر ہو تم نجاننی والے اور امر کیا ہمکو ساتھہ اتباع احسن حکم کے جبکہ فرمایا کہ تتبع ہو تم احسن حکم کے

ما انزل الیکم من ربکم اذا تعملون والصلوة علی رسوله الذی خص المجتهد بالاجر

جو اوتارا گیا تمہاری طرف رب تمہاری سی جبکہ عمل کرو اور صلوة نازل ہو اوسکے رسول پر جسنے خاص کیا مجتہد دین

حیث قال اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد

جبکہ فرمایا کہ جب ارادہ کیا حکم کا مجتہد نے پس اجتہاد کیا اور پہونچا صواب کو اوسکے لئے دو اجر ہیں اور جب ارادہ کیا حکم کا مجتہد نے

فاخطا فله اجر متفق علیه وارشدنا باتباع الافقه حیث قال من یرد

اور مخطی ہو اوسکی لئی ایک اجر ہی یہہ حدیث متفق علیہ ہے اور راہ نمائی کی ہمکو ساتھہ افقہ کے جبکہ فرمایا جو شخص کہ چاہتا ہے

الله به خیرا یفقهه فی الدین متفق علیه وعلی اله واصحابه وانصاره

اللہ اوسکی لئی بہتری تو کر دیتا ہے اوسکو فقیہ دین کا یہہ حدیث متفق علیہ ہے اور اوسکی آل پر اور اصحاب پر اور انصار پر

الذین اجمعوا علی ان المفتی لیس الا المجتهد العدل سیما الائمة الاربعة

جو اجماع کیا اونہوں نی اسپر کہ مفتی نہیں ہوتا مگر مجتہد پرہیزگار خاص کر ائمہ اربعہ

الذین کانوا بعد الصحابة الاجلة احسن اهل الذکر والفقه والعدل اما

جو ہین بعد صحابہ اجلہ کے احسن اہل ذکر اور فقہ اور عدل کے اما

بعد فیقول الفقیر الحقیر محمد شاه اوصله الله الی ما یرضاه لما لم

بعد کہتا ہی فقیر حقیر محمد شاہ پہونچاوی اوسکو اللہ طرف امور مرضیہ کے جبکہ نہ

یرخصنی الوقت ان اجیب عن تقلید المعیار جوابا بسیطا اعرضت عنه بان

رخصت دی مجکو وقت نی کہ جواب دوں میں بحث تقلید صاحب معیار کے سے جواب بسیط تو اعراض کیا میں نے اوس سے

احرر بعدہ انشاء اللہ تعالی تحریرا وسیطا لکن لما رایت ان مصنف المعیار
کہ تحریر کرونگا مین بعد اسکے انشاء اللہ تعالے تحریر رفیع الشان لیکن جبکہ دیکھا مینے کہ مصنف معیار نے
قسم التقلید علی اربعۃ اقسام وکان کلہ فاسدا عند اھل الاسلام کنت
تقسیم کیا تقلید کو چار اقسام پر اور تہی ہر قسم اوسکے فاسد نزدیک اہل اسلام تو ہوا مین
مضطرا الی ان ابین مختصرا یتضح بہ فسادہ وکشف کسادہ حسبۃ للہ
مضطر طرف اسکی کہ بیان کرون فی الحال تحریر مختصر کہ واضح ہوجائے ساتھہ اوسکے فساد اوسکا اور ظاہر ہوجاوے کھوٹ اوسکا
تعالی وتحفۃ لخلقہ تعالی فہا انا اقول مستعینا باللہ متوکلا علیہ فی
تعالے سے اور واسطے تحفہ مخلوق اللہ تعالے کے پس خبردار مین کہتا ہون درانحال کہ مدد مانگنے والا ہون ساتھہ اللہ کے اور توکل کرنیوالا ہون
الابتداء والانتہاء **قال** باقی رہی تقلید وقت لاعلمی کی سو یہہ چار قسم ہی قسم اول
ابتدا اور انتہا مین کہا مصنف معیار نے
واجب ہی اور وہ مطلق تقلید ہی کسی مجتہد اہل سنت کے سے لاعلی التعین اور قسم ثانی مباح ہے
اور وہ تقلید مذہب معین کی ہی بشرطیکہ مقلد اس تعین کو امر شرعی نسمجھے بلکہ اس نظر سے تعین کرلے
کہ جبکہ امر اللہ تعالی کا واسطے اتباع اہل ذکر کے عموما صادر ہوا تو جس ایک مجتہد کا اتباع کرینگے
اوسکی اتباع سی عہدہ تکلیف کے سے فارغ ہو جائینگی اور قسم ثالث حرام اور بدعت ہی اور وہ
تقلید ہی بطور تعین کی بزعم وجوب کے برخلاف قسم ثانی کی، قسم رابع شرک ہی اور وہ ایسے تقلید
ہی کہ وقت لاعلمی کی مقلد نی ایک مجتہد کا اتباع کیا پہر اوسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض
مخالف مذہب اوس مجتہد کی مثلا معلوم ہوئی تو اب وہ مقلد بدست آویز ان عذرات کی جنسے تعلق
بخوبی جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث کو قبول ہی نہین کرتا یا ادس ہو کے سبب تاویل وتحریف کرکے اوس
حدیث کو طرف قول امام کی لیجاتا ہی غرض کہ وہ مقلد مذہب اپنی امام کے نہین چھوڑتا سو ان قسمون
سی قسم اول اور ثانی تو محتاج اثبات کی نہین لیکن قسم ثالث اور رابع بیشک معرکۃ آرا اور
محط انظار ہی سو دلائل قسم ثالث کے تو بحث تقلید شخصی مین آوینگے اور قسم رابع کو اس مقام
پر مدلل کیا جاتا ہی انتہی اور جان اولہ مصنف معیار کا یہہ ہی کہ مصنف معیار نی دلیل پکڑی

ہی قسم اول و ثانی پر قول اللہ تعالی کا فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور دلیل پکڑی ہی
قسم رابع پر قول اللہ تعالی کا اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله اور
فرمایا تہوڑا سا آگی جاکر کہ مولانا اسماعیل صاحب نی بوجہ بسط شرک ہونا ایسی تقلید کا بدلیل آیت اتخذوا
احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ کی اور بدلیل حدیث نبوی کی کہ ترمذی نی عدی بن حاتم سی نقل کی
ہی ثابت کیا ہی انتہی اور فرمایا بیان ادلہ قسم ثالث مین کہ ہم دعوی کرتی ہین کہ واجب جان کر ایک
مجتہد کی تقلید کرنی بدعت اور حرام ہی اور حرمت اوسکی ثابت ہی کتاب اللہ سی اور حدیث سی
اور اجماع اور قیاس سی انتہی پہر روایات نقل کر کی فرمایا کہ اب کہان تک روایتین نقل کرتی جائین
منصف ذی علم کو اسقدر بس ہی اور بعضی اہل بصیرت کی لئی دلائل شرعیہ بیان کرنا چاہئی پہلی دلیل
قول اللہ کا ما اتکم الرسول فخذوه وما نهکم عنه فانتهوا اور قول اللہ تعالی کا
واتبعوا ما انزل الیکم من ربکم دوسری دلیل اسود کی ابن مسعود سی قال عبد الله لا
کہا عبد اللہ بن مسعود نی
یجعل احدکم للشیطان شیئا من صلوته یری حقا علیه الا ینصرف
کہ نہ کری کوئی تمہارا شیطان کی لئی حصہ اپنی نماز سی باینطور کہ دیکہی واجب اور فرض اپنی اوپر کہ نہ پہری
الا عن یمینه لقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم کثیرا ینصرف
مگر داہنی طرف سی کیونکہ دیکہا ہی مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بار پہرتی تہی
عن یساره تیسری اجماع صحابہ کا جو قرافی نی نقل کیا ہی واجمع الصحابة علی ان من
بائین طرف سی کہ اجماع کیا صحابہ نی اسپر کہ جو شخص
استفتی ابا بکر وعمر وقلدهما فله ان یستفتی ابا هریرة ومعاذ بن جبل
مستفتی ہوا ابو بکر اور عمر سی اور تقلید کری اونکی تو اوسکو جایز ہی کہ مستفتی ہو ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل سی
چوتہی دلیل قیاس مجتہد معین کا ائمہ اربعہ مین سی مجتہد معین پر
خلفاء اربعہ مین سی تصویر اوسکی یہہ ہی کہ جبکہ ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالی عنہ کہ جنکی اجتہاد سی کسیکو انکار نہین

اور فضائل اوسکی اظہر من الشمس ہین باجماع اہل سنت کی تقلید بالتخصیص اوسکی واجب ہوونی اور کوئی
مذہب اونکا خاص کر التزام نہین کرتا تہا تواب مثلا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید بالتخصیص بطریق
اولی واجب اور لازم ہر مسئلہ مین نہ ہوگی پس قول واجب ہونیکا حرام ہوگا بحکم آیت کریمہ کی
ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ہذا حلال وہذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب
انتہی اقول اما قسم اول پس وہ فاسد ہی ساتہہ چند وجوہ کی وجہ اول فساد کی یہہ ہی کہ قسم اول
عبارت ہی تقلید واجب سی اور تقلید واجب کی معنی مصنف معیار نی یہہ کئی ہین کہ وہ تقلید مطلق
ہی کسی مجتہد سنی کی لا علی التعین یعنی تقلید واجب اسی تقلید فرض یہہ ہی کہ تقلید کری کسی مجتہد
سنی کی بشرط عدم تعیین کی پس یہہ تعریف تقلید فرض کی مشتمل ہوئی اوپر تین قیود کی قید
اول یہہ کہ متبوع مجتہد ہو اور قید ثانی یہہ کہ متبوع سنی ہو اور قید ثالث یہہ کہ متبوع غیر معین ہو
پس جب کوئی قید ان قیود ثلاثہ سی مفقود ہوجاوی گی تو وہ شخص تارک فرض کا ہوکر مرتکب حرام کا ہوگا
بموجب اس تعریف مصنف معیار کی پس مقتضی اس تعریف کا یہہ ہوا کہ جہان تعین پایا جاویگا وہ
لوگ تارک فرض کی ہوکر گنہگار ہوونگی نزدیک مصنف معیار کی اگرچہ وہ لوگ اس تعیین کی
فرضیت اور واجبیت اور استحباب کا اعتقاد نرکہتی ہون بلکہ مباح جانتی ہون توبہی گنہگار ہونگی پس
بموجب اس تعریف مصنف معیار کی پانچ امر لازم آئی اول یہہ کہ اسمین سب علماء اور فقہاء داخل ہوئی
کما قال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی عقد الجید والمرجح عند
جیسا کہ کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نی عقد جید مین کہ مرجح نزدیک
الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہب لہ مذہب لا یجوز لہ مخالفتہ
فقہاء کی یہہ کہ عامی صاحب مذہب وہ صاحب مذہب ہی کہ نہین جایز اوسکو مخالفت کرنی
انتہی وقال شاہ ولی اللہ فی الانصاف وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب
تمام ہوا اور کہا شاہ ولی اللہ نی اپنی کتاب انصاف مین کہ بعد دو سو برس کی ظاہر ہوا اہل اسلام مین مذہب پکڑنا
للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان
ایک ایک مجتہد کا اور قلیل تہی وہ لوگ کہ نہ پکڑا اونہون نی مذہب مجتہد واحد کا اور

بحث بطلان قسم اول کی مصنف معیار کی وجہ اول نمبر ۱

هذا هو الواجب فی ذلک الزمان انتهی وقال الشیخ عبد الحق الدهلوی فی

یہہ مذہب پکڑنا مذہب امام واحد کا اُس زمانہ مین واجب تھا تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الحق دہلوی نے

صدر شرح سفر السعادة قرار داد علما و مصلحت دین ایشان در آخر زمان

اول شرح سفر سعادت مین کہ قرار داد یعنی مفتی بہ علما اور مصلحت دین ان کا آخر زمانہ مین

تعیین و تخصیص مذہب است و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہم درین صورت

تعیین اور تخصیص مذہب کی ہے اور ضبط و ربط کار بار دین اور دنیا کا اسی صورت مین

بود از اول مخیر است ہر کدام را کہ اختیار کند صورت دارد لیکن بعد از اختیار

ہی اول امر مین اوسکو اختیار ہے جسکو چاہے اوسکو اختیار کرے لیکن بعد اختیار کرنے کے

بجانب دیگر رفتن و بی توہم سوء ظن و تفرق در اعمال و احوال نخواہد بود

جانب دوسری بغیر توہم سوء ظنی اور بغیر پراگندے اعمال اور احوال کے نہین ہونیکا

قرار داد متاخرین علما این است وھو المختار وفیہ الخیر وقال الشیخ عبد الوہاب

مفتی بہ علماء متاخرین کا یہہ ہی اور یہہ ہی مختار ہے اور اسی مین خیر اور کہا شیخ عبد الوہاب

الشعرانی فی المیزان الصغری اما من لم یصل الی شہود عین الشریعة الاولی

شعرانی نے میزان صغرے مین کہ جو شخص کہ نہ پہونچے مرتبہ شہود عین شریعت اولے کو

وجب علیہ التقلید بمذہب واحد کما مر تقریرہ خوفا من الوقوع فی الضلال

تو واجب ہے اوسپر تقلید مذہب امام واحد کی جیسا کہ گذری تقریر اوسکی واسطے خوف وقوع کے ضلالت مین

وعلیہ عمل الناس الیوم انتہی وقال حجة الاسلام فی احیاء العلوم فی الرکن

اور اسی پر ہے عمل لوگون کا اس زمانہ مین تمام ہوا اور کہا حجت الاسلام نے احیاء العلوم کے رکن

الثانی من الباب الثانی من کتاب الامر بالمعروف لم یذہب احد من المحصلین

ثانی مین جو باب ثانی سی ہی جو کتاب امر بالمعروف سے ہے کہ نہین گیا کوئی شخص علما سے

الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ ولا الی ان الذی ادی

اس طرف کہ مجتہد کو جائز ہو عمل کرنا مذہب مجتہد غیر پر اور نہین گیا کوئی شخص علما اسطرف کہ جو شخص کہ

اجتہادہ فی التقلید الی شخص راہ افضل العلماء ان یاخذ بمذہب غیرہ و

فکر او سکا تقلید مین ایک شخص کی طرف کہ وہ افضل علماء دین کا ہی کیہ عمل کری مذہب غیر اوسکے پر اور

قال بعد ذلک بل علی کل مقلد اتباع مقلدہ فی کل تفصیل فان مخالفتہ

کہا بعد اسکے بلکہ لازم ہے ہر مقلد پر تابعداری اپنے امام کے ہر مسئلہ مین کیونکہ مخالف ہونا

للمقلد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین انتہی اور وجہ دوسرے

مقلد کو اپنے امام کا منکر ہے باتفاق علما کے تمام ہوا

فساد کی یہہ کہ صحابی یا تابعی اپنی عمر مین فقط مقلد ابو بکر کا یا فقط حضرت عمر کا یا حضرت

عثمان کا یا حضرت علی کا ہوا یا کوئی شخص فقط مقلد امام مہدی علیہ السلام کا ہووی نہ غیر کا

تو یہہ لوگ تارک فرض کی ہوکر گنہ گار ہوی موجب اس قاعدہ مصنف معیار کے اور

وجہ تیسرے فساد کے یہہ کہ مخالف ہے اجماع علما کے قال العلامۃ عبد السلام فی

کہا علامہ عبد السلام نے

شرح متن الجوھرۃ قد نعقد الاجماع علی ان من قلد فی الفروع ومسائل

شرح متن جوہرہ مین کہ منعقد ہوا اجماع اسپر کہ جو شخص تقلید کرے فروع اور مسائل

الاجتہاد واحدا من ھولاء برئ من عھدۃ التکلیف بہ انتہی وجہ چوتہے

اجتہادیہ مین ایک امام کے ان ائمہ اربعہ سے تو فارغ ذمہ ہوا ذمہ تکلیف کے سے تمام ہوا

فساد کی یہہ ہی کہ خود مصنف معیار بہی اس مین داخل ہی کیونکہ فتوی مصنف معیار کا مہری موجود

ہی و عبارت وسکے یہہ ہے کہ جو شخص مذہب خاص کی پیروی کرنیوالے کو بدعت ضلالت

کہتا ہے وہ مردود اور گمراہ ہے نذیر حسین اور وجہ پانچوین یہہ ہی کہ قید لا علی التعیین

کی دلیل فاسئلوا اہل الذکر مین مذکور نہین یہہ قید محض اجتہاد مصنف معیار کا ہے مخالف

تمام اہل اسلام کے پس دلیل مطابق دعوی کی نہوئی و اما قسم ثانی پس وہ بہی فاسد ہی ساتہہ

چند وجوہ کے وجہ اول فساد کی یہہ ہی کہ جب قید لا علی التعیین کی قسم اول کی تعریف مین

ماخوذ ہوئی تو یہہ قسم ثانی نفس قسم مباح کا کیونکر متصور ہوگا اور وجہ دوسرے فاسد ہونے

اس قسم ثانی کی یہہ ہی کہ فرمایا مصنف معیار نی کہ قسم ثانی مباح ہی اور وہ تقلید مذہب معین کی
ہی بشرطیکہ مقلد اس تعیین کو امر شرعی نہ سمجھی بلکہ اس نظر اسی تعیین کرلی کہ جبکہ امر اللہ تعالی واسطی
اتباع اہل ذکر کی عموماً صادر ہوا تو جب ایک مجتہد کا اتباع کرینگی اوسکی اتباع سی عہدۂ تکلیف سی
فارغ ہوجاینگی انتہی پس لازم آیا اس سی کہ جو حکم کہ نص قرآنی یا حدیث نبوی اوسکو شامل ہی وہ حکم
شرعی نہین ہی اور ظاہر ہی کہ یہہ اعتقاد کرنا یعنی جو حکم کہ نص اوسکو شامل ہی وہ حکم شرعی نہووی کوئی
شخص اہل علم سی آج تک قائل اسکا نہین ہوا نہ کوئی صحابی اور نہ کوئی تابعی اور نہ کوئی اور
شخص اہل اسلام سی یہہ عقیدہ مصنف معیار کا ہی مخالف جمیع اہل سنت وجماعت
کی ہی بلکہ مخالف جمیع اہل اسلام کی ہی خدا جانی یہہ کیون اختیار کیا شاید کہ سبب
اختیار کرنیکا یہہ ہی کہ جبکہ نص قرآنی شامل ہوا تو تقلید کرنا ایک مذہب کی مذاہب
اربعہ کی سی بہی امر شرعی ہوا پہر کسواسطی تم خلقت کو نفرت طرح بطرح سی دلاتی ہو باوجود
اسکی کہ وہ معمول بہ ہو کر اہل سنت وجماعت مین آج تک جاری ہی واسطی انتظام اور حفظ دین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تب مصنف معیار نی یہہ اجتہاد مذکور ارشاد فرمایا
اور وجہ تیسری فساد کی یہہ ہی کہ تعیین جبکہ امر شرعی نہوئی تو اب ہم کہتی ہین کہ عدم تعیین — وجہ تیسری فساد کی
یا تو امر شرعی ہی یا غیر شرعی پس اگر ہو عدم تعیین امر شرعی تو لازم آیا یہہ کہ عدم تعیین امر شرعی
ہی اور تعیین امر غیر شرعی اور حالانکہ مباح کی دونو طرف برابر ہوتی ہین قال القاضی البیضاوی
کہا قاضی بیضاوی نے صاحب تفسیر بیضاوی

فی منہاج الاصول ان الخطاب ان اقتضی الوجود ومنع النقیض فوجوب وان
منہاج الاصول مین کہ خطاب اگر چاہی وجود کو اور منع نقیض کو تو وجوب ہی اور اگر
لم یقتض المنع فندب وان اقتضی الترک ومنع النقیض فحرمة والا فکراهة
نہ چاہی منع کو تو مندوب ہی اور اگر چاہی ترک کو اور منع نقیض کو تو حرمت ہی والا کراہت ہی
وان خیر فاباحة وقالت الحنفیة الفرض ما ثبت بدلیل قطعی والواجب
اور اگر مختار ہو کرنی نہ کرنی مین تو اباحت ہی اور کہا حنفیہ نی فرض وہ ہی جو ثابت ہو دلیل قطعی سی اور واجب وہ

ما ثبت بدلیل ظنی والمندوب ما یمدح فاعله ولا یذم تارکه والحرام ما یذم

کہ ثابت ہو دلیل ظنی سے اور مندوب ہی جو ممدوح ہو فاعل اوسکا اور نہ مذموم ہو تارک وسکا اور حرام وہ ہے جو مذموم ہو

فاعله والمکروه ما یمدح تارکه ولا یذم فاعله والمباح ما لا یتعلق بفعله وترکه

فاعل وسکا اور مکروہ وہ ہی جو ممدوح ہو تارک وسکا اور نہ مذموم ہو فاعل اوسکا اور مباح وہ ہے کہ نہ متعلق ہو ساتھ فعل اور ترک اوسکے

مدح ولا ذم انتهى وقال في التوضيح فان كان الفعل اولى من الترك مع

مدح اور نہ ذم تمام ہوا اور کہا توضیح مین کہ اگر ہو فعل اولی ترک سے مع

منعه بدليل قطعي فالفعل فرض وبظني فواجب وبلا منعه فان كان الفعل

منع اوسکے ساتھ دلیل قطعی کے تو فعل فرض ہی اور اگر ہو فعل اولی ترک سے مع منع اوسکے کے ساتھ دلیل ظنی

طريقة مسلوكة في الدين فسنة والا فنفل ومندوب ان كان الترك

طریق مسلوک فی الدین تو سنت ہے والا نفل اور مندوب ہے اور اگر ہو ترک

اولى من الفعل مع منعه فحرام وبلا منعه مكروه وان استويا فمباح انتهى

اولی فعل سے مع منع اوسکے کے تو حرام ہے اور بغیر منع کے مکروہ ہے اور اگر دونو طرف برابر ہین تو مباح ہے

ومثله في كتب الاصول اور اگر ہو عدم تعیین امر غیر شرعی تو لازم آوے گا اوسوقت تعیین

اور مثل اسکے کتب اصول مین مذکور ہے

اور عدم تعیین ہر دو نو امر غیر شرعی ہین حال آنکہ نص قرآنی ہر دونو کو شامل ہی فاسئلوا اهل الذكر

ان كنتم لا تعلمون باوجود اسکے مصنف معیار نے عدم تعیین کو فرض قرار دیا ہی قسم اول ہے

جیسا کہ اوپر گذرا اور وجہ چوتھی فساد کی یہہ ہی کہ تعیین اور عدم تعیین فاعل ہر دونو کا عذاب پاویگا

یا نپاویگا یا فاعل ایک کا پاویگا اور دوسریکا نہ پاویگا سو یہہ تینون شق باطل ہین اول اسواسطے

باطل ہی کہ حکم مباح کا کتب اصول حنفیہ وغیرہ مین یہہ ہے کہ لا عقاب علیہ اور ثانی اسواسطے باطل ہی

کہ جسکے کرنے اور نکرنے مین عذاب ثواب نہوا تو غیر مکلف ہوا ساتھہ سوال کرنے کے مسائل شرعیہ کا

وقت نجانے کے کیونکہ یہہ مسئلہ منعقد ہے لا علمی مین اور حال آنکہ اللہ تعالے نے فرمایا فاسئلوا

اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون اور ثالث اسواسطے باطل ہی کہ مباح عبارت ہے مستوی الطرفین سے

جو بطلان قسم ثالث تقلید مصنف معیار کا

جیسا کہ اوپر گذرا اور یہی مخفی نہ رہے کہ مصنف معیار نے قسم رابع کو تقسیم مین رابع کیا اور بحث مین ثالث کیا سو ہم بھی ثالث کا رابع اور رابع کا ثالث نام رکھکر بحث کرینگے فاحفظ واما قسم ثالث وہ بھی فاسد ہی ساتھہ چند وجوہ کی وجہ اول فساد کی یہہ ہی کہ مصنف معیار نے مطلقا تارک حدیث کو بلکہ مؤول حدیث کو مشرک قرار دیا ہی جیسا کہ فرمایا کہ قسم رابع شرک ہی اور وہ ایسی تقلید ہی کہ وقت لاعلمی کی مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع کیا پھر اوسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس مجتہد کے مثلا معلوم ہوئے تو اب وہ مقلد بدست آویز اون عذرات کی جنکے سابقا بخوبی جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث کو قبول ہی نہین کرتا یا اوس مین بدون کسب کے تاویل و تحریف کرکے اوس حدیث کو طرف قول امام کے لئی جاتا ہی انتہی اور بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ حدیث دو قسم ہے احاد او متواتر اور احاد ضد متواتر کے ہے اور متواتر وہ حدیث ہے کہ نقل کری اوسکو اول سی آخر تک ایک جماعت کہ محال ہو توافق اونکا کذب پر اور موجب احاد کا ظن ہی نہ علم اور موجب متواتر کا علم ہی نہ ظن قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم

وجہ اول فساد کا

کہا امام نووے نے شرح صحیح مسلم کے

فی باب صحة الاحتجاج بالحدیث المعنعن قال العلماء الخبر ضربان متواتر واحاد

باب صحة الاحتجاج بالحدیث المعنعن مین کہ کہا علمانی کہ حدیث دو قسم ہی متواتر اور احاد

فالمتواتر ما نقله عدد لا يمكن تواطؤهم على الكذب ويستوي طرفاه والوسط

پس حدیث متواتر وہ ہی کہ نقل کری اوسکو ایسی جماعت کہ نہ ممکن ہو توافق انکا اوپر کذب کے اور برابر ہو ابتدا اور

ويخبرون عن حسي لا مظنون ويحصل العلم بقولهم واما خبر الواحد فهو مالم

اور خبر دین امر حسی سی نہ امر ظنی سی اور حاصل ہو جاوی علم اون کی قول سی اما حدیث احاد وہ ہی کہ نہ

يوجد فيه شروط المتواتر سواء كان الراوي له واحدا او اكثر واختلف في

موجود ہوں اوس مین شروط حدیث متواتر برابر ہی کہ ہو راوی اوسکا ایک یا زیادہ اور اختلاف کیا گیا ہے

حكمه فالذي عليه جماهير المسلمين من الصحابة والتابعين فمن بعدهم

اور بیچ حکم معنعن کی سو جسپر ہین پس وہ حکم دہی اوسپر جماہیر اہل اسلام کی صحابہ سے اور تابعین سے اور جو پیچھے انکی آئی

ن المحدثين والفقهاء واصحاب الاصول ان خبر الواحد الثقة حجة من حجج الشرع

دثین اور فقہا وسے اور اصحاب اصول سے وہ یہہ ہے کہ حدیث احاد ثقہ کے حجت ہی حجج شرعیہ سے

لزم العمل ويفيد الظن ولا يفيد العلم انتهى اور دلیل ظنی کا ماول کافر نہیں ہوتا غایۃ ما فی

لازم العمل اور مفید ظن کے نہ مفید علم کے تمام ہوا

باب یہہ ہے کہ جاحد اوسکا فاسق ہی جیسا کتب اصول وغیرہ مین مذکور ہے قال صاحب الکنز فی

کہا صاحب کنز نے

منار الاصول فالاول فرض وهو ما ثبت بدليل لا شبهة فيه كالايمان والاركان

منار الاصول مین پس پہلا قسم فرض ہی وہ وہ ہی کہ ثابت ہو ساتھہ دلیل قطعی کے جیسا کہ ایمان اور نماز اور روزہ

الاربعة وحكمه اللزوم علما وتصديقا بالقلب وعملا بالبدن حتى يكفر جاحده و

حج اور زکوٰۃ اور حکم اس قسم کا لازم ہونا مکلف پر از روی علم اور تصدیق کے باعتبار قلب کے اور از روے عمل کے باعتبار بدن کے

يفسق تاركه بلا عذر والثاني واجب وهو ما ثبت بدليل فيه شبهة كصدقة

فاسق ہوگا تارک اوسکا بغیر عذر کے اور قسم ثانی واجب ہے اور وہ وہ ہی کہ ثابت ہو ساتھہ دلیل ظنی کے جیسا کہ صدقہ

الفطر والاضحية وحكمه اللزوم عملا لا علما على اليقين حتى لا يكفر جاحده

فطر کا اور قربانی اور حکم اس قسم کا لازم ہونا مکلف پر از روے عمل کے نہ از روے علم کے یعنی یقین حتے کہ نہ کافر ہوگا منکر اسکا

ويفسق تاركه اذا استخف باخبار الاحاد فاما متأولا فلا انتهى وقال صدر

لیکن فاسق ہوگا تارک اسکا جبکہ خفیف جانے اخبار احاد کو اما متاول احادیث کا نہیں فاسق تمام ہوا اور کہا صدر

الشريعة في التوضيح في بحث الحكم فان كان الفعل بدليل قطعي فالفعل فرض و

الشریعہ نے توضیح کے بحث حکم میں کہ اگر ہو فعل ثابت ساتھہ دلیل قطعی کے تو وہ فعل فرض ہے اور اگر

ظني فواجب فالفرض لازم علما وعملا حتى يكفر جاحده والواجب لازم عملا

ظنی کے تو وہ فعل واجب ہے پس فرض لازم ہی مکلف پر علما و عملا حتے کہ کافر ہو جاویگا منکر اوسکا اور واجب لازم ہی مکلف پر عملا

لا علما فلا يكفر جاحده بل يفسق ان استخف باخبار الاحاد واما متأولا فلا

نہ علما پس نہ کافر ہوگا منکر اوسکا بلکہ فاسق ہوگا اگر خفیف جانے اخبار احاد کو اما متاول احادیث کا پس نہیں فاسق

انتہے وقال فی نور الانوار شرح المنار فاما ترک العمل باخبار الاحاد بطریق

تمام ہوا اور کہا نور الانوار شرح منار مین کہ ترک کرنا عمل اخبار احاد کا بسبب

التاویل بان یقول هذا الخبر ضعیف و غریب و مخالف للکتاب فلا یفسق فیه

تاویل کے باین طور کہ کہی مثلا کہ یہہ خبر ضعیف ہے یا غریب ہے یا مخالف کتاب کے ہے تو نہ فاسق ہوگا اسمین

لان هذا لیس للهوی والشهوة بل مما توارث به العلماء انتہے وقال العلامہ

کیونکہ نہین یہہ نفسانیت کے جہت سے بلکہ یہہ طریق ہے علما کا ہمیشہ سے تمام ہوا اور کہا علامہ

التفتازانی فی التلویح فی بحث الحکم قوله فالفرض لازم علما ای یلزم

تفتازانی نے تلویح کے بحث حکم مین قوله فالفرض لازم علما یعنے لازم ہی باعتبار

اعتقاد حقیته والعمل بموجبه لثبوته بدلیل قطعی حتے لو انکره قولا او

اعتقاد کرنے حقیت اوسکے کے اور باعتبار عمل کرنے حکم اوسکے پر واسطے ثابت ہونے اوسکیکے ساتہہ دلیل قطعی کے

اعتقادا کان کافرا والواجب لا یلزم اعتقاد حقیته لثبوته بدلیل ظنی و مبنی

اعتقاد سے تو ہوگا کافر اور واجب نہین لازم اوسکے حقیت کا اعتقاد واسطے ثابت ہونے اوسکیکے ساتہہ دلیل ظنی کے

الاعتقاد علی الیقین لکن یلزم العمل بموجبه للدلائل الدالة علی وجوب اتباع

اعتقاد کا یقین پر ہی لیکن لازم ہی اوسکا عمل حکم اوسکے پر بحکم دلایل شرعیہ کے جو دال ہین اوپر واجب ہونی اتباع

الظن فجاحده لا یکفر وتارک العمل به ان کان مؤولا لا یفسق ولا یضلل

ظن کے پس منکر اسکا نہین کافر اور تارک اس عمل کا اگر ہے مؤول تو نہین فاسق اور نہ ضال،

لان التاویل فی مظانه من سیرة السلف و الا فان کان مستخفا یضلل لان

کیونکہ تاویل کرنا اپنی مواضع مین حصلت علمار سلف سے ہے اور اگر ہو تارک العمل ایکو استخفاف کیے تو ضال ہی کیونکہ

رد خبر الواحد والقیاس بدعة انتہے وقال قوله والشافعی رضی الله تعالی

رد کرنا حدیث احاد کا اور رد کرنا قیاس کا بدعت ہے تمام ہوا اور کہا اوسی علامہ نے قوله والشافعی رضی اللہ تعالی

عنه لم یفرق بین الواجب والفرض لا نزاع للشافعی فی تفاوت مفهومی الفرض

عنہ لم یفرق بین الواجب والفرض نہین ہی نزاع امام شافعی کا بیچ متغایر ہونے مفہوم فرض

والواجب في اللغة ولا فى تفاوة فى ماثبت بدليل قطعي كحكم الكتاب وماثبت

اور واجب کہے باعتبار لغت کے اور نہیں فرق بیچ تقاضا حکم اوس خبر کے جو ثابت ہو ساتھہ دلیل قطعی کے جیسا حکم کتاب اللہ کا

بدليل ظني كحكم خبر الواحد في الشرع فان جاحد الاول كافر دون الثاني و

ساتھہ دلیل ظنی کی جیسا کہ حکم حدیث احاد کا شرع شریف مین کیونکہ منکر قسم اول کا کافر ہے نہ منکر قسم ثانی کا اور

تارك العمل بالاول فاسق دون الثاني انتهى وقال في اصول الشاشي ولهذا

تارک عمل قسم اول کا فاسق نہ قسم ثانی کا تمام ہوا اور کہا اصول شاشی مین کہ لہذا

المعنى صار الخبر على ثلثة اقسام قسم صح من رسول الله صلى الله عليه وسلم

المعنی ہوگے حدیث تین اقسام پر ایک قسم وہ ہے کہ صحیح ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

وثبت منه بلا شبهة وهو المتواتر وقسم فيه ضرب شبهة وهو المشهور

اور ثابت ہوا اوس سی بلا شبہہ یہہ قسم مسمے بالمتواتر ہے اور ایک قسم وہ ہے کہ ہو اسکے ثبوت مین کچہہ شبہہ یہہ قسم

وقسم فيه احتمال وشبهة وهو الاحاد ثم المتواتر يوجب العلم القطعي ويكون

اور ایک قسم وہ ہی کہ ہو اوسمین احتمال اور شبہہ یہہ قسم مسمے بالاحاد ہے پہر حدیث متواتر مفید ہے علم قطعی کے پس ہوگا

رده كفرا والمشهور يوجب علم الطمانية ويكون رده بدعة انتهى وقال في المعدن

انکار اسکا کفر اور حدیث مشہور مفید ہی علم طمانیت کے نہ علم یقینی کے پس ہوگا انکار اسکا بدعت نہ کفر تمام ہوا اور کہا معدن

شرح اصول الشاشي ولذلك لا يكفر جاحده كما يكفر جاحد المتواتر انتهى

شرح اصول شاشی مین کہ لہذا نہ کافر ہوا منکر اسکا جیسا کہ کافر ہوا منکر حدیث متواتر کا

حتى قال في خلاصة الكيداني اما الفرض فما ثبت بدليل قطعي لا شبهة فيه

حتی کہ کہا خلاصہ کیدانی مین سب ہے کہ فرض وہ ہے کہ ثابت ہو ساتھہ دلیل قطعی کے یعنی بغیر شبہہ کے

وحكمه الثواب بالفعل والعقاب بالترك بلا عذر والكفر بالانكار في المتفق

اور حکم اوسکا ثواب ہے ساتھہ فعل کے اور عذاب ہے ساتھہ ترک کے بغیر عذر کے اور کفر ہے ساتھہ انکار کے متفق

عليه والواجب ما ثبت بدليل فيه شبهة وحكمه كحكم الفرض عملا لا

علیہ مین اور واجب وہ ہے کہ ثابت ہو ساتھہ دلیل ظنی کے اور حکم اوسکا مانند حکم فرض کے ہے از روے عمل کرنے

اعتقاداً حتی لا یکفر جاحدہ انتہی وقال السید السند الشریف الجرجانی فی

ازروی اعتقاد کے حتی کہ نہین کافر ہوتا منکر اسکا ۔ اور کہا سید سند شریف جرجانی نے

شرحہ والواجب ما ثبت بدلیل فیہ شبہۃ کالماول والعام المخصوص وخبر

شرح خلاصہ کیدانی مین کہ واجب وہی کہ ہو ساتھہ دلیل ظنی کے جیساکہ ماول اور عام مخصوص البعض اور خبر

الواحد والقیاس والاجماع المنقول الینا بطریق الشہرۃ والاحاد وحکمہ

احاد اور قیاس اور اجماع جو منقول ہو طرف ہماری بطور شہرت اور احاد کے اور حکم اوسکا

کحکم الفرض عملاً لا اعتقاداً حتی لا یکفر جاحدہ بل یفسق انتہی وقال الشامی

مانند حکم فرض کی ہی ازروی عمل کی نہ ازروی اعتقاد کے حتی کہ نہ کافر ہوگا منکر اوسکا بلکہ فاسق ہوگا اور کہا شامی نے

فی شرح الدر المختار فی باب المرتد اذا لم یکن الایۃ والخبر المتواتر قطعی الدلالۃ

شرح در المختار کے باب المرتد مین کہ جبکہ ہو آیت اور حدیث متواتر قطعی الدلالۃ

اولم یکن الخبر متواتراً اولم یکن الاجماع اجماع الجمیع اوکان ولم یکن اجماع

یا ہو حدیث متواتر یا ہو اجماع اجماع جمیع مجتہدین ہمعصر کا یا ہی لیکن نہین ہے

الصحابۃ اوکان ولم یکن اجماع جمیع الصحابۃ اوکان اجماع جمیع الصحابۃ و

صحابہ کا یا ہے لیکن نہین ہی اجماع جمیع صحابہ کا یا ہے اجماع جمیع صحابہ کا لیکن

لم یکن قطعیاً بان لم یثبت بطریق التواتر اوکان قطعیاً لکن کان اجماعاً

نہین ہی وہ قطعی باینوجہ کہ نہ ثابت ہو بطور تواتر کے یا قطعی ہے باینطور کہ ہو بطریق تواتر کے لیکن ہے

سکوتیاً ففی کل من ہذہ الصور لا یکون الجحود کفراً یظہر ذلک لمن نظر فی کتب

سکوتی بس ان سب صورتون مین نہین انکار انکا کفر ظاہر ہے یہہ اوسکو جو واقف ہے کتب

الاصول انتہی وغیر ذلک مما لا یخفی فثبت مما ذکران مولد النبی

اصول کا انتہی تمام ہوا اور سوای اسکے سند ین ہین جو نہین پوشیدہ بس ثابت ہوا ماذکر کرنا مولد

الظنی وجاحدہ لا یکفر بل یفسق جاحدہ الا تری ان اہل البدع لم یکفر وا مع انکار

ظنی یعنی حدیث احاد وغیرہ اور منکر اوسکا نہین ہوتا کافر بلکہ فاسق ہوتا ہے منکر اوسکا ایا نہین دیکھا تو کہ

اجماع

اجماع

تمادل علیه الدلیل القطعی وبنظر اهل السنة لنا وبهم بحرانتهی ما فی الطحطاوی

که دال ہی اوسپر دلیل قطعی بنظر اہل سنت و جماعت کے کیونکہ وہ ہمّو ول ہین تمام ہوا جو طحطاوی کے

فی بحث ارکان الوضوٗ فلذالا یزال السلف والخلف علی قبول روایتهم قال الامام

بحث ارکان وضو مین ہے لہذا ہمیشہ رہے علما متقدمین اور متاخرین اوپر قبول کرنے اونکی روایتوں کے امام

النووی فی صدر شرح مسلم وفی الصحیحین وغیرهما من کتب ائمة الحدیث

نووی نے اول شرح مسلم مین کہ صحیحین وغیرہما جو کتب ائمہ حدیث سے ہے

الاحتجاج بکثیر من المبتدعین غیر الدعاة ولم یزل السلف والخلف علی قبول

حجت پکڑنا بہت اہل بدعت سے جو غیر داعی ہین اور ہمیشہ رہی علما متقدمین اور متاخرین اوپر قبول کرنے

روایتهم والاحتجاج بها والسماع منهم واسماعهم من غیر انکار منهم انتهی فقد علم

اونکی روایتوں کے اور حجت پکڑنی ساتھ اونکی اور سنا اونسے اور سنایا اونکو بغیر انکار کے کسی شخص سے اون علما سلف و خلف سے

مما ذکر ان جاهد حدیث الاحاد وما وله لا یکفر بل یفسق جاحده فقط ان

ماذکر سے کہ منکر حدیث احاد کا اور ہمّو ول حدیث احاد کا کافر نہین ہوتا بلکہ فاسق ہوتا ہے منکر اوسکا فقط

جو مصنف معیار نے ارشاد فرمایا ہی اگر حق ہی اونکی نزدیک تو اتباع اونکی یعنی وہ لوگ جو صاحب مذہب

لامذہبی کی ہین البتہ اس شرک مین داخل ہوی بحسب اس قاعدہ مصنف معیار کے کیونکہ مکرر سکرر تجربہ

کیا ہی کہ اگر آیات یا احادیث صحیحہ غیر منسوخہ غیر معارضہ اونکی پیش کی جائین تو وہ لوگ اپنی مسلکو جسپر

اڑی ہوے ہین ہرگز نہین چھوڑتے مقابلہ مین تقریرات واہیہ اور توجیہات بیہودہ کیے جائین گے اور وجہ

دوسری فساد کے یہہ ہے کہ قسم تقلید شرکی کا شامل ہی مقلد کو بلکہ غیر عالم کو بہی چنانچہ عبارت مصنف

معیار کے جسپر الخ دعبارتہ ہذہ قسم رابع شرک ہے اور وہ ایسے تقلید ہے کہ وقت لاعلمی کے مقلد نے

کسی مجتہد کا اتباع کیا پہر اوسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس مجتہد کے مثلا

معلوم ہوئی تو اب وہ مقلد بدستور اون عذرات کے جنسے سابقا بجز بے جواب پایا گیا ہے یا حدیث کو

قبول سے ہین کریا یا اوس مین بدون سبب کے تاویل اور تحریف کر کیا اور حدیث کو طرف قول امام کے

پہیر لیجاتا ہے انتہی پس قول اوسکا مثلا معلوم ہوئے تو اب وہ مقلد بدستور اون عذرات کے الخ صریح ہے

اس مین کہ یہہ قسم تقلید شخصی کا معتقد ہی اس مقلد دستاویزی کی حق مین پس اب معلوم کریا چاہیے
کہ وہ دستاویز کیا کیا ہین سو وہ دستاویز مصنف معیار نی خود عبارت سابقہ مین نقل فرمائی ہی
وہ یہہ ہی کہ جو لوگ کہ حدیث پر عمل کرنی سی منع کرتی ہین تو وہ یہہ عذر پیش کرتی ہین کہ آجکل کی دن حدیث پر
عمل کرنا مجتہد مطلق ہی کا کام ہی اور ہماری شان ایسی نہین ہی کہ حدیث و قران کو سمجھین اور اگر کچھہ
ترجمہ ظاہری سمجھتے ہی ہین تو پہر ہمکو معلوم نہین ہوتا کہ فلانی حدیث منسوخ ہی یا نہین یا معنے ظاہر یہہ معمول
ہی یا ماول ہی یا کوئی اور حدیث اوسکی معارض موجود ہی یا نہین انتہی اور مصنف معیار نے اس عذر کا
دو وجہ سی جواب یا ہی وجہ اول یہہ کہ قران اور حدیث ایسی مشکل نہین کہ سوای مجتہد مطلق کے کسیکے
سمجھہ مین نہ آوین بلکہ ایسی آسان ہین کہ جسکو لغت عرب سی معرفت ہو خاص کر علما تو وہ بخوبی معنی قران اور
حدیث سی واقف ہو جاتا ہی قولہ تعالے ولقد یسرنا القران للذکر فھل من مدکر اور وجہ ثانی
یہہ کہ اگر کوئی شخص اہل علم حسب وسعت اپنے کے ایک حدیث کو تحقیق کر کے اوس پر عمل کری تو نہایت یہی
ہو گا کہ وہ حدیث منسوخ ہو گی تو ہم کہتے ہین کہ وہ شخص عمل کرنی مین ساتہہ اوسکے گنہ گار نہو گا نہ
علیہ السلام لم یامر الذین صلوا الی بیت المقدس بعد التحویل انتہے اور قول اوسکا سابقا
بخوبی جواب پا گیا ہی عبارت ان دونو وجہ مذکور سی ہی پس معلوم ہوا کہ وہ دستاویز یہہ ہین پس معلوم
ہوا ان دستاویز سے کہ یہہ شخص مقلد محض ہی جیسا کہ یہہ دال ہی قول اوسکا اوپر عمل کرنا مجتہد مطلق
یعنی مجتہد مستقل اور مجتہد منتسب کا کام ہی اور ہماری شان ایسی نہین ہی کہ حدیث و قران کو سمجھین اور
اگر کچھہ ترجمہ ظاہری الخ اور قول اوسکا خاصکر علما پس خلاصہ کلام کا یہہ ہی کہ یہہ دستاویزی مقلد
محض ہی اور مقلد محض کو عمل بالنصوص بذاتہ واجب نہین بلکہ بواسطہ مجتہد کے یعنے اوسکو تقلید مجتہد کی
لازم اور واجب ہے نزدیک جمہور علماء اہل سنت کے قال الطحطاوی والشامی فی شرح الدر

کہا طحطاوی اور شامی نے شرح در

المختار والقاری فی الرسالۃ المسماۃ بسم الفوارض فی ذم الروافض قال ابن کمال

المختار مین اور ملا علی قاری نے اوس رسالہ مین جو مسمے ہے ساتہہ سم الفوارض فی ذم الروافض کے کہا ابن کمال

باشا ان الفقہاء سبع طبقات الاولی طبقۃ المجتہدین فی الشرع کالائمۃ

باشا نے کہ فقہا کے سات طبقہ ہین طبقہ پہلا طبقہ مجتہدین نے الشرع کا ہے جیسا کہ ائمہ

الاربعة وامثالہم ممن اسس القواعد واستنبط الاحکام والفروع من الادلة
اربعہ اور امثال اونکی جنہوں نے مقرر کئی قواعد اور استنباط کئی احکام اور مسائل کتاب اور سنت اور اجماع
الاربعة وهم غير مقلدين والثانية طبقة المجتهدين فى المذهب كابى يوسف
اور قیاس سے اور وہ غیر مقلد ہیں اور طبقہ دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا ہے جیسا کہ امام ابو یوسف
ومحمد بن الحسن وسائر اصحاب ابى حنيفة المخرجين الاحكام بالادلة على قواعد
اور امام محمد بن الحسن اور باقی تلامیذ ابو حنیفہ جو مخرج ہیں احکام کے ادلہ اربعہ سے بنا بر قواعد کے
اسسها الامام الاعظم وان خالفوه فى بعض الفروع لكن يقلدون فى قواعد
جو مقرر کیا ہے اونکو امام اعظم نے اگرچہ مخالف ہیں اون کی بعض فروع میں لیکن مقلد ہیں اوسکی قواعد میں
وبه يمتازون عن المعارضين له فى المذهب غير مقلدين له فى الاصول
اور ساتھ اسی کی ممتاز ہوئے مخالفین سے جو مخالف ہیں امام اعظم کے مذہب کے اور غیر مقلد ہیں اوسکی قواعد میں
كالشافعى رضى الله عنه والثالث طبقة المجتهدين فى المسائل التى لا رواية
جیسا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ مثلا اور طبقہ تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا ہے جو مسائل کہ نہیں کوئی
فيها عن صاحب المذهب كالطحاوى والخصاف والكرخى والحلوائى والسرخسى و
اون میں صاحب مذہب سے جیسا کہ امام طحاوی اور خصاف اور کرخی اور حلوائی اور سرخسی اور
البزدوى والقاضى وامثالهم وهؤلاء لا يخالفونه لا فى الاصول ولا فى
بزدوی اور قاضی اور امثال اون کے یہ لوگ نہیں مخالف ہوتے صاحب مذہب کے نہ اصول میں اور نہ
الفروع لكنهم استنبطوا الاحكام فى المسائل التى لا نص فيها على حسب القواعد
فروع میں لیکن استنباط کرتے ہیں احکام کو اون مسائل میں کہ نہیں ہے کوئی تصریح اون میں بنا بر قواعد
والاصول والرابعة طبقة اصحاب التخريج من المقلدين كالرازى واضرابه
اور اصول اونکی کی اور طبقہ چوتھا طبقہ اصحاب تخریج کا ہے مقلدین سے جیسا کہ رازی اور امثال اوسکے
فانهم لا يقدرون على الاجتهاد اصلا لكنهم لاحاطتهم بالاصول وضبطهم
پس وہ نہیں قادر اجتہاد پر ہرگز لیکن وہ لوگ بسبب اپنی احاطہ کے ساتھ اصول کے اور اپنی ضبط کے

بالماخذ يقدرون على تفصيل قول مجمل ذي وجهين وحكم مبهم محتمل لامرين منقول

ساتھہ ماخذ کے قادر ہین اوپر تفصیل قول مجمل کے کہ صاحب دو وجہ کا ہے اور تفصیل حکم مبہم کے جو محتمل ہے دو امر کا کہ

عن صاحب المذهب او احد من اصحابه والخامسة طبقة اصحاب الترجيح من

صاحب مذہب سے یا کسی اونکی تلمیذ مجتہد سے اور طبقہ پانچوان اصحاب ترجیح کا ہے

المقلدين كابي الحسن القدوري وصاحب الهداية وامثالهما وشانهم تفضيل

مقلدین سے جیساکہ ابو الحسن قدوری اور صاحب ہدایہ اور امثال اون کی اور کام اون کا ترجیح دینا

بعض الروايات على بعض اخر بقولهم هذا اصح وهذا اولى وهذا ارفق للناس

بعض روایات کو بعض پر باین طور کہ یہہ اصح ہی اور یہہ اولی ہی اور یہہ ارفق ہی لوگونکی لیئی

والسادسة طبقة المقلدين القادرين على التميز بين القوي والاقوى

اور طبقہ چھٹا طبقہ مقلدین کا ہی جو قادر ہین تمیز پر درمیان قوی اور اقوی

والضعيف وظاهر المذهب والرواية النادرة كاصحاب المتون المعتبرة

اور ضعیف اور ظاہر مذہب اور روایت نوادر کے جیساکہ اصحاب متون کے جو معتبرہ ہین

من المتاخرين مثل صاحب الكنز والمختار والوقاية والمجمع وشانهم ان

متاخرین سے جیساکہ صاحب ہدایہ اور کنز اور مختار اور وقایہ اور مجمع اور شان اونکی یہہ ہی

لا ينقلوا في كتبهم الاقوال المردودة والروايات الضعيفة والسابعة

کہ نقل کرین اپنی کتب مین اقوال مردودہ اور روایات ضعیفہ کو اور طبقہ ساتوان

طبقة المقلدين الذين لا يقدرون على ما ذكر ولا يفرقون بين الغث والسمين

طبقہ مقلدین کا ہی جو نہین قادر ماذکر پر اور نہین فرق کر سکتی ہین درمیان لاغر اور فربہ کے

انتهى وقال الطحطاوي والسابعة مقلدون لا يقدرون على شئ و

تمام اور کہا طحطاوی نے کہ طبقہ ساتوان طبقہ مقلدین کا ہی کہ نہین قادر کسی شے پر اور

السادسة كذلك من المقلدين قوله واما نحن فعلينا اتباع ما رجحوه هذا

طبقہ چھٹا اسی طرح ہی مقلدین سے قول اوسکا کہ ہمپر فقط ہے اتباع مرجح اونکی کا کہ یہہ حکم ہے

عین المرتبۃ السابعۃ انتہی فہذا تصریح بان العالم مثل صاحب الدر المختار
عین مرتبہ ساتوین کا تمام ہوا پس یہ تصریح ہی بایں کہ عالم مثل صاحب در المختار کے
وفوقہ مالم یبلغ درجۃ الاجتہاد یلزم التقلید وقال الشیخ العارف الکامل
اور وہ جو فوق ہو اون سے جب تک پہونچے درجہ اجتہاد کو تو لازم ہی اونکو تقلید اور کہا شیخ عارف با خدا کامل
المحدث الذی لم یکن بعدہ الی الاٰن مثلہ الشیخ عبد الحق الدہلوی فی شرح
محدث نے جو نہین ہوا بعد اسکے اب تک مثل اوسکے یعنی شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح
سفر السعادۃ این چہار تن از امامان امت و مقتدیان ملت اند کہ ضبط
سفر سعادت مین کہ چار ائمہ پیشوائے امت اور مقتدے ملت کے ہین کہ ضبط
و ربط احادیث و اقوال صحابہ و سلف و تطبیق و توفیق میان آنہا
اور ربط احادیث اور اقوال صحابہ اور سلف کا اور تطبیق اور توفیق درمیان انکی
نمودہ و تفسیر و تاویل بیان ناسخ و منسوخ و غایت بذل مجہود درین باب
کی ہی اور تفسیر اور تاویل اور بیان ناسخ اور منسوخ اور نہایت صرف ہمت اس باب مین
فرمودہ استنباط احکام بقیاس و اجتہاد از نصوص کتاب و سنۃ نمودہ اند
فرما کر استنباط مسایل کا ساتھ قیاس اور اجتہاد کے نصوص کتاب و سنت سے کیا ہے
و غیر مجتہدان را جز تابع ایشان بودن چارہ و سبیلے نیست انتہی فہذا
اور غیر مجتہد کو سوای مقلد ہونے ان مجتہدین کے چارہ اور کوئی طریق نہین ہے پس یہ
تصریح بما قلناہ وقال الشیخ العارف عبد الوہاب المالکی فی المیزان الکبری
تصریح ہی اوسکی جو کہا ہمنے اور کہا شیخ عارف باللہ یعنی عبد الوہاب مالکی المذہب نے میزان کبری
والصغری وبلغنا ان شخصا استشارہ رضی اللہ عنہ فی تقلیدہ احدا من علما
اور صغری مین کہ پہونچا ہمکو کہ ایک شخص نے مشورہ طلب کیا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اپنی تقلید ہونے مین کسی علما
عصرہ فقال لہ لا تقلدنی ولا مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرہم وخذ الاحکام
سے پس کہا اوسکو کہ مت تقلید کر تو نہ میری اور نہ مالک کے اور نہ اوزاعی کے اور نہ نخعی کے اور نہ غیر کے اور

من حيث اخذ واقلنا هو محمول على من له قدرة على استنباط الاحكام من
جہاں سی لیا اونہوں نی کہتی ہیں ہم کہ وہ قول محمول ہی اوس شخص پر کہ اوسکو قدرت ہے اوپر استنباط احکام کے
الكتاب و السنة والا فقد صرح العلماء بان التقليد واجب على كل ضعيف
کتاب و سنت سے والا تو تصریح کی ہے علما نے بایں طور کہ تقلید واجب ہے ہر ضعیف
و قاصر النظر انتهى يعنى صرح العلماء بان التقليد واجب على كل من لم يكن له
اور قاصر نظر پر یعنی تصریح کی ہی علمانی بایں طور کہ تقلید واجب ہے اوس شخص پر کہ نہو اوسکو
قدرة استنباط الاحكام فهذا صريح بان كل من لم يكن له ملكة الاجتهاد فالتقليد
قدرت استنباط احکام کے پس یہہ تصریح ہے بایں طور کہ جو شخص کہ نہو واسطی اوسکی ملکہ اجتہاد کا تو تقلید
عليه واجب عند العلماء وقال البغوى المحدث الشافعى صاحب معالم التنزيل والمصابيح
اوسپر واجب ہے نزدیک علما کے اور کہا شیخ محیی السنۃ بغوی محدث شافعی صاحب معالم التنزیل و مصابیح نے
والمجتهد من جمع خمسة انواع من العلم علم كتاب الله تعالى وعلم سنة رسول الله
کہ مجتہد وہ شخص ہے کہ جامع ہو پانچ نوع علم۔ علم کتاب اللہ کا اور علم سنت رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم واقاويل علماء السلف من اجماعهم واختلافهم وعلم اللغة
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اقوال علماء سلف اونکی اجماع اور اختلاف کا اور علم لغت کا
وعلم القياس وهو استنباط الحكم من الكتاب والسنة اذا لم يجده صريحا فى نص
اور علم قیاس کا اور وہ قیاس استنباط حکم کا ہے کتاب و سنت سے جبکہ نپا دی وہ مجتہد اوس حکم کو صریح نص
كتاب او سنة او اجماع فيجب ان يعلم من علم الكتاب الناسخ والمنسوخ والمجمل و
کتاب میں یا سنت میں یا اجماع میں پس واجب ہے کہ جانی وہ علم کتاب سے ناسخ اور منسوخ اور مجمل اور
المفسر والخاص والعام والمحكم والمتشابه والكراهة والتحريم والاباحة و
مفسر اور خاص اور عام اور محکم اور متشابہ اور کراہت اور تحریم اور اباحت اور
الندب والوجوب ويعرف من السنة هذه الاشياء ويعرف منها الصحيح والضعيف
ندب اور وجوب اور جانے سنت سے یہہ سب اشیاء اور جانتے اوس سنت سے صحیح اور ضعیف

والمسند والمرسل ويعرف ترتيب السنة على الكتاب وترتيب الكتاب على السنة انما

اور مسند اور مرسل اور جانے ترتیب سنت کے کتاب پر اور ترتیب کتاب کے سنت پر سوائے اسکے نہین

يجب معرفة ما ورد منها في احكام الشرع دون ما عداها من القصص والاخبار

کہ واجب ہے معرفت اوس چیز کے جو وارد ہے احکام شرع مین نہ ما وراء اون کے جو قصص ہین اور خبرین

والمواعظ وكذلك يجب ان يعرف من علم اللغة ما اتى في كتاب وسنة في

اور مواعظ اور اسیطرح واجب ہے یہہ کہ جانا چاہیے علم لغت سے جو قدر آیا ہے کتاب مین اور سنت رسول اللہ مین

امور الاحكام دون الاحاطة بجميع لغات العرب وينبغي ان يقف على مرام

امور احکام مین نہ احاطہ جمیع لغات عرب کا اور لائق ہی یہہ کہ واقف ہو اوپر مراد

كلام العرب من اختلاف المحال والاحوال لان الخطاب ورد بلسان العرب

کلام عرب کے اختلاف مواضع استعمال اور احوال سی اسواسطے کہ خطاب وارد ہوا ہے ساتھہ زبان عرب کے

فمن لم يعرفه لا يقف على مراد الشرع ويعرف اقاويل الصحابة والتابعين في

پس جو شخص کہ نہ پہچانیگا یہہ امر تو نہ واقف ہوگا اوپر مراد شرع کے اور جانے اقوال صحابہ اور تابعین کے

الاحكام ومعظم فتاوى فقهاء الامة حتى لا يقع كلمته مخالفا لاقوالهم

جو احکام مین ہین اور بڑے بڑے فتاوی فقہاء امت کے تو کہ واقع ہو قول اوسکا مخالف اونکے اقوال کے

فيكون خرق الاجماع فاذا عرف من كل واحد من هذه الانواع معظمه

پس ہو جاوی سوقت خرق اجماع سلف کا پس جبکہ جان لیگا اس ہر واحد کو ان انواع سے عمدہ عمدہ

فهو حينئذ مجتهد ولا يشترط معرفة جميعها بحيث لا يشذ عنه شئ منها

تو وہ شخص اسوقت مجتہد ہے اور نہین شرط معرفت جمیع کے یعنی احاطہ بایطور کہ نہ غایب ہو اوس سے کوئی شی

اون انواع سے

واذا لم يعرف نوعا من هذه الانواع فسبيله التقليد انتهى ذكره في عقد

اور جبکہ نہ جانیگا نوع کو ان انواع سے تو سبیل اوسکے تقلید ہے تمام ہوا ذکر کیا اسکو عقد

الجيد فذلك من الشيخ المحدث الجليل تصريح بان كل من لم يكن له ملكة

جید مین پس یہہ شیخ محدث جلیل القدر سے تصریح ہے بایطور کہ جو شخص کہ نہو اوسکو ملکہ

الاجتہاد فعلیہ التقلید وقال فی عمدۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید فواجب عند

اجتہاد کا تو واجب ہے اوسپر تقلید اور کہا عمدۃ المرید شرح جوہر التوحید مین کہ واجب ہے نزدیک

الجمہور علی کل من لیس اہل الاجتہاد تقلید المذہب انتہی وقال الشیخ ابن

جمہور علماء کے لازم ہے ہر شخص غیر مقلد پر تقلید مذہب کی تمام ہوا اور کہا شیخ ابن

الہمام فی تحریر الاصول وشارحہ فی شرحہ المسمی بالتیسیر شرح التحریر

ہمام نے تحریر الاصول مین اور اوسکے شارح نے اپنے شرح مین کہ مسمے بالتیسیر شرح التحریر ہے

غیر المجتہد المطلق یلزمہ عند الجمہور التقلید وان کان مجتہدا فی بعض المسائل

کہ غیر مجتہد مطلق کو لازم ہے نزدیک جمہور کے تقلید اگرچہ ہو مجتہد بعض مسائل مین

انتہی فقد ثبت بما ذکر ان کل من کان غیر مجتہد فالتقلید علیہ واجب

پس ثابت ہوا ماذکر سے کہ ہر شخص کہ ہو غیر مجتہد تقلید اوسپر واجب ہے

عند جمہور اہل العلم وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد

نزدیک جمہور اہل علم کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تابع ہو تم سواد

الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار ذکرہ فی المشکوۃ پس معلوم ہوا ماذکر سے کہ یہہ قول

اعظم کے کیونکہ جو شخص کہ الگ ہوا سواد اعظم سے وہ الگ کیا جائیگا نار مین ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین

اس دستاویزی کا حق ہی اور قول مصنف معیار کا کہ یہہ شرک ہی باطل ہی اور ابن ہمام وہ

شخص ہی کہ مصنف معیار خود فرماتی ہین اپنی معیار مین شیخ کمال الدین ابن الہمام جنکی رفعت شان اور

علو مکان سی سب اہل علم واقف ہین انتہی اور وجہ تیسرے فساد کی یہہ ہی کہ دعوی مسموع اور مقبول جب

ہوتا کہ موافق دلیل کی ہو سو مصنف معیار نے دعوی تو کیا شرک ہونے کا اور دلیل گذاری آیت

اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ اور حدیث عدی بن حاتم کے اور یہہ دلیل

مطابق دعوی مصنف معیار کے نہین ہے پس دعوی مذکور مصنف معیار کا غیر مقبول ہوا عند اہل

العلم کا قد بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ مراد اس آیت مذکورہ سی وہ لوگ ہین کہ اللہ کے محرمات کو حلال

کرتی تہی اور محللات کو حرام کرتے تہے پس اگر ائمہ اربعہ یعنے امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی

اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہم مثل ان احبار اور رہبان یہود و نصاری کے محرمات اللہ کو
حلال اور محللات کو حرام کرنی والی ہین تو البتہ یہہ لوگ اور اتباع انکی مثل اتباع احبار اور رہبان
یہود و نصاری کی مشرک ہوئی والا ہنین پس دعوی مصنف معیار کا پہلی تقدیر پر مطابق دلیل
کی ہوگا اور دوسری تقدیر پر غیر مطابق اب مطابقت دعوی کی اور عدم مطابقت دعوی کے
مصنف معیار سے دریافت کرنے عبثا ور لغوہی کیونکہ ظاہر ہے کہ مصنف معیار نے اپنی مطابقت
دعوی کی لئی ان ائمہ اربعہ کو مثل احبار اور رہبان یہود و نصاری کے اپنے ذہن مین قرار دی لیا ہوگا
لیکن ہم اہل سنت و جماعت کہتے ہین کہ یہہ دعوی مصنف معیار کا فاسد ہے کیونکہ پیران پیر اور اوستادان
استاد مصنف معیار نے جو حدیث وغیرہ مین ہین یعنے شاہ عبد العزیز نی تحفہ اثنا عشریہ کے کید ابت
و نہم مین فرمایا کہ عجب است از شریف مرتضے کہ درین حکایت کثرت اختلاف را

عجب ہے شریف مرتضے سے کہ اس باب مین حکایت کثرت اختلاف کو

نسبت با اہل سنت کردہ حال انکہ اہل سنت را در اصول عقاید و اعمال اختلافی

منسوب طرف اہل سنت و جماعت کے کیا ہے حالانکہ اہل سنت کا اصول عقائد اور اعمال مین اختلاف

نیست اگر اختلافی ہست در فروع است و ان ہم منجر بتکفیر و تضلیل ہمدیگر

نہیں ہی اگر کچہہ اختلاف ہے تو درمیان مسائل فرعیہ کے ہے سو وہ بھی منجر بکفر اور تضلیل ایک دوسرے کے

نمی شود معہذا اختلاف از اتفاق بسیار کمتر است بعد از تفحص و استقراء

نہیں ہے معہذا اختلاف اتفاق سے نہایت کم ہے بعد تتبع اور جستجو کے

مجموع مسائل مختلف فیہا در مذاہب اربعہ سہ صد و چند مسئلہ فروع

مجموع مسائل مختلف فیہا مذاہب اربعہ مین تین سو چند مسئلہ فروع

یافتہ اند در ان نص صریح موجود نیست انتہی پس اس سی معلوم ہوا کہ کوئی مسئلہ

پائی ہین کہ اون مین نص صریح موجود نہین ہے

مذاہب ائمہ اربعہ کا ایسا نہین کہ وہ موجب تکفیر اور تضلیل کا ہو پس ائمہ اربعہ مثل احبار اور رہبان
یہود اور نصاری کی نہوی پہر کہتے ہین ہم کہ مراد آیت سے یہہ ہے کہ وہ حرام کرتے تہے محللات اللہ کو

اور حلال کرتی تھی محرمات اللہ کو بدلیل انه قال فی التفسیر النیشاپوری نقل عن عدی

بایں دلیل کہ کہا تفسیر نیشاپورے میں کہ منقول ہے عدی سے

بن حاتم وکان نصرانیا فانتهى الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یقرأ

بن حاتم سے کہ وہ پہلے نصرانی تھا کہ پہونچا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حالمیں کہ آنحضرت پڑہتے تھے

سورة براءة فلما وصل الى هذه الاية قال لسنا نعبدهم فقال الیس تحرمون

سورۃ برات کو پس جبکہ پہونچے آنحضرت طرف اس آیت کے تو کہا اوس عدی نے کہ نہیں ہم پوجتے اونکو فرمایا آنحضرت نے

ما احل اللہ وتحللون ما حرم اللہ فقلت بلی فقال تلک عبادتهم انتهى

اوسکو جو حلال کیا اللہ نے اور حلال کرنیوالے اوسکو جو حرام کیا اللہ کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے کہ یہی ہے پوجنا اونکا

وقال فی تفسیر الجلالین اتخذوا احبارهم علماء الیهود ورهبانهم عباد النصارى

اور کہا تفسیر جلالین میں کہ پکڑا انہوں نے احبار یعنی اپنی علما کو یہود نے اور اپنی رہبان کو یعنی اپنے عباد کو نصاریٰ نے

اربابا من دون اللہ حیث اتبعوهم فی تحلیل ما حرم وتحریم ما احل انتهى

معبود سوائے اللہ کے اسواسطے کہ وہ تبع ہوئے ہیں اونکی بیچ حلال کرنے حرام کے اور حرام کرنے حلال کے تمام ہوا

فلا یکون الائمة الاربعة مثل احبار الیهود ورهبان النصارى فلا یکون اتباعهم

پس نہوئی ائمہ اربعہ مثل احبار یہود کے اور رہبان نصاریٰ کے پس نہوا اتباع ائمہ اربعہ کا

مثل اتباع الاحبار والرهبان پس ثابت ہوا ماذکر سی کہ قول دستاویزی کا حق اور قول

مثل اتباع احبار اور رہبان یہود و نصاریٰ کے

مصنف معیار کا باطل ہے اور اس مذکور سی یہی معلوم ہوگیا جواب دونوں وجہ مصنف معیار کا کیونکہ

جب تقلید غیر مجتہد کو واجب ہوئی تو معلوم ہوگیا کہ غیر مجتہد کو عمل کرنا قرآن یا حدیث پر اپنی رای سے

ممنوع ہی اور اگر کریگا تو گناہ گار ہوگا کیونکہ تارک واجب کا ہوا اور تارک واجب کا گناہ گار ہے اور کہا ہے

کہا امام نووی شافعی المذہب نے شرح صحیح مسلم کتاب الاقضیہ میں قوله صلی اللہ علیہ وسلم

قول صلی اللہ علیہ وسلم کا

اذا حکم الحاکم فاجتهد ثم اصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد ثم اخطأ فله

کہ جبکہ ارادہ کیا مجتہد نے حکم کا پس اجتہاد کیا اور پہونچا صواب کو تو اوسکے لئے دو اجر ہیں اور جبکہ ارادہ کیا حکم کا

اجر وقال العلماء اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث في حاكم عالم اهل للحكم فان اصاب

ایک اجر ہی کہا علمائی کہ جمع ہوئے سب مسلمان اسپر کہ یہہ حدیث بیچ حق اوس حاکم عالم کے ہے جو اہل ہے حکم کا

فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطا فله اجر باجتهاده قالوا فاما من

تو اوسکے لئے دو اجر ہین ایک اجر اجتہاد کا اور ایک اجر اصابت کا اور اگر مخطے ہوا تو اوسکے لئے ایک ہے اجر اجتہاد کا

ليس باهل للحكم فلا يحل له الحكم فان حكم فلا اجر له بل هو اثم ولا ينفذ حكمه سواء وافق

نہو اہل حکم کا تو نہین حلال اوسکی لئے حکم کرنا اگر حکم کریگا تو نہین ہی اوسکی لئے اجر بلکہ وہ گنہگار ہے اور نہ جاری ہوگا حکم اوسکا برابر ہے

الحق ام لا لان اصابته اتفاقية ليست صادرة عن اصل شرعي فهو عاص في جميع احكامه

حق کی ہو یا نہو کیونکہ مصیب ہونا اتفاقی ہے نہین ہی یہہ صادر اصل شرعی سی کہ وہ اجتہاد ہی پس گنہگار ہوگا وہ جمیع مسائل مین

سواء وافق الصواب ام لا وهي مردودة كلها ولا يعذر في شئ منها انتهى فذلك

برابر ہی کہ موافق صواب کے ہو یا نہو اور یہہ سب احکام اوسکے مردود ہین نہین معذور کسی شے مین تمام ہوا پس یہہ

الاجماع اجماع على ان من كان عالما لكنه غير مجتهد فانه اذا حكم فهو عاص في احكامه واحكامه

اجماع اجماع ہے اسپر کہ جو شخص کہ ہو عالم لیکن نہو مجتہد وہ گنہگار ہے سب احکام مین اور سب احکام اوسکے

كلها مردودة وان وافق الصواب لان اصابته اتفاقية ليست صادرة من اصل شرعي

مردود ہین اگرچہ موافق ہون صواب کے اسواسطے کہ اصابت اوسکے نہین صادر اصل شرعی سے

وهو الاجتهاد پس قول مصنف معیار کا خاصکر آہ بطور ترقی کے مردود بالاجماع ہوا اور

کہ وہ اجتہاد ہے

ہی شاہ عبد العزیز کہ پیران پیر اور استادان استاد مصنف معیار کے ہین اپنے تفسیر عزیزی کے

سورہ مزمل کے تفسیر مین فرمایا ور تفریق اقسام قران از محکم و متشابہ و ناسخ و منسوخ

و ظاہر و ماول و امتیاز ہر قسم از قسم دیگر و استنباط احکام از ہر قسم کہ بغایت علم مشکل است انتہی

پس یہہ صریح ہے اسباب مین کہ قران شریف بحسب استنباط احکام شرعیہ کے نہایت مشکل ہے

كما قال الله تعالى فاذا قرأناه فاتبع قرآنه ثم ان علينا بيانه وقال الله تعالى

جیسا کہ فرمایا اور تعالے نے پس جبکہ ہم پڑہین تو پس کان لگا کر پہر ہم پر ہی بیان اوسکا اور فرمایا اللہ تعالے نے

هو الذي بعث في الاميين رسولا منهم يتلوا عليهم اياته ويزكيهم ويعلمهم

وہ اللہ وہ ذات ہی کہ بہیجا ان پڑہون مین رسول اونہی مین سی کہ پڑہتا اون پر آیت اپنی اور پاک کرتا ہے اونکو

الکتاب والحکمۃ اگرچہ آسان بحسب پند اور وعظ و نصیحت کے کما قال اللہ تعالی ولقد

کتاب اور حکمت یعنے بعد تلاوت کے اول پر

یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر اما قسم رابع وہ بھی فاسد ہے ساتہہ دو وجہ کی وجہ اول فساد کی

یہہ ہی کہ وہ عبارت تقلید شخص معین سے ہی بطور وجوب کے جیسا کہ خود مصنف معیار نے فرمایا کہ قسم ثالث

حرام اور بدعت ہے اور وہ تقلید ہے بطور تعیین کے بزعم وجوب کے برخلاف قسم ثانی کے انتہے اور بیان

فساد کا یہہ ہے کہ جب کسی شخص نے ایک مجتہد کو مثلا مذہب امام شافعی کو اختیار کیا بطور وجوب کے تو

نہ چھوڑیگا اگرچہ اوسکو دفاتر احادیث صحاح کے غیر معارض غیر منسوخ پیش کی جائیں اور مصنف معیار نے

تقلید مقلد دستاویزکی شرک میں داخل کی ہی پس یہہ تقلید اس مقلد کے بطریق اولی داخل شرک

ہوئی پس اقسام تقلید مصنف معیار کے تین ہوئی نہ چار قسم اول تقلید واجب اور قسم ثانی تقلید مباح

اور قسم ثالث تقلید شرک اور وجہ ثانی فساد کی یہہ ہی کہ دعوی مطابق دلیل کی نہیں ہی کیونکہ

مصنف معیار نے یہہ دعوی کیا ہی کہ تقلید معین کی بطور وجوب کے حرام ہی پہر اس دعوی پر چہار

ادلہ گذارین حالانکہ یہہ ادلہ اربعہ مطابق دعوی مصنف معیار کے نہیں ہیں و بیانہ قال مصنف

المعیار پہلی دلیل قول اللہ تعالی ما اتیکم الرسول فخذوہ وما نھیکم عنہ فانتھوا

واتبعوا ما انزل الیکم من ربکم انتہے اور بیان وجہ تمسک کا جو معیار میں بیان کیا ہے

خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ مقدمہ ان المجتہد قد یخطی وقد یصیب یعنے مقدمہ ان الحق عند

اللہ واحد کا مسلم ہے نزدیک جمہور کے پس جس شخص نے مذہب معین اختیار کیا وہ تارک بعض

ما اتاہ الرسول کا ہوا اور جس نے اختیار کیا عدم تعین کو وہ اخذ جمیع ما اتاہ الرسول کا ہوا انتہے

اقول کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل سے ثابت ہے کہ ان المجتہد قد یخطی

وقد یصیب یعنے ان الصواب کان فی احد الجانبین عند الاختلاف جیسا کہ مصنف

معیار نے بھی اقرار کیا مقدمہ ان المجتہد قد یخطی وقد یصیب کا مسلم عند الجمہور ہے

اور مسائل شرعیہ دو قسم کے ہیں مسائل اجماعیہ اور مسائل اختلافیہ اور مسائل اجماعیہ تو محل کلام

نہیں ہیں کیونکہ وہ مسلم عند الکل ہیں پس باقی رہے مسائل اختلافیہ پس مقلد یا تو سب ان مسائل

بحث بطلان قسم رابع تقلید مصنف معیار

وجہ ثانی فساد کی

بیان عدم مطابقت کو ارجمہ مصنف معیار کا

بیان عدم مطابقت دلیل اول مصنف معیار

اختلافیہ مین صوب فی اعتقاد رکھی گا یا بعض مین صواب و بعض مین خطا کا پس شق اول باطل ہے
بحکم مقدمہ ان المجتہد قد یخطی و قد یصیب کے اور یہی باطل ہی اسواسطے کہ لازم ہوگا اسوقت
کہ ہر مسئلہ حلال اور حرام و واجب اور غیر واجب صحیح اور خطا ہسکے ہر آن مین فقیہ اجتماع النقیضین
فی العمل والاعتقاد و ہو باطل عند العقلاء کافۃ پس باقی رہی شق ثانی پس تقلید اس شق
ثانی مین چند اقسام پر متصور ہے قسم اول یہہ کہ تعین کرے اوس عمد یکمذہب کے مذاہب اہل سنت سے
کہ جنکے تحقیق اور تنقیح واسطے طلب حق کے کر رہا متقدمین مجتہدین فی المذہب نے اور علمای کرام
مرجحین فی الشرع نے کہے ہے باین طور کہ اگر اپنے اپنے امام سے بحکم ان المجتہد قد یخطی و قد یصیب
کہین مخالفت نص کے پائی گئی ہے تو اوسکو درست کر دیا ہے اور مفتے بہ مذہب مین مقرر کر دیا یا یہہ
کہ کوئی مسئلہ مخالف نص کے نہین چہوڑا یا بایطور کہ اگر اختلاف ہے ان مذاہب مین تو بسبب ترجیحات آیات
اور احادیث کے اور تقدیم اور تاخیر نصوص نسخیہ کے ہے چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب نے کہ پیر اون
اور استاد استادان مصنف معیار کے حدیث و غیرہ مین ہین کہا کہ عجب است از شریف مرتضی کہ
درین حکایت کثرت اختلاف نسبت باہل سنت کردہ حال آنکہ اہل سنت را در اصول عقاید و اعمال
اختلافی نیست اگر اختلافی ہست در فروع است و آن ہم منجر بتکفیر و تضلیل ہمدیگر نمی شود و معہذا
اختلاف از اتفاق بسیار کمتر است بعد تفحص و استقراء مجموع مسائل مختلف فیہا در مذاہب اربعہ سہ صد
و چند مسئلہ فرعی یافتہ اند کہ در ان نص صریح موجود نیست انتہی قسم ثانی یہہ کہ اپنے رای سے
چند مسائل فلانے مذہب سے اور چند مسائل فلانے مذہب سے لیکر اپنے معمول بہ قرار دیوی قسم ثالث
یہہ کہ اپنی مسائل معمول بہ یون قرار دیوی کہ اپنے زمانہ کے علما غیر مجتہدین سے کوئی مسئلہ کسی سے اور کوئی
کسی سے لیکر عمل کری قسم رابع یہہ کہ اپنے زمانہ کے علماء غیر مجتہدین سے ایک عالم کو اپنے زعم مین محقق
قرار دیکر جمیع مسائل مین اپنا امام قرار دیکر عمل کری مثلا جیسا ان ایام مین اس شہر دہلی مین بعضی
لوگ مقلد مصنف معیار کے ہین پس بحکم مقدمہ ان المجتہد قد یخطی و قد یصیب کے ترک بعض
ما اتاہ الرسول کا ان سب اقسام مین قطعا لازم ہوا خواہ تعین کری یا نکری بدیہا کہ مخفی
نہین ہے برادنے اور اعلی بر پس لیل مصنف معیار کے مطابق دعوے کے نہوسکے

قسم ثانی تقلید کا شق ثانی سے
قسم ثالث تقلید کا شق ثانی سے
قسم رابع تقلید کا شق ثانی سے

کیونکہ دعوی مصنف معیار کا یہہ تھا کہ تعیین مذہب معین ترک بعض ما اتاہ الرسول کا ہی بحکم مقدمہ ان المجتہد قد یخطی وقد یصیب کے اور عدم تعیین مین اخذ جمیع ما اتاہ الرسول کا ہے اور یہی کہتی ہین ہم کہ آیت ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا کے باب تمسک مین دوامر سے خالی نہین ہے یا تو علی العموم ہی یا علی الخصوص اور دونو طریق پر دعوی مطابق دلیل کے نہین ہی کیونکہ اگر تمسک بنا بر طریق اول کی ہی تو تعیین اور عدم تعیین ہر دو نو اس عموم مین داخل ہین حالانکہ دعوی مصنف معیار کا حرمت تعیین اور عدم تعیین کا ہے اور اگر تمسک بنا بر طریق ثانی کے ہے تو بھی دعوی موافق دلیل کے نہین ہے کیونکہ دعوی مصنف معیار کا حرمت کا ہے اور دلیل ظنی ہے بسبب خصوص کے اور حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہوتی ہے نہ دلیل ظنی سے چنانچہ خود مصنف معیار اپنی معیار مین بحوالہ کتب اصول اور فروع کی مقر سکی ہین اگر کہا جاوی کہ یہہ آیت ما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا اگرچہ خاص ہی باب فی مین لیکن عبرت عموم الفاظ کو ہے نہ خصوص اسباب کو اور اس مین حکم اخذ جمیع ما اتاہ الرسول کا ہی دینی اور منع مین ہے اور یہہ اخذ جمیع کا دونو تقدیر تعیین اور عدم تعیین پر ممکن نہین بحکم مقدمہ ان المجتہد قد یخطی وقد یصیب کے پس معنی اس آیت کے کیا ہوی اور کیونکر مستقیم ہین جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد حتی الامکان ہے اور بیان اسکا یہہ ہے کہ دینا اور منع کرنا آنحضرت کا دو طرح پر ہے یا تو بغیر واسطے کے جیسا کہ صحابہ کو یا بوسائط قلیلہ یا کثیرہ جیسا کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین ومن بعدہم کو پس اگر ہو قسم اول تو صحابہ پر لازم اور فرض ہی قبول اسکا بحکم اس آیت کے اور اگر ہو قسم ثانی تو مجتہد پر فرض ہے قبول اسکا بالذات ساتھہ تطبیق اور توفیق کے درمیان نصوص قرانیہ اور احادیث نبویہ کے اور مقلد پر بواسطہ افضل المجتہدین کے کیونکہ صواب مجتہد کامل افضل کا اکثر ہوگا قطعا غیر سے پس حصول معنی اس آیت کا اتم ہوگا اسوقت لهذا ذهب اليه العلماء كما قال الامام الغزالي وهو من

لہذا گئی ہین طرف اسکی علماء جیسا کہ کہا امام غزالی نے کہ وہ

اجلة الائمة الشافعية في الاحياء لم يذهب احد من المحصلين الى ان

اجلہ ائمہ شافعیہ کا ہے احیاء العلوم مین کہ نہین گیا کوئی شخص علما سے اس طرف کہ

المجتهد یجوز له ان یعمل بموجب اجتهاد غیره ولا الی ان الذی ادی اجتهاده الی التقلید
مجتہد کو جائز ہو عمل کرنا بموجب اجتہاد غیر کے اور نہ اس طرف کہ غیر مقلد ہو نہیں مگر اوسکی تقلید میں
الی شخص راٰه افضل العلماء یاخذ بمذهب غیره انتهی فقد علم مما ذکر ان هذه
اس طرف کہ فلانا امام افضل العلماء ہے عمل کری ساتھ مذہب غیر کے تمام ہوا پس معلوم ہوا ما ذکر سی کہ یہ
الاٰیة الکریمة حجة لنا علی مصنف المعیار بفضله وکرمه قال مصنف المعیار دوسری
آیت کریمہ حجت ہماری ہی مصنف معیار پر بفضلہ وکرمہ تعالے
دوسری دلیل حدیث عبد الله بن مسعود رضی الله عنه کے ہے قال لا یجعل احدکم
کہا مت کری کوئی تمہارا
للشیطان شیئا من صلوته یری حقا علیه انه لا ینصرف الا عن یمینه لقد
شیطان کے لئے حصہ اپنے نماز سے ایسا طور کر دیکھے فرض واجب اپنے پر کہ پھرے مگر داہنے طرف کیونکہ
رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم کثیرا ینصرف عن یساره انتهی اقول
دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اوقات پھرتی تھی بائیں طرف تمام ہوا کہتا ہوں میں
قد اخرج عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم ینصرف عن یمینه رواه
کہ مروی ہی انس رضی اللہ عنہ سی کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرتی تھی داہنے طرف روایت کیا اسکو
مسلم واخرج عن براء بن عازب قال کنا اذا صلینا خلف رسول الله صلی الله
مسلم نے اور مروی ہے براء بن عازب سے کہ تھی ہم صحابہ جبکہ نماز پڑھتے خلف رسول خدا صلی اللہ
علیه وسلم احببنا ان نکون عن یمینه یقبل علینا بوجهه رواه مسلم
علیہ وسلم کے تو دوست رکھتے تھے ہم کہ ہوویں ہم داہنی طرف آنحضرت کے کیونکہ متوجہ ہووینگے آنحضرت اوپر ہمارے ساتھ وجہ اپنے کے
پس اس حدیث نے دلالت کی اسپر کہ عادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنے طرف پھر بیٹھنے کی تھی
اور حدیث عبد اللہ بن مسعود کی بھی دلالت کرتی ہے اوپر عدم عادت یسار کے پس حاصل ان احادیث
یہ ہوا کہ طریق سنت داہنے طرف پھر بیٹھنا ہے اور بائیں طرف جائز ہے پس قول عبد اللہ بن مسعود کا
دلالت کرتا ہے اسپر کہ جو امر کہ مشروع نی اوسکو جائز کیا ہے اور مقابل اوسکے کو واجب یا سنت ٹھہرانا

تو اوسکو باطل و رحرام اور اوسکے مقابل کو حق اور فرض اعتقاد کرتا یہہ کام شیطانی ہی پس ثابت ہے
دوام حاصل ہوئی اول یہہ کہ مثلا ثابت ہو وی شرع مین وجوب یا استحباب تعین کا تو اب عدم تعیین کو بطلان کا
اعتقاد کری تو یہہ کام شیطانی ہے اور ثانی یہہ کہ اگر ثابت ہو شرع مین مثلا وجوب یا استحباب عدم تعیین کا
اور جواز تعیین کا تو اب اعتقاد بطلان اور حرمت تعیین کے یہہ کام شیطانی ہے کیونکہ نہوتی استحباب
اور وجوب کی جو غیر فرض ہی مستلزم بطلان اور حرمت ضد کو نہین ہی جیسا کہ ضم سورہ کا واجب یا مستحب
ہی پس اگر کوئی شخص ضم سورہ نکریگا تو نماز اوسکی بحکم شرع شریف کے جائز ہے اب کوئی اعتقاد کری
کہ نماز اوسکی بغیر اسکی باطل ہی یہہ کام شیطانی ہوگا چونکہ جواز بلکہ وجوب تعیین مذہب کا اس زمانہ مین
ثابت تہا جیسا کہ خود شاہ ولی اللہ نی کہ وہ پیران پیر اور اوستادان استاد مصنف معیار کے محدث
مین ہین اپنی کتاب انصاف مین فرمایا وبعد المائتين ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين
کہ بعد دو سو کی ظاہر ہوا لوگون مین مذہب پکڑنا ایک ایک مجتہد کا
باعيانهم وقل من كان لا يعتمد على مذهب مجتهد بعينه وكان هذا هو
اور کم ہی وہ شخص کہ نہ پکڑا ہو مذہب امام واحد کا اور تہا یہہ مذہب پکڑنا امام واحد کا
الواجب في ذلك الزمان انتهى وقال عبد الوهاب الشعراني في الميزان وامامن
واجب اس زمانہ مین اور کہا عبد الوہاب شعرانی نے میزان صغرے مین کہ جو شخص
لم يصل الى شهود عين الشريعة الاولى وجب عليه التقليد بمذهب واحد كما مر
کہ نہو پہنچا ہو مشاہدہ مین شریعت اولی کو تو واجب ہے اوسپر تقلید مذہب امام واحد کے جیسا کہ گذر چکا ہے
تقريره خوفا من الوقوع في الضلال وعليه عمل الناس اليوم انتهى وقال
تقریر اسکے واسطے خوف وقوع کے ضلالت مین اور اسی پر ہے عمل لوگونکا اب اور کہا
حجة الاسلام في الاحياء بل على كل مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان
حجۃ الاسلام نے احیاء العلوم مین
مخالفته متفق على كونه منكرا بين المحصلين انتهى پس جبکہ ثابت ہوا جواز

تعین بلکہ وجوب تعیین مذہب کا تو اب اعتقاد کرنا حرمت تعیین مذاہب کا کام شیطانی ہوا الحکم اس قول
عبد اللہ بن مسعود کی اور ہی یہہ دلیل مطابق دعوی مصنف معیار کی نہین ہی کیونکہ دعوی
مصنف معیار کا حرمت تعیین کا ہی اور حرام نہین ثابت ہوتا مگر دلیل قطعی سے اور یہہ قول
عبد اللہ بن مسعود کا خبر احادسی ہی اور خبر احاد نہین ہی موجب اسکا مگر ظن جیسا کتب اصول فقہ
اور اصول حدیث مین مذکور اور معروف ہے پس دعوی مصنف معیار کا مطابق دلیل کے نہو
غیر مقبول ہوا **قال** مصنف المعیار تیسری دلیل اجماع صحابہ کا ہی جو قرافی نے نقل کیا ہے
واجمع الصحابة علی ان من استفتی ابابکر وعمر وقلدهما فله ان یستفتی اباهريرة
ومعاذ بن جبل چنانچہ صاحب مسلم نی حاشیہ منہیہ مین نقل کیا ہی اور فاضل قندھاری نے
مغتنم مین نقل کیا ہی اور مولانا عبد العلی نی شرح مسلم مین نقل کیا ہی اور عبد الوہاب شعرانی
نی میزان مین نقل کیا ہی اور تمام کتب اصول مین مذکور ہی انتہی **اقول** اصل عبارت قرافی کے
جیسا کہ جزیل لمذاہب جلال الدین سیوطی مین اور منہیہ صاحب مسلم الثبوت مین اور شرح مسلم
مولانا عبد العلی مین یہہ ہے قال القرافی اجمع الصحابة علی ان من استفتی ابابکر و
عمر فله ان یستفتی اباهريرة ومعاذ بن جبل وغيرهما ويعمل بقولهم من غير نكير انتهی
اور قول اسکا تمام کتب مین مذکور ہی یہہ مبالغہ مصنف معیار کا ہی جیسا کہ اوسکی عادت ہی قدیمانہ
کیونکہ از نقل قرافی سی اصول شاشی اور حسامی اور منار الاصول اور نور الانوار اور توضیح اور تلویح
اور بزدوی اور معدن اور تحریر الاصول ابن ہمام حنفی اور مختصر الاصول ابن حاجب مالکی اور منہاج
الاصول قاضی بیضاوی شافعی وغیر ذلک مما لا یحصی خالی ہین یہہ محض ہمارا اجمالہ معترضی کا جسمین
مقصود ہمارا نہین کلام مطلب کا یہہ ہی کہ یہہ دلیل اجماع مذکور کے مطابق دعوی مصنف معیار کے
نہین ہی کیونکہ قیاس مع الفارق ہی بیان اس اجمال کا دو وجہ سی ہی وجہ اول عدم مطابقت کی
یہہ ہی کہ بعض امور شرع کے اوس قبیل سی ہوتی ہین کہ اوس مین خیانت لوگون کو اور فساد زمانہ کو
دخل ہوتا ہی چنانچہ واضح اور لائح ہے احادیث سے اخرج عن ابن عمر سمعت رسول اللہ
مروی ہی ابن عمر سے کہ سنا مینے رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا تمنعوا نساءکم المساجد اذا استاذنکم الیہا

صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی کہ نہ منع کرو تم اپنی عورتون کو مساجد سی جبکہ اذن چاہین تم سی طرف مساجد کے

رواہ مسلم وغیرہ یہ حدیث صریح ہے اس مین کہ عورتون کو مساجد سے منع مت کرو پہر یہ حکم

روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نے

برابر مستمر رہا صحابہ مین حتی کہ منع کیا اس سی بلال بن عبداللہ بن عمر نے بدلیل فساد زمانہ کے اخرج عن سالم

مروی ہے

بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول

سالم بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے

لا تمنعوا نساءکم المساجد اذا استاذنکم الیہا فقال بلال بن عبد اللہ

نہ منع کرو تم اپنی عورتون کو مساجد سے جبکہ اذن چاہین تمسے طرف مساجد کے کہا بلال بن عبداللہ نے

واللہ لنمنعہن فاقبل علیہ عبد اللہ فسبہ سبا ما سمعتہ سبہ مثلہ

قسم ہے اللہ کی ہم منع کرینگے اونکو پس متوجہ ہوا اوسپر عبداللہ اور گالی دین اوسکو خوب گالی کہ نہین سنا مینے اسکو

قط وقال اخبرک عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتقول واللہ لنمنعہن

کبہی اور کہا کہ خبر دیتا ہون تمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہی کہ قسم اللہ کی ہم منع کرینگے اونکو

رواہ مسلم واخرج عن مجاھد عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ

روایت کیا اسکو مسلم نی اور مروی ہی مجاہد سے وہ ابن عمر سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم لا تمنعوا النساء من الخروج الی المساجد باللیل فقال ابن عبد اللہ بن عمر

وسلم نے کہ مت منع کرو تم عورتون کو خروج سے طرف مساجد کے راتمین پس کہا ابن عبداللہ بن عمر نے

لا ندعہن یخرجن فیتخذنہ دغلا فزبرہ ابن عمر قال فقال اقول قال رسول اللہ صلے

کہ نہ چہوڑینگے ہم اونکو کہ نکلین پس پکڑ لینگے وہ فساد پس جہڑکا اوسکو ابن عمر نی اور کہا کہ کہتا ہون مین کہ فرمایا

اللہ علیہ وسلم وتقول لا ندعہن رواہ مسلم واخرج عن عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم نے اور کہتا ہی تو کہ نہ چہوڑینگے ہم اونکو روایت کیا اوسکو مسلم اور روایت ہے حضرت عائشہ بیوی نبی صلے اللہ علیہ

وسلم تقول لو ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رای ما احدث النساء لمنعہن المسجد کما منعت نساء

وسلم سے کہ کہتی تہین کہ اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دیکہتے جو احداث کیا عورتون نی تو البتہ منع کرتی آنی مسجد کو جیسا

بنی اسرائیل متفق علیہ پس یہہ حدیث صریح ہی اسمین کہ اگر دیکھتی رسول مقبول صلی
بنی اسرائیل کی متفق علیہ ہی
اللہ علیہ وسلم اس فساد کو تو البتہ منع کرتی خروج سی عورتون کو طرف مساجد کی پس اس حدیث مین
صریح دلالت ہی اسپر کہ حکم زمانہ صلاح کا اور ہی اور حکم زمانہ فساد کا اور ہی اون امور مین کہ جنمین
خیانت اور فساد کو دخل ہی واخرج عن مجاهد قال جاء بشير بن كعب العدوي
اور مروی ہی مجاہد سی کہ کہا آیا بشیر بن کعب عدوی
الى ابن عباس فجعل يحدث ويقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
طرف ابن عباس کی پس شروع کیا بشیر نی حدیث بیان کرنا اور شروع کیا یہہ کہنا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فجعل ابن عباس لا ياذن لحديثه ولا ينظر اليه فقال يا ابن عباس ما لي لا اراك
پس شروع کیا ابن عباس نی نہ کان لگانا ساتہہ حدیث اسکی کی اور نہ نظر کرنی طرف اوسکی پس کہا بشیر نی کہ اى ابن عباس
تسمع لحديثي احدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تسمع فقال
کہ سنی تو میری حدیث حدیث کرتا ہون مین تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہین سنتا ہی تو کہا
ابن عباس انا كنا مرة سمعنا رجلا يقول قال رسول الله صلى الله عليه
ابن عباس نی کہ ہم صحابہ تہی ایک دفعہ سنتی ہم کسی شخص کو کہ کہتا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ابتدرته ابصارنا واصغينا اليه باذاننا فلما ركب الناس الصعبة
وسلم تو جلدی کرتی طرف اوسکی آنکہین ہماری اور لگاتی ہم اوسکی طرف کان اپنی پس جبکہ اختیار کیا لوگون نی رطب
والذلول لم ناخذ من الناس الا ما نعرف رواه مسلم في مقدمة صحيحه
یابس کو تو نہین اخذ کرتی ہم لوگون سی مگر جو جانتی ہین آنحضرت سی روایت کیا اسکو مسلم نی اپنی صحیح کی مقدمہ مین
پس یہہ حدیث صریح ہی کہ حکم زمانہ صلاح کا اور تہا اور زمانہ فساد کا اور ہی واخرج عن ابن سيرين و
اور مروی ہی ابن سیرین سی
هو من اكابر التابعين قال لم يكونوا يسالون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة
کہ وہ اکابر تابعین سی ہی کہا کہ نہ تہی لوگ کہ سوال کریں اسناد سی پس جبکہ واقع ہوا فساد اور فتنہ

قالوا سموا لنا رجالكم فينظر الى اهل السنة فيوخذ حديثهم وينظر الى

توکہا اونہون نے نام لو تم اپنی رجال کا پس دیکہا جاوی طرف اہل سنت کی تو اخذ کیجاوی حدیث انکی اور دیکہا جاوی طرف

اهل البدع فلا يوخذ حديثهم رواه مسلم فى مقدمة صحيحه پس یہہ حدیث

اہل بدعت کی تو نہ لیجاوی حدیث انکی روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمہ مین

بہی صریح ہی اسمین کہ حکم زمانہ صلاح کا اور ہی اور حکم زمانہ فساد کا اور ہی اون امور مین کہ جن مین خیانت

اور فساد کو دخل ہے پس یہہ سب احادیث صحیحہ صریح ہین اس قدر مین کہ حکم زمانہ صلاح کا اور ہے

اور حکم زمانہ فساد کا اور ہے اون امور مین کہ جنمین خیانت اور فساد کو دخل ہے باقی رہے یہہ بات

کہ یہہ زمانہ فساد کا ہے یا مانند زمانہ صحابہ اور تابعین کے ہے سو کہتے ہین ہم کہ حکم کل یوم شر مما قبلہ کا جاری

اور ساری ہی اس زمانہ مین بحکم حدیث صحیح کے اخرج عن انس قال سمعت رسول الله صلى

مروی ہی انس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے

الله عليه وسلم يقول لا ياتى عليكم زمان الا الذى بعده شر منه

اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے کہ نہ آئیگا تمپر کوئی زمانہ مگر کہ ہوگا وہ زمانہ جو بعد اوسکے ہی شر ما قبل کے زمانہ سے

حتى تلقوا ربكم رواه البخارى وذكره فى المشكوة فى كتاب الفتن ورواه الترمذى

حتی کہ ملاقات کرو گے اپنے رب کی روایت کیا اسکو بخاری نی اور ذکر کیا اسکو مشکوۃ کی کتاب الفتن مین اور روایت کیا اسکو

وقال هذا حديث صحيح اور قرن اول و ثانی مین صحابہ متبوع رہی اور تابعین تابع رہی

اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے

کہ وہ زمانہ خیر کا تہا بحکم اس حدیث کے خير القرون قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين

خیر القرون قرن میرا پہر تابعین کا پہر قرن

يلونهم متفق عليه اور بحکم اس حدیث کے اوصيكم باصحابى ثم الذين يلونهم

تابع تابعین کا کہ لازم پکڑو صحابہ کو پہر تابعین کو

ثم الذين يلونهم ثم يفشوا الكذب رواه الترمذى وقال

پہر تابع تابعین کو پہر عام ہو جائیگا کذب روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا

[illegible]

هذا حدیث صحیح اور اس زمانہ مین تابع اور متبوع ہر دو لوٹ ساوین ہین بحکم اس حدیث کی
اور یہ حدیث صحیح ہے

لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ شر منہ رواہ البخاری
نہ آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر ہوگا وہ زمانہ جو بعد اسکے ہے شر اقبل کے زمانہ سے روایت کیا اسکو بخاری

وغیرہ اور بحکم حدیث کہ یخرج فی اخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین و
وغیرہ نے نکلینگے ایسے لوگ کہ حاصل کرینگے دنیا کو بردہ دین مین اور اونکی

السنتہم احلی من السکر و قلوبہم قلوب الذیاب ذکرہ فی المشکوۃ رواہ
زبان میٹھی ہوویگی شکر سے اور قلوب اونکے قلوب بھیڑیون کے ہوویگی ذکر کیا اسکو مشکوۃ مین روایت کیا اسکو

الترمذی وقال ھذا حدیث حسن پس ضرور بلکہ فرض ہوا کہ ہو کوئی مذہب بدون
ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے

مطابق مرجح جمیع مسائل دین مین خیر القرون سے کہ صلاح اور خیریت اور اجتہاد اور ورع صاحب اوسکے اور
اہل سنت اور جماعت متفق ہون جیسا کہ امام ابوحنیفہ یا امام مالک یا امام شافعی یا امام احمد حنبل
رضی اللہ عنہم اجمعین تو کہ اسپر عمل اہل اسلام کا رہے زمانہ امام مہدی علیہ السلام تک لیکن جس قدر نہ
ہو فقط متبوع کی جہت سے اتباع کی جہت سے ابھی باقی رہا کیونکہ مذہب مذکور اگر ایک ہوتا تو
نہ اتباع کی جہت سے بھی منقطع ہوجاتا کیونکہ چارو ناچار ہوکر ایک ہی طریق مرجح پر چلے آتی لیکن جب
مذکورہ جبکہ متعدد ہوئی تو فساد اور فتنہ اتباع کی رو سے باقی رہا دو طرح سے ایک اتباع قطع فیصلات کا
سوای اوس مسئلہ کے کہ اوسپر اجماع ہے جمیع اہل اسلام کا اور دوسرا تقلید کا سوای اوس مسئلہ کے
کہ اوسپر اجماع ہے جمیع اہل اسلام کا اما الاول فلانہ اذا وقع النزاع بین الاثنین فقال

اما اول اسواسطے ہے کہ جبکہ واقع ہو نزاع درمیان دو شخص کے پس کہیگا

احدھما ھذا قول فلان المجتہد فلتکن الفیصلۃ علی ھذا و قال الاخر
ایک کہ یہ قول فلانے مجتہد کا ہے پس چاہیے کہ ہو فیصلہ اس قول پر اور کہیگا دوسرا

ھذا قول فلان المجتہد فلتکن الفیصلۃ علی ھذا و اما الثانی
کہ یہ قول فلانے مجتہد کا ہے پس چاہیے کہ فیصلہ اس قول پر اور دوسرا

نقال الملا علی القاری فی الرسالة المؤلفة فی جواب الرسالة المنسوبة الی امام

نو کہا ملا علی قاری نی اوس رسالہ مین جو مؤلف ہی جواب اوس رسالہ مین جو منسوب ہی طرف امام

الحرمین وجب علیه حتما ان یعین مذهبا من هذه المذاهب اما مذهب الشافعی

الحرمین کی کہ واجب ہی اوسپر کہ معین کری ایک مذہب کو ان مذاہب سی یا تو مذہب شافعی کا

فی جمیع الفروع واما مذهب مالك او غیره ولیس له ان یتخل من مذهب

جمیع مسائل مین یا مذہب امام مالک کا یا اور کا اور نہین اوسکی لئی یہہ کہ لیوی مذہب

الشافعی بعض ما یهواه ومن مذهب غیره فی الباقی ما یرضاه لانا لو جوزنا ذلك

شافعی سی بعض کو اپنی خواہش کی موافق اور مذہب غیر سی باقی کو اپنی پسند کی موافق کیونکہ اگر جایز رکہین ہم اسکو

لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصله یرجع الی نفی التکلیف

تو پہنچا دیگا یہہ طرف خبط دین کی اور طرف خروج دین کی ضبط سی حاصل اسکا اور مآل کار اسکا رجوع کریگا طرف انتفاء تکلیف کی

لان مذهب الشافعی مثلا اذا اقتضی تحریم شیء ومذهب غیره اباحة

اسواسطی کہ مذہب شافعی کا مثلا جبکہ مقتضی ہوا حرمت شی کو اور مذہب غیر کا مقتضی ہوا اباحت

ذلك الشیء او عکس ذلك فهو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی

اسیکا یا بالعکس اور وہ شخص جبکہ پابند ایک مذہب کا نہوا چاہی تو رجوع کری طرف حلال کی اور چاہی تو رجوع کری طرف

الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة حینئذ ففی ذلك اعدام التکلیف وابطال فائدة

حرام کی پس نہ متحقق ہوگی حلت اور حرمت اسوقت پس اسمین اوٹھا دینا تکلیف کا ہی اور باطل کرنا اوسکی فائدی کا

واستیصال قاعدته وذلك باطل انتهی پس ضرور ہوئی کوئی قید شرعی واسطی

اور جڑ سی اوکہیڑ دینا ہی اوسکی قاعدہ کو اور یہہ باطل ہی

انقطاع فساد اور خیانت کی اتباع کی جہت سی یہی سو وہ قید شرعی وجوب تعیین مذہب کی ہی

کیونکہ اس زمانہ مین بغیر قید وجوب کی یہہ دروازہ فساد کا بند نہین ہو سکتا پس ضرور ہوئی قید وجوب

تعیین مذہب کی واسطی حفظ دین کی یعنی واسطی بند کرنی باب اس فساد کی لان حفظ الدین واجب

اسلئی کہ حفظ دین کا واجب ہی

فكان تعيين المذهب من المذاهب الاربعة واجبا لان مقدمة الواجب واجبة

پس ہوئی تعیین مذہب کی مذاہب اربعہ سی واجب کیونکہ مقدمہ واجب کا واجب ہی

عند العلماء كافة فلهذا اختاره العلماء قال شاه ولى الله الدهلوى الذى هو امام مصنف

نزدیک سب علمار کی بہذا اختیار کیا اسکو علمار نی کہا شاہ ولی اللہ نی جو امام ہی مصنف

المعيار فى كتابه الانصاف اعلم ان الناس كانوا فى المائة الاولى والثانية غير

معیار کا اپنی کتاب انصاف مین کہ جان لی کہ لوگ تہی صدی اول اور ثانی مین غیر

مجمعين على التقليد بمذهب واحد بعينه وبعد المائتين ظهر فيهم التمذهب

متفق اوپر تقلید مذہب مجتہد واحد کی اور بعد دو سو کی ظاہر ہوا اونمین مذہب پکڑنا

للمجتهدين باعيانهم وقل من لا يعتمد على مذهب مجتهد بعينه وكان هذا

مذہب امام ایک ایک کا اور کمتر تہا جو نہ پکڑتا مذہب مجتہد معین کا اور تہا یہ مذہب پکڑنا

هو الواجب فى ذلك الزمان انتهى وقال الشيخ عبد الحق الدهلوى الحنفى

امام واحد کا واجب اس زمانہ مین اور کہا شیخ عبد الحق دہلوی حنفی المذہب نی

فى شرح سفر السعادة وليكن قرار داد علماء ومصلحة دين ايشان در آخر

شرح سفر السعادت مین لیکن مفتی بہ علمار کا اور مصلحت دین انکا آخر

زمان تعيين وتخصيص مذهب است انتهى وقال الشيخ عبد الوهاب الشعرانى

زمانہ مین تعیین اور تخصیص مذہب کی ہی اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرانی

المالكى فى الميزان اما من لم يصل الى شهود عين الشريعة الاولى وجب عليه

مالکی المذہب نی میزان مین کہ جو شخص کہ نہ پہنچی مشاہدہ عین شریعت اولی کو تو واجب ہی اوسپر

التقليد بمذهب واحد كما مر تقريره خوفا من الوقوع فى الضلال وعليه عمل

تقلید مذہب واحد کی جیسا کہ گذری تقریر اوسکی واسطی خوف وقوع کی ضلالت مین اور اسی پر ہی عمل

الناس اليوم انتهى وقال حجة الاسلام الغزالى الشافعى فى الاحياء بل على

لوگون کا اب اور کہا حجۃ الاسلام غزالی شافعی المذہب نی احیاء العلوم مین بلکہ لازم ہی

كل مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفته متفق على كونه منكرا بين
هر مقلد پر اتباع امام اپنے کا ہر مسئلہ مین اس واسطے کہ مخالفت کرنے امام کی منکر ہے باتفاق علماء کے
المحصلين انتهى پس معلوم ہوا ماذکر سے کہ یہہ زمانہ مثل زمانہ نبوی کی نہین ہے بلکہ یہہ زمانہ فتنہ اور
فساد اور خیانت کا ہے پس قیاس کرنا اس زمانہ کا زمانہ صحابہ پر اب تقلید مین قیاس مع الفارق ہے
بلکہ یہہ زمانہ واجب کرتا ہے تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سے **کما مر تقریرہ**

وجہ دوسری عدم مطابقت

فاحفظ ولا تغفل فانہ من عزم الامور اور وجہ دوسری عدم مطابقت کی یہہ ہے کہ جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تب کفار وقت پاکر قتال اور فساد اور باطل کرنے دین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب مستعد ہوئے تب صحابہ کرام نے واسطے اعلاء کلمۃ اللہ اور واسطے نصرت دین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اونکے مقابلہ مین خوب عالی ہمت ہو کر اور ایک دل ہو کر مشغول ساتھہ جہاد کفار
کے رہے اگرچہ اس عرصہ مین آپس مین بھی کچھہ ہوا لیکن کفار کو خوب زیر کیا حتی کہ تمام عرب اور
شام اور روم اور فارس اور ایران اور توران اور اور جزائر مین دین رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو خوب روشن کیا پس بسبب اس اشتغال مذکور کے سوائے جمع قرآن شریف کے
نہ تدوین احادیث صحیحہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوئی اور نہ تقرر مذہب مطلق مرجح
کا ہوا اگرچہ یہہ تدوین اور تقرر اونسے نہ ہوا لیکن یہہ دغدغہ ببرکت جہاد صحابہ کے خوب
مٹگیا پس چونکہ تقرر مذہب اور جمع احادیث صحیحہ کا صحابہ سے میسر بسبب اس اشتغال مذکور کے
نہوا تھا اور زمانہ ساتھہ احادیث مذکورہ کی ہی فاسد نتھا لہذا بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم
کی اہل اسلام متفرق ہوگئے بہتر فرقون پر بلکہ زیادہ کہ جب شروع کی ہر ایک نے تمسک قرآن اور احادیث
سے مع دعوی اقوال صحابہ کے اپنی اپنی فہم اور زعم کے موافق لیکر مذہب مقرر کیا کوئے قدریہ کوئے
جبریہ کوئی رافضیہ کوئی خارجیہ کوئی کچھہ کوئی کچھہ مالا یحصی ہوا اور ہر ایک نے دعوی حقیت کا کر کر
اپنی طرف لوگون کو کہینچنا شروع کیا تب ائمہ دین نے کہ قرون ثلثہ مین سے تھے اور ملقب بائمہ اربعہ
مین یہہ حال دیکہکر بمقتضای احادیث مذکورہ کی چاہا کہ مسائل دین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس سے لیکر مذہب مقرر کرین تو کہ لوگ اسپر عمل کرین

ورایی فہم اور اپنی زعم فاسد کے موافق نہ ہکین کیونکہ ہر زمانہ کی لوگ تنزل مین ہین فہم سلیم سی اور
رقی مین ہین فساد مین بحکم احادیث مذکورہ کی سو ہر ایک امام مذہب نے ائمہ اربعہ مین سی سع جماعتہا ی
شاگردان اپنی اپنی کی کہ وہ مجتہد فی المذہب تہی بڑی بڑی سعی اور کوشش کر کے باین طور کہ کوئی
حدیث اونسی پوشیدہ اور مخفی نرہی جمیع مسائل دین کے قرآن اور حدیث اور
اجماع اور قیاس سے نکال کر مذہب مقرر کیا واسطے ہدایت اہل اسلام کے وما ھذا
الا اسراإلھی کما صرح بہ شاہ ولی اللہ حیث قال فی کتابہ الانصاف وبالجملۃ
فالتمذھب للمجتہدین سر الہمہ اللہ تعالی للعلماء وجمعہم من حیث یشعرون او
لایشعرون انتہی لیکن چونکہ بنا مبنی عقائد کا محض اوپر قطعیات کی اور مبنی فروع کا اوپر اخبار احاد
کی بہی تہا لہذا بعض مسائل فروع مین مختلف ہوئی لیکن یہہ اختلاف بہی نہ اس جہت سی ہی کہ ایک
مذہب کے امام کو نص ملا نہ امام دوسرے مذہب والی کو مع اصحاب ممدان اوسکیکے بلکہ یہہ اختلاف بجہت
اختلاف اصول وقواعد استخراج اور استنباط کی ہے جیسا کہ مثلا خبر واحد اور قیاس مخصص نص عام کا ہی
نزدیک شافعیہ کے نہ نزدیک حنفیہ کی اور بسبب اختلاف تضعیف و تصحیح اور ترجیح احادیث کی اور باعتبار
اختلاف تقدیم اور تاخیر نصوص نسخ کی ہی جیسا کہ اشارہ کیا اسکی طرف شاہ عبد العزیز صاحب نے کہ وہ
پیران پیر اور استادان استاد مصنف سیاک کے ہین حدیث وغیرہ مین تحفہ اثنا عشریہ کی کہ لیست وہم
این وعجب است از شریف مرتضی کہ درین حکایت کثرت اختلاف را نسبت باہل سنت کردہ حالانکہ
اہل سنت را در اصول عقائد و اعمال اختلافی نیست اگر اختلافی ہست در فروع ہست و آن ہم منجر بتکفیر
و تضلیل یکدیگر نمیشود و معہذا اختلاف از اتفاق کمتر است بعد تفحص و استقراء مجموع مسائل مختلف
فیہا در مذاہب اربعہ سیصد و چند مسئلہ فروع یافتہ اند کہ درین نص صریح موجود نیست
انتہی اسمین تصریح ہی اسکے کہ مذاہب اہل سنت و جماعت کی یہہ چار مذہب ائمہ اربعہ کے ہین
نہین ہین آپسمین مختلف مگر تین سو چند مسائل مین کہ ا . . . نہین نص صریح تہی جسکے ان ائمہ دین نے مسائل
دین کے اس طور پر نکال کر مذہب مقرر کیے انو سب لوگ جو صلاحیت اہل سنت ہونیکے
رکہتی تہی اونہون نے قبول کیا باین طور کہ بعض اون مین سے حنفی ہوئے .

اور بعض مالکی اور بعض شافعی اور بعض حنبلی جیساکہ شاہ ولی اللہ نی کہ وہ پیران پیر اور استادان استاد

مصنف معیار کی ہین حدیث بین فرمایا اپنی کتاب انصاف مین اعلم ان الناس کانوا

جان تو کہ لوگ تھی

فی المائة الاولی والثانیة غیر مجمعین علی التقلید لمذهب واحد بعینه

صدی اول اور ثانی مین غیر متفق اوپر تقلید مذہب واحد کی

وبعد المائتین ظهر فیهم التمذهب للمجتهدین باعیانهم وقل من کان لا

اور بعد دوسو کی ظاہر ہوا ان مین مذہب پکڑنا مذہب ایک ایک مجتہد کا اور قلیل تھا وہ شخص کہ نہ

یعتمد علی مذهب مجتهد بعینه وکان هذا هو الواجب فی ذلك الزمان انتهی

پکڑا اوسنی مذہب مجتہد واحد کا اور تھا یہہ پکڑنا مذہب امام واحد کا واجب اس زمانہ مین

پس چونکہ تقرر مذاہب کا جمیع مسائل دین مین ہوگیا اور یہہ زمانہ زمانہ ترقی فساد کا دن بدن بحکم احادیث

مذکورہ کی تھا لہذا قید تعیین مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سی واجب ہوئی واسطی حفظ دین اور

رفع فساد کی کما صرح به الملا علی القاری فی الرسالة المذکورة حیث قال

جیساکہ تصریح کی اسکی ملا علی قاری نی رسالہ مذکورہ مین جب کہ کہا

بل یجب علیه حتما ان یعین مذهبا من هذه المذاهب اما مذهب الشافعی

کہ واجب ہی اوسپر تعیین مذہب کی ان مذاہب سی یا تو مذہب امام شافعی کا

فی جمیع الفروع واما مذهب مالك او غیره ولیس له ان ینتحل من مذهب

جمیع مسائل مین یا مذہب امام مالک کا یا غیر کا اور نہین ہی اوسکی لئی کہ لی مذہب

الشافعی فی بعض ما یهواه ومن مذهب غیره فی الباقی ما یرضاه لانا لو جوزنا

شافعی سی بعض کو جو خواہش کری اور مذہب غیر سی باقی کو جو پسند پڑی کیونکہ اگر جائز رکہین ہم

ذلك لادی الی الخبط والخروج من الضبط حاصله یرجع الی نفی التکلیف

اسکو تو پہنچاویگا طرف خبط کی اور خروج کی ضبط سی کہ انجام اوسکا نفی تکلیف کی ہوگی

لان مذهب الشافعی مثلا اذا اقتضی تحریم شیء ومذهب غیره اباحة ذلك الشیء

کیونکہ مذہب امام شافعی کا مثلا جبکہ مقتضی ہو حرمت شی کا اور مذہب غیر کا اباحت اوسی شی کا

بعینه او علی عکس ذلک فهو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق
یا بالعکس اور وہ شخص جو کہ مقلد امام کا ہو تو چاہی تو مائل ہو طرف حلال کی اور چاہی تو مائل ہو
الحل والحرمة حینئذ وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدته واستیصال
حلت اور حرمت اسوقت اور اس مین بطلان تکلیف کا ہے اور بطلان اوسکی فائدہ کا اور بطلان
قاعدته وذلک باطل ثم قال فان قیل الیس فی عهد الصحابة کان الواحد
اوسکی قاعدہ کا اور یہہ باطل ہی پہر کہا اگر کہا جاوی کہ کیا نہ تہا عہد صحابہ مین کہ تہا شخص واحد
من الناس مخیرا بین ان یاخذ فی بعض الوقایع بمذهب الصدیق الاکبر وفی
لوگون سی مخیر اس بات مین کہ اخذ کری بعض مسائل مین ساتہہ مذہب ابوبکر کے اور
بعض اخری بمذهب الفاروق قلنا انما کان کذلک لان اصول الصحابة لم تکن فیه
بعض مسائل مین ساتہہ مذہب حضرت عمر کے کہتا ہون مین کہ سوای اسکی نہین کہ تہا یہہ اس طرح سی کہ اصول
لعامة الوقائع ولا شاملة لکافة المسائل لانهم لم یتفرغوا الی تفریع التفاریع
سب احکام کو اور نہ شامل سب مسائل کو کیونکہ وہ صحابہ نہتے فارغ طرف تفریع تفاریع کے
وتمهید الاصول والتفاصیل فلاجل الضرورة محل للمقلدین اتباع الصدیق
اور تمہید قواعد اور تفاصیل کے پس واسطے ضرورت کے جائز ہوا مقلدین کو اتباع ابوبکر کی
الاکبر فی بعض الوقایع واتباع الفاروق فی بعضها واما فی زماننا هذا
بعض مسائل مین اور اتباع حضرت عمر کے بعض باتے مین اما ہماری زمانہ مین
فمذاهب الائمة کافیة بمعرفة الکل فلا ضرورة الی اتباع امامین انتهی
پس مذاہب ائمہ اربعہ کی کافی مین واسطے معرفت کل مسائل کے پس نہوئی ضرورت طرف اتباع دو اماموں کی
پس جبکہ معلوم ہوا ما ذکر سے کہ زمانہ صحابہ مین تدوین اور تقریر مذاہب کا بسبب اشتغال جہاد
کفار کے نہ ہوا تہا اور زمانہ صحابہ کا زمانہ خیر القرون تہا بعد اسکے تدوین اور تقریر مذاہب ائمہ دین
کا ہو گیا اور زمانہ بعد اسکے زمانہ شر افساد اور خیانت فی الدین کا دن بدن ترقی پذیر ہی بحکم
احادیث صحیحہ مذکورہ کے تو معلوم ہوا کہ دلیل مصنف معیار کے قیاس مع الفارق ہی

ومع ذلک ان ذلک الاجماع غیر مسلم لان المستفتی لیس الا المجتہد

اور باوجود اسکی ہی کہتی ہین ہم کہ یہہ اجماع غیر مسلم ہے کیونکہ مفتی نہین ہوتا مگر مجتہد

بالاجماع کما فی کتب الاصول وغیرہا وان اباہریرۃ لیس من اہل الاجتہاد

بالاجماع جیسا کہ کتب اصول وغیرہ مین ہی اور ابوہریرہ نہین ہی اہل اجتہاد سے

کما فی کتب الاصول فی بحث الراوی بل القدر المسلم ان الناس کانوا فی عہد

جیسا کہ کتب اصول مین بحث راوی مین مذکور ہے بلکہ قدر مسلم یہہ ہے کہ لوگ تہے زمانہ

الصحابۃ غیر ملتزمین مذہب احد لاجل الضرورۃ المذکورۃ فانتہی الحکم

صحابہ مین غیر ملتزم مذہب واحد کے بسبب ضرورات مذکورہ کے پس منتہی ہوا حکم

بانتہاء العلۃ ویؤید ما قلناہ من عدم التسلیم ان الخلفاء الاربعۃ و

ساتہہ انتہاء علت کے اور موئید جاری دعوی عدم تسلیم کے یہہ ہے کہ خلفاء اربعہ اور عبادلہ

الاربعۃ افضل من ابی ہریرۃ موجودون معہ وان الامام احمد بن حنبل

اربعہ افضل ہین ابوہریرہ سے اور موجود تہے ساتہہ اوسکے اور تحقیق امام احمد بن حنبل

وطائفۃ کثیرۃ من المجتہدین قالوا ان تقلید المفضول مع وجود الافضل

اور جماعت کثیرہ مجتہدین سے قائل اسکی ہین کہ تقلید مفضول کی باوجود موجود ہونے افضل کے

ممنوع قال الشیخ ابن الہمام فی تحریر الاصول والبہاری فی مسلم الثبوت

ممنوع ہے کہا شیخ ابن ہمام نے تحریر الاصول مین اور بہاری فی مسلم الثبوت مین

قال احمد وطائفۃ کثیرۃ من الفقہاء ان تقلید المفضول مع وجود الافضل

کہ کہا احمد اور طائفہ کثیرہ نے فقہا سے کہ تقلید مفضول کے وقت موجود ہونے افضل کے ممنوع ہے

انتہی قال مصنف المعیار چوتہی دلیل قیاس مجتہد معین کا ائمہ اربعہ سے مجتہد معین

خلفاء اربعہ مین سی تقویر اسکے یہہ ہے کہ جبکہ ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ جنکے اجتہاد

سی کسی کو انکار نہین اور فضائل اونکی اظہر من الشمس ہین باجماع اہل سنت کے تقلید بالتخصیص

اونکی واجب نہوئے اور کوئی مذہب اونکا خاص کر التزام نہین کرتا تہا تو اب مثلا ابوحنیفہ

کی تقلید بالتخصیص بطریق اولی واجب ور لازم ہر مسئلہ مین نہوگے پس قول واجب ہونی کا

حرام ہوگا انتہی ۱ **قول** یہہ قیاس مصنف معیار کا قیاس مع الفارق ہے بیان اس اجمال کا

یہہ ہی کہ صحابہ رضو سی نہ قواعد اصول مذہب کے قرار پائے اور نہ کوئے مذہب جمیع مسائل دین مین

مدون ہوا نہ ایک شے دوسوای جمع کرنی قران شریف کے بسبب اشتغال مذکور کے پہر بعد اسکے

اہل اسلام متفرق ہوگئی کئی فرقون پر ہر ایک نے تمسک قران اور حدیث سے اپنے اپنے فہم اور

زعم کی موافق مذہب مقرر کیا اور ہر ایک نے دعوی حقیت کا کر کے اپنے اپنے طرف لوگون کو بلانا

شروع کیا تو اوسوقت ائمہ دین کہ خیر القرون مین سی تہی اور ملقب بائمہ اربعہ ہین بمقتضائی حاجت

مذکورہ کی چاہا کہ مسائل دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قران اور حدیث اور اجماع اور قیاس سے

نکالکر مذہب مقرر اور مدون کرین تو کہ لوگ اہل اسلام اسپر عمل کرین اور اپنی اپنی فہم اور زعم

فاسد کے موافق نہ گمراہ ہوین کیونکہ زمانہ فساد اور خیانت کا دن بدن ترقی پر ہی بحکم احادیث

صحیحہ مذکورہ کے سو ہر ایک امام نی ان ائمہ سی مع جماعت ہای اصحاب اپنی اپنی کے کہ وہ مجتہد فی

المذہب تہے بڑی بڑی سعی اور کوشش کر کے باین طور کہ کوئی حدیث مخفی نرہے کما قال ہولاء

قال الشامی فی شرح الدر المختار نقل الطحطاوی عن مسند الخوارزمی ان

کہا شامی نی شرح در المختار مین نقل کیا طحطاوی نے مسند خوارزمی سے

الامام اجتمع له الف من اصحابه اجلهم و افضلهم اربعون قد بلغوا

کہ امام جمع ہوئے اوسکے پاس ہزار شاگرد کہ اجلہ اور افضل اونکے چالیس تہی کہ پہونچ گئے تہے

حد الاجتهاد اه وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار قوله لاصحابه قال

مرتبہ اجتہاد کو الی آخرہ اور کہا طحطاوی نے شرح در المختار مین قولہ لاصحابہ کہا

فی مسند الخوارزمی عن سیف الائمة اشتهر واستفاض ان ابا حنیفة رح

مسند خوارزمی مین کہ روی ہی سیف الائمہ سے کہ مشہور اور معروف ہے یہہ کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ

جلس فی جامع الکوفة فاجتمع معه الف من اصحابه اجلهم وافضلهم

بیٹہا جامع مسجد کوفہ مین پس جمع ہوئی اوسکی پاس ہزار شاگرد کہ اجلہ اور افضل اونکی

اربعون قد بلغوا حد الاجتهاد فقربهم وادناهم وقال لهم انتم اجلة اصحابی
چالیس تھی کہ پہونچ گئی تھی حد اجتہاد کو پس قریب اور قریب کیا انکو اور کہا انکو تم اجلہ میری اصحاب کے ہو
ومسار قلبی وجلاء احزانی الجمت هذه الفقه واسرجته لكم فاعينونی
اور سرور میری قلب کے ہو اور دور کرنیوالے میری غم اور حزن کے ہو تو ارادہ کیا کہ لگام دیدوں اس فقہ کو اور
فان الناس قد جعلونی جسرا على النار فان المنتهى لغيری والعناء
کیونکہ لوگ کرینگے مجکو پل نار پر پس فائدہ واسطے غیر کے ہوگا اور رنج
على ظهری فكان رح اذا وقعت واقعة شاورهم وناظرهم وحاورهم
مجھپر پس تھی رحمہ اللہ جبکہ در پیش آتا کوئی مسئلہ کو مشورہ کرتے اونسے اور مناظرہ کرتے اونسے اور
وسالهم فيسمع ما عندهم من الاخبار والاثار ويقول ما عنده ويناظرهم
اور سوال کرتے اونسے پس سنتے جو کچھ اونکی پاس ہوتا احادیث رسول اللہ اور احادیث اصحاب رسول اللہ
شهرا او اكثر حتى يستقر اخر الاقوال فيثبته ابو يوسف حتى اثبت الاصول
مہینہ مہینہ بر یا زیادہ یہانتک قرار پاتا آخر اقوال کا پس لکھہ دیتا اوسکو ابو یوسف حتی کہ لکھا اسنے اصول کو
على هذا المنهاج شورى لا انه تفرد بذلك كغيره من الائمة انتهى وقال
اسی طریق شوری پر نہ یہہ بات کہ وہ امام تنہا ہو اتہا امر عظیم کے مثل اور ائمہ کے تمام ہوا کلام طحاوی کا اور کہا
الخوارزمی فی مسنده باسناده الى جرير قال سمعت الاعمش جاءه رجل
خوارزمی نے اپنی مسند میں اپنی اسناد سے جریر تک کہ کہا جریر نے کہ سنا میں نے اعمش سے کہ آیا اوسکی پاس کوئی شخص
فساله عن مسئلة فقال عليك باهل تلك الحلقة فانهم اذا وقعت
پوچھا اونسے اعمش سے مسئلہ پس کہا اعمش نے لازم پکڑ تو اہل اس حلقہ کو اسواسطے کہ وہ حلقہ جبکہ پیش آتا انکو
لهم مسئلة لا يزالون يديرونها حتى يصيبوها يعنی حلقة ابی حنيفة
او نکو کوئی مسئلہ ہر وقت رہتے ہیں کہ دوران کرتی ہیں اوس مسئلہ کو تس میں یہانتک کہ پا لیتے ہیں اوسکو
انتهى وقال امام ائمة المحدثين همام تبع التابعين عبد الله بن المبارك
تمام ہوا اور کہا امام ائمہ محدثین اور سردار تبع تابعین یعنی عبد اللہ بن مبارک نے

ان الاثر قد عرف وان احتیج الی الرای فرای مالک وسفیان الثوری وابی حنیفة

کہ احادیث تحقیق مشہور معروف ہوگئیں ہیں درمیان ائمہ کے اور اب اگر محتاجی ہو طرف اجتہاد کے پس اجتہاد مالک اور سفیان

وابو حنیفة احسنہم وادقہم فطنة وافقہہم ذکرہ الحافظ الذہبی

لیکن ابو حنیفہ احسن اور ادق اذکا ہے از روی ذہن کے اور افقہ انکا ہے ذکر کیا اسکو حافظ ذہبی نے

فی مناقب ابی حنیفة جمیع مسایل دین کے یعنی جمیع مسایل ہن قران و حدیث اور اجماع اور قیاس سی نکالکر

مناقب ابو حنیفہ میں

مذہب مقرر اور مدون کیا مع اصول اور قواعد کے پس یہہ مذاہب اربعہ اگرچہ منسوب ہیں

طرف ایک ایک امام کی لیکن حقیقت اور نفس الامر میں مذہب ہر ایک امام کا ان ائمہ اربعہ میں عبارت ہے

قول جماعت سی یعنی مذہب امام اعظم کا قول جماعت کا ہی نہ قول وحدہ کا اور مذہب امام مالک کا قول جماعت کا

ہی نہ قول وحدہ کا اور مذہب امام شافعی کا قول جماعت کا ہی نہ قول وحدہ کا اور مذہب امام احمد کا کما صرح بہ شاہ ولی اللہ

جیسا کہ تصریح کی ہے اسکے شاہ ولی اللہ

الدہلوی الذی ہو امام مصنف المعیار واستاذ اساتذة فی علم الحدیث فی

دہلوی نے جو امام ہی مصنف معیار کا اور استاد اساتذہ مصنف معیار کا علم حدیث میں

کتابہ الانصاف وکان ابو حنیفة رح الزمہم بمذہب ابراہیم واقرانہ

اپنی کتاب انصاف میں کہ تہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ لازم تر اونکا مذہب ابراہیم اور اونکی ہمعصر پر

لا یجاوزہ الا ماشاء اللہ وکان عظیم الشان فی التخریج علی مذہبہ دقیق

متجاوز کہ ہیں الگ ہوتا تہا اون سی مگر قدری قلیل اور تہا ابو حنیفہ عظیم الشان اخراج مسائل میں اونکی مذہب پر

النظر فی وجوہ التخریجات مقبلا علی الفروع اتم الاقبال وان شئت ان

نظر وجوہ تخریجات مسائل میں اور متوجہ فروع پر غایت اور نہایت متوجہ ہونا اور اگر چاہو تم کہ

تعلم حقیقة ما قلناہ فلخص اقوال ابراہیم من کتاب الآثار لمحمد رح وجامع

معلوم کری تو حقیقت دعوے ہمارے کے چاہئے کہ تلخیص کرو اقوال ابراہیم کے کتاب الآثار امام محمد اور جامع

عبد الرزاق ومصنف ابی بکر ابن ابی شیبة ثم قایسہ بمذہبہ تجدہ لا یفارق تلک المحجة

عبد الرزاق اور مصنف ابو بکر ابن ابی شیبہ کے پہر مقابلہ کرو اونکا تو نہیں چہوڑتا ہے اس حجت کو

الا فی مواضع یسیرة وہو فی تلک الیسیرة ایضا لا یخرج عما ذہب الیہ

مگر مواضع قلیلہ میں سو وہ ان مواضع قلیلہ میں بہی نہیں باہر ہوتا مذہب

فقہاء کوفۃ انتہے والکوفۃ قبۃ الاسلام ودار ہجرۃ المسلمین کما فی القاموس

فقہاء کوفہ کیسے تمام ہوا اور کوفہ قبۃ الاسلام ہے اور دار ہجرت اہل اسلام کا ہے جیسا قاموس میں

ودار العلم ومحل الفضلاء کما فی النووی وعلی ہذا القیاس مذہب الامام

اور دار علم ہے اور محل فضلا کا ہے جیسا کہ نووی شرح مسلم میں ہے اور اسی قیاس پر ہے مذہب امام

مالک والشافعی واحمد بن حنبل پس معلوم ہوا اس ذکر سے کہ تقلید کرنا مذہب

مالک و امام شافعی اور احمد بن حنبل کا

ابی حنیفہ کے یا مالک کے یا شافعی کے یا احمد بن حنبل کے اگرچہ ظاہر میں یہ تقلید تقلید شخصی ہی لیکن حقیقۃ اور نفس الامر میں یہ تقلید شخصی نہیں ہے بلکہ وہ تقلید اجماع کی ہے مسائل مجمع علیہا میں اور تقلید جماعت کی ہے مسائل مختلف فیہا میں مثلاً جو شخص کہ شافعی المذہب ہو وہ حقیقت میں فقط مقلد امام شافعی وحدہ کا نہیں ہی بلکہ ہر مسئلہ میں مسائل مذہب اوسکے سے وہ مقلد ایک جماعت کا ہی وعلی ہذا القیاس فی کونہ حنفیا او مالکیا او حنبلیا کما لا یخفی پھر بعد اسکے مجتہدین فی المذہب نے اور مرجحین مذہب نے اپنے اپنے مذہب کے مسائل کو نہایت کوشش سے تنقیح اور تصحیح کی حتی کہ صحیح کو ضعیف سے اور اقوی کو قوی سی اور قول مرجح کو غیر مرجح سے اور مفتی بہ کو غیر مفتی بہ سے جدا جدا کر دیا اور مبہم کو معین کر دیا اور سب مسائل کو مفصل اور واضح کر دیا اصولا و فروعا فرعا فرعا و حکما حکما یہاں تک کہ مجموعہ اس صفت کمال کا جو مذاہب ائمہ اربعہ میں ہی نہیں موجود کسی اور مذہب میں کما صرح بہ جیسا کہ تصریح کی ہے

المحققون قال العلامۃ ابن حجر المکی الشافعی المحدث فی فتح المبین شرح الاربعین

محققون نے کہا علامہ ابن حجر مکی شافعی المذہب محدث نے فتح المبین شرح اربعین میں

للامام النووی فی شرح الحدیث الثامن والعشرین وہذا فی حق المقلد الصرف

جو امام نووی کی ہے شرح حدیث اٹھائیسویں میں کہ یہ حق اوس مقلد محض میں ہے

فی تلک الازمنۃ القریبۃ من زمن الصحابۃ اما فی زماننا فقال بعض ائمتنا

جو تھا قریب زمانہ صحابہ کے اما ہمارے زمانہ میں پس کہا بعض ائمہ ہمارے نے

لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ الشافعی ومالک وابی حنیفۃ واحمد بن

کہ نہیں جائز تقلید سوا ائمہ اربعہ کے یعنے امام شافعی اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن

ف بیان اس امر کا کہ تقلید مذہب کی ان مذاہب اربعہ میں تقلید اجماع یا جماعت کی ہے نہ تقلید شخصی

ف بیان اس امر کا کہ ... مذاہب اربعہ ...

ف قال ابن حجر المکی الشافعی

حنبل رضوان الله تعالی علیہم اجمعین لان ھولاء عرفت قواعد مذاھبھم

حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین کے کیونکہ یہہ ائمہ معروف ہوگئی ہین قواعد اونکے مذہب کے

واستقرت احکامھم وخدمھا تابعوھم وحرروھا فرعا فرعا وحکما حکما

اور قرار پاگئے ہین احکام اونکے اور خدمت کے اتباع اونکے نے اور منقح کیا اونکو فرع فرع اور حکم حکم کر

فلا یوجد حکم الا وھو منصوص لھم اجمالا وتفصیلا بخلاف غیرھم

بالیسیور کہ نہین پایا جاتا کوئی حکم مگر وہ منصوص اور مصرح اونکا ہے اجمالا یا تفصیلا بخلاف مذاہب دیگر اونکے

فان مذاھبھم لم تحرر ولم تدون کذلک فلا یعرف لھا قواعد حتی

کیونکہ مذاہب اونکے نہین لکھی گئی اور نہ مدون ہوی مثل مذاہب ائمہ اربعہ کے پس نہین معلوم معروف اونکے

یستخرج علیھا احکامھا فلم یجز تقلیدھم فیما حفظ عنھم لانہ قد یکون

استخراج کی جاوی اونپر احکام اونکی پس نہ جائز ہوگے تقلید اونکے بیچ اوس امر کے جو محفوظ ہوا اونسے کیونکہ

مشروطا بشروط اخری وکلوھا الی فھمھا من قواعدھم فقلت الثقۃ بما

مشروط ساتھہ شروط اور کے کہ سپرد ہوتے ہین طرف فہم کے اونکے قواعد سے پس قلیل ہوا اعتماد

حفظ عنھم من قید او شرط فلم یجز التقلید حینئذ انتھی وقال العلامۃ

جو محفوظ ہے اون سے جہت قید یا شرط کے سے پس نہ جائز ہوئی تقلید اب تمام ہوا اور کہا علامہ

ابراھیم السرخسی المالکی المحدث فی الفتوحات الوھبیۃ شرح الاربعین

ابراہیم سرخسی مالکی المذہب محدث نے فتوحات وہبیہ شرح اربعین

النوویۃ فی شرح الحدیث المذکور وھذا فی المقلد الصرف فی تلک الازمنۃ

نوویہ مین شرح حدیث مذکور مین کہ یہہ مذکور حق اوس تقلید محض مین ہے جو بیچ اوس

القریبۃ من زمن الصحابۃ اما فیما بعد ذلک فلا یجوز تقلید غیر الائمۃ

قریب زمانہ صحابہ کے سے اما بعد اسکے پس نہین جائز ہے تقلید سوائے ائمہ

الاربعۃ مالک وابی حنیفۃ والشافعی واحمد رحمھم اللہ تعالی لان ھولاء

اربعہ کے یعنے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ تعالے کے اسلئے کہ یہہ ائمہ اربعہ

معلوم ہوا کہ جو محفوظ ہوا قول اونکا وہ بھی مشروط ہے ساتھ شروط اور کے

عرفت قواعد مذاهبهم واستقرت احكامهم وحذرها تابعوهم وحرروها

معروف ہو گئی ہیں قواعد اونکی مذاہب کے اور قرار پاگئی ہیں احکام اونکی اور خدمت کی اونکی اونکی اتباع نی اور انکا

فرعا فرعا وحكما وحكما انتهى وقال فى نهاية المراد شرح مقدمة ابن عماد

فرع فرع اور حکم حکم کرکے تفصیل وار تمام ہوا اور کہا نہایت المراد شرح مقدمہ ابن عماد میں

وفى زماننا قد انحصرت صحة التقليد فى هذه المذاهب الاربعة فى الحكم

کہ زمانہ ہماری میں تحقیق منحصر ہوگی صحت تقلید کے ان مذاہب اربعہ میں ہر حکم میں

المتفق بينهم وفى الحكم المختلف فيهم ايضا لا باعتبار ان مذاهب غيرهم من

خواہ متفق علیہ ہو یا مختلف فیہ ہو نہ اس اعتبار کر کہ مذاہب غیروں کے جو

السلف باطلة بل باعتبار ان مذاهبهم وصلت الينا بالنقل المتواتر يرويها

سلف سے ہیں وہ باطل ہیں بلکہ اس اعتبار سے کہ مذاہب ائمہ اربعہ کے پہونچے ہماری طرف ساتھ نقل

جماعة بعد جماعة فى كل ساعة من زمانهم الى زماننا هذا لا يمكن عد

جماعت بعد جماعت کے ہر ساعت میں اونکی زمانہ سی لیکر ہماری زمانہ تک بایں طور کہ نہیں ممکن ہی گنتی

الرواة ولا احصاءهم فى اقطار الارض وبينت لنا شروط مذاهبهم وفصلت

رواۃ کے اور نہ حصر اونکا اقطار ارض میں اور بیان کی گئی ہیں ہماری لئے شروط اونکی مذاہب کے اور تفصیل کی

مجملاتهم وقيدت مطلقاتهم بالنقل المتواتر بخلاف مذاهب غيرهم

اونکی مجملات اور قید کی گئی ہیں اونکی مطلقات ساتھ نقل متواتر کے بخلاف مذاہب اوروں کے

من السلف فانها نقلت الينا بطريق الاحاد فلو فرض ان حكما من احكام

جو سلف سے ہیں کیونکہ وہ منقول ہیں طرف ہماری بطریق احاد کے نہ بطریق تواتر کے پس اگر فرض کیا جاوے

نقل عن بعض مذاهب السلف بطريق التواتر يحتمل ان يكون مجملا لم يفصله

کہ منقول ہی بعض مذاہب سلف سے بطریق تواتر کے تو وہ محتمل ہے اس امر کا کہ ہو مجمل حکم کہ نہیں تفصیل کی ہے

ناقله وان له قيدا اخل به ناقله او شرطا يتوقف العمل بصحته عند ذلك المجتهد

اوسکے ناقل نے اور یہ کہ ہو واسطے اوسکے کوئی قید کہ ضایع کیا اوسکو اوسکے ناقل نے یا کوئی شرط کہ موقوف ہو صحت اس حکم کی

فیکون العمل به باطلا فلهذا الامر حصرنا صحة التقلید فی اتباع المذاهب

پس ہوگا عمل ساتھ اسکی باطل پس واسطی اس امر کی حصر کیا ہم اہل سنت نی صحت تقلید کی اتباع مذاہب

الاربعة لاغیر انتہی وقال الامام الاستوائی فی شرح منهاج الاصول للقاضی قال امام

اربعہ مین نہ غیر کی اور کہا امام استوائی نی شرح منہاج الاصول مین جو قاضی بیضاوی کی ہی کہ کہا امام

الحرمین فی البرهان اجمع المحققون علی ان العوام لیس لهم ان یعملوا بمذاهب اعیان

حرمین نی اپنی کتاب برہان مین کہ جمع ہوئی اہل اجتہاد اسپر کہ عوام کو جایز نہین یہہ کہ عمل کرین ساتھ مذاہب اعیان

الصحابة بل علیهم ان یتبعوا مذاهب الائمة الذین سبروا فنظروا وبوبوا الابواب

صحابہ کی بلکہ واجب ہی اونپر یہہ کہ عمل کرین اون مذاہب ائمہ پر جنہون نی قواعد اور اصول مقرر کئی ہین اور تامل کیا اور

وذکروا اوضاع المسائل واوضحوا طرق النظر وهذبوا المسائل وبینوها وجمعوها

اور بیان کئی اوضاع مسائل کی اور واضح کیا طرق نظر کو اور چھانٹ دیا مسائل کو اور خوب بیان کیا اونکو اور اپنی کتب

وذکر ابن الصلاح ایضا حاصله انه یتعین تقلید الائمة الاربعة دون غیرهم

اور ذکر کیا ابن صلاح نی بہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ متعین ہوگی تقلید ائمہ اربعہ کی نہ غیرون کی

لان مذاهب الائمة الاربعة قد انتشرت وعلم تقیید مطلقها وتخصیص عامها

کیونکہ مذاہب ائمہ اربعہ کی تحقیق منتشر ہوگئی ہین تمام عالم مین اور معلوم ہوگئی ہی تقیید اونکی مطلق کی اور تخصیص اونکی

بخلاف مذاهب غیرهم انتهی وقال الشیخ کمال الدین ابن الهمام فی تحریر الاصول

بخلاف مذاہب اورون کی اور کہا شیخ کمال الدین ابن ہمام نی تحریر الاصول مین

نقل الامام اجماع المحققین علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابة بل علیهم

کہ نقل کیا امام الحرمین نی اجماع اہل اجتہاد کا اوپر منع کرنی عوام کی تقلید اعیان صحابہ کیسی بلکہ لازم واجب ہی

تقلید من بعدهم الذین سبروا ووضعوا ودونوا وهذبوا وعلی هذا

تقلید من بعد ہم کی کہ جنہون نی اصول اور قواعد مقرر کئی اور بیان کئی اوضاع مسائل کی اور چھانٹا اونکو اور اسی

ما ذکر بعض المتاخرین من منع تقلید غیر الائمة الاربعة لانضباط مذاهبهم

ذکر کیا بعض متاخرین نی یعنی ابن صلاح نی منع کرنی تقلید غیر ائمہ اربعہ کی سی واسطی منضبط ہونی اونکی مذہب کی

وتقييد مسائلهم وتخصيص عمومها ولم يدر مثله في غيرهم الآن لانقراض

واسطے منضبط ہونے تقیید اونکی مسائل کی اور تخصیص اونکی عموم کی اور نہیں پایا جاتا مثل اوسکی اور مذاہب مین اور واسطے منقطع

اتباعهم وهو الصحيح انتهى اي اجمع المجتهدون على منع العوام من تقليد

اونکی اتباع کے اور یہہ ہی صحیح ہے تمام ہوا یعنے جمع ہوئے اہل اجتہاد اوپر منع کرنے عوام کے تقلید

الصحابة اه وذلك ولان امام الحرمين من المجتهدين في المذهب كما صرح به

صحابہ کے سے اور یہہ امر اسواسطے ہے کہ امام الحرمین مجتہدین فی المذہب سے ہے جیساکہ تصریح کے اسکے

شاه ولي الله في كتابه الانصاف حيث قال وصرح غير واحد من الائمة

شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب انصاف مین جبکہ کہا کہ مصرح کیا غیر واحد نے ائمہ سے

بانه وابن الصلاح وامام الحرمين والغزالي بلغوا رتبة الاجتهاد المطلق

باین طور کہ وہ اور ابن صلاح اور امام الحرمین اور امام غزالے پہونچ گئے تھے مرتبہ اجتہاد مطلق کو

وما وقع في فتاوى ابن الصلاح من انهم بلغوا رتبة الاجتهاد في المذهب

اور وہ جو مذکور ہی فتاوی ابن صلاح مین اس امر سے کہ وہ لوگ پہونچ گئے تھے مرتبہ اجتہاد فے المذہب کو

فمراده انهم كانت لهم درجة الاجتهاد المنتسب دون المستقل انتهى

مراد اوسکی یہہ ہی کہ وہ لوگ تہا اونکی لئی مرتبہ اجتہاد منتسب کا نہ مرتبہ مجتہد مستقل کا تمام ہوا

وكان زمانه زمان وفور المجتهدين في المذهب للقرب فكان المحققون

اور تہا وہ زمانہ زمانہ کثرت مجتہدین فے المذہب کا واسطے قرب زمانہ کے پس ہونگی محقق لوگ

عنده مجتهدون فلهذا انعقد الاجماع على منع العمل بخالف كلهم من الائمة

اونکی نزدیک مجتہد لوگ لہذا منعقد ہوا اجماع اوپر ممنوع ہونی اوس عمل کے کہ مخالف ہو کل ائمہ

الاربعة قال الشيخ احمد في التفسير الاحمدي في تفسير اية فهمناها

اربعہ کو کہا شیخ احمد نے تفسیر احمدیے مین تفسیر آیت ففہمناہا

سليمان قد وقع الاجماع على ان الاتباع انما يجوز للائمة الاربعة انتهى

سلیمان مین کہ تحقیق واقع ہوا اجماع اسپر کہ اتباع نہیں جائز مگر ائمہ اربعہ کا تمام ہوا

وقال القاضی ثناء الله فی التفسیر المظهری تحت آیة اربابا من دون الله

اور کہا قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری میں تحت آیت اربابا من دون اللہ کے

فان اهل السنة والجماعة قد افترقت بعد القرون الثلثة او الاربعة علی

کہ تحقیق اہل سنت وجماعت فرقہ فرقہ ہوگئی بعد قرون ثلثہ یا اربعہ کے اوپر

اربعة مذاهب ولم یبق فی الفروع سوی هذه المذاهب الاربعة فقد انعقد

چار مذہب کے اور نہ باقی رہا کوئی مذہب مسائل میں سوائے ان مذاہب اربعہ کے پس تحقیق منعقد ہوا

الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلهم وقد قال الله تعالی ویتبع

اجماع مرکب اوپر بطلان اوس قول کی جو مخالف ہو جمیع ائمہ اربعہ کے اور تحقیق فرمایا اللہ تعالی نے اور جو کوئی

غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا انتهی

غیر سبیل مومنین کی تو پھیر دینگے ہم اوسکو جدھر پھرا اور داخل کرینگے ہم اوسکو جہنم میں اور بری وہ جای رسیکے تمام ہوا

وقال صاحب البحر الرائق فی الاشباه فی بحث القاعدة الاولی الاجتهاد

اور کہا صاحب بحر الرائق نے اشباہ میں بحث القاعدۃ الاولے الاجتہاد

لا ینقض بالاجتهاد وما خالف للائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع

لا ینقض بالاجتہاد میں اور جو مسئلہ کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کو وہ مخالف ہے اجماع کے

وان کان فیه خلاف غیرهم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع قد انعقد

اگرچہ ہو اوس میں خلاف اوروں کا بھی کیونکہ تصریح کے ہے تحریر میں کہ اجماع منعقد ہوا

علی عدم العمل بمذهب مخالف للائمة الاربعة انتهی وقال شاه ولی الله

اوپر ممنوع ہونے عمل اوس مذہب کے جو مخالف ہو سب ائمہ اربعہ کے تمام ہوا اور کہا شاہ ولی اللہ

الدهلوی امام مصنف المعیار فی عقد الجید اعلم ان فی الاخذ بهذه المذاهب

دہلوی نے جو امام ہیں مصنف معیار کا عقد جید میں کہ جان تو یہ کہ اخذ کرنے میں ساتھ مذاہب

الاربعة مصلحة عظیمة وفی الاعراض عنها کلها مفسدة کبیرة قال رسول الله

اربعہ کے مصلحت عظیم ہے اور اعراض میں اون سے فساد بڑا ہے فرمایا رسول خدا

قال القاضی ثناء اللہ

قال صاحب البحر الرائق

قال شاہ ولی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اتبعو السواد الاعظم فلما اندرست المذاهب الحقة
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ متبع ہو تم سواد اعظم کی پس جبکہ مٹ گئی مذاہب حقہ

الا هذه الاربعة كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنها خروجا
سوای ان مذاہب اربعہ کی تو ہوا اتباع اونکا اتباع سواد اعظم کا اور خروج اونسی خروج

عن السواد الاعظم انتهى فقد ثبت بما ذكران الاجماع منعقد على منع
سواد اعظم سی تمام ہوا پس ثابت ہوا ماذکر سی کہ اجماع منعقد ہوا اوپر ممنوع ہونی

العمل الخارج عن المذاهب الاربعة فلذلك الاجماع انحصر اهل السنة
اوس عمل کی کہ خارج ہو مذاہب ائمہ اربعہ سی پس واسطی اس اجماع کی منحصر ہو گئی اہل سنت

فی المذاهب الاربعة كما قال شاه عبد العزيز الدهلی الذی هو استاذ
مذاہب اربعہ مین جیساکہ کہا شاہ عبد العزیز دہلوی نی جو وہ استاد ہی

استاذ مصنف المعيار فی علم الحديث فی التحفة الاثنا عشرية فی الكيد التاسع
اوستاذ مصنف معیار کا علم حدیث مین تحفہ اثنا عشریہ کی کید

والعشرين وعجب است از شريف مرتضى كه درين حكايت كثرت اختلاف را
اونیسوین مین کہ عجب ہی شریف مرتضی سی کہ اس حکایت مین کثرت اختلاف کو

نسبت باهل سنة كرده حال انكه اهل سنت را در اصول عقائد واعمال اختلاف
منسوب طرف اہل سنت کی کیا حال انکہ اہل سنت کا اصول عقائد اور مسائل مین اختلاف

نيست اگر اختلافی هست در فروع هست وآن هم منجر بتكفير و تضليل
نہین ہی اگر اختلاف ہی وہ مسائل فروع مین ہی سو وہ بہی منجر طرف کفر اور تضلیل

همديگر نمی شود معهذا اختلاف از اتفاق كمتر است بعد تفحص واستقرا
ایکدوسری کی نہین ہی معہذا اختلاف اتفاق سی نہایت کم ہی کہ بعد جستجو کی

مجموع مسائل مختلف فيها در مذاهب اربعه سه صد وچند مسئله فروعی
مجموع مسائل مختلف فیہا مذاہب اربعہ مین تین سو چند مسئلہ فروعی

یافته اند که در ان نص صریح موجود نیست انتهی وقال الطحطاوی فی شرح در المختار

پائی گئی کہ اون مین کوئی نص جانب شارع سی صریح موجود نہین ہی تمام ہوا اور کہا طحطاوی نی شرح در المختار کی

فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین هذه الطائفة الناجية المسماة باهل السنة

کتاب ذبح مین کہا بعض مفسرین نی یہہ طائفہ ناجیہ کہ مسمی باہل سنت

والجماعة اجتمعت اليوم فی المذاهب الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون

وجماعت ہی مجتمع ہوئی ہین اب مذاہب اربعہ مین یا تو حنفی ہین یا مالکی یا شافعی

والحنبليون ومن كان خارجا عن هذه المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان

یا حنبلی اور جو شخص کہ باہر ہوا ان مذاہب اربعہ سی اس زمانہ مین

فهو من اهل البدعة والنار ثم العلماء كما اوجبوا انحصار التقليد فی

وہ اہل بدعت اور نار سی ہی پہر بعد اسکی علماء جیسا کہ واجب کیا انحصار تقلید کا

المذاهب الاربعة لحفظ الدين وانتظامه كذلك اوجبوا تعيين المذهب

مذاہب اربعہ مین واسطی حفظ دین اور انتظام کی اسیطرح واجب کیا تعیین مذہب

واحد من هذه المذاهب فی ذلك الزمان لحفظ الدين وانتظامه فی ذلك

واحد کو ان مذاہب سی اس زمانہ مین واسطی حفظ اور انتظام دین کی اس

الزمان الذی هو فی ترقی الفساد والخيانة يوما فيوما بحكم الاحاديث المذكورة

زمانہ مین کہ وہ ترقی فساد اور خیانت مین ہی دن بدن بحکم احادیث مذکورہ کی

كما قال الشاه ولی الله الدهلوی فی الانصاف اعلم الناس كانوا فی المائة الاولى

جیسا کہ کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نی اپنی کتاب انصاف مین کہ جان لی کہ لوگ تہی صدی اول

والثانية غير مجمعين علی التقليد بمذهب واحد بعينه وبعد المائتين

اور دوسری مین غیر متفق تقلید مذہب واحد بعینہ پر لیکن بعد دوسو کی

ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين باعيانهم وقل من كان لا يعتمد علی مذهب

ظاہر ہوا اون مین مذہب پکڑنا مجتہدین خاص کا اور کم تہا وہ شخص کہ نہ پکڑا اوسنی مذہب خاص

مجتهد بعينه وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان انتهى وقال في عقد

مجتهد واحد کا اور تہا یہہ مذہب پکڑنا امام واحد کا واجب اس زمانہ مین اور کہا شاہ ولی اللہ نے عقد

الجيد والمرجح عند الفقهاء ان العامي المنتسب الى المذهب له مذهب لا يجوز

جید مین کہ مرجح نزدیک فقہا کے یہہ ہے کہ عامی جو منسوب ہو طرف کسیکے وہ صاحب مذہب کا ہے کہ نہین جائز

له مخالفته انتهى وقال الشيخ عبد الوهاب في الميزان اما من لم يصل

اوسکو مخالفت اوسکی اور کہا شیخ عبد الوہاب نے میزان مین کہ وہ شخص کہ نہو پہنچے

الى شهود عين الشريعة الاولى وجب عليه التقليد بمذهب واحد كما مر تقريره

طرف مشاہدہ عین شریعت اولے کے واجب ہے اوسپر تقلید مذہب واحد کے جیسا کہ گذری تقریر اسکے

خوفا من الوقوع في الضلال انتهى وقال الامام الغزالي بل على كل مقلد اتباع

واسطے خوف وقوع کے ضلالت مین اور کہا امام غزالی نے بلکہ واجب ہے ہر مقلد پر اتباع

مقلده في كل تفصيل فان مخالفته متفق على كونه منكرا بين المحصلين انتهى

انہی امام کا سب مین کیونکہ اوسکو مخالفت کرنے اوسکے منکر ہے باتفاق علما کے

وغير ذلك مما لا يخفى فحاصل الكلام ان انحصار المذاهب في الاربعة

اور سوا اسکے کہ نہین ہے پوشیدہ کسیپر پس حاصل کلام کا یہہ ہے کہ انحصار مذاہب کا بیچ ان چار مین

فضل الهي كما صرح به الشيخ احمد في التفسير الاحمدي في تفسير الاية المذكورة

فضل الٰہی ہی جیسا کہ تصریح کیہے اسکے شیخ احمد نے تفسیر احمدی مین بیچ تفسیر اس آیت مذکورہ کے

حيث قال والانصاف ان انحصار المذاهب في الاربعة واتباعهم فضل الهي

جبکہ کہا کہ انصاف یہ ہے کہ منحصر ہونا مذاہب کا ان اربعہ مین اور اونکی اتباع مین فضل الٰہی ہے

وقبولية عند الله تعالى لا مجال فيه للتوجيهات والادلة انتهى وكان التمذهب

اور قبولیت اوسکی ہے نزدیک اللہ تعالے کے بالطور کہ نہین گنجایش اس مین کسی کو توجیہات اور دلیلوں کی

للمجتهدين سرا الهيا كما صرح به شاه ولي الله حيث قال في الانصاف

ائمہ مجتہدین کا سر الٰہی ہی جیسا کہ تصریح کیہے اسکے شاہ ولی اللہ نے جبکہ کہا انصاف مین

بعد قوله وبعد المائتين ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين باعيانهم وقل من

بعد اپنے قول کے کہ بعد دو سو برس کے ظاہر ہوا اون مین مذہب پکڑنا مجتہدین خاص خاص کا اور قلیل

كان لا يعتمد على مذهب مجتهد بعينه وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان وبالجملة

تہا وہ شخص کہ نہ پکڑا اوسنے مذہب مجتہد خاص کا اور تہا یہہ نہ مذہب پکڑنا مجتہد خاص کا واجب اوس زمین بر

فالتمذهب للمجتهدين سر الهمه الله تعالى العلماء وجمعهم عليه من حيث يشعرون

کہ مذہب پکڑنا مجتہدین کا سر الہی ہے کہ ڈال دیا او سکو اللہ تعالے نے علما کے قلوب میں اور جمع کر دیا اللہ نے اون علما کو اوس پر خواہ سمجھیں

او لا يشعرون انتهى پس معلوم ہوا اوکو کرسی کہ یہہ قیاس مصنف معیار کا قیاس مع الفارق ہے

وہ یا نہ سمجھیں تمام ہوا

کیونکہ قیاس موافق تب ہوتا کہ مذہب ابوبکر رض کا مدون ہوتا ساتہہ امداد اور کوشش اسرار ابنی

کی مثل ائمہ اربعہ کے اور زمانہ خیر القرون کا ہوتا بلکہ زمانہ فتنہ اور فساد اور خیانت کے زور کا

ہوتا جیسا کہ بعد خیر القرون کے ہے بحکم احادیث مذکورہ کے فاذا لم توجد العلة كان القياس قياسا

پس جبکہ نپائی جاوی علۃ تو ہوا قیاس قیاس

مع الفارق لان القياس في الشرع تعدية الحكم من الاصل الى الفرع لعلة متحدة هكذا في كتب الاصول

مع الفارق کیونکہ قیاس شرع مین متعدی کرنا حکم کا اصل سی طرف فرع کے ہے واسطے اتحاد علت کے اسے طرح ہی کتب اصول مین

فانتفى اقسام تقليده مع ادلتها باسرها بحيث لا يبقى شيء من اثرها بعون الله

پس منتفی ہوگئے سب اقسام تقلید مصنف معیار کے مع اونکی ادلہ تمام کے بالکل اور نہ باقی رہے کچھ بھی اوسکے اثر او سکے ساتہہ مدد اللہ

تعالى كما لا يخفى لكن يبقى جواب نقوله فنحن نجيب عنه بعون الله تعالى ان بعضها

تعالی کے جیسا کہ نہیں پوشیدہ کسے پر لیکن باقی رہا جواب اونکی نقول کا پس ہم جواب دیتے ہیں اوس سے ساتہہ مدد اللہ تعالی کے بیشک بعض انکے

ممن لا يعتد بقوله وكتابه فلا حجة وبعضها ممن قال ان كل مجتهد مصيب

اوس شخص سے ہے کہ نہیں اعتبار اوسکے قول اور کتاب کا پس نہیں ہے یہہ نقل حجت اور بعض اون نقول کا اوس شخص سے ہے کہ قائل ہے وہ شخص

كمذهب المعتزلة فانه يجوز الاخذ عن كل مذهب ما يهواه لان كل مجتهد مصيب

جیسا مذہب معتزلیون کا ہے روش جائز رکہتا ہی اخذ کو ہر مذہب سے جو چاہے کیونکہ ہر مجتہد مصیب ہے

عنده فهو ليس بحجة علينا لانه خلاف الحق لان الحق ان المجتهد قد يخطئ

اوسکے نزدیک پس قول اوسکا نہو گا حجت ہمپر اسواسطے کہ وہ خلاف حق کے ہے کیونکہ حق یہہ ہے کہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہے

وقد يصيب يعنى ان الحق عند الله واحد بالكتاب والسنة والاجماع والقياس

اور کبھی مصیب یعنی حق نزدیک الله تعالی کی واحد ہی ساتہہ حکم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس

والعقل وعليه الائمة الاربعة رضى الله تعالى عنهم واقر مصنف المعيار

اور عقل کی اور اسی پر ہین ائمہ اربعہ رضی الله تعالی عنہم اور ہی اقرار کیا مصنف معیار نی

فى معياره ايضا بانه مسلم عند الجمهور وبعضها ممن قال به بشروط كالسيوطى

اپنی معیار مین کہ وہ مسلم ہی نزدیک جمہور کی اور بعض اون نقول کا اوس شخص سی ہی کہ وہ قائل ہی اسکا ساتہہ

وغيره فهو ايضا ليس بحجة لشيوع الخيانة وعدم الديانة فى ذلك الزمان

وغیرہ سو وہ بہی حجت نہین واسطی پہیل جانی خیانت کی اور منتفی ہوجانی تدین کی اس زمانہ مین

فوجب سد باب الفساد بما قلناه لحفظ الدين وبعضها مما صدر عند الضرورة

پس واجب ہوا بند کرنا دروازہ فساد کا ساتہہ قول ہماری کی واسطی حفظ دین کی اور بعض اون نقول کا اوس قبیل سی ہی کہ صادر

فهو ايضا ليس بحجة لان الضرورات تبيح المحذورات لقوله تعالى حرمت

پس وہ بہی نہین حجۃ اصلی کہ ضرورات مباح کرتی ہین ممنوعات کو واسطی قول الله کی کہ حرام کیا گیا

عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل به لغير الله فمن اضطر غير

اوپر تمہاری میتہ اور خون اور لحم خنزیر اور جو مذبوح ہو غیر نام الله پر پس جو شخص کہ مضطر ہو بایطور نہ

باغ ولا عاد فلا اثم عليه بالاجماع كما يفتى بطهارة ماء الآبار على مذهب

باغی ہو اور نہ عادی اوسپر نہین گناہ اور بہر بالاجماع جیسا کہ فتوی دیا جائی ساتہہ طہارت پانی کوؤن کی بنا بر مذہب

الامام مالك لمن كان له فى ملك الكفار سكونة او سفر او ابار ذلك الموضع

امام مالک کی واسطی اوس شخص کی جو ہی ملک کفار مین رہتا یا مسافر اور کوئین اوس موضع کی

فى ايديهم ليلا ونهارا ولا يبالون بنجاسة وليس له بئر خاصة كما كان ذلك

اونکی ہاتہہ مین ہین رات دن اور نہین ہی اونکو پرواہ نجاست کی اور نہین ہی اونکی لئی کوئی کنوان خاص جیسا کہ ہی

فى اكثر قرى الهنود فى الراجستان وبعض اضلاع الفنجاب فى الهندوستان

اکثر بستیون ہنود مین جو راجستان مین ہین اور بعض ضلع پنجاب اور ہندوستان مین

جمہور کی جیسا کہ سیوطی

اوسکا نام بہی ثقات ہوئی

والیه اشار شاه عبد العزیز فی السوالات العشرة ففی ای موضع اذا ارتفع

اور اسی طرف اشارہ کیا ہی شاہ عبد العزیز نے سوالات عشرہ مین پس جس موضع مین اوٹھ جاوی

العلة ارتفع الحکم لان الحکم دائر علی العلة فانتهی الحکم بانتهاء العلة و

علت تو اوٹھ جائیگا حکم کیونکہ حکم دائر ہوتا ہی علت پر پس منتہی ہوا حکم ساتھہ انتہاء علت کی اور

بعضها مما کان یتغیر بتغیر الزمان کمسئلة توریث ذوی الارحام فان مذهب

بعض اون نقول کا اوس قبیل سی ہی کہ وہ متغیر ہوتا ہی بسبب تغیر زمانہ کی جیسا کہ وارث کرنا ذوی الارحام کا پس مذہب

الشافعی رح عدم توریثهم لکن المتاخرین افتوا بتوریثهم لعدم انتظام

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی عدم توریث اونکی لیکن اونکی علماء متاخرین نی فتوی دیا ہی ساتھہ توریث اونکی کی واسطی عدم انتظام

بیت المال فی ذلک الزمان فلا یکون مثل ذلک حجة علینا بل هو حجة لنا

بیت المال کی اس زمانہ مین پس نہ ہوئی مثل اوسکی حجت ہمپر بلکہ وہ حجت ہماری ہی

علی مصنف المعیار فان تعیین التقلید وان کان غیر واجب فی زمن الصحابة

مصنف معیار پر کیونکہ تعیین تقلید کی اگرچہ تہی غیر واجب زمانہ صحابہ مین

لکنه صار واجبا فی ذلک الزمان بتغیره و بعضها مما کان خلاف المذهب فی ظاهر النظر

لیکن ہوگئی وہ واجب اس زمانہ مین بسبب تغیر زمانہ کی اور بعض اون نقول کا اس قبیل کا ہی کہ وہ خلاف مذہب کا ہی

لکنه موافق له فی الحقیقة مثل افتاء اهل المذاهب الاربعة بتحلیف الشهود

لیکن وہ موافق مذہب کی ہی حقیقت مین مثل فتوی دینی اہل مذاہب اربعہ کی ساتھہ قسم دلانی شہود کی

فانه مما توهم ان ذلک الفتوی منهم علی مذهب ابن ابی لیلی خلاف

پس یہہ اس قبیل سی ہی کہ توہم پڑتا ہی اس امر کا کہ یہہ فتوی اونسی اوپر مذہب ابن ابی لیلی کی ہی خلاف

الائمة الاربعة رضی الله تعالی عنهم لکنه لیس الامر کذلک لان تحلیف

مذہب ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کی لیکن نہین ہی یہہ امر حقیقت مین اسطرح کیونکہ تحلیف

الشهود فرد من افراد تزکیة الشهود و تزکیة الشهود مذهب الائمة

شہود کی ایک فرد ہی افراد تزکیہ شہود کی سی اور تزکیہ شہود کا مذہب ائمہ

الاربعة رضی اللہ عنہم وبعضها مما لابد له جواب علیحدة علیحدة وھو نقول

اربعہ رضی اللہ عنہم کا ہے اور بعض اون نقول کا اوس قبیل سے ہی کہ ضرور ہے جواب اوسکا علیحدہ علیحدہ

عشرة نقل اول روایت نوادر داؤد بن رشید کی ہے جواب اسکا جواب خطبہ بعبارتین دیا گیا ہے — جواب نقل اول

دس ہین

اور نقل ثانی یہہ ہی کہ منقول ہی بعض یا کل ائمہ اربعہ سے لا تقلدنی ولا مالکا ولا الاوزاعی

ولا النخعی ولا غیرهم خذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنة انتہی — جواب نقل ثانی

جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ خطاب ہے مجتہد کو جیسا کہ گذرا اور نقل ثالث یہہ ہے کہ منقول ہی بعض یا کل

ائمہ اربعہ سے اذا صح الحدیث عندکم فهو مذهبی واترکوا قولی بقول رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ خطاب ہے اپنے اصحاب مجتہد فی المذہب

کو کما مر من ان غیر المجتهد وجب علیه التقلید عند الجمهور مطلقا فاحفظ — جواب نقل ثالث

جیسا کہ گذرا کہ غیر مجتہد کو واجب ہی اوسپر تقلید نزدیک جمہور علما کے مطلقا پس محفوظ رکھہ

ولا تغفل فانه اصل عظیم فی ذلک الباب اور نقل رابع یہہ ہے کہ منقول ہی امام ابو یوسف سے

اور مت غافل ہو اس سی کیونکہ یہہ اصل عظیم ہے اس باب مین

انه صلی بالناس یوم الجمعة فلحین بوجود فارة میتة فی بیر اغتسل منه — جواب نقل رابع

پڑہائی نماز لوگون کو دن جمعہ کے پس خبر دی گئی چوہی مردہ کے اوس کوئی مین کہ جس مین غسل کیا تہا ابو یوسف نے

قال ناخذ بقول من قال اذا بلغ الماء قلتین لا یحمل خبثا انتہی جواب

کہا کہ عمل کیا ہمنی ساتہہ قول اوس شخص کے جو کہتا ہے کہ جبکہ پانی ہو قدر قلتین کا تو نہین ناپاک ہوتا ہے

اسکا چند وجوہ سی ہی وجہ اول یہہ ہی کہ امام ابو یوسف مجتہد ہین اور تقلید مجتہد کو حرام بالاجماع

ہی قال فی مسلم الثبوت والعضدی وغیرهما من کتب الاصول والفروع وجب

کہا مسلم الثبوت اور عضدی وغیرہ مین جو کتب اصول اور فروع سے ہین کہ واجب ہے

علیه العمل بظنه ولا یجوز له التقلید مع اجتهاده بالاجماع انتہی اور وجہ ثانی

مجتہد پر عمل بمقتضی اپنے اجتہاد کے اور نہین جائز اوسکو تقلید وقت مجتہد ہونے کے بالاجماع

یہہ ہی کہ یہہ نقل مخالف ہے ظاہر روایت کے کیونکہ ظاہر روایت امام ابو یوسف و امام محمد اور امام اعظم سے

حوض غدیر کے ہے کہ مخالف ہی مسئلہ قلتین کو اور ظاہر الروایۃ خصوصا ظاہر الروایۃ متفق علیہ
ائمہ ثلثہ مذکورین کے مقدم ہی عمل مین جیسا کہ کتب فروع مین مذکور ہے اور وجہ ثالث یہہ ہے
انہ ظنی عمل فی المجتہد فیہ بحیث لا قصد ولا عمد فیہ اصلا فقیاس العمد
کہ ظاہر ہو عمل مسئلہ مجتہد فیہا مین اس طور کہ نہین اوس مین قصد اور نہ عمد ہرگز
علیہ قیاس مع الفارق وھو باطل عند الکل اور نقل خامس یہہ ہے کہ کتب حنفیہ مین
پس قیاس کرنا عمد کا اوپر غیر عمد کے قیاس مع الفارق ہے اور یہ باطل ہے نزدیک سب کے

جواب نقل خامس

مذکور ہے ان المحتجم اذا افطر فلا کفارۃ علیہ لقولہ علیہ السلام افطر الحاجم
والمحجوم پس یہہ دال ہی اسپر کہ غیر مجتہد بلکہ عامی اگر عمل بالحدیث کری تو درست ہے جواب
اسکا یہہ ہی کہ کل فعل جو مخالف کتاب اللہ اور سنت مشہورہ رسول اللہ اور اجماع امت کے ہوا
وہ فعل خطا ہو پہر اوسپر عمل کری تو یہہ عمل اگرچہ نافذ ہی لیکن خطا مین یعنی جہل مرکب مین داخل ہے
کما صرح بہ الامام ابن الہمام فی تحریر الاصول حیث قال الحنفیۃ قسموا الخطاء
وھو الجہل المرکب الی ثلثۃ انتہی ثم عد افطار ذلک المحتجم من القسم الثانی

جواب نقل سادس

اور نقل سادس یہہ ہی کہ کتب حنفیہ مین مذکور ہی ان المحتجم اذا افطر بقول مفتی افتاہ
بہ فلا کفارۃ علیہ پس یہہ دال ہی اسپر کہ کوئی شخص کسی مفتی کے قول پر عمل کری تو درست ہے
پس التزام ایک مذہب کا اس ہی باطل ہوا جواب اسکا یہہ ہی کہ تقلید دو قسم ہے تقلید مطلق اور تقلید ایک
مذہب کے اور غیر مجتہد پر قسم اول فرض ہی اور قسم ثانی واجب جیسا کہ قراءۃ مطلق فرض ہی اور
قراءت فاتحہ کی وجوب فاذا ادی الاول فقط فقد ادی الفرض لکن بقی الواجب علی
ذمتہ فقط اور نقل سابع یہہ ہی کہ منقول ہی تتمۃ الاصول وغیرہ مین کہ قال ابن حزم
کہا ابن حزم نے
اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم ولا لمفت تقلید معین فلا یحکم ولا یفتی الا
کہ جمع ہو گئے علما اسپر کہ نہین حلال حاکم اور مفتی کو تقلید مذہب معین کے باین طور کہ نہ حکم کری اور نہ فتوی دے
بقولہ انتہی و قال ابن امیر الحاج فی شرح التحریر و قال ابن حزم انہ
ساتھ قول اوسی امام کے اور کہا ابن امیر حاج نے شرح تحریر مین کہ کہا ابن حزم نے کہ

لا یحل لحاکم ولا مفت تقلید رجل فلا یحکم ولا یفتی الا بقوله انتہی اور عقد جید وغیرہ مین مذکور ہے

کہ نہین حلال حاکم اور مفتی کو تقلید رجل کی بایںطور کہ نہ حکم کری اور نہ فتوی دی مگر ساتھہ اوسکیکی

قال ابن حزم وقد صح اجماع الصحابة کلهم اولهم واخرهم واجماع التابعین اولهم واخرهم

کہا ابن حزم نی کہ صحیح ہوا منعقد ہونا سب اجماع صحابہ کا اور صحیح ہوا منعقد ہونا اجماع سب تابعین کا

واجماع تبع التابعین اولهم واخرهم علی الامتناع والمنع من ان یقصد الی قول انسان

اور اجماع تبع تابعین کا اول اونکی سی لیکر آخر تک اوپر امتناع اور منع کی یہہ کہ قصد کری کوئی شخص

منهم او ممن قبلهم فیاخذ کله جواب اسکا دو وجہ سی ہے وجہ اول یہہ ہی کہ نقل ابن حزم ظاہری کی

طرف قول کسی شخص کی اونسی ہو یا اونسی قبل پس اخذ کری کل قول اسکا

غیر مقبول ہے بدلیل انه من اهل الظاهر لا من اهل السنة قال شاہ ولی الله فی الانصاف

باین دلیل کہ وہ اہل ظاہر سی ہی نہ اہل سنت سی کہا شاہ ولی اللہ نی انصاف مین

والظاهری من لا یقول بالقیاس ولا باثار الصحابة والتابعین کداود وابن حزم

کہ ظاہری وہ شخص ہی کہ نہ قائل ہو قیاس کا اور نہ آثار صحابہ اور تابعین کا جیسا کہ داود اور ابن حزم

انتہی وقال ابن سیرین وهو من اکابر ائمة التابعین واجلة المحدثین

اور کہا ابن سیرین نی کہ وہ اکابر ایمہ تابعین سی ہی اور اجلہ محدثین کا ہی

لم یکونوا یسالوا عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم

کہ نہ تہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین جستجو کرنیوالی اسناد سی لیکن جبکہ واقع ہوا فتنہ فساد لوگون مین تو کہا اونہون نی

فینظر الی اهل السنة فیوخذ حدیثهم وینظر الی اهل البدع

کہ دیکہا جاوی طرف اہل سنت کی تو لیجاوی حدیث اونکی اور دیکہا جاوی طرف اہل بدعت کی

فلا یوخذ حدیثهم رواہ مسلم فی صحیحه فحکم هؤلاء السلف من الصحابة

تو نہ لیجاوی حدیث اونکی روایت کیا اسکو مسلم نی اپنی صحیح مین پس حکم کیا ان علماء سلف نی جو صحابہ

والتابعین وتبع التابعین بانه لا یقبل حدیث اهل البدعة فلم یقبل حدیثه لکونه

اور تابعین اور تبع تابعین ہین بایںطور کہ نہ قبول کیجائی حدیث اہل بدعت کی پس نہ قبول کیجاویگی حدیث ابن حزم کی کیونکہ وہ

من اهل البدعة لا من اهل السنة وقال شاه عبد العزیز الدهلوی فی بستان

اہل بدعت سی ہی نہ اہل سنت سی اور کہا شاہ عبد العزیز دہلوی نی بستان

المحدثین که ابن بشکوال گفته است که یحیی بن یحیی مستجاب الدعوات بود

المحدثین مین کہ ابن بشکوال نی کہا ہی کہ یحیی بن یحیی مستجاب الدعوات تہا

ودر وضع لباس ونشست وبرخاست وهیئت ظاهری تتبع امام مالک می نمود

اور بیچ وضع لباس اور نشست و برخاست کی اور ہیئت ظاہری مین تابع امام مالک کی تہا

وانچه از امام مالک شنیده بود بموجب آن فتوی می دهد وهرگز بخلاف

اور جو کچہ امام مالک سی سنا تہا بموجب اوسکی فتوی دیتا تہا اور ہرگز بخلاف

مذهب امام مالک راضی نمی شد حال انکه دران زمان تقلید یک مذهب رایج

مذہب امام مالک کی راضی نہوتا حالانکہ اوس زمانہ مین تقلید ایک مذہب کی رائج نہتی نہ عوام مین نہ خواص مین

نبود نه در عوام ومردم خواص انتهی پس یحیی بن یحیی کہ وہ مصنف موطا امام مالک کا ہی اور

اجلہ اصحاب امام مالک کا ہے او خیر القرون مین سی ہے قول اوس کا مخالف ہے قول ابن

حزم ظاہری کی باوجود اسکے کہ اوس زمانہ مین تقلید ایک مذہب کی رائج نہ تہی بسبب

زمانہ خیر القرون کے اور بسبب عدم تقرر اور عدم تدوین مذاہب کے اور وجہ دوسری یہہ

ہے کہ اگر فرض کیا جاوی یہہ اجماع تو مقتضا اس اجماع کا یہہ ہے تقلید جمیع اقوال رجل

واحد کی ممنوع ہے یعنے تقلید شخصی ممنوع ہے وقد مر ان تقلید المذهب

اور حالانکہ گذر چکا ہی کہ تقلید مذہب

الواحد من المذاهب الاربعة لیس بتقلید شخصی بل هو تقلید

واحد کی ان مذاہب اربعہ سی نہین تقلید شخصی بلکہ وہ تقلید

الجماعة فی نفس الامر فلا یکون تقلید الواحد من المذاهب الاربعة

جماعت کی ہی نفس الامر مین پس نہوی تقلید مذہب واحد کی ان مذاہب اربعہ سی

تقلید رجل واحد بل هو تقلید الجماعة فی کل مسئلة من مسائله اونقل من بعض

تقلید رجل واحد کی بلکہ وہ تقلید ہی جماعت کی ہر مسئلہ مین اونکی مسائل سی

جماعت نفس مین

کہ منقول ہی عقد جید مین نقل الشیخ عبد الوہاب الشعرانی عن جماعة عظیمة من علماء

نقل کیا شیخ عبد الوہاب شعرانی نے ایک جماعت عظیمہ سے جو علماء

المذاهب انهم کانوا یعملون ویفتون بالمذاهب من غیر التزام مذهب معین من زمن اصحاب

مذاہب سے ہین کہ وہ بہی عمل کرتے اور فتوے دیتے ساتھہ مذاہب کے بغیر لازم پکڑنے مذہب معین کے

المذاهب الی زمانه علی وجه یقتضی کلامه ان ذلک الامر لم یزل علیه العلماء قدیما وحدیثا

مذاہب سے لیکر اپنے زمانہ تک اس وجہ پر کہ مقتضے اوسکے کلام کا یہہ ہے کہ ہمیشہ رہی علما اوسپر اگلے پچھلے

حتی صار متفقا علیه انتهی جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ کلام عبد الوہاب شعرانی کی ہین ہی جسکو

حتی کہ ہوگیا متفق علیہ

دلالت کرتی ہی تفسیر ضمیر الی زمانہ کے اور قول اوسکا علی وجہ یقتضی کلامہ کا پس ضرور ہوا معلوم کرنا

اصل عبارت شیخ عبد الوہاب شعرانی کا تو کہ معلوم ہو اصل مراد شیخ کی پس کہتے ہین ہم کہ مراد شیخ کے مجتہدین ہین الذ

ین بدیں انہ قال فی المیزان الکبری فان قیل کیف صح من هؤلاء العلماء ان یفتوا الناس

یہہ کہ کہا میزان کبری مین کہ اگر کہا جاوی کہ کیونکر صحیح ہوا ان لوگون سی فتوی دینا لوگون کو

بکل مذهب مع کونهم کانوا مقلدین ومن شان المقلد ان لا یخرج عن قول

ساتھہ ہر مذہب کے باوجود اسکے کہ وہ تہی مقلد اور شان مقلد کے یہہ ہی کہ لازم پکڑی اپنی امام کی قول کو

امامه فالجواب انه یحتمل ان یکون کل واحد هم بلغ مقام الاجتهاد المطلق المنتسب

نکلی باہر اوس سی پس جواب یہہ ہی کہ محتمل ہی کہ ہر واحد اونکا پہونچا مقام اجتہاد مطلق منتسب کہ شان اوسکا یہہ ہے

الذی لم یخرج صاحبه عن قواعد امامه کابی یوسف ومحمد بن الحسن وابن القاسم

کہ نہ باہر ہو صاحب اوسکا قواعد اپنے امام کیسے جیسا کہ ابو یوسف اور محمد بن الحسن اور ابن القاسم

واشهب والمزنی وابن المنذر وابن شریح فهؤلاء کلهم وان افتوا الناس

اور اشہب اور مزنی اور ابن المنذر اور ابن شریح پس یہہ لوگ سب کے سب اگرچہ فتوی دیتی تہی لوگون کو

بما لم یصرح به امامهم لکنهم لم یخرجوا عن قواعده وقد نقل الجلال السیوطی

ساتھ اوس چیز کے جو مصرح اونکے امام کا نہین ہی لیکن وہ نہین نکلی باہر قواعد اپنی امام کے سے اور منقول کیا

ان الاجتهاد المطلق علی قسمین مطلق غیر منتسب کما علیہ الائمۃ الاربعۃ

کہ اجتہاد مطلق دو قسم ہی مجتہد مطلق غیر منتسب جیسا کہ اسپر تھے ائمہ اربعہ

ومطلق منتسب کما علیہ اکابر اصحابہم الذین ذکرناہم قال ولم یدع الاجتہاد

اور مجتہد مطلق منتسب جیسا کہ تھی اسپر اکابر اصحاب ائمہ اربعہ کے اور کہا جلال الدین نے کہ نہیں دعوی کیا اجتہاد

المطلق غیر المنتسب بعد الائمۃ الاربعۃ الا الامام محمد بن جریر الطبری ولم یسلم

مطلق غیر منتسب کا بعد ائمہ اربعہ کے کسی شخص نے سوائے امام محمد بن جریر طبری کے سو مسلم کیا گیا اس

لہ ذلک انتہی ویحتمل ان ہولاء العلماء الذین کانوا یفتون الناس

دعوی کو اور محتمل ہی یہہ کہ یہہ علما جو تھے فتوی دیتی لوگون کو

علی المذاہب الاربعۃ اطلعہم اللہ تعالی علی عین الشریعۃ الاولی انتہی وقال

ہر مذہب پر مذاہب اربعہ سے مطلع کیا اونکو اللہ تعالی نے سنتہو عین شریعت اولی پر تمام ہوا کلام شعرانی کا نیز مطلع کیا

فی المیزان الصغری وجب علینا اتباعہم فی ذلک مادمنا مقلدین فاذا

میزان صغری میں کہ واجب ہے ہمپر اتباع ائمہ اربعہ کے اس میں جب تک کہ ہین مرتبہ تقلید میں اور جبکہ

بلغ احد منا مقام الاجتہاد والکشف فقد استغنی عن تقلید غیرہ انتہی

پہونچی کوئی ہمسے حد اجتہاد یا کشف کو تو وہ مستغنی ہو گیا تقلید غیر کے سے تمام ہوا

وقال بعد ذلک سمعت سیدی الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ یقول ما ثم

اور کہا شعرانی نے بعد اس قول کے کہ سنا مینے اپنے سید شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ کو کہ فرماتی تھی کہ نہیں

ولی حق لہ قدم الولایۃ المحمدیۃ الا ویخرج عن التقلید للمجتہدین ویاخذ

اسجگہہ کوئی ولی کہ ثابت ہوا اوسکی بہی قدم ولایت محمدیہ کا مگر باہر ہو جاتا ہی تقلید مجتہدین کے سے اور اخذ کرتا ہے

العلم من حیث اخذ المجتہدون انتہی وقال بعد ذلک واعلم انہ لا ینافی

علم کو جہان سی اخذ کیا اہل اجتہاد نے تمام ہوا اور کہا بعد اس قول کے کہ جان لی کہ یہہ جو کہ ہمنے ذکر کیا

ما ذکرنا الزام العلماء للعامۃ بالتزام مذہب معین لانہم ما الزموہم بذلک

اس مسئلہ علما کو کہ لازم کیا علماء نے عامہ کے لئے التزام مذہب معین کا کیونکہ ہمنے لازم کیا اونکو ساتھ اسکے التزام مذہب معین کا

الا رحمة بهم فلولا الزامهم للعامي بمذهب معين لضل عن طريق الهدى انتهى

مگر واسطے رحم اونکی کیونکہ اگر نہوتا لازم کرنا اونکا عامی پر لزوم مذہب معین تو گمراہ ہوتا راہ سے تمام ہوا

وقال بعد ذلك اما من لم يصل الى شهود عين الشريعة الاولى فيجب عليه

اور کہا بعد اسکی کہ جو شخص نہیں پہنچا شہود عین شریعت اولی کو تو واجب ہی اوسپر

التقليد بمذهب واحد كما مر تقريره خوفا من الوقوع في الضلال وعليه عمل الناس اليوم انتهى

تقلید مذہب واحد کی جیسا کہ گذری تقریر اوسکی واسطے خوف وقوع کی ضلالت مین اور اسپر ہی عمل لوگونکا

اب دیکھو کلام عبد الوہاب شعرانی کو کہ سند ہماری ہے یا سند مصنف معیار کی ہے بلکہ کلام شعرانیکا ردکرنیوالا ہے مصنف معیار کیر بس معلوم ہوا مجموعہ عبارات عبد الوہاب شعرانی کیسی کہ مراد علما مجتہدین فی المذہب ہین سے عوام کیونکہ عوام کو تقلید مذہب واحد کی واجب ہے نزدیک علماء اور مجتہدین فی المذہب کو اصول مین نہ فروع مین کما مر وکما نقل شاہ ولی اللہ الدہلوی فی الانصاف

اور جیسا کہ نقل کیا شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی کتاب انصاف مین

تمسكا عن صاحب الانوار حيث قال ومن شواهد ما

متمسک ہوکر صاحب انوار سی جبکہ کہا کہ شواہد دعوی ہماری پر وہ ہی

ذكرناه ما في كتاب الانوار حيث قال والمنتسبون الى مذهب

جو مذکور ہی کتاب الانوار مین جبکہ کہا اوسنی کہ جو لوگ کہ منسوب ہین طرف مذہب

الشافعي وابي حنيفة ومالك واحمد بن حنبل رحمهم الله اصناف

امام شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کی چند قسم ہیں

احدها العوام وتقليدهم متفرع على تقليد المنتسب والثاني البالغون

ایک قسم عوام اور تقلید اونکی متفرع ہی اوپر تقلید مجتہد منتسب کی اور قسم ثانی وہ ہین کہ پہنچنے والی ہین

الى رتبة الاجتهاد والمجتهد لا يقلد مجتهدا وانما ينتسبون اليه لجريهم على طريقه

درجۂ اجتہاد کو اور مجتہد نہین مقلد ہوتا کسی مجتہد کا فروع مین سوا اسکی نہین کہ وہ منسوب ہوتی ہین طرف مجتہد کی

في الاجتهاد واستعمال الادلة وترتيب بعضها على بعض

اجتہاد مین اور استعمال ادلہ مین اور ترتیب دہی مین بعض ادلہ کو بعض پر

والثالث متوسطون وهم الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد ولكنهم وقفوا على

اور قسم ثالث متوسط ہین کہ نہین پہنچی حد اجتہاد کو لیکن واقف ہین

اصول الامام وتمكنوا من قياس مالم يجدوه منصوصا على مانص عليه

اصول اور قواعد اپنی امام پر اور قادر ہین بسبب احاطہ کی قیاس کرنی اوس مسئلہ کی جو نہین پایا اونہونی اوسکو مصرح اپنی امام کی اور تصریح اپنی امام ہین

وهؤلاء مقلدون انتهى اس قسم متوسط کو طبقہ مجتہدین فی المسائل التی لا روایۃ فیہا عن صاحب المذہب کہتی ہین

اور یہہ لوگ مقلد ہین تمام ہوا

كما قال الطحطاوى والشامى عن ابن كمال الثالثة طبقة

جیساکہ کہا طحطاوی اور شامی نی ابن کمال سی کہ ثالثہ طبقہ

المجتهدين فى المسائل التى لا رواية فيها عن صاحب المذهب كالطحاوى

مجتہدین فی المسائل کا ہی اون مسائل کہ نہین کوئی روایت اونمین صاحب مذہب سی جیساکہ طحاوی

والخصاف والكرخى والسرخسى والحلوائى والبزدوى وقاضيخان وامثالهم

اور خصاف اور کرخی اور سرخسی اور حلوائی اور بزدوی اور قاضی خان اور اونکی امثال

وهؤلاء لا يخالفون له لا فى الاصول ولا فى الفروع لكنهم يستنبطون

اور یہہ لوگ نہین مخالف ہوتی اپنی امام کی نہ اصول اور قواعد مین اور نہ مسائل اور فروع مین لیکن استنباط کرتی ہین

الاحكام والمسائل التى لا نص فيها على حسب القواعد انتهى اور نقل تاسع یہہ کہ مذکور ہی

اون مسائل کا کہ نہین کوئی نص اونمین صاحب مذہب سی اوپر مقتضی قواعد اپنی امام کی تمام ہوا

کتب اصول مین ان العامى اذا عمل بقول مجتهد فى حكم مسئلة فليس له

کہ عامی جبکہ عمل کری ساتہہ قول مجتہد کی کسی حکم اور مسئلہ مین پس نہین جایز اوسکی تئین

الرجوع عنه الى غيره اتفاقا واما فى حكم مسئلة اخرى فهل يجوز ان يقلد غيره

کہ رجوع کری اوسکی طرف قول اور کی بالاتفاق اما مسئلہ اور مین آیا جایز ہی تقلید غیر کی

المختار الجواز لنا القطع بوقوعه فى زمن الصحابة فان الناس فى كل عصر

پس مختار جواز ہی دلیل ہماری اس جواز پر وقوع انکا زمانہ صحابہ مین کیونکہ لوگ ہر زمانہ مین

يستفتون المفتين ولا يلزمون سوال مفت بعينه وقد شاع وتكرر ولم ينكر

فتوی طلب کرتے ہتے مفتیوں سے اور نہیں لازم پکڑتے ہتے سوال مفتی واحد کا اور یہہ امر شایع ہوا اور مکرر ہوا اور نہ انکار کیا

فلو التزم مذهبا معينا كمذهب مالك او مذهب الشافعي او غيرهما

پس اگر لازم پکڑے کوئی شخص مذہب معین جیسا مذہب امام مالک کا ہی یا مذہب امام شافعی کا یا اور کا

ففيه ثلثة اقوال احدها يلزم وثانيها لا يلزم وثالثها كالاول وهو من لا يلتزم

اسمین تین قول ہین ایک ان تینوں کا یہہ ہی کہ لازم ہی اور دوسرا انکا یہہ ہی کہ نہیں لازم اور تیسرا انکا یہہ ہی کہ مثل

فان وقعت واقعة قلده فيها ليس له الرجوع واما في غيرها فيتبع فيها من

پس اگر واقع ہو کوئی مسئلہ کہ تقلید کی اوسنے اوسمین تو نہیں جائز اوسکے لئے رجوع اوس سے لیکن غیر اوس مسئلہ مین تابع ہو جسکی

شاء كما في العضدي شرح مختصر الاصول وقال في مختصر الاصول

چاہے جیسا کہ عضدی شرح مختصر الاصول مین ہی اور کہا مختصر الاصول مین

ولا يرجع عنه بعد تقليده اتفاقا وفي حكم اخر المختار الجواز لنا القطع بوقوعه

کہ نہ رجوع کرے اوس سے بعد تقلید کے بالاتفاق اور حکم دوسرے مین مختار جواز ہی دلیل ہماری اس جواز پر علم

ولم ينكر فلو التزم مذهبا معينا كمالك والشافعي وغيره فشانها كالاول

بغیر انکار کے لیکن اگر لازم پکڑے کوئی شخص مذہب معین کو جیسا کہ مذہب امام مالک کا یا امام شافعی کا پس شان اوسکی مثل غیر ملتزم

انتهى وقال في التحرير لا يرجع عما قلد اتفاقا وهل يقلد غيره في غيره المختار

تمام ہوا اور کہا تحریر الاصول مین کہ نہ رجوع کرے اوس مسئلہ سے کہ اوسمین تقلید کر چکا ہی بالاتفاق لیکن مختلف ہوئے ہین

نعم للقطع بانهم كانوا يستفتون مرة واحدا ومرة غيره غير ملتزمين مفتيا

کہ ہان جایز ہی واسطے علم کے باینطور کہ وہ تھے فتوی طلب کرتے کبھی اس سے اور کبھی اس سے نہ التزام کرتے مفتی

واحدا فلو التزم مذهبا معينا كابي حنيفة او الشافعي فقيل يلزم وقيل لا

واحد کا پس اگر التزام کرے کوئی شخص مذہب معین جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ یا شافعی کا پس اسوقت بعض نے کہا کہ لازم ہی

وقيل مثل من لم يلزم وهو الغالب على الظن انتهى وعلل اهل المذهب الثاني

اور بعض نے کہا کہ وہ مثل غیر ملتزم کے ہی اور یہہ غالب ہی ظن پر تمام ہوا اور علت پکڑی ہی اہل مذہب ثانی نے

بانہ لا یلزم لانہ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالی ولم یوجب علی احد ان یتمذہب

بایںطور کہ نہیں لازم ہی کیونکہ نہیں واجب ہوتا کوئی واجب مگر وہ کہ واجب کری اسکو اللہ تعالی اور نہیں واجب کیا اللہ نی کسی شخص پر

بمذہب احد کما قال فی مسلم الثبوت لا یرجع المقلد عما عمل بہ اتفاقا

مذہب کسیکا جیسا کہ کہا مسلم الثبوت مین کہ نہ رجوع کری مقلد اوس مسئلہ سی جو عمل کیا ساتہ اوسکی بالاتفاق

وہل یقلد غیرہ فی غیرہ المختار نعم لما علم من استفتائہم مرۃ واحدا و اخرے

لیکن مختلف ہوتی ہین اسمین کہ آیا تقلید کری غیر کی غیر اوس مسئلہ مین مختار یہہ ہی کہ ہان جایز ہی واسطی علم کی

غیرہ بلا نکیر ولو التزم مذہبا معینا کمذہب ابی حنیفۃ او غیرہ فہل

غیر سی بغیر انکار کی اور اگر التزام کری مذہب معین کو جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا یا غیر کا پس آیا بعد اوس

یلزمہ الاستمرار علیہ فقیل نعم لان لالتزام لا یخلو عن اعتقاد غلبۃ

التزام پکڑنی کی لازم ہی اوسکو استمرار اوسپر کہا گیا کہ ہان لازم ہی کیونکہ التزام نہین ہی خالی اعتقاد غلبہ

الحقیۃ فیہ وقیل لا اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالی ولم یوجب علی

حقیقت کی سی اوسمین اور کہا گیا کہ نہین لازم اسواسطی کہ نہین واجب ہوتا کوئی واجب مگر جبکہ واجب کری اوسکو اللہ تعالی اور نہین

احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ وقیل کمن لم یلتزم فلا یرجع

کسی پر یہہ کہ مذہب پکڑی مذہب کسی امام کا ائمہ سی اور کہا گیا کہ وہ مثل غیر ملتزم کی ہی پس نہ رجوع کری

عما قلد فیہ وفی غیرہ یقلد من یشاء وعلیہ السبکی فی التحریر وہو

اوس مسئلہ سی جو تقلید کر چکا ہی اوسمین اور غیر مین اوسکو اختیار ہی تقلید کری جسکی چاہی اور اسی پر ہی امام سبکی اور تحریر

الغالب علی الظن لعدم ما یوجبہ شرعا انتہی قال بحر العلوم فی شرح

غالب ہی ظن پر واسطی نہونی اوس چیز کی واجب کری اوسکو شرعا تمام ہوا کہا بحر العلوم نی شرح

مسلم الثبوت وہل یقلد غیرہ ای غیر من قلد بہ فی غیرہ ای فی غیر ما قلد فیہ المختار نعم لما علم

مسلم الثبوت مین آیا تقلید کری غیر کی یعنی غیر اوس شخص کی جو تقلید کی اوسکی پہلی غیر مین یعنی غیر اوس مسئلہ مین

من استفتائہم مرۃ اماما واحدا و مرۃ اخری اماما غیرہ من غیر نکیر

استفتا اونکی سی کہ کبہی فتوی لیا اس امام سی اور کبہی فتوی لیا اس امام سی بغیر انکار کی

نصاً اجماعاً ولو التزم مذهباً معيناً اي عهد نفسه انه على هذ المذهب
پس ہوگیا یہہ اجماع اوپر جواز کی اور اگر التزام کری کوئی شخص مذہب معین کا یعنی قرار دی لی دل اپنی مین کہ مین اس مذہب پر ہون

كمذهب ابي حنيفة او غيره فهل يلزمه الاستمرار عليه ام لا فقيل نعم يجب
جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ یا غیر کا پس اسوقت کیا لازم ہی اور واجب ہی استمرار اوس مذہب پر یا نہین پس کہا گیا ہی کہ ہان

الاستمرار ويحرم الانتقال من مذهب الى مذهب اخر لان الالتزام لا يخلو
اوسپر استمرار اور حرام ہی انتقال ایک مذہب سی طرف مذہب اور کی کیونکہ التزام نہین خالی

من اعتقاد غلبة الحقية فيه وقيل لا يجب الاستمرار ويصح الانتقال وهذا
اعتقاد غلبہ حقیت کی سی اوسمین اور کہا گیا کہ نہین واجب اوسپر استمرار اور صحیح ہی انتقال اور یہہ قول

هو الحق الذي ينبغي ان يؤمن ويعتقد به ولكن ينبغي ان لا يكون الانتقال
ثانی ایسا حق ہی کہ لایق ہی کہ معتقد اور معتقد ہوا وسکا لیکن واجب ہی یہہ کہ نہو یہہ انتقال

للتلهي فان التلهي حرام سواء كان في التمذهب او في غيره اذ لا واجب الا ما اوجب
لہو ولعب کی واسطی کیونکہ تلہی حرام ہی خواہ مذہب مین ہو یا غیر مین اسواسطی کہ نہین واجب ہوتا کوئی واجب مگر

الله تعالى ولم يوجب على احد ان يتمذهب بمذهب رجل من الائمة فايجابه تشريع
اللہ تعالی اور حالانکہ نہین واجب کیا کسی پر یہہ کہ مذہب پکڑی مذہب کسی امام کا ائمہ سی پس واجب کرنا اوسکا شریعت

جديد وقيل من التزم كمن لم يلتزم فلا يرجع عما قلد فيه وفي غيره يقلد
جدید ہی اور کہا گیا کہ وہ شخص کہ ملتزم مذہب کا ہی مانند غیر ملتزم کی ہی پس نہ رجوع کری مقلد فیہ سی اور غیر مین تقلید کری

من شاء انتهى وقال صاحب بحر الرائق في الرسالة المسماة برفع الغشاء عن وقتي
جسکی چاہی تمام ہوا اور کہا صاحب بحر الرائق نی اوس رسالہ مین کہ مسمی برفع الغشاء عن وقتی

العصر والعشاء وخير الدين الرملي في الفيض الرائق على بحر الرائق قال
العصر والعشاء ہی اور خیر الدین رملی نی فیض الرائق علی بحر الرائق مین کہ کہا

الشيخ قاسم في تصحيح القدوري قال الاصوليون اجمعون لا يصح الرجوع
شیخ قاسم نی تصحیح قدوری مین کہ کہا اہل اصول نی سبکی سب نی کہ نہین صحیح ہی رجوع

عن التقليد بعد العمل بالاتفاق انتهى فقد علم مما ذكر ان المقلد
تقليد سی بعد عمل کی بالاتفاق تمام ہوا پس معلوم ہوا ماذکر سی کہ مقلد

اما غیر ملتزم او ملتزم فلو کان الاول فحکمه ان لا یرجع عن
یا تو غیر ملتزم مذہب کا ہی یا ملتزم مذہب کا ہی پس اگر ہو اول تو حکم اوسکا یہہ ہی کہ نہ رجوع کری

تقليد المجتهد فی الاحکام المعمولة بالاتفاق وله فی غير هذه
تقلید امام کیسی احکام معمولہ مین بالاتفاق اور اوسکو غیر ان

الاحکام المعمولة ان يرجع الی غيره من المجتهدين ولو کان الثانی فحکمه
احکام معمولہ مین اختیار ہی کہ رجوع کری طرف اور مجتہد کی مجتہدین سی اور اگر ہو ثانی تو حکم اوسکا

مختلف علی ثلثة اقوال قال البعض وجب عليه الاستمرار لان غلبة الحقية
مختلف ہی تین قوال پر کہا بعض نی کہ واجب ہی اوسپر استمرار کیونکہ غلبہ حقیت کا

یوجب ذلك فيحرم الانتقال ورده عبد العلی حيث قال فايجابه تشريع
واجب کرتا ہی اس استمرار کو پس حرام ہی انتقال اور رد کیا اسکو عبد العلی بحر العلوم نی جبکہ کہا کہ ایجاب اوسکا شرع

جديد وقال البعض لم يجب عليه الاستمرار اذ لا واجب الا ما اوجبه الله
جدید ہی اور کہا بعض نی کہ نہین واجب اوسپر استمرار اسواسطی کہ نہین واجب ہونا مگر وہ جو کہ واجب کی اوسکو الله

تعالی ولم يوجب علی احد ان يتمذهب بمذهب احد من الائمة فلا يحرم الانتقال
تعالی حالانکہ نہین واجب کیا کسی پر مذہب پکڑنا کسی امام کا ائمہ سی پس نہوا حرام انتقال

وقال البعض هو کغير الملتزم فلا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق
اور کہا بعض نی کہ وہ مثل غیر ملتزم کی ہی پس نہین صحیح رجوع تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق

فالجواب ان ذلك الوجوب بمعنی الفرض لا بمعنی الواجب الذی کان ترکه
پس جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ وجوب جو مذکور ہی بمعنی فرض ہی نہ بمعنی واجب وہ واجب کہ ہی ترک اوسکا

مکروها تحريمية کما صرح به عبد العلی حيث قال فقيل نعم يجب الاستمرار
مکروہ تحریمی جیسا کہ تصریح کی ہی اسکی عبد العلی بحر العلوم نی جبکہ کہا اونہی کہ کہا گیا کہ ہان واجب ہی استمرار

ویحرم الانتقال انتهی لان الحرمة ضد الوجوب الذی کان بمعنی الفرض
اور حرام ہی انتقال تمام ہوا کیونکہ حرمت ضد وجوب کی ہی کہ وہ بمعنی فرض کی ہی
فقد علم مما ذکر ان ذلک الاختلاف انما کان فی الفرضیة وعدم الفرضیة
پس معلوم ہوا ماذکر سی کہ یہہ اختلاف سوای اسکی نہین کہ ہی فرضیت اور عدم فرضیت مین
لا فی الوجوب وعدم الوجوب فکان فرضیة الاستمرار مختلفا فیہا ووجوبا
نہ وجوب اور عدم وجوب مین پس ہوا استمرار فرضیت اوسکی کا مختلف فیہ اور وجوب
متفقا علیہ بین العلماء کما قال الامام حجة الاسلام فی الاحیاء لم یذهب
متفق علیہ درمیان علماء کی جیسا کہ کہا امام حجت الاسلام نی احیاء العلوم مین کہ نہین گیا
احد من المحصلین الی ان المجتهد یجوز له ان یعمل بموجب اجتهاد غیره ولا الی
کوئی عالم علماسی اس طرف کہ مجتہد کو جائز ہو عمل کرنا بموجب اجتہاد غیر کی اور نہ اوس طرف
ان الذی ادی اجتهاده فی التقلید الی شخص را ه افضل العلماء یاخذ
کہ جو مقلد کہ پہنچی فکر اوسکی تقلید مین کہ یہہ امام افضل علماء دین کا ہی یہہ کہ اخذ اور عمل کری
بمذهب غیره بل علی المقلد اتباع مقلده فی کل تفصیل فان مخالفة المقلد متفق علیہ
مذہب غیر پر بلکہ واجب ہی ہر مقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر مسئلہ مین کیونکہ مخالفت اوسکی اپنی امام کی متفق علیہ ہی
کونه منکرا بین المحصلین انتهی وقال الشیخ عبد الوهاب الشعرانی فی المیزان
منکر ہونا اوسکا درمیان علماء کی تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرانی نی میزان صغری مین
اما من لم یصل الی شهود عین الشریعة الاولی وجب علیه التقلید بمذهب
کہ جو شخص نہ واصل ہو شہود عین شریعت اولی کو تو واجب ہی اوسپر تقلید مذہب واحد کی
واحد کما مر تقریره خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیه عمل الناس الیوم
جیسا کہ گذری ہی تقریر اوسکی واسطی خوف وقوع کی ضلالت مین اور اسی پر عمل لوگون کا اب
انتهی وقال شاه ولی الله فی الانصاف اعلم ان الناس کانوا قبل المائة الاولی
تمام ہوا اور کہا شاہ ولی اللہ نی انصاف مین کہ جان لی کہ لوگ تہی صدی اول

والثانية غير مجمعين على التقليد بمذهب مجتهد واحد بعينه وبعد

اور ثانی مین غیر متفق اوپر تقلید مجتہد واحد معین کی اور بعد

المائتين ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين باعيانهم وقل من كان لا يعتمد

دوسو برس کی ظاہر ہوا ونمین مذہب پکڑنا مجتہد خاص خاص کا اور کم تہا وہ شخص کہ نہ پکڑا اوسنی

على مذهب مجتهد بعينه وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان انتهى

مذہب مجتہد معین کا اور تہا یہہ مذہب معین پکڑنا واجب اس زمانہ مین تمام ہوا

فنحن لما نقول بالوجوب لا بالفرض لا يرد علينا تلك المسئلة الاصولية

اور ہم جبکہ قائل ہوئی وجوب تعیین مذہب کی نہ فرضیت تعیین مذہب کی تو نہ وارد ہوا ہمپر یہہ مسئلہ اصولیہ

بل وردت على مصنف المعيار حين جوز ان يصلي المقلد صلوة الفجر على

بلکہ وارد ہوا یہہ مسئلہ اصولیہ مصنف معیار پر اسواسطی کہ وہ درست اور جایز رکہتا ہی کہ پڑہی مقلد نماز فجر کی

مذهب الشافعي وصلوة الظهر على مذهب مالك وصلوة العصر على مذهب ابي حنيفة

مذہب امام شافعی پر اور نماز ظہر کی مذہب امام مالک پر اور نماز عصر کی مذہب امام ابو حنیفہ پر

وصلوة المغرب على مذهب احمد بن حنبل وجوز ان يعمل المقلد مرة بهذا ومرة

اور نماز مغرب کی مذہب امام احمد حنبل پر اور جایز رکہا ہی یہہ کہ عمل کری کبہی ساتہہ اسکی اور کبہی

بضده ويدور بين اقوال المجتهدين ومذاهبهم كيف شاء لانهم كلهم قالوا في

ساتہہ اوسکی ضد کی اور جایز رکہا یہہ کہ دوران کری وہ مقلد درمیان اقوال مجتہدین کی اور اونکی مذاہب کی جسطرح چاہی

كتبهم لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق كما مر وايضا ورد عليه

اپنی کتب مین کہ نہین صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق جیسا کہ گذرا اور بہی وارد ہوتا ہی مصنف معیار کی

قوله تعالى انما النسئ زيادة في الكفر يضل به الذين كفروا يحلونه عاما ويحرمونه عاما لان

قول اللہ تعالی کا کہ سوا اسکی نہین کہ یہہ نسی یعنی تاخیر زیادتی ہی کفر مین گمراہ ہین ساتہہ اسکی کافر باینطور کہ کبہی حلال جانتی ہین اور

العبرة للعموم لا للخصوص كما في كتب الاصول وايضا ورد عليه ان الحق والصواب كان في احد الجانبين عند الائمة

عموم الفاظ کو ہی نہ خصوص سبب کو جیسا کہ کتب اصول مین مذکور ہی اور بہی وارد ہوا مصنف معیار پر کہ حق یعنی صواب ہوتا ہی

كما فى مسلم الثبوت الذى هو كالوحى عند مصنف المعيار وعليه الجمهور كما

جیسا کہ مذکور ہی مسلم الثبوت مین جو کالوحی ہی نزدیک مؤلف معیار کی اور اسی پر ہین جمہور علما، جیسا کہ

اقر به مصنف المعيار وبه نطق الكتاب والسنة والقياس والعقل والاجماع

خود اقرار کیا مصنف معیار نی اور ساتھہ اسیکی ناطق ہی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور قیاس اور عقل اور اجماع

كما سياتى ان شاء الله تعالى ثم لا يخفى ان قول اهل الاصول ان المقلد

جیسا کہ عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالی پھر پوشیدہ نہ ہی یہہ کہ قول اہل اصول کا کہ مقلد کو

لا يصح رجوعه عن التقليد بعد العمل بالاتفاق هو حجة لنا على مصنف

نہین صحیح رجوع تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق وہ حجت ہی ہماری مصنف معیار پر

المعيار كما سيتلى عليك ان شاء الله تعالى اور نقل عاشر یہہ ہی کہ کہا شیخ ابن ہمام نی

جیسا کہ عنقریب پڑھا جاویگا اوپر تیری ان شاء اللہ تعالی

تحریر الاصول مین لا يرجع عما قلد فيه اتفاقا وهل يقلد غيره فى غيره المختار نعم للقطع

کہ نہ رجوع کری مسائل معمولہ سی بالاتفاق لیکن مختلف ہوئی ہین اسمین کہ مقلد کو آیا اختیار ہی یہہ کہ تقلید کری

بانهم كانوا يستفتون مرة واحدا ومرة غيره غير ملتزمين مفتيا واحدا فلو التزم مذهبا

فتوی لیتی تہی کبھی اس سی اور کبھی اوسکی غیر سی نہین تہی لازم پکڑنیوالی مفتی واحد کو پس اگر لازم پکڑی کوئی شخص مذہب

معينا كابى حنيفة او الشافعى فقيل يلزم وقيل لا وقيل مثل من لم يلتزم و

معین کو مثلا مذہب ابو حنیفہ یا مذہب امام شافعی کا آیا لازم ہی اوسپر استمرار سو مختلف ہوئی ہین اسمین علماء پس کہا گیا کہ لازم ہی

هو الغالب على الظن لعدم ما يوجبه شرعا ويتخرج منه جواز تتبع رخص

کہ ملتزم مثل غیر ملتزم کی ہی اور یہہ ہی غالب کا ظن پر واسطی نہونی اوس دلیل کی کہ واجب کری استمرار کو شرعا اور متفرع ہوتا ہی اسی جواز ڈہونڈہنا رخص

المذاهب ولا يمنع فيه مانع شرعى اذ للانسان ان يسلك الاخف عليه

مذاہب کا اور نہین منع کرتا اسمین کوئی مانع شرعی اسواسطی کہ جایز ہی انسان کی لئی یہہ کہ چلی وہ طریق جو آسان تر ہو اوسپر

اذا كان له اليه سبيل بان لم يكن عمل فيه باخر وكان عليه السلام يحب

جبکہ ہو طرف اوسکی کوئی سبیل بایںطور کہ نہو پہلی عامل اوسمین ساتھہ اسکی غیر کی اور تہی علیہ السلام دوست رکہتی

ما خفف علیہم انتھی پس یہہ تصریح ہی ابن ہمام سی کہ جایز ہی مقلد کو سہل امر اختیار کرنا جو آسان ہوتی اوپر تمام ہوا
مذاہب مجتہدین سی یعنی جایز ہی عمل کرنا ہر امر سہل پر کسی مذہب مین ہو کیونکہ اجماع جو منقول ہی مسلم
الثبوت وغیرہ مین ابن عبد البر سی انہ قال لا یجوز للعامی تتبع رخص المذاہب
اجماعاً انتہی وہ ممنوع ہی بدلیل ان الامام احمد بن حنبل لہ روایتان فی تفسیق
متتبع رخص المذاہب انتھی جواب اسکا موقوف ہی اوپر ایک تمہید کی وہ یہہ ہی کہ شیخ ابن الہمام
نی تفریع کی ہی اس جواز کی اوپر اس قاعدہ مسلمہ کی وہ قاعدہ یہہ ہی کہ لا یرجع عما قلد بالاتفاق
کہ نہ رجوع کری مقلد مسائل معمولہ سی بالاتفاق
ولہ فی غیرہ تقلید غیرہ کما دل علیہ تقیید قولہ ویتخرج منہ جواز
اور اوسکو جایز ہی غیر مین تقلید غیر کی چنانکہ دال ہی اسپر مقید کرنا قول اپنی ویتخرج منہ جواز
تتبع رخص المذاہب بقولہ اذا کان لہ الیہ سبیل بان لم یکن عمل
تتبع رخص المذاہب کو ساتھہ قول اپنی اذا کان لہ الیہ سبیل بان لم یکن عمل
فیہ باخر ای اذا کان لہ ای للانسان الیہ ای الی ذلک القول سبیل بان
فیہ باخر کی یعنی جبکہ ہو واسطی اوسکی یعنی واسطی انسان کی طرف اوسکی یعنی طرف اس قول کی سبیل بایںطور
لم یکن عمل فیہ باخر ای لم یکن عمل ولا بقول اخر مخالفاً لذلک قال عبد العلی
کہ نہو عامل اوسمین پہلی ساتھہ اوسکی ضد کی یعنی نہو عامل پہلی ساتھہ اوس قول کی کہ مخالف ہی اسکی کہا عبد العلی نی
فی شرح مسلم الثبوت فی شرح قول ابن الہمام اذا کان لہ الیہ سبیل بان
شرح مسلم الثبوت مین شرح قول ابن ہمام مین جبکہ ہو واسطی اوسکی طرف اوسکی کوئی سبیل بایںطور
لم یظنہا من الشرع منع التحریم بان لم یکن عمل فیہ باخر ھذا مبنی علی
کہ نہ گمان کری شرع سی منع تحریم کا بایںطور کہ نہو عامل اوسمین ساتھہ اوسکی ضد کی یہہ قول ابن ہمام کا مبنی ہی اوپر
منع الانتقال عما قلد ولو مرۃ انتھی ودلیل الشیخ ابن الہمام علی ذلک الجواز
ممنوع ہونی انتقال کی مسائل معمولہ سی اگرچہ وہ عمل ایک ہی بار ہو تمام ہوا اور دلیل شیخ ابن الہمام کی اس جواز پر
حدیث عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہی فرمایا حضرت عائشہ نی کہ نہیں خیار دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم بين امرين قط الا اخذ ايسرهما مالم يكن اثما فان كان اثما كان
وسلم درمیان دو امر کی کبھی مگر اخذ کرتی آسان تر اونکا جبتک نہو وہ گناہ پس اگر ہوتا وہ گناہ ہوتی

ابعد الناس منه متفق عليه ذكره فى المشكوة فى باب اخلاقه
دور تر اوسی یہہ حدیث متفق علیہ ہی ذکر کیا اسکو مشکات کی باب اخلاقہ

وشمائله صلى الله عليه وسلم فذلك الحديث وامثاله انما كان
وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم مین پس یہہ حدیث اور امثال اونکی سوای اسکی نہین

فى امرين ضدين مساو دليلهما قال صاحب البحر الرائق فى الرسالة
کہ بیچ دو امرین ضدین کی ہی کہ مساوی ہی دلیل اون دونو کی کہا صاحب بحر الرائق نی رسالہ مین

المسماة برفع الغشاء عن وقتى العصر والعشاء وقد صرح المحقق ابن الهمام
جو مسمی ہی ساتہہ رفع الغشاء عن وقتی العصر والعشاء کی کہ تحقیق تصریح کی ہی محقق ابن ہمام نی

فى شرح الهداية ان الاحتياط هو العمل باقوى الدليلين والعمل به واجب
شرح ہدایہ مین کہ احتیاط وہ عمل کرنا ہی ساتہہ اقوی ادلہ کی اور عمل ساتہہ اقوی ادلہ کی واجب ہی

فظهر بهذا ان الصواب ماذهب اليه ابو حنيفة رح وان العمل به على
پس ظاہر ہوا ساتہہ اس مذکور کی کہ صواب مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور عمل کرنا ساتہہ اوسکی اوپر

مقلديه واجب والافتاء بغيره لا يجوز لهم انتهى فاذا عرف ذلك التمهيد
مقلدون اونکیکی واجب ہی اور فتوی دینا ساتہہ غیر مذہب ابو حنیفہ کی نہین جایز مقلدین ابو حنیفہ کو تمام ہوا

عرف ان ذلك الجواز من الشيخ مشروط بشرطين الاول مساواة الدليلين
معلوم ہوگئی یہہ بات کہ یہہ جواز شیخ ابن ہمام سی ساتہہ دو شرط کی ہی شرط اول مساوی ہونا دو دلیلون کا

والثانى عدم العمل بغير الاخف اولا لان المقلد لا يرجع عما قلد بعد العمل عنده
اور دوسری شرط نہ عمل ہونا ساتہہ غیر اخف کی اولا کیونکہ مقلد نہین رجوع کر سکتا مسائل معمولہ سی بعد عمل کی

بالاتفاق فذلك من الشيخ ابن الهمام تصريح باستيصال قاعدة لامذهبية
بالاتفاق پس یہہ شیخ ابن الہمام سی تصریح ہی ساتہہ اوکھیڑ دینی قاعدہ لامذہبیت

مصنف المعیار واستیصال دوران بین المذاهب بان کل مقلد یجوز

مصنف معیار کی کی اور جڑ اوکھیڑنی دوران اوسکیکی درمیان مذاہب کی باینطور کہ ہر مقلد کو جایز ہی

له ان یصلی یوما علی مذهب الشافعی ویوما آخر علی مذهب غیره ویعمل مرة بهذا

یہہ کہ نماز پڑہی مثلا ایکدن مذہب شافعی پر اور دن دوسری مذہب غیر پر اور عمل کری کبھی ساتھہ اسکی

ومرة بضده وهکذا فی کل مسئلة من مسائل المجتهدین واقوالهم وبیان

اور کبھی ساتھہ اوسکی ضد کی اور اسیطرح ہر مسئلہ مین مسائل مجتہدین مین اور اونکی اقوال مین اور بیان

ذلک الاجمال انا فرضنا مثلا ان جمیع مسائل الشرع ثمان مائة مثلا مائة

اس اجمال کا یہہ ہی کہ ہم فرض کرتی ہین مثلا کہ جمیع مسائل شرع آٹھہ سو ہین مثلا ایک سو مسئلہ

للصلوة ومائة للزکوة ومائة للصوم ومائة للحج واربعمائة للمعاملات فاذا

نماز کا اور ایک سو مسئلہ زکوة کا اور ایک سو مسئلہ صوم کا اور ایک سو مسئلہ حج کا اور چار سو مسئلہ معاملات کا پس جب

قلد المقلد بکر مثلا ابا حنیفة فی مائتی الصلوة والمعاملة ومالکا فی مائتی

کہ تقلید کی مقلد یعنی بکر نی مثلا امام ابو حنیفہ کی دو سو مسئلہ صلوة اور معاملہ مین اور امام مالک کی دو سو

الزکوة والمعاملة والشافعی فی مائتی الصوم والمعاملة واحمد بن حنبل فی

مسئلہ زکوة اور معاملہ مین اور امام شافعی کی دو سو مسئلہ صوم اور معاملہ مین اور امام احمد بن حنبل کی

مائتی الحج والمعاملة فکان استمراره علیه واجبا وانتقاله عنه ممنوعا بالاتفاق

دو سو مسئلہ حج اور معاملہ مین پس ہوگا استمرار اوسکا اوس مذہب مذکور پر واجب اور انتقال اوسکا اوسی ممنوع بالاتفاق

عند ابن الهمام رح او قلد المقلد زید احد الائمة الاربعة فی ذلک کله فکان استمراره

نزدیک ابن ہمام رحمه الله کی یا تقلید کی مقلد نی یعنی زید نی ایک امام کی چو ائمہ اربعہ رحمه الله سی ہی کل مسائل دین

علیه واجبا وانتقاله عنه ممنوعا بالاتفاق عند ابن الهمام رح فقد حصل

اس مذہب مذکور پر واجب اور انتقال اوسکا اوس سی ممنوع بالاتفاق نزدیک ابن ہمام رحمه الله کی ہی پس حاصل ہوا

مما ذکر ان کل واحد من زید وبکر کان استمراره علی مذهبه واجبا وانتقاله

ماذکر سی کہ ہر واحد زید اور بکر سی استمرار اونکا اپنی اپنی اس مذہب مذکور پر واجب اور انتقال اونکا

عنه ممنوعا بالاتفاق عند ابن الهمام رح غاية ما فی الباب ان تمذهب

اوس سی ممنوع بالاتفاق نزدیک ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کی غایۃ ما فی الباب یہہ ہی کہ مذہب پکڑنا

بکر کان بذلك الوجه وتمذهب زید کان بذلك الوجه لکنهما شریکان فی

بکر کا ہی ساتہہ اس وجہ مذکور کی اور مذہب پکڑنا زید کا ہی ساتہہ اس وجہ مذکور کی لیکن وہ دونو شریک ہین

وجوب الاستمرار ومنع الانتقال بالاتفاق عند ابن الهمام رح فکان لامذهبیة

وجوب استمرار مین اور منع انتقال مین بالاتفاق نزدیک شیخ ابن ہمام رحمہ اللہ کی پس ہوئی لامذہبیت

مصنف المعیار ودورانه بین المذاهب باطلا بالاتفاق عند الشیخ ابن الهمام رح

مصنف معیار کی اور دورانیت اوسکی درمیان مذاہب کی باطل بالاتفاق نزدیک شیخ ابن ہمام رحمہ اللہ کی

لکن بقی ان المقلد اذا اختار فای وجه من الوجهین یختار فقلنا ان مقتضی

لیکن باقی رہی یہہ بات کہ مقلد جبکہ اختیار کری تو کونسی وجہ دونو وجہ سی اختیار کری پس کہتی ہین ہم کہ مقتضی

القاعدة الاصولیة المذکورة ان یختار الوجه الاخیر لا الاول لانه لو اختیر

قاعدہ اصولیہ مذکورہ کا یہہ ہی کہ اختیار کری وجہ اخر نہ وجہ اول اسواسطی کہ اگر اختیار کیجائی

الاول فلابد لکل مقلد من احد الامرین اما تذکره کل حکم بانه اعمل قبل ذلك

وجہ اول تو ضرور ہی ہر مقلد کو لازم پکڑنا ایک دو امر کا یا تو یاد رکہنا اوسکا ہر حکم کو باینطور کہ عمل کیا مینی قبل اسکی

بحکم کذا فلا اعمل الان بخلافه فهکذا فی کل مسئلة من مسائل الدین لکن

ساتہہ حکم فلانی کی پس نہ عمل کرون مین ساتہہ خلاف اوسکیکی پس اسطرح ہر مسئلہ مین کل مسائل دین سی لیکن

ذلك باطل بوجهین الاول ان تذکر کل مقلد کل مسئلة من مسائل الدین

یہہ یاد رکہنا اسطرحکا باطل ہی دو وجہ کر وجہ اول یہہ ہی کہ یاد رکہنا ہر مقلد کا ہر مسئلہ کو مسائل دین سی

بالوصف المذکور متعسر والثانی ان شیوع الخیانة وعدم الدیانة وفساد

وصف مذکور کر متعسر اور دشوار ہی اور وجہ ثانی یہہ ہی کہ شیوع خیانت اور عدم دیانیت اور فساد

النیة فی هذه القرون یوما فیوما فی الترقی بحکم الاحادیث المذکورة الاتری

نیت ان قرنون مین دن بدن ترقی مین ہی بحکم احادیث مذکورہ کی کیا نہین دیکہتا ہی تو

ان الناس یسارعون الی ما یوافق نفوسہم حتی یعطون القضاۃ رشوۃ فی
کہ لوگ مسارعت کرنیوالی ہین طرف اوس حکم کی جو موافق ہوا ونکی نفوس کی یہانتک کہ دیتی ہین قضاۃ کو رشوت
فیصل مقدماتہم واما ان یکون لکل مقلد فی کل عصر کتاب یجمع فیہ معمولاتہ
اپنی مقدمات کی فیصلون مین یا یہہ کہ ہو ہر مقلد کی لئی ہر عصر مین ایک ایک کتاب کہ جمع ہون اوسمین معمولات اوکی
لئلا ینسی فلا یلزم رجوعہ عن معمولاتہ وھو ایضا باطل لان تدوین کتاب
توکہ نہ بہول جائی پس نہ لازم آجائی رجوع اوسکا معمولات سی سو یہہ بہی باطل ہی اسلئی کہ تدوین کتاب کی
لکل مقلد فی کل عصر وکل مصر یجمع فیہ معمولاتہ متعذر فلذا لم یحکم بہ
ہر مقلد کی لئی ہر زمانہ مین اور ہر بستی مین کہ جمع ہون اوسمین معمولات اوسکی متعذر ہی لہذا نہین حکم کیا
احد من الائمۃ الماضیۃ فلم یبق الا الوجہ الاخیر بان یختار تقلید المذہب
کسی امام نی کسی مقلد کو ائمہ ماضیہ سی پس نہ باقی رہا مگر مذہب جو مدون ہی کتاب مین
المدون فی کتاب جمع فیہ مسائل الدین المعتبرۃ عن الامام المعتبر باتفاق العلماء
کہ جمع کئی ہین اوسمین مسائل دین کی جو معتبر ہین امام معتبر سی کہ وہ معتبر ہی بہ اتفاق علماء اہل سنت جماعت کی
فیعمل بہ کل مقلد بحسب استمرارہ علیہ فحصل بہ العمل بمقتضی القاعدۃ الاصولیۃ من
پس عمل کری ساتہہ اوکی ہر مقلد بحسب استمرار کی اوسپر پس حاصل ہوگا ساتہہ اسکی عمل بموجب بمقتضی قاعدہ اصولیہ کی
ان المقلد لا یصح لہ الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق فکانت ھذہ القاعدۃ
کہ مقلد کو نہین صحیح رجوع تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق پس ہو جائیگا یہہ قاعدہ
الاصولیۃ معمولا بہا بذلک الوجہ قطعا فتعین ذلک الوجہ الاخیر فلذا
اصولیہ معمول بہ ساتہہ اس وجہ اخیر کی قطعا پس متعین ہوئی یہہ ہی وجہ اخیر لہذا
اختار العلماء بعد تقرر المذاہب ذلک الوجہ الاخیر کما اخبر بہ شاہ ولی اللہ
اختیار کیا علماء نی بعد تقرر مذاہب کی اس وجہ اخیر کو جیسا کہ خبر دی ہی اسکی شاہ ولی اللہ
الدہلوی فی الانصاف حیث قال اعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ
دہلوی نی اپنی کتاب انصاف مین جبکہ کہا کہ جان لی تو کہ لوگ تہی صدی اول اور دوسری مین

غير مجمعين على التقليد بمذهب واحد بعينه وبعد المائتين ظهر فيهم

غير متفق تقليد مذهب واحد معين پر لیکن بعد دو برس کی ظاہر ہوا انمین

التمذهب للمجتهدين باعيانهم وقل من كان لا يعتمد على مذهب مجتهد

مذہب پکڑنا مذہب مجتہد خاص خاص کا اور قلیل تہا وہ شخص کہ نہ پکڑے مذہب مجتہد خاص کا

بعينه وكان هذا هو الواجب في الزمان انتهى فحصل مما ذكران تقليد المذهب

اور تہا یہہ مذہب پکڑنا امام واحد کا واجب اس زمانہ مین تمام ہوا پس حاصل ہوا ماذکر سی کہ تقلید کرنی

الواحد من مذاهب الائمة الاربعة واجب لان مقتضى القاعدة

مذہب واحد کی مذاہب اربعہ کمیسی واجب ہی اسواسطی کہ مقتضی قاعدہ

الاصولية الاتفاقية لم يحصل الا به فكان واجبا لان العمل بتلك القاعدة

اصولیہ اتفاقیہ کا نہین حاصل ہوتا مگر ساتہہ اسکی پس ہوا یہہ واجب اسواسطی عمل کرنا ساتہہ اس قاعدہ

الاتفاقية واجب وذلك الواجب لم يحصل الا بالوجه الاخير يعني بتقليد

اصولیہ متفق علیہا کی واجب ہی اور یہہ واجب نہین حاصل ہوتا مگر ساتہہ اس وجہ اخیر کی یعنی ساتہہ تقلید کرنی

مذهب الامام الواحد فكان العمل بالوجه الاخير يعني تقليد مذهب الامام

مذہب امام واحد کی پس ہوا عمل ساتہہ وجہ اخیر کی یعنی ساتہہ تقلید کرنی مذہب امام

الواحد واجب لان مقدمة الواجب واجبة فكان الاستمرار على المذهب

واحد کی واجب اسلئی کہ مقدمہ واجب کا واجب ہوتا ہی پس ہوا استمرار مذہب

الواحد واجبا فلذا اختاره العلماء كما صرح به الامام حجة الاسلام الغزالي

واحد پر واجب لہذا اختار کیا اسکو علما نی جیسا کہ تصریح کی ساتہہ اسکی امام حجت الاسلام امام غزالی

الشافعي في احياء العلوم في الشرط الرابع من الركن الثاني من الباب الثاني من

شافعی مذہب نی احیاء العلوم کی اوس شرط رابع مین کہ رکن ثانی سی ہی کہ وہ باب ثانی سی ہی کہ وہ

كتاب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر حيث قال لم يذهب احد من

کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر سی ہی جبکہ کہا اوسنی کہ نہین گیا کوئی شخص

المحصلين الى ان المجتهد يجوز له ان يعمل بموجب اجتهاد غيره ولا الى ان الذی
علماء سی اسطرف کہ مجتہد کو جایز ہی عمل کرنا بموجب اجتہاد اپنی غیر کی اور نہ اسطرف کہ جس مقلد نی

ادی اجتهاده فی التقلید الی شخص راه افضل العلماء یاخذ بمذهب غیره بل علی کل
دیکہا تقلید مین ایک امام کو افضل علماء کا وہ اخذ کری مذہب غیر کا بلکہ لازم ہی ہر

مقلد اتباع مقلده فی کل تفصیل فان مخالفته للمقلد متفق علی کونه
مقلد پر پیروی اپنی امام کی ہر مسئلہ مین اسواسطی کہ مخالفت کرنی اپنی امام کی منکر ہی

منکرا بین المحصلین انتهی وقال الشیخ عبد الوهاب الشعرانی المالکی فی المیزان
باتفاق علماء کی تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرانی مالکی نی میزان مین

اما من لم یصل الی شهود عین الشریعة الاولی فیجب علیه التقلید بمذهب
کہ جو شخص نہ واصل ہو طرف شہود عین شریعت اولی کی واجب ہی اوسپر تقلید مذہب

واحد کما مر تقریره خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیه عمل الناس الیوم انتهی
واحد کی جیسا کہ گذری تقریر اوسکی واسطی خوف وقوع کی ضلالت مین اور اسی پر ہی عمل لوگون کا اب تمام ہوا

فاعلم ان منع الاجماع الذی نقله ابن عبد البر المالکی انه لا یجوز للعامی تتبع
پس جان کہ منع کرنا اوس اجماع کا نقل کیا ہی اوسکو ابن عبد البر مالکی نی کہ نہین جایز عامی کو تتبع

رخص المذاهب اجماعا انتهی ممنوع ومدفوع لان المثبت سیما الامام ابن عبد البر
رخص مذاہب کا بالاجماع ممنوع اور مدفوع ہی کیونکہ مثبت خاص کر امام ابن عبد البر

الذی هو من ائمة الاجتهاد والحدیث والاصول وقریب العهد بالامام احمد
جو ائمہ اجتہاد اور حدیث اور اصول سی ہی اور قریب العہد ساتہہ امام احمد

بن حنبل لانه ولد سنة ثمان وستین وثلثمائة مقدم علی النافی کما
بن حنبل کی ہی اسواسطی کہ وہ پیدا ہوا ہی سن تین سو اٹہسٹہہ مین مقدم ہی اوپر نافی کی جیسا

تقرر فی اصول الفقه واصول الحدیث ولان کون احد الروایتین عدم التفسیق
کہ ثابت ہی یہہ قاعدہ اصول فقہ اور اصول حدیث مین اور یہی منع کرنا اس اجماع مذکور کا ممنوع اور مدفوع ہی

اسواسطی کہ ہونا ایک دو روایت کا روایت عدم تفسیق کی

لا يدل على ان رواية عدم التفسيق متاخرة بل يدل على ان رواية التفسيق
نہین دال اسپر کہ روایت عدم تفسیق کی متاخر ہی روایت تفسیق کیسی بلکہ دال ہی اسپر کہ روایت تفسیق کی
متاخرة عن رواية عدم التفسيق لان المبيح والمحرم اذا تعارضا ولم يؤرخا
متاخر ہی روایت عدم تفسیق کیسی اسواسطی کہ مبیح اور محرم جبکہ متعارض ہون اور نہ معلوم ہو تاریخ اونکی
جعل المحرم متاخرا كما في كتب الاصول وكون مذهب الامام احمد بن حنبل ان
تو کیا جاتا ہی محرم کو متاخر مبیح سی جیسا کہ کتب اصول مین مذکور ہی اور ہونا مذہب امام احمد بن حنبل کہ
تقليد المفضول مع وجود الافضل ممنوع كما في كتب الاصول يؤيد ما قلناه
تقلید مفضول کی باوجود ہونی افضل کی ممنوع ہی جیسا کہ کتب اصول مین مذکور ہی مؤید ہی ہماری قول کا
فقد علم مما ذكران مصنف المعيار اقسام تقليده كلها باطلة ودلائله
پس معلوم ہوا ماذکر سی کہ مصنف معیار کی تقلید اقسام کل کی کل باطل ہین اور دلائل اوسکی
بعضها واهية وبعضها غير مطابقة كما مر فالان نشرع في تعريف
بعضی واہیہ ہین اور بعضی غیر مطابق دعوی پر جیسا کہ گذرا یہہ سب کچھہ اور پس اب شروع کرتی ہین ہم تعریف
التقليد وبيان تقسيمه ونقول بتوفيق الله العزيز القدير فانه نعم المولى
تقلید مین اور بیان تقسیم اوسکی مین اور کہتی ہین ہم ساتھہ توفیق اللہ عزیز قدر کی کہ وہ نعم المولی
ونعم النصير فاعلم ان التقليد في عرف الشرع اتباع غير المجتهد للمجتهد
اور نعم النصیر ہی
العدل یعنی تقلید عرف شرع مین متبع ہونا غیر مجتہد کا مجتہد عدل کی پس یہہ تعریف تقلید
کی مشتمل ہی اوپر تین قیدون کی قید اول یہہ ہی کہ ہو تابع غیر مجتہد اور قید ثانی یہہ ہی کہ ہو متبوع مجتہد
اور قید ثالث یہہ ہی کہ ہو متبوع عادل قید اول اسواسطی ہی کہ مجتہد کو تقلید کرنی کسیکی جایز نہین بالاتفاق قال حجة
الاسلام في الاحياء لم يذهب احد من المحصلين الى ان المجتهد يجوز
کہا حجۃ الاسلام نی احیا العلوم مین کہ نہین گیا کوئی شخص علما سی اس طرف کہ مجتہد کو جایز ہی
له ان يعمل بموجب اجتهاد غيره انتهى وقال الشامي في رد المحتار شرح الدر المختار
عمل کرنا بموجب اجتہاد غیر کی اور کہا شامی نی رد المحتار شرح در المختار کی

بحث التقليد الشرعي

تعریف التقلید الشرعی

بیان قید اول

کہ روایت تفسیق کی روایت عدم تفسیق کی متاخر

فی بحث رسم المفتی لان المجتہد مامور بالعمل بمقتضی ظنہ اجماعا انتھی

بحث رسم مفتی مین کہ مجتہد مامور ہی ساتھہ عمل کی بموجب اپنی اجتہاد کی بالاجماع

وقال فی مسلم الثبوت والعضد فی شرح مختصر الاصول وتحریر الاصول وغیرہا من کتب الاصول لو حکم بخلاف اجتہادہ

اور کہا مسلم الثبوت اور عضدی شرح مختصر الاصول اور تحریر الاصول مین اور سوای انکی اور دین جو کتب

کان باطلا اتفاقا لانہ یجب علیہ العمل بظنہ ولا یجوز لہ التقلید مع اجتہادہ

تو ہوگا وہ حکم باطل بالاتفاق اسواسطی کہ واجب ہی اوسپر عمل بموجب اجتہاد اپنی کی اور نہین جایز ہی اوسکو تقلید مع اجتہاد اپنی کی

اجماعا انتھی اور قید ثانی اسواسطی ہی کہ مفتی فقط ہوتا ہی نہ غیر مجتہد بالاتفاق قال صاحب

بالاتفاق کہا صاحب

بحر الرائق فی البحر الرائق والرسالۃ المسماۃ برفع الغشاء عن وقتی العصر والعشاء

بحر الرائق نی بحر الرائق مین اور اوس رسالہ مین جو مسمی ہی ساتھہ نام رفع الغشاء عن وقتی العصر و

والطحطاوی فی شرح الدر المختار والشامی فی رد المحتار قال الشیخ ابن ہمام فی فتح القدیر

العشاء کی اور طحطاوی نی شرح در المختار مین کہ کہا شیخ ابن الہمام نی فتح القدیر مین

قد استقر رای الاصولیین علی ان المفتی ہو المجتہد واما غیر المجتہد ممن

کہ قرار پائی رای اہل اصول کی اسپر کہ مفتی وہ مجتہد ہوتا ہی اور غیر مجتہد جسنی

حفظ اقوال المجتہد فلیس بمفت فالواجب علیہ اذا سئل ان یذکر قول المجتہد

حفظ کرلئی ہین اقوال مجتہد کی وہ نہین ہی مفتی پس واجب ہی اوسپر جبکہ سوال کیا جاوی یہہ کہ ذکر کری قول مجتہد کا

کابی حنیفۃ علی وجہ الحکایۃ انتہی وقال العینی فی شرح الکنز قال البزدوی

جیساکہ ابو حنیفہ بطور حکایت کی اور کہا عینی نی شرح کنز مین کہ کہا امام بزدوی نی

فی اصولہ اجمع العلماء والفقہاء علی ان المفتی وجب ان یکون من اہل الاجتہاد

اپنی اصول مین کہ اجماع کیا علماء اور فقہاء نی اسپر کہ مفتی واجب ہی یہہ کہ ہو اہل اجتہاد سی

وان لم یکن من اہل الاجتہاد فلا یحل لہ ان یفتی الا بطریق الحکایۃ انتھی

اور اگر نہو اہل اجتہاد سی تو نہین حلال اوسکو یہہ کہ فتوی دی مگر بطور حکایت کی

بیان قید ثانی

وقال فی الفتاوی الظہیریۃ فی کتاب القضاء اجمع الفقہاء علی ان المفتی وجب
اور کہا فتاوی ظہیریہ کی کتاب القضا مین کہ اجماع کیا فقہا نے اسپر کہ مفتی واجب ہی
ان یکون من اہل الاجتہاد وان لم یکن من اہل الاجتہاد فلا یحل لہ ان یفتی
یہہ کہ ہو اہل اجتہاد سی اور اگر نہو اہل اجتہاد سی تو نہین حلال اسکو یہہ کہ فتوی دی
الا بطریق الحکایۃ انتہی وقال فی الفتاوی العالمگیریۃ فی الباب الاول من
مگر بطور حکایت کی اور کہا فتاوی عالمگیریہ کی باب اول مین جو
کتاب القضاء اجمع الفقہاء علی ان المفتی وجب ان یکون من اہل الاجتہاد
کتاب القضا سی ہی کہ اجماع کیا فقہا نے اسپر کہ مفتی واجب ہی یہہ کہ ہو اہل اجتہاد سی
کذا فی الظہیریۃ انتہی وقال النووی فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیۃ قال العلماء
جیساکہ فتاوی ظہیریہ مین ہی اور کہا امام نووی نے شرح مسلم کی کتاب الاقضیہ مین کہ کہا علماء نے
اجمع المسلمون علی ان ذلک الحدیث فی حاکم عالم اہل للحکم فان اصاب فلہ اجران
کہ اجماع کیا اہل اسلام نے اسپر کہ یہہ حدیث بیچ حق اوس حاکم عالم کی ہی کہ وہ اہل حکم کا ہو یعنی مجتہد ہو تو اوسکی لئی دو اجر ہین
اجر باجتہادہ واجر باصابتہ وان اخطأ فلہ اجر باجتہادہ قالوا فاما من
ایک اجر اجتہاد کا اور ایک اصابت کا اور اگر مخطی ہوا تو اوسکی لئی ایک ہی اجر اجتہاد کا ہی کہا علماء نے اور جو شخص کہ
لیس باہل للحکم فلا اجر لہ بل ہو اثم ولا ینفذ حکمہ فہو عاص فی جمیع احکامہ
نہو مجتہد تو نہین اوسکی لئی اجر بلکہ وہ گنہگار ہی اور نہ جاری ہوگا حکم اوسکا اور وہ گنہگار ہی جمیع احکام اپنی مین
سواء وافق الصواب ام لا وہی مردودۃ کلہا فلا یعذر فی شئ من ذلک
برابر ہی کہ موافق صواب کی پڑی یا نہ پڑی اور یہہ سب احکام اوسکی مردود ہین اور نہ معذور ہی کسی شئ مین ان احکام سی
انتہی اور قید ثالث اسواسطی ہی کہ مجتہد غیر عادل کی تقلید ممنوع ہی بالاتفاق قال الامام
کہا امام
الاسنوائی فی شرح منہاج الاصول للقاضی البیضاوی انہم اتفقوا علی ان العامی
اسنوائی نی شرح منہاج الاصول قاضی بیضاوی کی مین کہ وہ علماء متفق ہوئی ہین اسپر کہ عامی کو
لا یجوز لہ ان یستفتی الا من غلب علی ظنہ انہ من اہل الاجتہاد والورع انتہی
نہین جایز یہہ کہ فتوی لیوی مگر ادمی سی کہ غالب ہی اوسکی رای پر کہ وہ اہل اجتہاد سی اور اہل ورع سی ہی

بیان قید ثالث

وقال الشيخ ابن الهمام في تحرير الاصول مسئلة الاتفاق على حل الاستفتاء
اور کہا شیخ ابن ہمام نی تحریر الاصول مین کہ مسئلہ متفق ہوئی ہین علماء اوپر درست ہونی استفتا کی
ممن عرف انه من اهل الاجتهاد والعدالة وامتناعه ان ظن احدهما انتهى
اوس شخص سی کہ وہ معروف ہی کہ وہ اہل اجتہاد اور ورع سی ہی اور متفق ہوئی ہین اوپر ممتنع ہونی استفتا کی اگر گمان ہو ایک

پس معلوم ہوا مذکور سی کہ تقلید شرع مین متبع ہونا غیر مجتہد کا مجتہد عدل کی اور یہہ تقلید دو قسم ہی
فرض اور واجب مثل قرارت کی فرض وہ ہی جو ثابت ہو دلیل قطعی سی اور واجب وہ ہی جو ثابت ہو دلیل ظنی
سی پس جب کہ قرارت مطلق قرآن کی عام ہی کہ سورۂ فاتحہ ہو یا غیر ہو فرض ہی کیونکہ ثابت ہی دلیل قطعی سی
لقوله تعالى فاقرءوا ما تيسر من القران اور قرارت سورۂ فاتحہ کی واجب ہی کیونکہ ثابت ہی دلیل
ظنی سی بحدیث ابو ہریرہ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة
لم يقرا فيها بام القران فهي خداج هي خداج غير تمام رواه الامام مالك والامام
محمد ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة اسیطرح تقلید مطلق مجتہد عدل
کی عام اسی کہ معین ہو یا غیر معین ہو فرض ہی کیونکہ ثابت ہی دلیل قطعی سی لقوله تعالى فاسئلوا اهل
الذكر ان كنتم لا تعلمون اور تقلید مجتہد عدل معین کی واجب ہی کیونکہ ثابت ہی دلیل ظنی سی بحدیث
ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تولى من امر المسلمين شيئا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص والی ہوا امر اہل اسلام کی سی کسی شئی کا یعنی خلافت کا
واستعمل عليهم رجلا وهو يعلم ان فيهم من هو اولى واعلم منه بكتاب الله وسنة
اور مقرر کیا اوسنی اونپر قضا مین کسی عالم کو باینوجہ کہ جانتا ہی کہ اونمین اور شخص ہی اولی اور اعلم اوسی ساتہہ کتاب اللہ اور سنت
رسول الله فقد خان الله ورسوله وجماعة المسلمين رواه الطبراني ومثله في
رسول اللہ کی پس اوسنی خیانت کی اللہ کی اور اوسکی رسول کی اور گروہ اہل اسلام کی روایت کیا اسکو طبرانی نی اور مثل اسکی
الهداية في كتاب القضاء واخرج عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله
ہدایہ مین ہی کتاب القضا مین اور مروی ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم نضر الله عبدا سمع مقالتي فحفظها ووعاها واداها فرب حامل
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تر و تازہ کری اللہ اوس عبد کو کہ سنا حدیث میری کو پس یاد رکہا اوسکو اور نگاہ رکہا اوسکو اور

اور اونکا طرف فرض اور واجب بیان تقسیم تقلید کا کی اور بیان دلیل دونوں کا بطور اختصار کی

ادا کیا اوسکو جیسا اوسنی سنا پس بعض حامل

فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه منه رواه الامام الشافعی والبیهقی
حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہی۔ لیسا اوقات حامل حدیث کا فقیہ ہوتا لیکن وہ حامل ہوتا ہی طرف افقہ کی روایت کیا اسکو امام شافعی اور بیہقی نی

ورواه احمد والترمذی وابوداود والدارمی عن زید بن ثابت کما فی المشکوة واخرج
اور روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی زید بن ثابت سی جیسا کہ مشکوۃ میں ہی اور مروی ہی

عن زید بن ثابت وجبیر بن مطعم وانس بن مالك قالوا قال رسول الله صلی
زید بن ثابت اور جبیر بن مطعم اور انس بن مالک سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی

الله علیه وسلم نضر الله امرأ سمع مقالتی فبلغها فرب حامل فقه غیر
اللہ علیہ وسلم نی کہ تروتازہ کری اللہ اوس عبد کو کہ سنا میری حدیث کو پہر پہنچایا اوسکو کیونکہ لیسا اوقات حامل حدیث کا غیر

فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه منه رواه ابن ماجة فذلك الحدیث
فقیہ ہوتا ہی اور لیسا اوقات حامل حدیث کا فقیہ ہوتا ہی لیکن حامل ہوتا ہی طرف افقہ کی روایت کیا اسکو ابن ماجہ نی پس یہہ حدیث

فی معنی حدیث ابن عباس یدل علی الاخذ بقول الاولی فلذا فسر التقلید
بیچ معنی حدیث ابن عباس کی ہی دال ہی اسپر کہ عمل ساتہہ مذہب امام اولی اور اعلم کی چاہی لہذا تفسیر کی گئی ہی تقلید

العملی بانه عمل بقول العالم الراسخ فی العلوم الشرعیة الذی یعلم صدقه
عملی بایںطور کہ وہ تقلید عملی عمل کرنا ہی ساتہہ مذہب اوس عالم کی کہ وہ اعلم ہو اور افقہ ہو علوم شرعیہ میں اور معلوم ہو صدق

فی الامور الدینیة بحیث غلب علی اعتقاده انه یفتی بما فی الکتاب والسنة
امور دینیہ میں یعنی عدل ہو بایںطور کہ غالب ہو اعتقاد پر کہ وہ فتوی دیتا ہی بموجب کتاب اور سنت کی

لا بمجرد قوله فان ذلك لم یحصل الا بتقلید الاعلم والافضل کما هو مقتضی
نہ مجرد اپنی قول سی پس یہہ تفسیر تقلید کی نہیں حاصل ہو گی مگر ساتہہ تقلید اعلم اور افضل کی جیسا کہ وہ مقتضی

ذلك الحدیث فلذا صار علیه الاتفاق قال فی الاحیاء لم یذهب احد من
اس حدیث ابن عباس اور ابن مسعود کا ہی لہذا ہو گی یہہ تقلید متفق علیہ کہا احیاء العلوم میں کہ نہیں گیا کوئی شخص

المحصلین الی ان المجتهد یجوز له ان یعمل بموجب اجتهاد غیره ولا الی ان الذی
علماء سی اس طرف کہ مجتہد کو جائز ہی کہ عمل کری بموجب اجتہاد غیر کی اور نہ طرف اسکی کہ جو مقلد کہ

ادی اجتہادہ فی التقلید الی شخص رآہ افضل العلماء ان یاخذ بمذہب غیرہ

پہنچی رای اوسکی تقلید مین طرف امام افضل علماء کی یہہ کہ عمل کری مذہب غیر پر

بل علی المقلد اتباع مقلدہ فی کل تفصیل فان مخالفتہ متفق علی کونہ منکرا

بلکہ لازم ہی ہر مقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر مسئلہ مین کیونکہ مخالفت اپنی امام کی متفق ہی منکر ہونا اوسکا

بین المحصلین انتھی فاعلم ان ذلک الدلیل الظنی ثابت من الکتاب والسنۃ

درمیان علماء کی پس جان تو کہ یہہ دلیل ظنی ثابت ہی کتاب اور سنت

والاجماع والقیاس فاما الکتاب فقال اللہ تعالی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم

اور اجماع اور قیاس سی اما کتاب فرمایا اللہ تعالی نی کہ سوال کرو اہل ذکر سی اگر نہو تم

لا تعلمون فالایۃ تدل علی اتباع اھل الذکر لکن جمیع افراد اھل الذکر غیر مراد

جانتی پس آیت دال ہی اوپر اتباع اہل ذکر کی لیکن جمیع افراد اہل ذکر کی غیر مراد ہین

باجماع الامۃ کما اقر بہ مصنف المعیار ایضا حیث قال ما حاصلہ انہ مطلق

ساتھہ اجماع امت کی جیسا کہ اقرار کیا اسکا مصنف معیار نی بہی جبکہ کہا کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ وہ لفظ اہل کا مطلق

لکن اطلاقہ غیر مراد انتھی فاذا کان جمیع افراد اھل الذکر غیر مراد فیحمل علی الفرد

لیکن اطلاق اوسکا غیر مراد ہی پس جبکہ ہوئی جمیع افراد اہل ذکر کی غیر مراد پس محمول ہوگی اوپر فرد

الکامل لا الناقص لانہ المتیقن ولان المطلق یحمل علی الفرد الکامل غالبا کما صرح

کامل کی نہ ناقص کی اسلئی محمول ہی فرد کامل پر کہ وہ متیقن ہی اور اسلئی محمول ہی فرد کامل پر کہ وہ مطلق ہی اور

بہ العلامۃ الچلبی فی حاشیۃ شرح الوقایۃ فی بحث الاوقات حیث قال

اسکی علامہ چلپی نی بیچ حاشیہ شرح وقایہ کی بحث اوقات مین جبکہ کہا اوسنی

قلنا والمطلق ینصرف الی الفرد الکامل غالبا ولا ریب فی ان الفرض اکمل من النوافل

کہ کہتی ہین ہم کہ مطلق منصرف ہوتا ہی طرف فرد کامل کی غالبا اور نہین ہی شک اسمین کہ فرض اکمل ہی نوافل سی

انتھی فاذا کان جمیع افرادہ غیر مراد وکان من شان المطلق الحمل علی الفرد الکامل

تمام ہوا پس جبکہ ہوئی جمیع افراد اہل ذکر کی غیر مراد اور مطلق محمول ہوتا ہی فرد کامل پر غالبا

ف بیان دلیل وجوب تقلید کا کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس سی

ف وجوب تقلید کی بیان دلیل کتاب اللہ سی

دلیل اول کتاب اللہ سی

مطلق محمول ہوتا ہی فرد کامل پر غالبا جیسا کہ تصریح کی ہی

فلابد من حمله علی الفرد الکامل ای الاهلیة الکاملة ولانه مطلق محمول علی المقید

تو ضرور ہوا حمل اوسکا اوپر فرد کامل کی یعنی اوپر اہلیت کاملہ کی اور اسلئی محمول ہی فرد کامل پر کہ وہ مطلق ہی محمول اوپر مقید کی

وهو قوله تعالی واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم فان مدلوله الفرد الکامل

کہ وہ قول اسد تعالی کا ہی کہ تابعداری کرو تم احسن اون احکام کا جو اوتاری گئی ہین طرف تمہاری رب تمہارے سی کیونکہ مدلول اس قول اسد تعالی کا فرد کامل ہی

من الکل کما سیاتی فذلك کاف فی الاستدلال علی الوجوب فانه مما ثبت

کل سی ہی جیسا کہ عنقریب آویگا پس یہہ قدر کافی ہی استدلال مین وجوب پر اسلئی کہ وہ ثابت ہوتا ہی

بالدلیل الظنی وقال الله تعالی واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم فالایة

دلیل ظنی سی اور فرمایا اللہ تعالی نی کہ تابعداری کرو تم احسن اون احکام کی جو اوتاری گئی ہین طرف تمہاری رب تمہارے سی ایت

دلیل ثانی کتاب اسد سی

نص صریح فی وجوب اتباع احسن ما انزل الینا من ربنا وهو احکام الفرد الکامل

نص صریح ہی بیچ وجوب اتباع احسن اون احکام کی کہ اوتاری گئی ہین طرف ہماری رب ہمارے سی اور وہ احکام فرد کامل کی

وبیان ذلك الاجمال ان المجتهد مظهر لحکم الله تعالی لا مثبت عند اهل السنة

ہین اور بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ مجتہد مظہر ہی حکم اللہ تعالی کا نہ مثبت حکم کا نزدیک اہل سنت

والجماعة لان الحاکم هو الله تعالی وحده بالاجماع لقوله تعالی ان الحکم الا لله وقال

اور جماعت کی اسواسطی کہ حاکم فقط وہی اسد وحدہ ہی بالاجماع بحکم قول اسد تعالی کی کہ نہیں ہی حکم مگر اسد کی لئی اور کہا

صدر الشریعة فی التوضیح فی بحث القیاس فالمراد هذا المعنی لا ان القیاس

صدر الشریعہ نی توضیح کی بحث قیاس مین کہ مراد یہہ معنی ہین نہ یہہ معنی کہ قیاس

مثبت للحکم ابتداء لان مثبت الحکم هو الله تعالی فلذا قالوا ان القیاس

مثبت حکم کا ہی ابتداءً کیونکہ مثبت حکم کا ہی اسد تعالی ہی فقط لہذا کہا علما نی کہ قیاس

مظهر لا مثبت انتهی فاذا کان المجتهد مظهرا لا مثبتا کان احکامه ثابتة

مظہر ہی نہ مثبت تمام ہوا پس جبکہ ثابت ہوا کہ مجتہد مظہر ہی نہ مثبت تو ہوئی احکام اوسکی ثابت

بالنص ولو معنی کما صرح به العلامة التفتازانی فی شرح العقائد حیث قال و

بالنص اگرچہ از روی معنی کی جیسا کہ تصریح کی ہی اسکی علامہ تفتازانی نی شرح عقائد مین ہی جبکہ کہا کہ

الثالث ان القياس مظهر لا مثبت فان الثابت بالقياس ثابت بالنص معنى
وجہ ثالث کہ قیاس مظہر ہی نہ مثبت پس ثابت بالقیاس ثابت بالنص ہی از روی معنی کی
انتهى وبيانه ان احكام المجتهدين على قسمين قسم ثابت بالنص وقسم ثابت
تمام ہوا اور بیان اسکا یہہ ہی کہ احکام مجتہدین کی دو قسم پر ہین ایک قسم ثابت بالنص ہی اور ایک ثابت
بالقياس لكن لما كان القياس تعدية الحكم من الاصل الى الفرع لاتحاد العلة
بالقیاس ہی لیکن ہرگاہ تہا قیاس متعدی کرنا حکم کا اصل سی طرف فرع کی بسبب اتحاد علت کی
كان الثابت بالقياس ثابتا بالنص معنى فاذا كان احكامه ثابتة بالنص ولو
توہوا ثابت بالقیاس ثابت بالنص از روی معنی کی پس جبکہ ہوئی احکام مجتہد کی ثابت بالنص اگرچہ
معنى ولا شك فى ان الاحكام المستخرجة بقوة الفرد الكامل احسن من
از روی معنی کی اور نہین شک اسمین کہ احکام جو مستخرجہ ہین ساتہہ قوت فرد کامل کی احسن ہین
الاحكام المستخرجة بقوة غيره كان الاحكام المستخرجة بقوة الفرد الكامل
اون احکام سی جو مستخرجہ ہین ساتہہ قوت غیر کی توہوئی احکام مستخرجہ ساتہہ قوت فرد کامل کی
احسن ما انزل فلما كانت الاية تدل على وجوب اتباع احسن ما انزل وكانت
احسن ما انزل کی پس جبکہ ہوئی آیت دال اوپر وجوب اتباع احسن ما انزل کی اور تہی
الاحكام المستخرجة بقوة الفرد الكامل احسن من الاحكام المستخرجة بقوة غيره
احکام مستخرجہ ساتہہ قوت فرد کامل کی احسن احکام سی جو مستخرجہ ہین ساتہہ قوت غیر کی
دلت على اتباع الفرد الكامل من الكل فوجب على المقلد اتباع مذهب الفرد الكامل
تو دلالت کی آیت نی اوپر اتباع اوس فرد کی کہ وہ کامل ہی کل سی پس واجب ہوئی اوپر مقلد کی اتباع مذہب فرد کامل
بذلك الكتاب لا ريب فيه وقال الله تعالى وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم
ساتہہ اس کتاب کی کہ نہین شک اوسمین اور فرمایا اللہ تعالی نی جو دی تمکو رسول پکڑو تم اوسکو اور جو کہ منع کری تمکو
عنه فانتهوا فالاية تدل على اتباع المجتهد الافضل من غيره وبيان ذلك
اوس سی تو باز رہو پس آیت دال ہی اوپر اتباع مجتہد افضل کی نہ غیر کی اور بیان اس اجمال کا یہہ ہی

ان الاية تدل على اخذ جميع الاحكام لكن اخذ جميع الاحكام كان فی زمن الرسول
که آیت دال ہی اوپر اخذ جمیع احکام کی لیکن اخذ جمیع احکام کا تہا زمانہ رسول خدا
صلی الله علیه وسلم بلا واسطة وكان بعده بالواسطة فكان اخذ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر واسطہ اور ہوا بعد آنحضرت کی ساتہہ واسطہ کی پس ہوا اخذ
المجتهد اياها بواسطة الدليل واخذ المقلد اياها بواسطة المجتهد وجميع
مجتہد کا اون احکام کو بواسطہ دلیل کی اور اخذ مقلد کا اون احکام کو بواسطہ مجتہد کی اور جمیع
الاحكام قسمان قسم مجمع عليه وقسم مختلف فيه فاذا كان الاول فلا كلام
احکام دو قسم پر ہین ایک قسم مجمع علیہ اور ایک قسم مختلف فیہ پس جبکہ ہو قسم اول تو نہین کلام
فيه لكونه متفقا عليه واذا كان القسم الثاني كان العمل بجميع احكام جميع
اوسمین کیونکہ وہ متفق علیہ ہی اور جبکہ ہو قسم ثانی تو ہوگا عمل جمیع احکام جمیع
المجتهدين محالا والا لزم اجتماع النقيضين فی العمل والاعتقاد بان يعتقد
مجتہدین پر محال والا لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عمل مین اور اعتقاد مین باینطور کہ اعتقاد کری
كل مكلف فی كل ان انه حلال وحرام او فاسد وصحيح او واجب وغير واجب
ہر مکلف ہر آن مین کہ وہ حلال ہی اور حرام ہی یا وہ فاسد اور صحیح ہی یا واجب اور غیر واجب ہی
وهو باطل باتفاق العلماء كافة فاذا كان الامر كذلك فالاية لا تخلو من
اور یہہ باطل ہی باتفاق علماء کافہ کی پس جبکہ ہوا امر اسطرح پس آیت نہین خالی اس سی
ان المراد العموم بان ياخذ جميع احكام جميع المجتهدين او الخصوص بان ياخذ
کہ مراد عموم اوسکا ہی باینطور کہ اخذ کیا جائی جمیع مجتہدین یا مراد خصوص باینطور کہ اخذ کی جاوین
جميع الاحكام بحسب الطاقة البشرية فلا سبيل الى الاول والا لزم اجتماع
جمیع احکام بحسب طاقت بشریہ کی سو کوئی نہین سبیل طرف قسم اول کی یعنی عموم کی والا لازم آویگا
النقيضين فی العمل والاعتقاد وهو باطل عند الكل فتعين الخصوص وهو ان
اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد مین اور وہ باطل نزدیک کل علماء کی پس متعین ہو شق خصوص کہ وہ یہہ ہی

یاخذ جمیع الاحکام بحسب الطاقة البشریة ومقتضی الطاقة البشریة ان
کہ اخذ کری جمیع احکام کو بحسب طاقت بشریہ کی اور مقتضی طاقت بشریہ کا یہہ ہی کہ
یاخذ المجتہد اقوی الدلیلین المختلفین والمقلد افضل المجتہدین عند الاختلاف
اخذ کری مجتہد اقوی دلیلین کا اور مقلد افضل مجتہدین کا وقت اختلاف کی یعنی قسم

عطف تفسیری

فقد ثبت بتلک الایة اتباع المجتہد الافضل ونقول بوجہ اخر وھو انہ اذا کان
پس ثابت ہوا ساتھہ اس آیت کی اتباع مجتہد افضل کا یا کہتی ہین ہم ساتھہ وجہ اور کی کہ وہ یہہ ہی کہ جبکہ ہو
القسم الاول فلا کلام فیہ لکونہ مجمعا علیہ واذا کان القسم الثانی کان عمل
قسم اول تو نہین کلام اوسمین کیونکہ وہ مجمع علیہ ہی اور جبکہ ہو قسم ثانی یعنی مسائل مختلفہ تو ہوگا عمل
المجتہدین والمقلدین بجمیع احکام جمیع المجتہدین المختلفین فیہا غیر ممکن والا
مجتہدین اور مقلدین کا ساتھہ احکام جمیع مجتہدین مختلفین کی غیر ممکن والا
لزم اجتماع النقیضین فی العمل والاعتقاد وھو باطل بالاتفاق فاذا کان الامر
تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد مین اور وہ باطل ہی بالاتفاق پس جبکہ ہوا امر
کذلک فقد وجب علی المجتہدین والمقلدین تعیین الاحکام فی جمیع المسائل
اسطرح تو واجب ہوا مجتہدین اور مقلدین پر تعیین احکام کی جمیع مسائل
المختلف فیہا فاذا کان الامر کذلک من تعیین الاحکام کان احتمال الخطاء فی
مختلف فیہا مین پس جبکہ ہوا امر اسطرح تعیین احکام سی تو ہوگا احتمال خطا کا
معمولات کل مجتہد وکل مقلد قطعا لان المجتہد قد یخطی وقد یصیب
معمولات ہر مجتہد اور ہر مقلد مین قطعا کیونکہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہی اور کبھی مصیب
وان الحق واحد کما سیتلی من الکتاب والسنة والاجماع والقیاس والعقل
اور حق یعنی صواب بجانب واحد ہوتا ہی جیسا کہ عنقریب پڑھا جائیگا کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل سی
حتی اقر بہ مصنف المعیار فی معیارہ بانہ مسلم عند الجمہور فاذا کان الامر
حتی کہ اقرار کیا اسکا مصنف معیار نی اپنی معیار مین باینطور کہ وہ مسلم عند الجمہور ہی پس جبکہ ہوا امر

كذلك فكلما كان دليل المجتهد اقوى وامام المقلد افضل كان احتمال الخطاء
اسطرح تعیین احکام سی اور احتمال خطا مجتہد کیسی پس جبکہ ہوگی دلیل مجتہد کی اقوی اور امام مقلد افضل تو ہوگا احتمال خطا کا
اقل والصواب اكثر واخذ ما اتكم الرسول اتم وكلما كان دليل المجتهد وامام المقلد
اقل اور صواب اکثر اور اخذ ما اتاکم الرسول کا اتم اور جبکہ ہوگی دلیل مجتہد اور امام مقلد
ادون كان احتمال الخطاء اكثر والصواب اقل واخذ ما اتكم الرسول انقص فقد
ادون تو ہوگا احتمال خطا کا اکثر اور صواب اقل اور اخذ ما اتاکم الرسول کا انقص پس
وجب بتلك الاية الشريفة على المجتهد اتباع اقوى الدليلين وعلى المقلد اتباع
واجب ہوا ساتھہ اس آیت شریفہ کی مجتہد پر اتباع اقوی دلیلین کا اور مقلد پر اتباع
مذهب افضل المجتهدين ليكون احتمال الخطاء اقل والصواب اكثر واخذ ما
مذہب افضل مجتہدین کا تو کہ ہو احتمال خطا کا اقل اور صواب اکثر اور اخذ ما
اتكم الرسول اتم بحسب الطاقة البشرية فقد حصل مما ذكر ان اتباع مذهب
اتاکم الرسول کا اتم بحسب طاقت بشریہ کی پس حاصل ہوا ماذکر سی کہ اتباع مذہب
افضل المجتهدين على المقلد واجب بتلك الايات فلما كان عدم ذلك في زمن
افضل مجتہدین کا مقلد پر واجب ہی ساتھہ حکم ان آیات کی ہرگاہ کہ تھا عدم اسکا زمانہ
الصحابة لضرورة عدم تقرير المذاهب بسبب الاشتغال كما مر والضرورات
صحابہ مین واسطی ضرورۃ عدم تقرر مذاہب کی بسبب اشتغال مذکور کی اور ضرورات
تبيح المحذورات ولا ضرورة بعد تقرر المذهب فلا يقاس عليه قال الملا على
مباح کردیتی ہین ممنوعات کو اور نہین ہی ضرورت بعد تقرر مذاہب کی پس قیاس کیا جائیگا اوسپر کہا ملا علی
القاری فی الرسالة المؤلفة فی جواب الرسالة المنسوبة الی امام الحرمين وجب
قاری نی اوس رسالہ مین جو مؤلف ہی جواب اوس رسالہ مین جو منسوب ہی طرف امام الحرمین کی واجب ہی
عليه حتما ان يعين مذهبا من هذه المذاهب الى ان قال فان قيل اليس
اوسپر حتما یہہ کہ تعیین کری مذہب ان مذاہب سی یہان تک کہ کہا کہ اگر کہا جاوی کہ آیا نہ تہا

هذا جواب سوال المعقدر تقديره ان مقتضى الايات اذا كان كذلك لم لا يكون ذلك في زمن الصحابة

فی عہد الصحابۃ کان الواحد مخیرا بین ان یاخذ فی بعض الوقایع بمذہب الصدیق

زمانہ صحابہ مین کہ تہا شخص مخیر درمیان اسکی کہ اخذ کری بعض مسائل مین مذہب صدیق اکبر کا

الاکبر وفی بعض اخر بمذہب الفاروق قلنا انما کان کذلک لان مسائل الصحابۃ

اور بعضی مسائل مین مذہب حضرت عمر کا کہتی ہین ہم کہ تہا امر اسطرح زمانہ صحابہ مین اسواسطی کہ مسائل صحابہ

لم تکن کافیۃ لعامۃ الوقائع ولا شاملۃ لکافۃ المسائل لانہم لم یتفرغوا الی تفریع

کی نہتی شامل جمیع حوادث کو اور نہ شامل سب مسائل کو اسواسطی کہ وہ صحابہ نہ فارغ ہوئی طرف تفریع

التفاریع وتمہید الاصول فلاجل الضرورۃ یحل للمقلدین اتباع الامامین اما فی زماننا

مسائل کی اور تمہید قواعد کی پس واسطی ضرورت کی درست تہا مقلدین کو اتباع دو امام کا اما ہماری زمانہ مین

فمذاہب الائمۃ الاربعۃ کافیۃ لمعرفۃ الکل فلا ضرورۃ لاتباع الامامین انتہی

مذاہب ائمہ اربعہ کی کافی ہین معرفت کل مسائل کو پس نہوئی ضرورت اتباع دو امام کی تمام ہوا

واما السنۃ فاخرج عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اما سنت پس مروی ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

من تولی من امر المسلمین شیئا واستعمل علیہم رجلا وہو یعلم ان فیہم من ہو اولی

کہ جو شخص والی ہوا امر اہل اسلام کی سی کسی شی کا یعنی خلافت کا پہر مقرر کری اونپر قاضی یا بیٹہلا وہ جانتا ہی کہ ادنمین اور

واعلم منہ بکتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ صلعم فقد خان اللہ ورسولہ وجماعۃ

اور اعلم ہی وس سی ساتہہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم کی پس خیانت کی اوسنی اللہ اور اوسکی رسول کی اور جماعت

المسلمین رواہ الطبرانی ومثلہ فی الہدایۃ واخرج عن عبد اللہ بن مسعود

اہل اسلام کی روایت کیا اسکو طبرانی نی اور مثل اسکی ہدایہ مین ہی اور مروی ہی عبد اللہ بن مسعود

وزید بن ثابت وانس بن مالک وجبیر بن مطعم قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ

اور زید بن ثابت اور انس بن مالک اور جبیر بن مطعم سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فبلغہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ و

علیہ وسلم نی تر و تازہ کری اللہ اوس بندہ کو کہ سنا حدیث میری کو پہر پہنچایا پس بسا اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ

بیان سنت کی دلیل وجوب تقلید شخصی سنت رسول اللہ سے

حدیث اول

خصلت اول

حدیث ثانی

حدیث ثالث

رب حامل فقه الى من هو افقه منه رواه اهل الحديث كما مر فذلك الحديث
بسا اوقات حامل حدیث کا حامل ہوتا ہی طرف افقه کی روایت کیا اسکو اہل حدیث نی جیسا کہ گذرا پس یہہ حدیث

حدیث ثالث

فى معنى حديث ابن عباس يدل على الاخذ بقول الاولى واخرج عن عائشة
بیچ معنی حدیث ابن عباس کی ہی دال ہی اوپر اخذ قول امام افضل کی اور مروی ہی حضرت عائشہ سی

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابوبكر ان يؤمهم غيره
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین لایق واسطی قوم کی کہ اونمین ابوبکر ہا یہہ کہ امام ہوا ونکا

رواه الترمذى فذلك الحديث يدل على ان الامام مهما امكن كان افضل من غيره
روایت کیا اسکو ترمذی نی یہہ حدیث دال ہی اوپر اسکی کہ امام جہان تک ممکن ہو افضل غیر سی

فدلت السنة كالكتاب على اتباع مذهب المجتهد الافضل دون غيره واما الاجماع
پس دلالت کی سنت نی مثل کتاب کی اوپر اتباع مذہب مجتہد افضل کی نہ غیر کی اور اما اجماع

فهو على النوعين صراحة ودلالة فاما النوع الاول فقال الامام حجة الاسلام
وہ نوع پر ہی ایک قسم باعتبار صراحت اجماع کی اور ایک قسم باعتبار دلالت اجماع کی اما نوع اول پس کہا امام حجۃ الاسلام نی

فى احياء العلوم لم يذهب احد من المحصلين الى ان المجتهد يجوز له ان يعمل
احیاء العلوم مین کہ نہین گیا کوئی شخص علما سی اسطرف کہ مجتہد کو جایز ہی عمل کرنا

بموجب اجتهاد غيره ولا الى ان الذى ادى اجتهاده فى التقليد الى شخص رآه
بموجب اجتہاد غیر کی اور نہ اسطرف کہ جو مقلد کہ پہونچی رای اوسکی تقلید مین کہ فلانا امام

افضل العلماء ان ياخذ بمذهب غيره انتهى فاخبر الامام بكون الاجماع على
افضل علماء کا ہی یہہ کہ عمل کری مذہب غیر پر تمام ہوا پس خبر دی امام غزالی نی ساتہہ ہونی اجماع کی

ذلك المرام وسند ذلك الاجماع ذلك الكتاب المار والحديث المار والقياس
اس مرام پر اور سند اس اجماع کی یہہ کتاب مذکور اور یہہ حدیث مذکور اور قیاس

الآتى لا يقال ان ذلك الاجماع يخالفه قول الجمهور حيث جوزوا تقليد المفضول
جو عنقریب آویگا نہ کہا جاوی کہ یہہ اجماع مخالف ہی اوسکو قول جمہور کا کیونکہ جایز رکہا اونہون نی تقلید مفضول کا

هذا رد على مصنف المعيار حيث قال ليس لذلك الاجماع سند لا من كتاب ولا من حديث

لانا نقول ان قول الجمہور فی مقابلة المنع فان الامام احمد بن حنبل والطائفة

کیونکہ کہتی ہین ہم کہ قول جمہور کا مقابلہ منع مین ہی اسواسطی کہ امام احمد بن حنبل اور ایک طائفہ

الکثیرة من الفقہاء قالوا ان تقلید المفضول عند وجود الافضل ممنوع وقال

کثیرہ مجتہدین سی قائل ہین کہ تقلید مفضول کی وقت موجود ہونی افضل کی ممنوع ہی اور قائل ہوا

الجمہور بجوازہ فذلک الجواز من الجمہور فی مقابلة ذلک المنع فہذا کما یقول

جمہور اسکی جواز کا پس یہہ جواز جمہور سی مقابلہ اس منع کی ہی اور یہہ ایسا کہ کہی

الشافعی یعنی الذی قال بفرضیة الفاتحة ان الصلوة بغیر الفاتحة غیر

شافعی المذہب یعنی وہ شخص کہ قائل ہی فرضیت فاتحہ کا کہ صلوۃ بغیر فاتحہ کی غیر جایز ہی

جائزة وقال الحنفی یعنی الذی قال بوجوب الفاتحة فی مقابلة ذلک المنع

اور کہی حنفی المذہب یعنی وہ شخص کہ قایل ہی وجوب فاتحہ کا مقابلہ اس منع کی

ان الصلوة بغیر الفاتحة جائزة فلا منافاة بین النقلین والتطبیق مہما

کہ صلوۃ بغیر فاتحہ کی جایز ہی پس نہوئی کوئی منافات درمیان دونو نقل کی اور تطبیق جبتک

امکن مقدم ثم لا یخفی علی احد ان المراد بذلک الاجماع قول من یعتد بہ

ممکن ہو مقدم ہی پھر نہ پوشیدہ رہی کسی پر کہ مراد سانہہ اس اجماع کی قول اوس شخص کا کہ معتبر ہی قول اوسکا

لا قول من لا یعتد بہ فلا یرد ما صدر ممن لا یعتد بہ فلذا انبہ وقال فی

نہ قول اوس شخص کا کہ غیر معتبر ہی قول اوسکا پس نہ وارد ہوا جو کچھہ صادر ہوا اوس شخص سی جو غیر معتبر ہی قول اوسکا

پس اسلئی آگاہ کرتا ہون

الاحیاء بعید ذلک ورای من یری انہ یجوز لکل مقلد ان یختار من المذاہب

احیاء العلوم مین تہوڑا سا پیچہی اسکی کہ رای اوس شخص کی جو دیکھتا ہی کہ جایز ہی ہر مقلد کو یہہ کہ اختیار کری مذاہب سی

ما اراد غیر معتد بہ انتہی وقال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی عقد الجید

جو چاہی غیر معتبر ہی تمام ہوا اور کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نی عقد الجید مین

والمرجح عند الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہب لہ مذہب لا یجوز لہ مخالفتہ

کہ مرجح فقہاء کا یہہ ہی کہ عامی جو منسوب بہ سوی مذہب ہی وہ صاحب مذہب ہی نہین جایز اوسکو مخالفت

اپنی مذہب سی

انتهى وقال الشيخ عبد الحق الدهلوى فى الصراط المستقيم قرار داد علماء

پورا ہوا اور کہا شیخ عبد الحق دہلوی نے صراط المستقیم میں کہ مفتی بہ علماء

متاخرین در آخر زمان ہمین است وهو المختار وفيه الخير انتهى كلامه

متاخرین کا آخر زمانہ میں یہہ ہی ہی اور وہی مختار ہی اور اوسی مین خیر ہی تمام ہوا کلام اوسکا

وسياتى تمامه واما النوع الثانى فبوجوه اما الوجه الاول فقد انعقد

اور عنقریب آویگا تمام اوسکا اما نوع ثانی پس دلالت اوسکی ساتھہ چند وجوہ کی ہی اما بیان وجہ اول کا یہہ کہ منعقد ہوا

الاجماع على ان المقلد لا يرجع عما قلد نقله الاكابر فى كتب الاصول والفروع

اجماع اسپر کہ مقلد نہ رجوع کری اپنی معمول سی نقل کیا اس اجماع کو اکابر نی اپنی کتب اصول اور فروع میں

كما مر فوجب العمل بمقتضى ذلك الاجماع لكن العمل بمقتضى ذلك الاجماع

جیسا کہ گذرا پس واجب ہوا عمل بمقتضی اس اجماع کی لیکن عمل بمقتضی اس اجماع کی

لا يحصل الا بتقليد المذهب الواحد كما مر بيانه فى جواب النقل العاشر

نہیں حاصل ہوتا مگر ساتھہ تقلید مذہب واحد کی جیسا کہ گذرا بیان اوسکا جواب نقل عاشر میں

فكان تقليد المذهب الواحد من مذاهب الائمة الاربعة واجبا

پس ہوئی تقلید مذہب واحد کی مذاہب ائمہ اربعہ کی سی واجب

بدلالة ذلك الاجماع ومقتضاه واما الوجه الثانى فقد انعقد الاجماع

ساتھہ دلالت اس اجماع کی اما بیان وجہ ثانی کا یہہ ہی کہ منعقد ہوا اجماع

فى ذلك الزمان على عدم العمل المخالف للائمة الاربعة كما مضى فحصل

اس زمانہ مین اوپر نہونی اوس عمل کی کہ وہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی جیسا کہ گذرا پس حاصل ہوئین

ههنا ثلث صور فالصورة الاولى ان يكون عمل المقلد خلاف الائمة

اس مقام مین تین صورت صورتین اول یہہ کہ ہو عمل مقلد کا خلاف ائمہ

الاربعة بان يصلى مثلا متوضيا من الماء المتغير عملا بمذهب اهل

اربعہ کی بایںطور کہ نماز پڑہی مثلا متوضی ہوکر پانی متغیر سی بہ عمل مذہب اہل

بیان دو نوع ثانی اجماع کا — وجہ اول

وجہ ثانی

الظاهر فذلك العمل خلاف للائمة الاربعة لكون الماء نجسا عند كل واحد

ظاہر کی پس یہہ عمل مخالف ہی ائمہ اربعہ کی اسواسطی کہ پانی نجس ہی نزدیک ہر امام کی

منهم فكان مخالف الاجماع المذكور والصورة الثانية ان يكون عمل المقلد

ائمہ اربعہ سی پس ہوا مخالف اس اجماع مذکور کی اور صورت ثانیہ یہہ کہ ہو عمل مقلد کا

باطلا عند الائمة الاربعة بان يصلي مثلا متوضيا من دون قلتين فيه

باطل نزدیک ائمہ اربعہ کی باینطور کہ نماز پڑہی مثلا متوضی ہوکر کم قلتین سی کہ اوسمین

نجاسة مكتفيا بمسح دون ربع الراس فتلك الصلوة باطلة عندهم اما

نجاست ہی کفایت کنندہ ساتھہ مسح کم تمام سر سی پس یہہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اما

عند الشافعي واحمد فلكون الماء نجسا واما عند ابي حنيفة ومالك فلترك

نزدیک شافعی اور احمد کی باطل ہی واسطی ہونی پانی کی نجس نزدیک اونکی اما نزدیک بوحنیفہ اور مالک کی باطل ہی

مسح قدر الفرض عندهما فكان ذلك العمل مخالف الاجماع الذي انعقد على عدم العمل

مسح تمام سر کی پس ہوا یہہ عمل مخالف اوس اجماع کی جو منعقد ہوا ہی اوپر نہونی اس عمل کی

المخالف للائمة الاربعة وقد اقر امام مصنف المعيار محمد اسمعيل في تنوير

جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کی اور اقرار کیا امام مصنف کی نی یعنی محمد اسمٰعیل نی تنویر

العينين بكون ذلك العمل خرق الاجماع حيث قال نعم الاتيان بفعل مشتمل

العینین مین ساتھہ ہونی اس عمل کی باطل بالاجماع جبکہ کہا ہان کرنا اوس عمل کا جو مشتمل ہی

على منافياته بالاجماع وان اختلف في كل واحد منها خرق الاجماع انتهى قال

اپنی منافیات اور مفسدات پر بالاجماع اگرچہ مختلف فیہ ہی منافی اور مفسد ہونا اوسکا خرق اور خلاف اجماع کی ہی کہا

الامام الشعراني في الميزان الكبرى قال الامام الزماني من ائمة المالكية فان

امام شعرانی نی میزان کبری مین کہ کہا امام زمانی نی ائمہ مالکیہ سی کہ

هذه الصورة لم يقل بها احد انتهى وقال شاه عبد العزيز في سوالات العشرة

یہہ صورت وہ ہی کہ نہین قائل ہوا اسکا کوئی شخص تمام ہوا اور کہا شاہ عبد العزیز نی سوالات عشرہ مین

واسطی کہ ترک کرنا مسح کا حرام ہی کرنا

فان التلفيق باطل انتهى وقال فى الدر المختار التلفيق باطل بالاجماع

کہ تحقیق تلفیق باطل ہی تمام ہوا اور کہا در المختار مین کہ تلفیق باطل ہی بالاجماع

انتهى وفى الصورة الثالثة ان لايكون عمل المقلد خلاف الائمة الاربعة ولا باطلا

تمام ہوا اور صورۃ ثالثہ یہہ کہ نہو عمل مقلد کا خلاف ائمہ اربعہ کی اور نہ باطل

عندهم بان يعمل الحنفى على مذهبه والمالكى على مذهبه والشافعى على مذهبه

نزدیک اونکی بایںطور کہ عمل کری حنفی اپنی مذہب پر اور مالکی اپنی مذہب پر اور شافعی اپنی مذہب پر

والحنبلى على مذهبه فلا يكون حينئذ خلاف الاجماع فلما كان مقتضى الاجماع

اور حنبلی اپنی مذہب پر پس نہوگا اسوقت خلاف اجماع کی پس جبکہ ہوا مقتضی اجماع کا

كذلك حكمنا ببطلان الصورة الاولى وامرنا بترك الصورة الثانية وقلنا بوجوب

اسطرح تو حکم کیا ہمنی ساتہہ بطلان صورت اول کی اور امر کیا ہمنی ساتہہ ترک صورت ثانیہ کی اور قائل ہوئے ہم

ساتہہ وجوب

تقليد المذهب الواحد من مذاهب الائمة الاربعة بمقتضى ذلك الاجماع لانه

تقلید مذہب واحد کی مذاہب ائمہ اربعہ کی سی ساتہہ مقتضی اس اجماع کی کیونکہ

لما ثبت بطلان الصورة الاولى والثانية بالاجماع كما مر وكان اختيار

جب ثابت ہوا بطلان صورت اول اور ثانیہ کا بالاجماع جیسا کہ گذرا اور تہا اختیار کرنا

صورت اول اور ثانیہ کی

الصورة الثالثة تركهما فكان اختيارها واجبا بذلك الاجماع

صورت ثالثہ کا ترک کرنا صورت اولی اور ثانیہ کا تو ہوا اختیار کرنا صورت ثالثہ کا واجب ساتہہ اجماع کی

واجب ساتھ اس اجماع کی

فقد ثبت ان وجوب تقليد المذهب الواحد منهم فى ذلك الزمان ثابت

پس ثابت ہوا کہ تحقیق وجوب تقلید مذہب واحد کا ائمہ اربعہ سی اس زمانہ مین ثابت

بدلالة ذلك الاجماع ومقتضاه واما الوجه الثالث فقد اجمع المسلمون على

ساتہہ دلالت اور مقتضی اس اجماع کی اما بیان وجہ ثالث کا یہہ ہی کہ جمع ہوئی ہین اہل اسلام اوپر

حفظ دين الاسلام لكن ذلك لا يحصل فى ذلك الزمان الا بوجوب تقليد المذهب

حفظ دین اسلام کی لیکن یہہ حفظ نہیں حاصل ہوتا اس زمانہ مین مگر بسبب وجوب تقلید مذہب

الواحد من مذاهب الائمة الاربعة وبيانه انه اذا لم يوجب تعيين المذهب

واحد کی مذاہب ائمہ اربعہ و کسی اور بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ جب واجب کی جاتی تعیین مذہب

الواحد فی ذلك الزمان الذی اخبر رسول الله صلی الله علیه وسلم بترقی

واحد کی اس زمانہ مین جسکی خبر دی ہی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی ترقی

فساده یوما فیوما حیث قال لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعده اشر منه

فساد کی دن بدن جبکہ فرمایا کہ نہ آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ آویگا بعد اوسکی وہ شر ہوگا اپنی قبل

حتی تلقوا ربکم رواه البخاری ذکره فی المشکوة فی کتاب الفتن وقال علیه السلام

حتی کہ ملاقات کرو گی تم اپنی رب کی روایت کیا اسکو بخاری نی ذکر کیا اسکو مشکوة کی کتاب الفتن مین اور فرمایا علیہ السلام نی

یخرج فی اخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین السنتهم احلی من السکر

کہ نکلین گی آخر زمانہ مین لوگ کہ حاصل کرینگی دنیا کو در پردہ دین کی زبانین اونکی نہایت میٹھی ہونگی شکر سی

وقلوبهم قلوب الذئاب رواه الترمذی ذکره فی المشکوة فی باب الریاء فلم

اور قلوب اونکی بھیڑیون کی ہونگی روایت کیا اسکو ترمذی نی ذکر کیا اسکو مشکوة کی باب الریا مین پس

یبق الا الامران اما ان یباح للعامل ان یاخذ اعماله من القران والحدیث

باقی نہ رہی کوئی شی سوای ان دو امر کی یا تو مباح کی جاوی عامل کو کہ اخذ کری اعمال اور مسائل اپنی قرآن سی یا حدیث سی

برایه او یباح له ان یاخذ ما شاء من اقوال العلماء ان شاء مال الی الحلال

ساتھ رائی اپنی کی یا مباح کیا جاوی اوسکی لئی یہہ کہ اخذ کری جو شی چاہی اقوال علما سی چاہی تو مائل ہو طرف حلال کی

وان شاء مال الی الحرام فلو کان الامر الاول وهو اباحة اخذ احکامه

اور چاہی مائل ہو طرف حرام پس اگر ہو امر اول کہ وہ مباح کرنا اخذ احکام

من القران والحدیث برایه فکان کل شخص یفعل هکذا فی کل عصر فی کل

قرآن یا حدیث سی اپنی رای سی پس ہوگا ہر شخص کرنیوالا اسطرح ہر زمانہ اور ہر

مصر فکان الدین حینئذ عدد افواه الناس مع انه جاء الذین لیسوا من

بستی مین پس ہو جائیگا دین اسوقت مذاہب گنتی جتنی موہنہ لوگون کی مین باوجود اسکی آئینگی وہ لوگ کہ نہین وہ

اهل الاسلام يقولون ان ذلك الوقت وقت تخريب ذلك الدين فيفرحون

اہل اسلام سے کہینگے کہ یہہ وقت وقت ہی تخریب اس دین کا پس خوش ہونگے

بذلك الوقت داعين لفاتحي ذلك الباب فيدخلون في الاسلام بلباس اهل

ساتہہ اس وقت کی دعا کرینگے کہولنے والون اس دروازہ کی پس داخل ہونگے اسلام مین بہ لباس اہل

الاسلام فيخرّجون الاحكام من القران والحديث ماشاء وابدعوى الترجيح

اسلام کی پس تخریج کرینگے احکام اور مسائل کو قرآن اور حدیث سے جو چاہینگے بہ دعوی ترجیح کی

بانه هو المرجح بالقران والحديث وهو مذهب الصحابة والبه ذهب

بایںطور کہ یہہ مرجح ہی ساتہہ قرآن اور حدیث کی اور یہہ ہی مذہب ہی صحابہ کا اور اسیطرف گیا ہی

الجمهور فيدّعون الحقيّة فيخرّجون الاحكام كماشاء وابتلك الوسيلة

جمہور علماء کا پس دعوی کرینگے حقیت کا پس نکالینگے مسائل جو چاہینگے بسبب اس وسیلہ کی

فكان الدين في كل عصر وزمان وكل مصر ومكان يتبدل بتبدل الاشخاص

پس ہوگا دین ہر زمانہ اور ہر آن مین اور ہر شہر اور بستی مین متبدل ساتہہ تبدل اشخاص

والابدان وكان باب فساد الدين مفتوحا هذا نتيجة ذلك الامر الاول

اور ابدان کی اور ہوگا دروازہ فساد دین کا مفتوح یہہ ہی نتیجہ اس امر اول کا

ولو كان الامر الثاني وهو اباحة اخذ العامل ماشاء من اقوال العلماء

اور اگر ہو امر ثانی کہ وہ مباح کرنا اخذ عامل کا جو چاہی اقوال علماء سے

بان شاء مال الى الحلال وان شاء مال الى الحرام في مسائل المختلف

بایںطور کہ چاہی تو مائل ہو طرف حلال کی اور اگر چاہی تو مائل ہو طرف حرام کی مسائل مختلفہ مین

فيها فاحد المحذورين لازم اما ارتفاع التكليف واما ارتفاع الحرمة من

تو اس صورت مین ایک دو محذور کا لازم ہی یا تو اوٹہہ جانا تکلیف کا یا اوٹہہ جانا حرمت کا

دار الدنيا اما المحذور الاول فلانه لو رخص للعامل في مسائل المختلف فيها

دار دنیا سے اما محذور اول اسواسطے ہی کہ اگر رخصت دیجاوی عامل کو مسائل مختلفہ مین

ان یاخذ من اقوال العلماء ماشاء فحاصله یرجع الی نفی التکلیف لان

کہ اخذ کری اقوال علما سی جو چاہی تو حاصل اوسکا رجوع کریگا طرف نفی تکلیف کی اوسواسطی

مذهب الشافعی مثلا اذا اقتضی تحریم ومذهب غیره اباحة ذلک الشیٔ

کہ مذہب امام شافعی کا مثلا جبکہ مقتضی ہوا تحریم شی کو اور مذہب غیر کا مقتضی ہوا اباحت اوس شی

بعینه او علی عکس ذلک وهو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی

بعینہ کو یا بالعکس اور وہ چاہی تو مائل ہو طرف حلال کی اور چاہی مائل ہو طرف

الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة فارتفع التکلیف من دار الدنیا واما المحذور

حرام کی تو اسوقت نہ متحقق ہوگا حلال اور حرام پس اوٹھگئی تکلیف دار دنیا سی اور محذور

الثانی فلانه لو رخص للعامل بذلک فللعامل ان یعمل بالحل والجواز

ثانی اسواسطی کہ اگر رخصت دیجائی عامل کو اسکی تو عامل کو جایز ہوا یہہ کہ عمل کری ساتہہ حلال کی اور جایز کی

حیث وجد من اقوال المجتهدین من الصحابة الی اخر المجتهدین فارتفع

جہان کہین پائی اقوال مجتہدین کی صحابہ سی لیکر آخر مجتہدین تک پس اوٹھہ جائیگی

الحرمة حینئذ من دار الدنیا فارتفع التکلیف ایضا فهذا نتیجة ذلک

اسوقت حرمت دار دنیا سی پس منتفی ہوجائیگی تکلیف بہی یہہ ہی نتیجہ اس

الامر الثانی فحاصل هذین الامرین فساد الدین فلما کان ذلک الفساد

امر ثانی کا پس حاصل ان دو امر کا فساد دین کا ہی پس جبکہ ہوا یہہ فساد دین کا

ناشیا من عدم وجوب تقلید المذهب الواحد من المذاهب الاربعة

پیدا عدم وجوب تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سی

کان وجوب تقلید المذهب الواحد منها واجبا بذلک الاجماع لان حفظ

تو ہوئی وجوب تقلید مذہب واحد کی اونسی واجب ساتہہ اس اجماع کی کیونکہ حفظ

الدین واجب بالاجماع فقد ثبت ان تقلید المذهب الواحد من المذاهب

دین کا واجب بالاجماع ہی پس ثابت ہوئی یہہ بات کہ تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سی

واجب بدلالة ذلك الاجماع و مقتضاه و اما القياس فبالوجوه فاما الوجه
واجب ہی ساتہہ دلالۃ اور مقتضی اس اجماع کی اما قیاس وہ ساتہہ چند وجوہ کی اما وجہ
الاول فان الراجح عند المقلد بمنزلة الدليل الراجح عند المجتهد فكما كان
اول پس وہ یہہ ہی کہ امام راجح نزدیک مقلد کی بمنزل دلیل راجح کی ہی نزدیک مجتہد کی پس جیسا کہ ہی
اتباع الدليل الراجح واجبا على المجتهد فكذلك اتباع المجتهد الراجح كان
اتباع دلیل راجح کا واجب مجتہد پر اسیطرح اتباع مجتہد راجح کا ہی
واجبا على المقلد واما الوجه الثانى فان مقدمة الواجب واجبة لانها موقوف
واجب مقلد پر اما وجہ ثانی پس وہ یہہ ہی کہ مقدمہ واجب کا واجب ہوتا ہی اسواسطی کہ وہ موقوف
عليها لانها لا يحصل بدونها فتكون واجبة حتى اقر به شاه ولى الله
علیہا ہی اسواسطی کہ نہیں حاصل ہوسکتا بدون اوسکی پس ہوا مقدمہ واجب کا واجب حتی کہ اقرار کیا اسکا اوس شاہ ولی الله نی
الذى هو امام مصنف المعيار حيث قال فى الانصاف مقدمة الواجب
جو امام ہی مصنف معیار کا جبکہ کہا اوسنی اپنی کتاب انصاف مین کہ مقدمہ واجب کا
واجبة انتهى فمقدمة الفرض فرض والواجب واجبة والسنة سنة و
واجب ہوتا ہی پورا ہوا پس مقدمہ فرض کا فرض ہی اور واجب کا واجب اور سنت کا سنت اور
المندوب مندوبة قال الامام النووى فى شرح مسلم فى كتاب الجمعة قال
مندوب کا مندوب کہا امام نووی نی شرح مسلم کی کتاب الجمعہ مین کہ کہا
العلماء البدعة خمسة اقسام واجبة ومندوبة ومحرمة ومكروهة
علما نی کہ بدعت پانچ قسم ہی واجب اور مندوب اور محرم اور مکروہ
ومباحة فمن الواجب نظم ادلة المتكلمين للرد على الملاحدة والمبتدعين
اور مباح پس بدعت واجبہ سی ہی نظم ادلہ متکلمین کی جو واسطی کرنی فرق ملاحدہ اور مبتدعین کی ہی
وشبه ذلك انتهى وقال العلامة ابن حجر المكى فى فتح المبين شرح الاربعين
اور مثل اسکی تمام ہوا اور کہا علامہ ابن حجر مکی نی فتح مبین شرح اربعین

وجوب تقلید کا قیاس سی بیان ہی

بیان وجہ اول قیاس کی

بیان وجہ ثانی قیاس کی

للنووی تحت الحدیث الثامن والعشرین فالحاصل ان البدعة منقسمة
نووی مین تحت حدیث اٹھائیسوین کی کہ حاصل کلام کا یہہ ہی کہ بدعت منقسم ہی
الی الاقسام الخمسة لانها اذا عرضت علی القواعد الشرعیة لم تخلو عن احد
پانچ اقسام پر اسواسطی کہ وہ بدعت جبکہ پیش کیجاتی ہی قواعد شرعیہ پر تو نہین خالی
تلك الاقسام الخمسة فمن البدع الواجبة علی الکفایة الاشتغال بالعلوم
ان اقسام خمسہ سی پس بعض بدعت واجبہ علی الکفایہ ہی اشتغال ہی ساتھہ اون علوم
العربیة المتوقف علیه الکتاب والسنة کالنحو والصرف والمعانی وبالجرح و
عربیہ کی جو موقوف ہی اوسپر کتاب اور سنت جیسا کہ علم نحو اور صرف اور معانی کا اور اشتغال ساتھہ جرح اور
التعدیل وتمیز صحیح الاحادیث من سقیمها وتدوین نحو الفقه واصوله
تعدیل کی اور اشتغال ساتھہ تمیز کرنی صحیح احادیث کی ضعیف احادیث سی اور اشتغال ساتھہ تدوین علم فقہ اور اصول کی
والرد علی نحو القدریة والجبریة والمرجئة والمجسمة لان حفظ الشریعة
اور اشتغال ساتھہ رد کی فرق اہل بدعت پر جیسا کہ مثلا قدریہ اور جبریہ اور مجسمہ کیونکہ حفظ شریعت کا
فرض کفایة فیما زاد علی المتعین لما دلت علیه الاحادیث والقواعد
فرض کفایہ ہی وہ قدر جو زائد ہی فرض عین سی جیسا کہ دال ہین اسپر احادیث اور قواعد
الشرعیة ولا یاتی حفظها الا بذلك وما لا یتم الواجب الا به فهو واجب انتهی
شرعیہ اور نہین حاصل ہوتا حفظ شریعت کا مگر ساتھہ اسکی اور جو چیز کہ نہ حاصل ہو واجب مگر ساتھہ اوسکی تو وہ واجب ہوتی ہی
وقال الطیبی فی شرح المشکوة قال الشیخ المجمع علی امامته وجلالته ابو محمد
اور کہا طیبی نی شرح مشکوٰۃ مین کہ کہا شیخ نی کہ مجمع علیہ ہی امامت اوسکی اور جلالت اور عظمت اوسکی کہ یعنی ابومحمد
عبد العزیز بن سلام رح فی اخر کتاب القواعد البدعة منقسمة الی واجبة
عبد العزیز بن سلام رحمہ اللہ آخر کتاب قواعد مین کہ بدعت منقسم ہی طرف واجب کی
کالاشتغال بعلم النحو الذی یفهم به کلام الله وکلام رسوله صلی الله علیه وسلم
جیسا کہ اشتغال ساتھہ علم نحو کی جو قدر موقوف ہی فہم کلام اللہ اور کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

وحفظ اعراب الكتاب والسنة وتدوين اصول الفقه والكلام فى الجرح و
اور حفظ اعراب کلام اللہ اور کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جمع کرنا اصول فقہ کا اور کلام کرنا جرح اور
التعديل وتمييز الصحيح من السقيم والرد على الجبرية والقدرية والمرجئة
تعدیل مین اور تمیز کرنی صحیح کی ضعیف سی اور رد کرنا جبریہ اور قدریہ اور مرجئہ
والمجسمة لان حفظ الشريعة واجب وذا لا يأتى الا بذلك وما لا يتم الواجب الا به
اور مجسمہ پر کیونکہ حفظ شریعت کا واجب ہی اور نہین حاصل ہوتا یہہ فقط مگر ساتھہ اسکی اور جو چیز کہ نہ حاصل ہو
فهو واجب انتهى فاذا كان الامر كذلك فكما كان نظم الادلة والاشتغال
وہ چیز واجب ہوتی ہی تمام ہوا پس جبکہ ہوا امر اسطرح پس جیسیکہ ہوا نظم ادلہ اور اشتغال
المذكورين واجبا لانه مقدمة الواجب فكذلك تقليد المذهب الواحد
جو مذکور ہوئی ہین واجب اسواسطی کہ وہ مقدمہ واجب کا ہی اسیطرح تقلید مذہب واحد کی
من هذه المذاهب الاربعة كان واجبا لانه مقدمة الوجب لان حفظ
ان مذاہب اربعہ سی ہوئی واجب اسواسطی کہ وہ مقدمہ واجب کا ہی کیونکہ حفظ
الشريعة واجب وذلك لا يحصل فى ذلك الزمان لشيوع الخيانة وفساد النية
شریعت کا واجب ہی اور یہہ واجب نہین حاصل ہوتا اس زمانہ مین واسطی عام ہونی خیانت کی اور فساد نیت کی
فى ذلك الزمان الا به لانه لو جوزنا ذلك لادى الى نفى التكليف الذى
اس زمانہ مین مگر ساتھہ اس تقلید کی اسواسطی کہ اگر جایز رکھین ہم اوسکو تو پہنچا دیگا طرف انتفاء تکلیف کی کہ
حفظه واجب كما صرح به الملا على القارى فى الرسالة المذكورة حيث قال
جو حفظ اوسکا فرض واجب ہی جیسا کہ تصریح کی اسکی ملا علی قاری نی رسالہ مذکور مین جبکہ کہا
وجب عليه حتما ان يعين مذهبا من هذه المذاهب اما مذهب الشافعى
کہ واجب ہی مقلد پر وجوبا یہہ کہ لازم پکڑی مذہب معین کو ان مذاہب اربعہ سی یا تو مذہب امام شافعی کا
فى جميع الفروع واما مذهب مالك واما مذهب ابى حنيفة او غيرهم
جمیع مسائل مین یا مذہب امام مالک کا جمیع مسائل مین یا مذہب امام ابو حنیفہ کا یا احمد کا

واجب ہی مگر ساتھہ اوسکی

ولیس له ان ینتحل من مذهب الشافعی ما یهواه ومن مذهب ابی حنیفة

اور نہیں ہی اوسکی لئی یہہ کہ چن لی مذہب شافعی کی سی خواہش کی موافق اور مذہب ابوحنیفہ سی

فی الباقی ما یرضاه لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج من الضبط

بیچ باقی کی جو چاہی کیونکہ ہم اگر جائز کہین ہم اسکو تو پہنچا دیگا یہہ طرف خبط دین کی اور طرف خروج دین کی

حاصله یرجع الی نفی التکلیف لان مذهب الشافعی اذا اقتضی تحریم شیء

کہ حاصل اوسکا اور مرجع اوسکا نفی تکلیف کی ہی کیونکہ مذہب امام شافعی کا جبکہ ہو مقتضی تحریم کسی شی کا

ومذهب غیره اباحة ذلک الشیء او علی العکس فهو ان شاء مال الی الحلال

اور مذہب غیر کا اباحت اوسکی کا یا بالعکس اور وہ چاہی تو مایل ہو طرف حلال کی

وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة وفی ذلک اعدام التکلیف

چاہی تو مایل ہو طرف حرام کی پس اسوقت نہ محقق ہوگی حلت اور حرمت اور اسمین انتفا تکلیف کا ہی

وابطال فائدته واستیصال قاعدته وذلک باطل انتهی فحصل مما

اور باطل کرنا اوسکی فائدہ کا اور مٹا دینا اوسکی قاعدہ کا اور یہہ باطل ہی یعنی باطل بالاجماع ہی پس حاصل ہوا اوس

ذکر ان تقلید المذهب الواحد من هذه المذاهب واجب لانه مقدمة

ذکر سی کہ تقلید مذہب واحد کی ان مذاہب اربعہ سی واجب ہی اسواسطی کہ وہ مقدمہ

الواجب وکل مقدمة الواجب واجبة فکان تقلید المذهب الواحد من

واجب کا ہی اور جو مقدمہ واجب کا ہی وہ واجب ہی پس ہوئی تقلید مذہب واحد کی

هذه المذاهب واجبا واما الوجه الثالث فان المجتهد قد یخطی وقد

ان مذاہب اربعہ سی واجب اما وجہ ثالث پس وہ یہہ ہی کہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہی اور کبھی

یصیب بالکتاب والسنة والاجماع والقیاس والعقل فاما الکتاب فقال تعالی ففهمناها سلیمن

مصیب ہوتا ہی بحکم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل کی اما کتاب پس فرمایا اللہ تعالی نے سمجھا دیا ہمنی وہ حکم سلیمن کو

فالایة تدل علی اصابة سلیمن دون داود علیهما السلام فالایة تدل علی

پس آیت دال ہی اوپر مصیب ہونی سلیمن کی نہ داود علیهما السلام کی پس آیت دال ہوئی اوپر

بیان وجہ ثالث خطاء مجتہد کی

بیان ہی کتاب سی

ان المجتهد قد يخطی و قد يصيب و اما السنة فاخرج عن عبد الله بن عمرو
که مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہی اور کبھی مصیب اما سنت پس مروی ہی عبد اللہ بن عمرو

بیان ہی سنت سی

وابی هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد
اور ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ارادہ کیا قاضی حکم کا اور اجتہاد کیا

واصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد واخطأ فله اجر واحد متفق عليه ذكره
اور مصیب ہوا تو اوسکی لئی دو اجر ہین اور جبکہ ارادہ کیا حکم کا اور اجتہاد کیا اور مخطی ہوا تو اوسکی لئی اجر واحد ہی

فی المشكوة فذلك الحديث المتفق عليه نص صريح فی ان المجتهد قد يخطی و
مشکوٰۃ مین پس یہہ حدیث متفق علیہ نص صریح ہی اسمین کہ مجتہد کبھی مخطی اور

قد يصيب واما الاجماع فقال الامام النووی فی كتاب الاقضية تحت ذلك الحديث
کبھی مصیب اما اجماع پس کہا امام نووی نی شرح مسلم کی کتاب الاقضیہ مین تحت اس حدیث کی

بیان ہی اجماع سی

قال العلماء اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث فی حاكم عالم اهل الحكم فان اصاب فله اجران
کہ کہا علماء نی کہ اجماع کیا اہل اسلام نی اسپر کہ یہہ حدیث بیچ حق حاکم عالم کی ہی کہ وہ اہل حکم کا ہو یعنی اہل اجتہاد کا ہو

اجر باصابته وان اخطأ فله اجر باجتهاده انتهى فذلك الاجماع كان
ایک اجر بدلہ اجتہاد کی ہی اور اگر مخطی ہو تو اوسکی لئی ایک اجر ہی بدلہ اجتہاد کی تمام ہوا پس یہہ اجماع

اجماعا على ان المجتهد قد يخطی و قد يصيب واما القياس فقال العلامة
اجماع ہی اسپر کہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہی اور کبھی مصیب اما قیاس پس کہا علامہ

التفتازانی فی شرح العقائد الثالث ان القياس مظهر لا مثبت فان
تفتازانی نی شرح عقائد مین کہ وجہ ثالث یہہ ہی کہ قیاس مظہر حکم کا ہی نہ مثبت حکم کا کیونکہ

بیان ہی قیاس سی

الثابت بالقياس ثابت بالنص معنى وقد اجمعوا على ان الحق فيما ثبت
جو مسئلہ ثابت بالقیاس ہی وہ ثابت بالنص ہی ازروی معنی کی حالانکہ جمع ہوئی علماء اسپر کہ حق جو ثابت

بالنص واحد لا غير انتهى يعنى ان الحق والصواب اذ كان فيما ثبت بالنص
بالنص ہین واحد ہی نہ متعدد تمام ہوا یعنی حق اور صواب اوس مسئلہ مین جو ثابت بالنص ہی

واحد لا غیر انتہی یعنی ان الحق والصواب اذا کان فیما ثبت بالنص واحدا
واحد ہی نہ متعدد یونہو یعنی حق اور صواب جو ثابت بالنص ہی واحد ہی
بالاجماع فمقتضی القیاس ان یکون الحق والصواب فیما ثبت بالقیاس ایضا
بالاجماع پس مقتضی قیاس کا یہہ ہی کہ حق اور صواب جو ثابت بالقیاس ہی ہی
واحد لاتحاد العلة وھو ثبوتھا بالنص ولو معنی لان المجتھد عند اھل السنة
واحد ہی واسطی اتحاد علت کی کہ وہ ثبوت اوسکا بالنص ہی اگرچہ از روی معنی کی اسواسطی کہ مجتہد نزدیک اہل سنت
والجماعة مظھر لا مثبت لان الحاکم عندھم ھو الله تعالی وحدہ فقد
اور جماعت کی مظہر ہی نہ مثبت اسواسطی کہ حاکم نزدیک اونکی وہ الله تعالی وحدہ ہی نہ غیر پس
ثبت بالقیاس ان المجتھد قد یخطی وقد یصیب واما العقل فقال العلامة
ثابت ہوا ساتھہ قیاس کی کہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہی اور کبھی مصیب اما عقل پس کہا علامہ
التفتازانی فی شرح العقائد فلو کان کل مجتھد مصیبا لزم اتصاف الفعل
تفتازانی نی شرح عقائد مین کہ اگر ہو ہر مجتہد مصیب تو لازم آویگا متصف ہونا فعل کا
بالحرمة والاباحة او الصحة والفساد او الوجوب وعدم الوجوب انتھی یعنی
ساتھہ حرمت اور اباحت کی یا صحت اور فساد کی یا وجوب اور عدم وجوب کی تمام ہوا یعنی
لو کان کل مجتھد مصیبا لزم اجتماع النقیضین فی العمل والاعتقاد وبیانہ
اگر ہو ہر مجتہد مصیب تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد مین اور بیان اسکا
انہ اذا اجتھد المجتھدان فقال احدھما ان ذلک الفعل حلال وقال الاخر بحرمتہ
یہہ ہی کہ جبکہ اجتہاد کیا دو مجتہدنی پس کہا ایک مجتہدنی کہ یہہ فعل حلال ہی اور قائل ہوا دوسرا اسکی حرمت کا
او قال احدھما ان ذلک الفعل واجب وقال الاخر بعدم وجوبہ او بوجوب ترکہ
یا کہا ایک مجتہدنی کہ یہہ فعل واجب ہی اور قائل ہوا دوسرا اسکی عدم وجوب کا یا اوسکی حرمت کا
او قال احدھما ان ذلک العمل صحیح وقال الاخر بفسادہ فلو کان کل مجتھد
یا کہا ایک مجتہدنی نہ یہہ عمل صحیح ہی اور قائل ہوا دوسرا اسکی فساد کا پس اگر ہو ہر مجتہد

مصیبا لزم اجتماع النقیضین فی العمل والاعتقاد وھو باطل باتفاق العقلاء
مصیب تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد مین اور وہ اجتماع نقیضین کا باطل ہی باتفاق عقلاء کے

وقال العلامة فی التلویح شرح التوضیح قوله ولنا انہ صحابنا علی ان الحق
اور کہا علامہ نی تلویح شرح توضیح مین قوله ولنا حجت پکڑی ہی ہماری اصحاب نی اسپر کہ حق

واحد والمجتهد قد یخطی ویصیب بالکتاب والسنة والاثر ودلالة الاجماع
واحد ہی اور مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہی اور کبھی مصیب بحکم کتاب اور سنت اور اثر اور دلالت اجماع

والمعقول اما الکتاب فقوله تعالی ففهمناها سلیمن واما السنة والاثر
اور عقل کی اما کتاب پس فرمایا اللہ تعالی نی کہ سمجھایا ہمنی وہ حکم سلیمان کو واماسنت اور اثر

فالاحادیث والاثار الدالة علی تردید الاجتهاد بین الصواب والخطاء و
پس احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور احادیث اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دال ہین اوپر تردید اجتہاد کی درمیان ثواب اور خطا کی

ان کانت من قبیل الاحاد لانها متواترة من جهة المعنی واما دلالة الاجماع
اگرچہ ہین یہہ احادیث اور اثار قبیل احادیث احاد ہی لیکن وہ متواتر ہین جہت معنی ہی اما دلالت اجماع

فهو ان القیاس مظهر لامثبت فان الثابت بالقیاس ثابت بالنص معنی
پس وہ یہہ ہی کہ قیاس مظہر حکم کا ہی نہ مثبت حکم کا کیونکہ ثابت بالقیاس ثابت بالنص ہی از روی معنی کی

وان لم یکن ثابتا به صریحا وقد اجمعوا علی ان الحق فیما ثبت بالنص واحد
اگرچہ نہین ثابت بالنص از روی صراحت کی اور حال یہہ ہی کہ تحقیق جمع ہوئی ہین سب علماء اسپر کہ حق بیچ ثابت بالنص کی

لاغیر واما المعقول فلان کون الفعل محظورا ومباحا او صحیحا وفاسدا
واحد ہی نہ متعدد واما عقل اسواسطی چاہتا ہی کہ ہونا فعل کا حرام اور غیر حرام یا صحیح اور غیر صحیح

او واجبا وغیر واجب ممتنع لاستلزامه اتصاف الشیٔ بالنقیضین انتهی
یا واجب اور غیر واجب ممتنع اور محال ہی واسطے پکڑنی اوسکی اتصاف شئی کو ساتھہ نقیضین کی آن واحد مین

مختصرا فقد ثبت بالکتاب والسنة والاجماع والقیاس والعقل ان الحق والصواب
تمام ہوا کلام اوسکا بطور اختصار کی پس ثابت ہوا بحکم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل کی یہہ کہ حق یعنی صواب مسائل مختلف

فی احد الجانبین وان المجتہد قد یخطی ویصیب وعلیہ الائمۃ الاربعۃ کما

مین ہوگا احد الجانبین مین نہ ہر جانب مین اور مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہی اور کبھی مصیب اور اسی پر ہین ائمہ اربعہ جیسا کہ

فی مسلم الثبوت وبہ اقر مصنف المعیار فی معیارہ حیث قال ان الحق

مسلم الثبوت مین مصرح ہی اور ساتھ اسی کی اقرار کیا مصنف معیار نی اپنی معیار مین جبکہ کہا کہ حق

عند اللہ واحد وہذہ المقدمۃ عند الجمہور مسلمۃ انتہی فالحاصل ان ذلک

عند اللہ واحد ہی اور یہہ مقدمہ نزدیک جمہور علماء کی مسلم ہی تمام ہوا پس حاصل یہہ ہی کہ یہہ امر

ثابت بالکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس والعقل فاذا کان الامر کذلک فلا شک فی

ثابت ہی ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل کی پس جبکہ ہوا امر اسطرح تو نہین شک اسمین

ان المجتہد کثیر الاصابۃ کان ہو الراجح علی غیرہ فاذا کان الامر کذلک فاتباع

کہ مجتہد کثیر الاصابۃ ہوگا وہی راجح غیر پر پس جبکہ ہوا امر اسطرح تو اتباع

المجتہد الراجح کان علی المقلد واجبا لئلا یقع فی اتباع کثیر الخطاء قصدا وعمدا

مجتہد راجح کی ہوئی مقلد پر واجب تو کہ نہ واقع ہو کثیر الخطا مین جان بوجھ کر

کما کان اتباع الدلیل الراجح علی المجتہد واجبا کیلا یقع فی کثیر الخطاء قصدا

جیسا کہ ہی اتباع دلیل راجح کا مجتہد پر واجب تو کہ نہ واقع ہو کثیر الخطا مین جان بوجھکر

لانہ کثیر الاصابۃ بالنسبۃ الی الدلیل المرجوح والیہ اشار العلامۃ

اسواسطی کہ وہ کثیر الاصابۃ ہی بہ نسبت دلیل مرجوح کی اور اسی کی طرف اشارہ کیا علامہ

القہستانی فی النقایۃ شرح مختصر الوقایۃ قبیل کتاب الاشربۃ

قہستانی نی نقایہ شرح مختصر وقایہ مین قبیل کتاب الاشربہ کی

حیث قال واعلم ان من جعل الحق واحدا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار فی الاخذ

جبکہ کہا اوسنی جان تو کہ جو شخص کہ کرتا ہی حق کو متعدد جیسا کہ وہ مذہب معتزلہ کا ہی تو وہ ثابت کرتا ہی عامی کی

من کل مذہب ما یہواہ ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا

ہر مذہب سی جو چاہی اور جو شخص کہ کرتا ہی حق کو واحد جیسا کہ مذہب علماء ہمارے کا ہی تو لازم کرتا ہی وہ عامی کی لئی امام واحد

کما فی الکشف انتہی فان قیل سلمنا ذلک لکن کیف نعرف ترجیح المجتہد قلنا
جیسا کہ کشف میں ہی تمام ہوا اگر کہا جاوی کہ مانا ہمنی یہہ لیکن کیونکر معلوم کرین ہم ترجیح مجتہد کی کہتی ہین ہم
بالمناقب قال شاہ عبد العزیز الدہلوی فی بستان المحدثین راقم حروف
کہ معلوم ہوتی ہی ساتہہ مناقب کی کہا شاہ عبد العزیز دہلوی نی بستان المحدثین مین کہ راقم الحروف
گوید سبب رواج مذہب امام مالک در دیار مغرب واندلس نزد جمہور مؤرخین
کہتا ہی کہ سبب رواج مذہب امام مالک کا بیچ ملک مغرب اور اندلس کی نزدیک جمہور مؤرخین کی
انست کہ علماء ان بلاد برای حج وزیارت اکثر بحجاز رحلت کردند وچون
یہہ ہی کہ علماء اوس ملک کی واسطی حج اور زیارت کی اکثر طرف حجاز کی سفر کرتی تہی اور جب کہ
باوطان خود معاودت نمودند فضل وبزرگی امام مالک ووسعت علم وجلالت
اپنی وطنون کی طرف رجوع کرتی تو فضل اور بزرگی امام مالک کی اور وسعت علم اور جلالت
قدر ایشان مشاہدہ نمودہ دفترہا از اوصاف کمال ان در ان بلاد بیان
شان اوسکی کی جو مشاہدہ مین آئی ہوئی تہی دفتر اوصاف کمال امام مالک کی اپنی ملکون مین بیان
نمودند لہذا تعظیم امام مالک وتقلید ایشان در اذہان مردم انجا
کرتی اسواسطی تعظیم اور عظمت شان امام مالک کی اور تقلید انکی بیچ ذہنوں اون لوگون کی
رسوخ واستقرار پیدا کرد والا قبل ازان ہمہ بر مذہب اوزاعی بودند
راسخ اور مستقر ہوگی ورنہ اور تو پہلی اسکی سب کی سب مذہب امام اوزاعی پر تہی
انتہی فہذا القدر المنقول عن خیر القرون کاف لکل منصف وطالب
تمام ہوا پس یہہ قدر جو منقول ہی خیر القرون سی کافی ہی واسطی ہر منصف اور طالب
حق فلما کان کل وجہ من ہذہ الوجوہ المذکورۃ کافیا فی الاستدلال علی الوجوب
حق کی پس ہر گاہ کہ تہی ہر وجہ ان وجوہ مذکورہ سی کافی بیچ دلیل پکڑنی کی اوپر وجوب کی
لانہ ثبت بالدلیل الظنی کان مجموع ہذہ الوجوہ اکفی فی الاستدلال علی
اسواسطی کہ وجوب ثابت ہوتا ہی ساتہہ دلیل ظنی کی تو ہوا مجموعہ ان وجوہ کا نہایت کافی بیچ استدلال کی اوپر

(حاشیہ: ومی جمعہ الغنی / والحدیثین می گوید / باید دانست کہ یوم / مقلد لازم وواجب / است کہ تقلید مجتہدی / از مجتہدین کند و / اورا اولی وافضل / واعلم واورع واکمل / از دیگر مجتہدین داند / واحوال آن مجتہد / امام خود را بشناسد / تا تقلید وی کار درست / شود انتہی)

ذلك الوجوب لانه ربما كان مع الاجتماع ما لا يكون مع الانفراد كالحبل المؤلف

اس وجوب تقلید مذہب معین کی اسوسطی کہ بسا اوقات ہوتا ہی ساتھ اجتماع کی وہ قوت جو نہیں ہوتی ہی ...

من الشعرات فقد ثبت بالكتاب والسنة والاجماع والقياس وجوب اتباع

بالوںسی پس ثابت ہوا ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کی وجوب اتباع

المذهب الواحد من المذاهب الاربعة وعليه اتفاق العلماء قال الملا علي القاري

مذہب واحد کا مذاہب اربعہ سی اور اسی پر ہی اتفاق ہی علماء کا کہا ملا علی قاری نی

في الرسالة المذكورة وجب عليه حتما ان يعين مذهبا معينا من هذه

رسالہ مذکورہ مین کہ واجب ہی مقلد پر یہہ کہ لازم پکڑی ایک مذہب معین کو ان

المذاهب اما مذهب الشافعي في جميع الفروع واما مذهب مالك واما

مذاہب اربعہ سی یا تو مذہب امام شافعی کا جمیع مسائل مین یا مذہب امام مالک کا یا

مذهب ابي حنيفة او غيرهم وليس له ان يتحل من مذهب الشافعي ما يهواه

مذہب امام ابو حنیفہ کا یا غیر کا اور نہین درست اوسکی لئی یہہ کہ چن لی مذہب شافعی جو چاہی

ومن مذهب غيره ما يرضاه لانا لو جوزنا ذلك لادى الى الخبط والخروج عن

اور مذہب غیر سی جو چاہی کیونکہ اگر جایز رکہا جاوی یہہ تو مؤدی ہوگا یہہ طرف خبط کی اور خروج کی

الضبط حاصله يرجع الى نفي التكليف لان مذهب الشافعي اذا اقتضى تحريم

ضبط دین سی کہ حاصل اوسکا انتفا تکلیف کا ہی اسواسطی کہ مذہب شافعی کا مثلا جبکہ مقتضی ہو تحریم

شئ ومذهب غيره اباحة ذلك الشئ بعينه او على العكس فهو ان شاء مال

شی کا اور مذہب غیر کا مقتضی ہو اباحت اس شی کا یا بالعکس اور وہ چاہی مایل ہو

الى الحلال وان شاء مال الى الحرام فلا يتحقق الحل والحرمة وفي ذلك اعدام

طرف حلال کی اور چاہی تو مایل ہو طرف حرام کی پس اسوقت نہ محقق ہوگی حلت اور حرمت اور اسمین اعدام

التكليف وابطال فائدته واستيصال قاعدته وذلك باطل انتهى كلامه

تکلیف کا ہی اور بطلان اوسکی فائدہ کا اور مٹانا اوسکی قاعدہ کلی اور یہہ باطل ہی تمام ہوا کلام اوسکا

انفرادی کے ساتھ ... نہیں
کی وجوب ... ہی

قال الملا علی قاری

بیان نقول وجوب
تقلید مذہب واحد کا
بعد بیان ادلہ اربعہ کی

قال المفتي محمد

وقال المفتی محمد فی مھمة المحدثین علی المشکوٰۃ باید دانست کہ بر ہر

منقلد لازم وواجبست کہ تقلید مجتہدی از مجتہدین کند کہ اورا اولی وافضل واعلم واورع

واکمل از دیگر ہمہ ائمہ داند واحوال آن مجتہد امام خود بشناسد تا تقلید او درست شود انتہی

قال فی القنیة

وقال فی القنیة لیس للعامی ان یتحول من مذھب الی مذھب ویستوی

اور کہا قنیہ میں کہ نہیں درست عامی کو یہہ کہ انتقال کری ایک مذہب سی طرف مذہب دوسری کی اور برابر ہی

قال بحر العلوم

فیه الشافعی والحنفی انتھی وقال بحر العلوم فی شرح التحریر ولکن الانتقال

اسمین شافعی اور حنفی تمام ہوا اور کہا بحر العلوم فی شرح تحریر مین کہ اسطرح انتقال کرنا

للعامی من مذھب الی مذھب لایجوز فی زماننا لظھور الخیانة انتھی

عامی کو ایک مذہب سی طرف مذہب دوسری کی نہین جایز اس زمانہ مین واسطی ظہور خیانت کی

قال الشیخ احمد

وقال الشیخ احمد فی التفسیر الاحمدی تحت قوله تعالی ففھمناھا سلیمن اذا

کہا شیخ احمد نی تفسیر احمدی مین تحت قوله تعالی ففہمناہا سلیمان کا کہ جب

التزم احد مذھبا وجب علیه ان یدوم علی مذھب التزمه ولا ینتقل الی

لازم پکڑی کوئی مذہب کو واجب ہی اوسپر دوام اوپر مذہب ملتزم کی اور نہ انتقال کری طرف

قال السیوطی

مذھب اخر انتھی وقال السیوطی فی جزیل المواھب قال من مفتی المالکیة

مذہب اور کی اور کہا جلال الدین السیوطی نی جزیل المواہب مین کہ کہا مفتیون مالکیہ کی سی

قال جلال الدین المحلی

الیوم من تحول من مذھبه فبئس ما صنع انتھی وقال جلال الدین

کہ اب جو شخص کہ انتقال کری مذہب اپنی سی برا کیا اوسنی اور کہا جلال الدین

المحلی فی شرح جمع الجوامع یجب علی العامی وغیره ممن لم

محلی شافعی المذہب نی شرح جمع الجوامع مین کہ واجب ہی عامی وغیرہ پر جو

یبلغ مرتبة الاجتھاد التزام مذھب معین

غیر مجتہد ہو لازم پکڑنا مذہب معین کا

قال فی التوضیح

من مذاھب المجتھدین انتھی وقال فی التوضیح

مذاہب مجتہدین کی سی اور کہا توضیح مین

فی بحث التسمیۃ لا خیر ان یکون فی بعض المسائل حنفیا وشافعیا فی البعض
بحث تسمیع مین کہ نہین خیر بیہہ کہ ہو بعض مسائل مین حنفی اور شافعی بعض مین

کما عرف فی مسائل التقلید انتھی وقال شاہ ولی اللہ فی عقد الجید قال فی
جیسا کہ پہچانا گیا ہی مسائل تقلید مین اور کہا شاہ ولی اللہ نی عقد الجید مین کہ کہا

محامات الاحتساب ولو رای الشافعی شافعیا یشرب النبیذ وینکح بلا ولی یطاھا
محامات احتساب مین کہ اگر دیکھی محتسب شافعی المذہب کو کہ پیتا ہی نبیذ کو اور نکاح کرتا ہی بلا بغیر ولی کی اور وطی

فلہ ان ینکر لان علی کل مقلد اتباع مقلدہ ویعصی بالمخالفۃ انتھی وقال
تو واسطی اوس محتسب کی چاہئی ہی بیہہ کہ انکار کری اوسپر کیونکہ ہر مقلد پر لازم ہی اتباع اپنی امام کی اور گناہ گار ہی ساتھ مخالفت

شاہ عبد العزیز الدھلوی فی بستان المحدثین باید دانست کہ مختصر
شاہ عبد العزیز دہلوی نی بستان المحدثین مین جانا چاہئی کہ مختصر امام

طحاوی دلالت میکند کہ وی مجتہد منتسب بود محض مقلد مذہب حنفی
طحاوی کی دلالت کرتی ہی کہ وہ امام طحاوی مجتہد فی المذہب تہا محض مقلد مذہب حنفی کا

نبود زیرا کہ دران مختصر چیزھای اختیار کردہ کہ مخالف مذہب ابو حنیفہ
نتہا اسواسطی کہ اوس مختصر مین کئی مسائل اختیار کئی مین کہ وہ مخالف مذہب ابو حنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ است انتھی فدل تعلیلہ علی ان تعیین المذہب الواحد
رحمۃ اللہ علیہ کی ہین پس دال ہی تعلیل شاہ عبد العزیز کی اسپر کہ تعین مذہب واحد کی

علی غیر المجتہد المنتسب واجب وقال فی عقد الجید وقطع الکرابسی
غیر مجتہد فی المذہب پر واجب ہی اور کہا عقد الجید مین کہ یقین کیا کرابسی نی

بانہ یجب علی العامی ان یلزم مذھبا معینا واختارہ فی شرح جمع الجوامع
اینطور کہ واجب ہی عامی پر کہ لازم پکڑی ایک مذہب معین کو اور اختیار کیا شرح جمع الجوامع مین

انہ یجب ذلک انتھی وقال فی خزانۃ الروایات عن دستور السالکین لو کان
بیہہ کہ واجب ہی بیہہ لازم پکڑنا مذہب معین کا اور کہا خزانۃ الروایات مین دستور السالکین سی کہ اگر ہو

ف قال شاہ ولی اللہ

قال فی محامات الاحتساب

ف قال شاہ عبد العزیز

ف قال فی عقد الجید

ف قال فی خزانۃ الروایات

المقلد غیر المجتهد عالما مستدلا لا یعرف قواعد الاصول ومعانی النصوص و
مقلد غیر مجتہد عالم اہل استدلال جانتا نہی قواعد اصول کی اور معانی نصوص اور
الاخبار لا یجوز ان یعمل الا علی روایة مذهبه وفتاوی امامه انتهی وقال
اخبار کی نہیں جایز اوسکو یہہ کہ عمل کری مگر اپنی مذہب کی روایت پر اور فتاوی امام اپنی پر اور کہا
الشعرانی فی المیزان الکبری قال صاحب جامع الفتاوی من الحنفیة یجوز
شعرانی نی میزان کبری مین کہ کہا صاحب جامع الفتاوی حنفیہ کی نی کہ جایز ہی
للحنفی ان ینتقل الی مذهب الشافعی وبالعکس ولکن بالکلیة اما فی مسئلة
حنفی کو انتقال مثلا طرف مذہب شافعی کی یا بالعکس لیکن بالکلیہ اما ایک ایک
واحدة فلا یمکن انتهی وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی بحث الشفق
مسئلہ مین نہیں ممکن ہی اور کہا طحطاوی نی شرح در المختار مین بحث شفق مین
قال صاحب الهدایة فی التجنیس الواجب عندی ان یفتی بقول ابی حنیفة
کہ کہا صاحب ہدایہ نی اپنی کتاب تجنیس مین کہ واجب نزدیک میری یہہ ہی کہ فتوی دیا جاوی ساتہہ قول
علی کل حال انتهی وقال صاحب البحر الرائق فی الرسالة المسماة برفع الغشاء
ہر حال مین اور کہا صاحب بحر الرائق نی اوس رسالہ مین جو مسمی ہی بنام رفع الغشاء
عن وقتی العصر والعشاء حیث ثبت ان وقت العصر اذا صار ظل کل شیء
عن وقتی العصر والعشاء کی جبکہ ثابت ہوا یہہ امر کہ وقت عصر کا اوسوقت سی ہی جبکہ ہو جاوی سایہ ہر شی کا
مثلیه وانه مذهب ابی حنیفة رحمة الله علیه وصححه المشائخ واختاره
دو مثل اور یہہ امر کہ وہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور صحیح کیا اوسکو مشائخ نی اور اختیار کیا اوسکو
توجب علی مقلد ابی حنیفة العمل به ولا یجوز له العمل بقول غیره لما
تو واجب ہی اوپر مقلد ابو حنیفہ کی عمل ساتہہ وہی اور نہیں جایز ہی اوسکو عمل ساتہہ قول غیر اوسکی کی کیونکہ
نقله الشیخ قاسم فی تصحیحه عن جمیع الاصولیین انه لا یصح الرجوع
نقل کیا شیخ قاسم نی اپنی تصحیح مین سب اہل اصول سی کہ نہیں صحیح رجوع کرنا

وقال الشعرانی

وقال الطحطاوی قال صاحب الہدایہ

وقال صاحب البحر الرائق

عن التقليد بمذهب العمل بالاتفاق انتهى وقال فى الرسالة المذكورة قال
تقلید سی المذہب عمل کی بالاتفاق اور کہا رسالہ مذکورہ مین کہ کہا
الشیخ ابن الہمام فی شرح الہدایة فظہر بہذا ان الصواب ما ذہب الیہ
شیخ ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین کہ ظاہر ہوا ساتھہ اسکی کہ صواب مذہب ابو حنیفہ کا
ابو حنیفة وان العمل به على مقلديه واجب والافتاء بغيره لا يجوز لهم لانه
ہی اور تحقیق عمل ساتھہ اوسکی اوپر مقلدین ابو حنیفہ کی واجب ہی اور فتوی دینا ساتھہ غیر اوسکی نہین
لا يرجح قول صاحبيه او احدهما على قوله الا بموجب وهو اما الضعف دليل
نہین مرجح ہوتا قول صاحبین کا یا ایک کا اونہین سی قول امام پر مگر ساتھہ کسی موجب کی اور وہ موجب یا تو واسطی ضعف
الامام واما للضرورة والتعامل كترجيح قولهما فى المزارعة والمعاملة واما الاختلاف فيهما
امام کی یا واسطی ضرورة تعامل کی جیسا کہ ترجیح قول صاحبین کی مزارعت اور معاملت مین یا واسطی ہوا اختلاف کی
له بسبب اختلاف العصر والزمان وان ابا حنيفة لو شاهد ما وقع فى زمنهما
درمیان صاحبین اور امام کی بسبب اختلاف عصر اور زمانہ کی بایں طور کہ امام ابو حنیفہ اگر مشاہدہ کرتا جو واقع ہوئی زمانہ صاحبین مین
لوافقهما كعدم القضاء بظاهر العدالة انتهى ووجه التمسك ان المذهب
تو موافقت کرتا اونکی جیسا کہ عدم قضا ساتھہ ظاہر عدالت کی اور وجہ تمسک کی یہہ ہی کہ مذہب
الحنفى عبارة عن مجموع مذهبه ومذهب صاحبيه لانهما مجتهد فى المذهب
حنفی عبارت ہی مجموع مذہب امام اور صاحبین کی سی کیونکہ وہ مجتہد فی المذہب ہین
والمجتهد فى المذهب يجرى على اصول امامه وقواعده قال شاه عبد العزيز
اور مجتہد فی المذہب چلتا ہی اوپر اصول امام اپنی کی اور قواعد اوسکی کی کہا شاہ عبد العزیز نی
فى التفسير العزيزى تحت قوله تعالى قل بل ملة ابرهيم حنيفا وما كان من
تفسیر عزیزی مین تحت قولہ تعالی قل بل ملة ابرہیم حنیفا وما کان من
المشركين اتفاق اين هر دو ملت اى ملة ابراهيميه ومصطفويه در اصول
المشرکین کی کہ اتفاق ان دونو ملت کا یعنی ملت ابراہیمیہ اور ملت مصطفویہ کا درمیان اصول کی

لیعنی امام ابو حنیفہ اور صاحبین سے

است فقط لیکن اصول چنانچه عقائد را میگویند همچنان قواعد کلیه

ہی فقط لیکن اصول جیسا کہ عقائد پر بولتی ہین اسیطرح قواعد کلیہ

شریعة را که مسائل جزئیة از ان مستخرج میشوند نیز گویند اصول

شرعیہ پر کہ مسائل جزئیہ اونسی مستخرج اور مستنبط ہوتی ہین یہی بولتی ہین اصول

ملة ابراهیمی باین معنی در شریعة مصطفویہ علی صاحبها الصلوة و

ملت ابراہیمی باین معنی مذکور شریعت محمدیہ مین کہ آنحضرت پر درود اور

السلام محفوظ اند بعینها تفاوتی نیست اگرچه در فروع مستخرجه از انها

سلام ہو محفوظ ہین بعینہ کچھہ تفاوت نہین ہی اگرچہ درمیان مسائل کی جو مستخرجہ ہین اون قواعد سی

بحسب اختلاف مصلحت زمان تفاوتی باشد مضائقه ندارد و معنی اتباع

بحسب اختلاف مصلحت زمانہ کی تفاوت ہی سو یہہ مضائقہ نہین رکھتا اور معنی اتباع

ملة همین است نه انکه در فروع جزئیه را بعینها باقی دارد عند التحقیق

ملت کی یہی ہین نہ یہہ کہ اتباع مسائل جزئیہ بعینہا مین باقی ہی وقت تحقیق کی

ملة نام همان قواعد مرعیه است نه نام فروع جزئیه و مثال عام فهم

ملت نام ان قواعد مرعیہ کا ہی نہ نام مسائل جزئیہ کا اور مثال عام فہم

این اتباع انست که هر دو شاگرد امام اعظم رحمة الله علیه که صاحبین اند

اس اتباع کی یہہ ہی کہ ہر دو شاگرد حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی جو صاحبین ہین

امام ابو یوسف و امام محمد رحمة الله علیهما بلا شبه در روش و استنباط

یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما بلا شبہ روش اجتہاد اور استنباط مین

تابع امام خود اند و قواعد ایشان را در وقت استخراج مسائل مرعی میدارند

تابع امام اپنی کی ہین اور قواعد اپنی امام کی وقت استنباط اور استخراج مسائل کی نگاہ رکھتی ہین

لهذا اجتهاد ایشان از اجتهاد امام شافعی ممتاز است و امام شافعی را تابع

لہذا اجتہاد انکا اجتہاد امام شافعی سی ممتاز ہی اور امام شافعی کو تابع

امام اعظم رحمہ اللہ نمیگویند معہذا صاحبین در فروع مستخرجہ
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں کہتی مع ہذا صاحبین درمیان مسائل مستخرجہ کی
مخالفت امام خود می نمایند وھمچنین شارع مصطفویۃ علیہ السلام
مخالفت اپنی امام کی کرتی ہین اسیطرح شارع مصطفویہ علیہ السلام کا
مسطر ابرھیمی وقانون حنیفی را در وقت القائے این شریعۃ مرعی داشتہ
مسطر ابراہیمی اور قانون حنیفی کو وقت القا اس شریعت اسلامیہ کی نگاہ رکھہ کر
برھمان قانون بنا فرمودہ است اگرچہ در بعض جاھا فروع مستخرجہ
اون قانون پر بنا فرمایا ہی اگرچہ بعض مواضع مین مسائل مستخرجہ
اینوقت مخالف فروع مستخرجہ ان واقع
آنحضرت کی مخالف مسائل مستخرجہ حضرت ابراہیم کی واقع
شدہ باشد انتہی فکلام شاہ عبد العزیز صریح فی ان ملۃ رسول اللہ وملۃ خلیل اللہ
ہی تمام ہوا پس کلام شاہ عبد العزیز صریح ہی اسمین کہ ملت رسول اللہ اور ملت خلیل اللہ
ملۃ واحدۃ لکونہا مبنیۃ علی قواعدہ فی استخراج الاحکام کما ان مذھب الامام والصاحبین
ملت واحدہ ہی اسواسطی کہ وہ مبنی ہی اوپر قواعد ابراہیم علیہ السلام کی استخراج احکام مین جیسا کہ مذہب امام اور صاحبین کا
واحد لانہ مبنی علی قواعدہ فی استخراج المسائل لا مذھب الامام الشافعی
واحد ہی کیونکہ وہ مبنی ہی قواعد صاحب مذہب پر استخراج مسائل مین نہ مذہب امام شافعی کا
لانہ لیس بمبنی علی قواعدہ لھذا قالوا ان الصاحبین تابعان للامام
کیونکہ وہ قواعد امام اعظم پر ہذا کہتی ہین کہ صاحبین تابع امام صاحب کی ہین
الاعظم لا الامام الشافعی فحاصل کلامہ ان المذھب عبارۃ عن صاحب
نہ امام شافعی پس حاصل کلام شاہ صاحب کا یہہ ہی کہ مذہب عبارۃ ہی قول صاحب
المذھب والمجتھد فی المذھب لکونہ مبنیا علی قواعدہ
مذہب اور مجتہد فی المذہب سی واسطی ہونی اوسکی مبنی اوسکی قواعد پر

وقال الشامي و الطحطاوي والقاري والثانية طبقة المجتهدين في المذهب
اورکہا شامی اور طحطاوی اور قاری نی کہ طبقہ ثانیہ طبقہ مجتہدین مذہب کاہی
کابی یوسف و محمد بن الحسن وسائر اصحاب ابی حنیفة المخرجین الاحکام
جیساکہ امام ابو یوسف اور محمد بن الحسن اور باقی اصحاب ابو حنیفہ کی جو مخرج احکام کی ہین
بالادلة علی مقتضی قواعد اسسها الامام الاعظم وان خالفوه فی بعض
ادلہ سی بنابر قواعد امام اعظم کی اگرچہ مخالف ہین اوسکی بعض
الفروع لکن یقلدونه فی قواعده وبه یمتازون عن المعارضین له فی المذهب
مسائل مین لیکن مقلد اوسکی ہین اوسکی قواعد مین اور ساتھہ اس اصل کی ممتاز ہین مخالفین امام اعظم کی سی مذہب مین
غیر مقلدین له فی الاصول کالامام الشافعی وقال شاه ولی الله فی
اور غیر مقلد اوسکی قواعد مین جیساکہ امام شافعی اور کہا شاہ ولی اللہ نی
الانصاف ومن شواهد ما ذکرناه ما فی کتاب الانوار حیث قال
اپنی کتاب انصاف مین شواہد ہماری دعوی کا وہ چیز ہی جو مذکور ہی کتاب انوار مین جبکہ کہا
والمنتسبون الی مذهب الشافعی وابی حنیفة ومالك واحمد بن حنبل
کہ منسوب طرف مذہب امام شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد بن حنبل
رحمة الله علیهم اصناف احدها العوام وتقلیدهم متفرع علی المنتسب
رحمۃ اللہ علیہم کی چند قسم ہین ایک قسم عوام کاہی تقلید اونکی متفرع ہی مجتہد فی المذہب پر
والثانی البالغون الی رتبة الاجتهاد والمجتهد لا یقلد مجتهدا وانما ینسبون
اور قسم ثانی مجتہد لوگ اور مجتہد نہین مقلد ہوتا کسی مجتہد کا سوای اسکی نہین کہ وہ منسوب ہین
الیه لجریهم علی طریقته فی الاجتهاد واستعمال الادلة وترتیب بعضها
طرف مجتہد کی واسطی چلنی اونکیکی اوپر طریق اپنی امام کی روش اجتہاد مین اور استعمال ادلہ مین اور ترتیب دینی بعض ادلہ کی
علی بعضهم والثالث المتوسطون وهم الذین لم یبلغوا رتبة الاجتهاد
بعض پر اور قسم ثالث متوسط لوگ کہ وہ نہین پہنچی حد اجتہاد کو

لکنہم وقفوا علی اصول الامام وتمکنوا من قیاس ما لم یجدوہ منصوصا
لیکن واقف ہیں قواعد اپنی امام پر اور قادر ہیں قیاس کرنی اوس مسئلہ میں جو نہیں پایا اوسکو منصوص
علی ما نص علیہ وہؤلاء مقلدون لہ انتہی وحاصلہ ان ابا یوسف ومحمد
اپنی امام سی اوپر منصوص امام کی اور یہہ لوگ مقلد ہیں اپنی امام کی تمام ہوا حاصل اسکا یہہ ہی کہ ابو یوسف اور محمد
بن الحسن وامثالہما یجتہدون فی المذہب والمجتہد فی المذہب ہو الذی
بن الحسن اور مماثل اونکی مجتہد فی المذہب ہیں اور مجتہد فی المذہب وہ ہی کہ
اخرج الاحکام علی اصول امامہ وان خالف فی بعض المسائل بالاستخراج
نکالی مسائل کو بنابر قواعد اپنی امام کی اگرچہ مخالف ہوجائی بعضی مسائل میں بسبب استنباط کی
علی قواعد امامہ فکان المذہب الحنفی عبارۃ عن صاحب المذہب
بنابر قواعد امام اپنی کی پس ہوا مذہب حنفی عبارۃ صاحب مذہب
والمجتہد فی مذہبہ وکذلک المذہب الشافعی والمالکی والحنبلی فلہذا
اور مجتہد فی مذہب سی اور اسیطرح مذہب شافعی اور مالکی اور حنبلی لہذا
قال شاہ ولی اللہ فی الانصاف وانما عد مذہب ابی حنیفۃ مع مذہب
کہا شاہ ولی اللہ نی اپنی کتاب انصاف میں کہ سوائی اسکی نہیں کہ شمار کیا جاتا ہی مذہب ابوحنیفہ مع مذہب
ابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم واحدا مع انہما مجتہدان مطلقان و
ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم کی مذہب واحد باوجود اسکی کہ وہ دونو مجتہد مطلق ہیں اور
مخالفتہما غیر قلیلۃ فی الاصول والفروع لتوافقہما فی ہذا الاصل انتہی
مخالفت اونکی غیر قلیل ہی اصول اور فروع میں واسطی موافق ہونی اونکی اس اصل میں
فحصل مما ذکران مذہب الحنفی عبارۃ عن الامام الاعظم واصحابہ
پس حاصل ہوا مما ذکر سی کہ مذہب حنفی عبارت ہی امام اعظم اور اصحاب اونکی
المجتہدین فی مذہبہ والمذہب الشافعی عبارۃ عن الامام الشافعی واصحابہ
مجتہدین فی مذہب سی اور مذہب شافعی عبارت ہی امام شافعی اور اصحاب اونکی

انہ عبارۃ عن صاحب المذہب والمجتہدین فی مذہبہ

المجتهدين في مذهبه والمذهب الحنبلي عبارة عن الامام احمد واصحابه

مجتہدین فی مذہب سی اور مذہب حنبلی عبارت ہی امام احمد اور اصحاب انکی

المجتهدين في مذهبه فاذا عرف ان المذهب عبارة عن صاحب المذهب

مجتہدین فی مذہب سی پس جبکہ معلوم ہوا کہ مذہب عبارت ہی صاحب مذہب

والمجتهد في مذهبه بقي انه متى عدل الى قول المجتهد في مذهبه

اور مجتہد فی مذہب سی تو اب باقی رہا یہہ امر کہ کب جاوی طرف قول مجتہد فی مذہب کی

فالجواب ان ذلك عند عدم الرواية وعند الموجب لانه اصل فلا

سو جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ وقت نہونی روایت کی امام سی اور وقت موجب کی کیونکہ وہ اصل ہی پس نہ

يعدل عنه اليه الا عند الموجب وذلك الموجب الضرورة واختلاف

رجوع کیا جاویگا اوسی طرف اوسکی مگر وقت موجب کی اور یہہ موجب ضرورت ہی اور اختلاف

الزمان وضعف دليل الامام واهل ذلك الموجب من له ملكة الاجتهاد

عرف کا ہی اور ضعیف ہونا دلیل امام کا اور اہل اس موجب کا وہ شخص ہی کہ ہو واسطی اوسکی ملکہ اجتہاد کا

لا كل واحد كما صرح به شاه ولي الله حيث قال في عقد الجيد ثم

نہ ہر ایک جیسا کہ تصریح کی اسکی شاہ ولی اللہ نی ہی جبکہ کہا عقد جید میں پہر

الفتوى على الاطلاق بقول ابي حنيفة رح ثم بقول ابي يوسف ثم بقول

فتوی دینا علی الاطلاق ساتھہ قول امام ابو حنیفہ کی ہی اور اگر نہو قول اوسکا تو پہر ساتھہ قول ابو یوسف کی ہی اور اگر

محمد بن الحسن رح ثم بقول زفر بن هزيل والحسن بن زياد وعبد الله

محمد بن الحسن کی اور اگر نہو قول اوسکا تو پہر ساتھہ قول زفر اور حسن اور عبد اللہ

بن المبارك رحمهم الله تعالى قيل اذا كان ابو حنيفة في جانب فالمفتي

بن مبارک وغیرہ کی جو اصحاب امام کی ہین فتوی دیوی جسکو قوی پاوی کہا گیا ہی جبکہ ہو امام ایک جانب اور صاحبین

بالخيار والاول اصح اذا لم يكن مجتهدا لانه كان اعلم اهل زمانه

اسوقت اختیار ہی فتوی دی جسکی ساتھہ چاہی لیکن قول اول صحیح تر ہی جبکہ نہو مفتی مجتہد اسواسطی کہ تہا امام اعلم علماء عصر

شاہ ولی اللہ

حتی قال الامام الشافعی الناس کلہم عیال ابی حنیفة فی الفقه انتهی ونحوه
یہان تک کہ کہا امام شافعی نی کہ سب لوگ بال بچین ہین ابو حنیفہ کی فقہ مین تمام ہوا اور مثل قول

فی کتب الفقه فاذا عرف ذلك عرف ان الشیخ ابن الهمام اوجب علی مقلدی ابی حنیفة
کتب فقہ مین پس جبکہ معلوم ہوا یہہ مذکور تو واضح ہوا یہہ کہ شیخ ابن ہمام نی واجب کیا مقلدین ابو حنیفہ پر

تقلید المذهب الحنفی بان صاحب المذهب اصل و مقدم فی الاتباع والمجتهد
تقلید مذہب حنفی کی بایںطور کہ صاحب مذہب اصل اور مقدم ہی اتباع مین اور مرتبہ مجتہد

فی المذهب بعد ذلك عند الموجب من ضعف دلیل او ضرورة او اختلاف عصر
فی المذہب کا بعد اسکی وقت کسی موجب کی ضعف دلیل سی یا ضرورت سی یا اختلاف زمانہ سی

واشار الی ان المذهب الحنفی عبارة عن صاحب المذهب والمجتهد فی مذهبه
اور اشارہ کیا اس طرف کہ مذہب حنفی عبارت ہی صاحب مذہب سی اور مجتہد فی مذہبہ سی

تقلید امام اعظم

وبین قاعدة الرجوع الی قول المجتهد فی مذهبه بقوله والعمل به علی مقلديه
اور بیان کیا قاعدہ رجوع کا قول مجتہد فی مذہبہ کی طرف ساتہہ قول اپنی کی کہ عمل ساتہہ قول امام اعظم کی

واجب والافتاء بغیره لا یجوز لانه لا یرجح قول صاحبیه او احدهما علی قوله
واجب ہی اور فتوی دینا بغیر قول اسکیکی نہین جایز اسواسطی کہ نہین ترجیح دیجائی قول صاحبین یا احدہما کو قول امام پر

الا بموجب ثم بین ذلك الموجب بثلثة اشیاء ضعف الدلیل والضرورة و
مگر ساتہہ موجب کی پہر بیان کیا اس موجب کو ساتہہ تین چیز کی ایک تو ضعف دلیل کا اور دوسری ضرورت اور

اختلاف العصر بالوصف المذکور یعنی لا یرجع مقلد ابی حنیفة الی قول مجتهد
تیسرے اختلاف زمانہ بوصف مذکور یعنی نہ رجوع کری مقلد قول ابو حنیفہ سی طرف قول مجتہد

فی مذهبه فی وقت لا فی هذا الوقت فحاصله ان الشیخ ابن الهمام اوجب علی
فی مذہبہ کی کسی وقت مین مگر اسوقت مین پس حاصل اسکا یہہ ہی کہ شیخ ابن ہمام نی واجب کیا

مقلدی الامام ابی حنیفة تقلید المذهب الحنفی فقط وقال الطحطاوی
مقلدین امام ابو حنیفہ پر تقلید مذہب حنفی کی فقط اور کہا طحطاوی نی

قال الطحطاوی وابن عابدین الشامی والانصاری قال ابن کمال

والشامی فی شرح الدر المختار والقاری فی سم الفوارض فی ذم الروافض قال
اور شامی نی شرح در المختار مین اور کہا ملا علی قاری نی سم الفوارض فی ذم الروافض مین کہ کہا
ابن کمال باشا ان الفقہاء سبع طبقات الاولی طبقۃ المجتہدین فی الشرع
ابن کمال باشا نی کہ فقہاء کی سات طبقہ ہین طبقہ اولی طبقہ مجتہدین فی الشرع کا ہی
کالائمۃ الاربعۃ وامثالہم ممن اسس القواعد واستنبط الاحکام والفروع من
جیسا کہ ائمہ اربعہ اور اونکی امثال جنہون نی مقرر کیا قواعد کو اور نکالا ہی احکام اور مسائل کو
الادلۃ الاربعۃ وہم غیر مقلدین والثانیۃ طبقۃ المجتہدین من المذہب
ادلہ اربعہ سی اور وہ غیر مقلد ہین اور طبقہ ثانیہ طبقہ مجتہدین مذاہب کا ہی
کابی یوسف ومحمد بن الحسن وسائر اصحاب حنیفۃ المخرجین الاحکام بالادلۃ
جیسا کہ ابو یوسف اور محمد بن الحسن اور باقی اصحاب ابو حنیفہ کی جو مخرج ہین مسائل کی ادلہ سی
علی مقتضی قواعد اسسہا الامام الاعظم وان خالفوہ فی بعض الفروع لکن
بہ مقتضی قواعد امام اعظم کی اگرچہ مخالف ہین بعض مسائل مین لیکن
یقلدونہ فی القواعد وبہ یمتازون عن المعارضین لہ فی المذہب غیر
وہ مقلد اوسکی ہین اوسکی قواعد مین اور ساتہہ اس اصل کی ممتاز ہین مخالفین ابو حنیفہ کیسی مذہب مین غیر
مقلدین لہ فی الاصول کالشافعی رحمہ اللہ تعالی والثالثۃ طبقۃ المجتہدین
مقلد ہین اوسکی قواعد مین جیسا کہ مثلا امام شافعی رحمہ اللہ تعالی اور طبقہ ثالثہ طبقہ مجتہدین
فی المسائل التی لا روایۃ فیہا عن صاحب المذہب کالطحاوی والخصاف و
فی المسائل کا ہی وہ مسائل کہ نہین اونمین روایت صاحب مذہب سی جیسا کہ امام طحاوی اور خصاف اور
الکرخی والحلوانی والسرخسی والبزدوی والقاضی وامثالہم وہؤلاء لا
کرخی اور حلوانی اور سرخسی اور بزدوی اور قاضی اور مماثل اونکی اور یہہ لوگ نہین
یقدرون علی شیء من المخالفۃ لا فی الاصول ولا فی الفروع ولکنہم
قادر کسی پر مخالفت سی نہ اصول مین اور نہ فروع مین لیکن

استنبطوا الاحکام والمسائل التی لانص فیہا علی حسب القواعد والاصول
استنباط کرتی ہیں ان احکام اور مسائل کا جو نہیں روایت اونہیں امام سی بہ مقتضی قواعد اور اصول امام کی
والرابعة طبقة اصحاب التخریج من المقلدین کالرازی واضرابہ فانہم
اور طبقہ رابعہ طبقہ اصحاب تخریج کا ہی مقلدین سی جیسا کہ رازی اور مثل اوسکی وہ
لایقدرون علی الاجتہاد اصلا لکنہم لاحاطتہم بالاصول وضبطہم
نہیں قادر اجتہاد پر اصلا لیکن بسبب اپنی احاطہ کی ساتہہ اصول امام کی اور ضبط اپنی کی
بالماخذ یقدرون علی تفصیل قول مجمل ذی وجہین وحکم مبہم لامرین
ساتہہ ماخذ امام کی قادر ہین اوپر تفصیل کرنی قول مجمل کی جو صاحب دو وجہ کا ہی اور حکم مبہم کی جو محتمل ہی دو امر کا
منقول عن صاحب المذہب او احد من اصحابہ والخامسة طبقة اصحاب
جو منقول ہی صاحب مذہب سی یا کسی اور سی جو اصحاب صاحب مذہب سی ہی اور طبقہ خامسہ طبقہ اصحاب
الترجیح من المقلدین کابی الحسن القدوری وصاحب الہدایة وامثالہما وشانہم
ترجیح کی ہین مقلدین سی جیسا کہ ابوالحسن قدوری اور صاحب ہدایہ اور امثال اونکی اور شان انکی
ترجیح بعض الروایات علی بعض کقولہم ہذا اولی وہذا اصح روایة وہذا اوفق
ترجیح دینا بعض روایات کا بعض پر جیسا کہ قول اونکا کہ یہہ اولی ہی اور یہہ اصح ہی اور یہہ اوفق ہی
للناس والسادسة طبقة المقلدین القادرین علی التمییز بین الاقوی
لوگون کو اور طبقہ سادسہ طبقہ مقلدین کا ہی جو قادر ہین اوپر تمیز کی درمیان اقوی
والقوی والضعیف وظاہر المذہب والروایة النادرة کاصحاب المتون
اور قوی اور ضعیف کی اور ظاہر مذہب اور روایت شاذہ کی جیسا کہ اصحاب متون
المعتبرة من المتاخرین مثل صاحب الکنز وصاحب المختار وصاحب الوقایة
معتبرہ کی ہین متاخرین سی مثل صاحب کنز اور صاحب مختار اور صاحب وقایہ
وصاحب المجمع وشانہم ان لاینقلوا فی کتبہم الاقوال المردودة
اور صاحب مجمع کی اور شان انکا یہہ ہی کہ نہ نقل کرین اپنی کتب مین اقوال مردودہ

والروايات الضعيفة والسابعة طبقة المقلدين الذين لا يقدرون على
اور روایات ضعیفہ کو اور طبقہ سابعہ طبقہ مقلدین کا ہی جو کہ نہین قدرت رکہتی کسی چیز
ذکر ولا یفرقون بین الغث والسمین انتهى قال شاه عبد العزيز في صدر بستان
مذکور پر اور نہ فرق کر سکتی ہین درمیان ضعیف اور قوی کی کہا شاہ عبد العزیز نی اول بستان
المحدثين وبالجملة آنچه حق تعالى يحيى بن يحيى را در اندلس از عظمة وجلالت
المحدثین مین کہ خلاصہ یہہ ہی کہ جو کچہہ حق تعالی نی یحیی بن یحیی کو اندلس مین عظمت اور جلالت شان
وقبول قول واطاعت امر بخشيده هيچكس را از علماء اندلس نبخشيده وذلك
اور قبول قول کا اور اطاعت امر بخشی کسی شخصکو علماء اندلس سی نہین بخشی اور یہہ
فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم وابن بشكول گفته است
فضل اللہ کا ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور اللہ صاحب فضل عظیم کا ہی اور ابن بشکوال نی کہا ہی
كه يحيى بن يحيى مستجاب الدعوت بود ودر وضع لباس ونشست وبرخاست
کہ یحیی بن یحیی مستجاب دعوت تہا اور وضع لباس اور نشست برخاست مین
وهيئة ظاهرے نيز تتبع حضرت امام مالك مى نمود وآنچه از امام مالك شنيده
اور ہیئۃ ظاہری مین بہی اتباع حضرت امام مالک کا کرتا تہا اور جو کچہہ کہ امام مالک سی سنا
بود بموجب آن فتوى ميداد وهرگز بخلاف مذهب امام مالك راضى نميشد انتهى
تہا بموجب اوسکی فتوی دیتا تہا اور ہرگز خلاف مذہب امام مالک کی راضی نہوتا تہا تمام ہوا
فهذا يحيى بن يحيى الذى هو من الائمة المالكية الكبار واجلة تلاميذه جامع
پس یہہ یحیی بن یحیی ہی جو ائمہ کبار مالکیہ سی ہی اور اجلہ تلامیذ امام مالک سی ہی اور جامع
الموطا الذى اشتهر بين العرب والعجم فهذا حاله فى زمان لم يكن هو زمان وجوب
مؤطا امام مالک کا ہی جو مشہور معروف ہی درمیان عرب اور عجم کی پس یہہ ہی حال یحیی بن یحیی کا اوس زمانہ مین کہ نہ تہا وہ زمانہ
تقليد المذهب الواحد ففى هذا الزمان بالطريق الاولى فكفى هو قدوة
تقلید مذہب واحد کا پس اس زمانہ مین بطریق اولی ہوا پس کافی ہی وہ پیشوا ہونی مین

فی ذلك الباب فانه ممن لم یکن مثله بعده وقال الشامی فی شرح الدر المختار

اس باب مین کیونکہ وہ اونمین سی ہی کہ نہین ہوا مثل اوسکی بعد اوسکی اور کہا شامی نی شرح درالمختار مین

تحت قوله فحینئذ قال لاصحابه ان توجه لکم دلیل فقولوا به فکان کل

تحت اس قول فحینئذ قال لاصحابه ان توجه لکم دلیل فقولوا به فکان کل

یاخذ بروایة عنه ویرجحها ای فلیس لاحد منهم قول خارج عن اقواله ولذا

یاخذ بروایة عنه ویرجحها کی یعنی نہین واسطی کسی تلمیذ کی تلامیذ امام کی سی کوئی روایت کہ نہو وہ روایات

قال فی الولجیة من کتاب الجنایات قال ابو یوسف ما قلت قولا خالفت فیه

کہا والولجیہ کی کتاب الجنایات مین کہ کہا ابو یوسف نی کہ نہین کہا مینی کوئی قول کہ مخالف ہوا مین اوسمین

اباحنیفة الا قولا قد کان قاله وروی عن زفر انه قال ما خالفت اباحنیفة

ابو حنیفہ کو مگر اوس قول مین کہ تہی پہلی خود قائل اوسکی اور مروی ہی زفر سی کہ کہا اوسنی کہ نہین مخالف ہوا مین ابو حنیفہ کو

فی شیء الا قد قاله ثم رجع عنه فهذا اشارة الی انهم ما سلکوا طریق

کسی شی مین مگر اوسمین کہ تہی وہ خود قائل اوسکی پہر رجوع کیا اوسی پس یہہ اشارہ ہی اس طرف کہ وہ اصحاب ابو حنیفہ نہین چلی

الخلاف وفی آخر الحاوی القدسی واذا اخذ بقول واحد منهم نعلم قطعا انه

خلاف کا اور آخر حاوی القدسی مین ہی کہ جبکہ اخذ کیا جاوی ساتہہ قول واحد کی تلامیذ ابو حنیفہ کی سی پس معلوم

اخذ بقول ابی حنیفة فانه روی عن جمیع اصحابه الکبار کابی یوسف و

اخذ ساتہہ قول ابو حنیفہ کی ہی اسواسطی کہ مروی ہی سب اصحاب کبار ابو حنیفہ کی سی جیسا کہ ابو یوسف اور

محمد وزفر والحسن انهم قالوا ما قلنا فی مسئلة قولا الا وهو روایتنا عن ابی حنیفة

محمد اور زفر اور حسن کہ کہا انہون نی کہ نہین کہا ہمنی کوئی قول مگر وہ روایت ہماری ابو حنیفہ سی ہی

واقسموا علیه ایمانا غلاظا انتهی وقال الشعرانی فی المیزان الکبری

اور قسمین کہائین اسپر قسمین سخت تمام ہوا اور کہا عبد الوہاب شعرانی نی میزان کبریٰ مین

ونقل الشیخ کمال الدین ابن الهمام من اصحاب ابی حنیفة کابی یوسف ومحمد

کہ نقل شیخ کمال الدین ابن الہمام نی اصحاب ابو حنیفہ کی سی یعنی ابو یوسف اور محمد

وزفر والحسن انہم کانوا یقولون ما قلنا فی مسئلۃ قولا الا وھو روایتنا عن
اور زفر اور حسن کہ وہ تہی کہتی کہ نہین کہا ہمنی کسی مسئلہ مین کوئی قول مگر وہ روایت ہوتی ہی

ابی حنیفۃ واقسموا علی ذلک ایمانا مغلظۃ فعلم ان من اخذ بقول
ابو حنیفہ سی اور قسمین کہائین اسپر قسمین مغلظہ پس معلوم ہوا کہ جو شخص کہ اخذ کیا ساتہہ قول

واحد من اصحاب ابی حنیفۃ فھو اخذ بقول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ
کسیکی اصحاب ابو حنیفہ کی سی وہ آخذ ہی ساتہہ قول ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی

انتہی فانھم مع کونھم مجتہدین فی مذھبہ اعتمدوا
تمام ہوا پس وہ مع ہونی اونکی مجتہد فی مذہبہ اعتماد کیا

علی احد قولیہ المرجح فی اجتہادھم فلما کان یحیی بن یحیی تلمیذ امام مالک
احد قولین اوسکی پر جو مرجح ہوا اونکی اجتہاد مین پس ہرگاہ کہ ہوا یحیی بن یحیی تلمیذ امام مالک کا

واصحاب الامام ابیحنیفۃ کابی یوسف ومحمد وزفر وغیرھم معتمدین علی
اور اصحاب امام ابو حنیفہ کی جیسا کہ امام ابو یوسف اور محمد اور زفر وغیرہ اعتماد کرنیوالی اوپر

قول امامھم من اقوالہ ولم یخرجوا ولم یروا الخروج عنہا فی ذلک الزمان مع انہم
قول اپنی اپنی امام کی اور نہ نکلی اونکی اقوال سی اور نہ دیکہا خروج کو اونسی اوس زمانہ مین باوجود اسکی کہ وہ

مجتہدون یجوز خروجہم فی الفروع فغیرھم فی ھذا الزمان الفاسد یوما
مجتہد تہی جایز تہا اونکی لئی خروج مسائل مین پس غیر اونکا اس زمانہ فاسد مین دن

فیوما بالاحادیث المذکورۃ اولی وقال الشامی فی شرح الدر المختار تحت
بدن بحکم احادیث مذکورہ کی اولی ہی اور کہا شامی نی شرح درالمختار مین تحت

ذلک القول المذکور وفیہ عن التوشیح ان ما رجع عنہ المجتہد لا یجوز
اس قول مذکور کی کہ اسمین توشیح سی یہہ کہ جو قول کہ رجوع کیا اوسی مجتہد نی نہین جایز ہی

الاخذ بہ فاذا کان الامر کذلک فما قالہ اصحابہ مخالفین لہ فیہ لیس مذھبہ فح
اخذ اوسکا پس جبکہ ہوا امر اسطرح پس وہ قول اصحاب ابو حنیفہ کا جسمین مخالف ہوئی ہین نہین مذہب اوسکا پس

قال الشامی

صارت اقوالهم مذاهبا لهم مع انا التزمنا تقليد مذهبه دون مذهب غيره

ہوئی اقوال اونکی مذاہب مذہب واحد باوجود اسکی کہ ہمنی لازم پکڑی ہی تقلید مذہب ابوحنیفہ کی نہ مذہب غیر کی

ولذا نقول مذهبنا حنفى لا يوسفى ونحوه قلت قد يجاب بان الامام لما

لہذا کہتی ہین ہم کہ مذہب ہمارا حنفی ہی نہین کہتی ہم کہ مذہب ہمارا یوسفی یا مثل اسکی ہی کہتا ہون مین کہ جواب دیا گیا ہی باینطور کہ امام نی جبکہ

امر اصحابه بان ياخذوا من اقواله مما يتجه لهم منها عليه الدليل صار ما قالوه

امر کیا اپنی اصحاب کو باینطور کہ اخذ کرو اقوال میرے سے جو مرجح ہو تمکو ساتھ دلیل کی تو ہوگئی اقوال اونکی

قولا لابتناءه على قواعده التى اسسها لهم فلم يكن مرجوعا عنه من كل وجه

قول اونکا واسطی بنا ہونی اونکی قواعد پر جو مقرر کیا اونکی لئی پس نہوا رجوع اوسکا اونسی من کل وجہ

فيكون من مذهبه ايضا انتهى وقال فى العالمگيرية فى كتاب التعزير حنفى ارتحل

پس ہوا وہ مذہب ابوحنیفہ کی سی بہی تمام ہوا اور کہا فتاوی عالگیریہ مین کتاب التعزیر مین کہ حنفی نی انتقال کیا

الى مذهب الشافعى يعزر كذا فى جواهر الاخلاطى انتهى وهذا تمثيل فان الحنفى و

طرف مذہب شافعی کی تو تعزیر دیا جاوی اسیطرح ہی جواہر اخلاطی مین اور یہہ تمثیل ہی اسواسطی کہ حنفی اور

المالكى والشافعى والحنبلى فى ذلك الحكم سواء وهو المراد من عبارة الدر المختار

مالکی اور شافعی اور حنبلی اس حکم تعزیر مین برابر ہین اور یہی مراد ہی عبارت در المختار سی

فلا حاجة الى تاويل الطحطاوى فى عبارة الدر المختار وقال فى الدر

پس نہ رہی حاجت طرف تاویل طحطاوی کی عبارت در المختار مین اور کہا در

المختار فى كتاب التعزير ارتحل الى مذهب الشافعى

المختار کی کتاب التعزیر مین کہ جو حنفی نی انتقال کیا طرف مذہب شافعی کی

يعزر سراجيه انتهى وقال الشامى فى شرح

تعزیر دیا جاوی اسیطرح ہی سراجیہ مین اور کہا شامی نی شرح

الدر المختار تحت ذلك القول فان العلماء حاشاهم

در المختار مین تحت اس قول کی کہ علماء پاکی ہی

وقال فى الحمادية فى كتاب الاستحسان من القنية وللرجل والمراة ان ينتقل من مذهب الشافعى الى مذهب الحنفية او على العكس لكن بالكلية اما فى مسئلة واحدة فلا يمكن من ذلك انتهى وقال فى الحمادية فى كتاب الاستحسان وعند الفقهاء الحق واحد وعليه بعض المتكلمين وفائدته ان العامى يعمل براى امام واحد وقع عنده انه اعلم ولا يخالفه فى شئ يهوى نفسه انتهى كلامه ۲

الله تعالى ان يريد الازدراء بمذهب الشافعي وغيره بل يطلقون تلك العبارات

اللہ کو اس نسبت سی کہ ارادہ کیا ہو انہوں نی تحقیر مذہب امام شافعی وغیرہ کی بلکہ اطلاق کرتی اور بولتی ہین وہ اون

للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب بمذاهب المجتهدين ويدل على ذلك

واسطی منع انتقال کی واسطی خوف تلاعب کی مذاہب مجتہدین ہین اور دال ہی اس دعوی ہماری پر

ما في القنية رامزا لبعض كتب المذهب ليس للعامي ان يتحول من مذهب

جو مذکور ہی قنیہ مین بعض کتب مذہب کی سی کہ نہین درست ہی عامی کو انتقال ایک مذہب سی

الى مذهب ويستوي فيه الشافعي والحنفي انتهى يعني ان العلماء حيث

طرف مذہب دوسری کی اور برابر ہی اسمین شافعی اور حنفی تمام ہوا یعنی علماء جبکہ

اطلقوا تلك العبارات الدالة على التعزير لم تكن ارادتهم تحقير شان

بولتی ہین ان عبارات کو جو دالہ ہین تعزیر پر نہین ارادہ اونکا تحقیر شان

مذهب الشافعي وغيره بل يطلقون تلك العبارات للزجر والمنع من

مذہب امام شافعی وغیرہ کی بلکہ بولتی ہین ان عبارات کو جو دالہ ہین تعزیر پر واسطی زجر اور منع کی

الانتقال من مذهب الى مذهب خوفا من التلاعب بين المذاهب

انتقال سی ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی واسطی خوف کھیل کی درمیان مذاہب کی

سيما في ذلك الزمان لشيوع الخيانة وفساد النية يوما فيوما ويستوي

خاص کر اس زمانہ مین واسطی عام ہونی خیانت اور فساد نیت کی دن بدن اور برابر ہی

فيه الحنفي والشافعي والمالكي والحنبلي كما في القنية

اسمین حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی جیساکہ مذکور ہی قنیہ مین

عن بعض كتب المذهب انه ليس للعامي ان

بعض کتب مذہب سی کہ نہین ہی جایز عامی کو

يتحول من مذهب الى مذهب ويستوي فيه

انتقال ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی اور برابر ہی اسمین

الشافعی والحنفی انتہی فاخبر الشامی بان مذہب العلماء فی ذلک الزمان
شافعی اور حنفی پس خبر دی شامی نے بایںطور کہ مذہب علماء کا اس زمانہ میں
المنع من الانتقال ولو بالتعزیر خوفا من فساد انتظام الدین وقال الحموی
منع کرنا ہے انتقال سے اگرچہ وہ منع حاصل ہو ساتھ تعزیر دینے منتقل کی واسطے خوف فساد انتظام دین کی اور کہا حموی نے
فی شرح الاشباہ والنظائر فی کتاب التعزیر فی قولہ اذا صار الشافعی حنفیا الخ
شرح اشباہ والنظایر میں کتاب التعزیر میں قولہ اذا صار الشافعی حنفیا آہ
عبارۃ البزازیۃ ونصہا سئل شیخ الاسلام عطاء بن حمزۃ عن شافعی
عبارت بزازیہ کی منصوص یہہ ہے کہ سوال کیا گیا شیخ الاسلام عطاء بن حمزہ شافعی
صار حنفیا ثم اراد العود الی المذہب الاول فقال الثبات علی مذہب
ہو گیا حنفی پہر ارادہ کیا رجوع کا طرف مذہب شافعی کی پس کہا اونے کہ ثبات مذہب
الامام خیر واولی وہذہ الکلمۃ اقرب الی الالفۃ مما قالہ البعض من
امام ابو حنیفہ پر بہتر اور اولی ہے اور یہہ کلمہ اقرب ہے طرف الفت کی قول بعض سے کہ
انہ یعزر اشد التعزیر لانتقالہ الی المذہب الادون انتہی اقول وجہ
وہ تعزیر دیا جائے اشد تعزیر کا کیونکہ وہ منتقل ہوا ہے طرف مذہب ادون کی کہتا ہوں میں کہ وجہ
کونہ ادون انہ خطأ یحتمل الصواب وما انتقل عنہ صواب یحتمل
ہونے مذہب شافعی کی ادون یہہ ہے کہ وہ خطا ہے محتمل صواب کا اور جس سے انتقال کرتا ہے وہ صواب ہے محتمل
الخطا وکان ینبغی للمصنف ان ینقل عبارۃ البزازیۃ
خطا کا اور تہا لایق مصنف کو کہ نقل کرتا عبارت بزازیہ کی
بتمامہا او یقتصر علی الالفۃ من عبارتہا وفی الفتح
بتمامہا یا اختصار کرتا الفت پر عبارت اوسکی سے اور فتح القدیر میں ہے
قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد
کہ کہا منتقل ایک مذہب کا طرف دوسری مذہب کی ساتھہ تحری

قال الحموی

وبرهان اثم یستوجب التعزیر فبلا اجتهاد وبرهان اولی انتهی کلام
اور ترجیح قلبی سی گناه گار ہی واجب کرتا ہی تعزیر کو پس بغیر تحری اور فکر کی بطریق اولی واجب کریگا تمام ہوا کلام

الحموی وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی کتاب التعزیر قوله ارتحل
حموی کا اور کہا طحطاوی نی شرح در المختار مین کتاب التعزیر مین قوله ارتحل

قال الطحطاوی

الی مذهب الشافعی الخ کذا فی الهندیة وفی المنهج قال وحکی ان اباحفص بن
الی مذهب الشافعی آه اسیطرح ہی فتاوی عالمگیریہ مین اور منہج مین کہا حکایت کی گئی کہ ابوحفص بن

عبدالله بن ابی حفص الکبیر رحمه الله تعالی المرتحل الی مذهب الشافعی امر
عبدالله ابوحفص کبیر رحمه الله تعالی نی واسطی اوس شخص کی کہ انتقال کیا طرف مذہب شافعی کی امر کیا اوسی

بالتعزیر والنفی عن البلدة انتهی والذی فی شرح الملتقی ویعزر شافعی صار
ساتھ تعزیر اور نفی کی شہر سی تمام ہوا اور وہ جو مذکور ہی شرح ملتقی مین کہ تعزیر دیا جائی شافعی جو ہو گیا

حنفیا ثم عاد لمذهبه فی قول انتهی ووجهه انه بتردد بین المذاهب
حنفی پھر عود کیا طرف اوس مذہب کی ایک قول مین اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ وہ بسبب دوران کرنی کی درمیان مذاہب کی

صار متلاعبا بها فیستحق ذلک واما ما ذکره الشارح هنا تبعا للمصنف
ہو گیا متلاعب ساتھ مذاہب کی پس مستحق ہو گا اس تعزیر کا اور وہ جو ذکر کیا اس مقام پر شارح نی واسطی اتباع مصنف

وغیره فیحمل علی ما اذا ارتحل عن مذهب ابی حنیفة
وغیرہ کی پس وہ محمول ہی اسپر کہ منتقل ہو مذہب ابو حنیفہ سی

محتقرا له او معتقدا بطلانه اما اذا انتقل بضرورة
حقیر جان کر یا بہ اعتقاد بطلان کی اور جبکہ انتقال کری بسبب ضرورة کی

کان وجد تیسیرا فی اتباع مذهب الشافعی فلا یحکم
کہ پاتا ہی وہ آسانی اتباع مذہب شافعی مین تو نہین حکم کیا جائی گا

بما ذکر ونقل الحموی عبارة البزازیة ونصها وسئل شیخ الاسلام
ساتھ ماذکر کی اور نقل کیا حموی نی عبارت بزازیہ مین منصوص کہ سوال کیا شیخ الاسلام

عطاء بن حمزة عن شفعوی صار حنفیا ثم اراد العود الی مذهبه الاول
عطا ابن حمزہ شافعی سی کہ ہوگیا حنفی پہر ارادہ کیا عود کا طرف مذہب اول کی
فقال الثبات علی مذهب الامام الاعظم خیر واولی ومما یمجه الطبع ولا
کہا کہ ثبات مذہب امام اعظم پر بہتر اور اولی ہی اور اوس چیز سی کہ کلی کرکی ڈالدی اوسکو طبع اور نہ
یرضاه الامشهور ما قاله البعض انه یعزر اشد التعزیر لانتقاله الی المذهب
پسند کری اوسکو مگر بی ناک قول بعض کا ہی کہ تعزیر دیا جاوی اشد تعزیر کا واسطی انتقال کی طرف مذہب
الادون والانصاف ما قاله الکمال وعبارته قالوا المنتقل من مذهب الی
ادون کی اور انصاف قول کمال کا ہی اور عبارت اوسکی یہہ ہی کہ کہا علماء نی کہ منتقل ایک مذہب سی طرف
مذهب باجتهاد وبرهان اثم یستوجب التعزیر فبلا اجتهاد وبرهان اولی
دوسری مذہب کی ساتہہ تحری اور فکر کی گناہگار ہی واجب کرتا ہی تعزیر کو پس انتقال بغیر تحری اور فکر کی بطریق اولی
انتهی فلم یخص مذهب دون مذهب انتهی کلام الطحطاوی فاخبر
تمام ہوا پس نہیں حکم تعزیر کا خاص ایک مذہب کی منتقل کو پورا ہوا کلام طحطاوی کا پس خبر دی
الطحطاوی بتلك العبارة ما حاصله ان الانصاف ان حکم تعزیر المنتقل
طحطاوی نی ساتہہ اس عبارت کی جو حاصل اوسکا یہہ ہی کہ انصاف اور صواب یہہ ہی کہ حکم تعزیر منتقل کا
غیر مختص بل هو عام وشامل لکل منتقل من مذهب الی مذهب من المذاهب
نہین مختص جیسا کہ عبارت درمختار وغیرہ سی مفہوم ہوتا ہی بلکہ وہ حکم عام اور شامل ہی ہر ایک منتقل کو ایک سی طرف مذہب دوسری کی
الاربعة علی ما قالوا ان المنتقل من مذهب الی مذهب اثم یستوجب
اربعہ سی بنا بر قول علماء کی کہ منتقل ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی گناہگار ہی واجب کرتا ہی
التعزیر من غیر تخصیص فیستوی الحنفی والمالکی و
تعزیر کو بغیر تخصیص کی پس برابر ہی حنفی اور مالکی اور
الشافعی والحنبلی فی ذلك التعزیر لئلا یکون فی الدین والمذهب تلاعبا
شافعی اور حنبلی اس تعزیر مین تو کہ نہو جاوی دین اور مذہب مین کہیل

سیما فی ذلک الزمان لفساده یوما فیوما وقال الطحطاوی فی شرح الدر
خاص کر اس زمانہ میں واسطی فساد زمانہ کی دن بدن اور کہا طحطاوی نی شرح در
المختار تحت قوله وهذا یقوی القول بعدم قبول توبة من سب
المختار مین تحت اس قول وہذا یقوی القول بعدم قبول توبۃ من سب
الرسول صلی الله علیه وسلم وهو الذی ینبغی التعویل علیه قوله وهذا
الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وہو الذی ینبغی التعویل علیہ کی قولہ وہذا
یقوی القول الخ قد علمت انه مخالف لنصوص المذهب قوله وهو الذی
یقوی القول آہ تحقیق معلوم کیا تونی کہ یہہ مخالف ہی نصوص مذہب کو قولہ وہو الذی
ینبغی التعویل علیه قلت الذی یجب التعویل علیه ما نصه اهل المذهب
ینبغی التعویل علیہ کہتا ہون مین کہ وہ چیز کہ واجب ہی اعتماد اوسپر وہ چیز ہی کہ وہ منصوص اہل مذہب سی ہی
فان اتباعنا للمذهب واجب ولیس المصنف من ارباب الترجیح انتهی
کیونکہ اتباع مذہب کی ہمپر واجب ہی اور نہین مصنف اصحاب ترجیح سی تمام ہوا
کلام الطحطاوی فاخبر الطحطاوی بان اتباع المذهب علینا واجب و
کلام طحطاوی کا پس خبر دی طحطاوی نی کہ اتباع مذہب کی ہمپر واجب ہی اور
المصنف وان کان من العلماء لکنه لیس من اهل الترجیح وقال الطحطاوی
مصنف اگرچہ ہی علمار کبار سی لیکن نہین وہ اہل ترجیح سی اور کہا طحطاوی نی
فی شرح الدر المختار ولو قضی به الحنفی لا ینفذ لان امامه لا یراه وقال
شرح در المختار مین کہ اگر حکم کری مقلد حنفی ساتھہ اوسکی تو نہ جاری ہوگا وہ حکم اوسکا اسواسطی کہ امام اوسکا نہین دیکھتا اور کہا
فی شرح الملتقی ان القاضی المقلد متی خالف معتمد مذهبه لا ینفذ
شرح ملتقی مین کہ قاضی مقلد جب مخالف اپنی مذہب مفتی بہ کا کری تو نہ نافذ ہوگا
حکمه فی زماننا انتهی وقال الشعرانی فی المیزان الکبری سمعت سیدی
حکم اوسکا اس زمانہ ہماری مین تمام ہوا اور کہ شعرانی نی میزان کبری مین کہ سنا مینی اپنی سید

قال الطحطاوی

قال الشعرانی سمعت

علی الخواص رحمہ اللہ تعالی یقول انما امر علماء الشریعۃ الطالب بالتزام

علی الخواص رحمہ اللہ تعالی کہ فرماتی تھی کہ امر کیا علماء شریعت نی مقلد کو ساتھ التزام

مذہب معین وعلماء الطریقۃ المرید بالتزام شیخ واحد تقریبا للطریق

مذہب معین کی اور علماء طریقت نی مرید کو ساتھ التزام شیخ واحد کی واسطی تقریب طریق دین کی

انتہی فاخبر شیخ الشعرانی بان مذہب العلماء الامر بتعیین المذہب

پس خبر دی شیخ شعرانی نی بایںطور کہ مذہب علماء کا امر تعیین مذہب کا ہی

وقال صاحب البحر الرائق فی الرسائل الزینیۃ فی الرسالۃ المؤلفۃ فی بیان

اور کہا صاحب بحر الرائق نی رسالہ زینیہ میں اس رسالہ مین جو مؤلف ہی بیان

الکبائر والصغائر اما الکبائر فقالوا ہی بعد الکفر الزنا واللواطۃ وشرب

گناہ کبائر اور صغائر مین اما گناہ کبائر پس کہا علماء نی کہ بعد کفر کی زنا ہی اور لواطت اور شرب

الخمر وان قل ولم یسکر والحضور مع اہل الفسق ومخالفۃ المقلد حکم

خمر اگرچہ قلیل ہو نہ مسکر ہو اور حضور مجلس اہل فسق کی اور مخالفت مقلد کی حکم

مقلدہ انتہی قال الشامی والطحطاوی فی شرح الدر المختار فی باب

اپنی امام کی تمام ہوا اور کہا شامی اور طحطاوی نی شرح در المختار مین باب

المفقود قال فی البحر والعجب کیف یختارون خلاف ظاہر المذہب مع

مفقود مین کہ کہا بحر الرائق مین کہ عجب ہی کہ کیونکر اختیار کیا اونہون نی خلاف ظاہر مذہب کا باوجود اسکی

انہ واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفۃ رح انتہی فذلک صریح

کہ وہ واجب الاتباع ہی اوپر مقلدین ابو حنیفہ کی تمام ہوا پس یہہ صریح ہی

فی ان تقلید المذہب المعین واجب عندہ وعند الفقہاء والعلماء لانہ لو لم یکن

اسمین کہ تقلید مذہب معین کی واجب ہی نزدیک صاحب بحر اور فقہاء اور علماء کی اسواسطی کہ اگر نہوتی

واجبا عندہم کیف اورد علیہم ذلک الاعتراض فقد ثبت ان تقلید

واجب نزدیک اونکی کیونکر وارد کرتا صاحب بحر اوپر یہہ اعتراض پس ثابت ہوئی یہہ بات کہ تقلید

فائدہ قال صاحب البحر العالم

فائدہ قال الشامی والطحطاوی

المذهب المعین واجب عندهم لکن بقی جواب ذلک الاعتراض فجوابه

مذہب معین کی واجب ہی نزدیک اونکی لیکن باقی رہا جواب اس اعتراض کا سو جواب اوسکا

ان ذلک لیس بمخالف بل هو تفسیر لظاهر الروایة عن الامام وهو موت الاقران

یہہ ہی کہ نہین یہہ کچھہ مخالفت بلکہ وہ تفسیر ہی واسطی ظاہر روایۃ امام کی کہ وہ موت اقران کی ہی

لکنهم اختلفوا فی ذلک التفسیر ففسر بعضهم بذلک العدد وبعضهم بذلک

لیکن وہ مختلف ہوئی ہین اس تفسیر مین پس تفسیر کی بعض نی ساتہہ اس عدد کی اور بعض نی ساتہہ اس

العدد قال الشامی مجیبا عن ذلک الاعتراض انه لا مخالفة بل هو تفسیر لظاهر الروایة

عدد کی کہا شامی نی مجیب ہوکر اس اعتراض سی کہ نہین یہہ مخالفت بلکہ وہ تفسیر ہی واسطی ظاہر روایت

وهو موت الاقران لکن اختلفوا فیه فمنهم من اعتبر اطول ما یعیش الیه

امام کی کہ وہ موت اقران کی ہی لیکن مختلف ہوئی ہین اسمین پس بعضی اعتبار کیا اطول عمر اقران کا

الاقران غالبا ومنهم من اعتبر الغالب من الاعمار انتهی کلام الشامی وقال الشیخ قال الشیخ عبد الحق

اقران کا غالب اور بعض نی اعتبار کیا غالب عمر کا تمام ہوا کلام شامی کا اور کہا شیخ

عبد الحق فی الصراط المستقیم لیکن قرارداد علماء ومصلحت دید ایشان

عبد الحق نی صراط المستقیم مین لیکن قرارداد علماء کا اور مصلحت دید انکا

در آخر زمان تعیین وتخصیص مذهب است وضبط وربط کار دین ودنیا

آخر زمانہ مین تعیین اور تخصیص مذہب کی ہی اور ضبط اور ربط کارخانہ دین اور دنیا کا

هم درینصورت بود از اول مخیر است در کدام که اختیار کند صورت دارد لیکن بعد

اسی صورت مین ہی اول امر مین مخیر ہی کہ جس امام کی تقلید چاہی اختیار کری لیکن بعد

از اختیار یکی بجانب دیگر رفتن بی توهم سوء ظن وتفرق وتشعب در اعمال

اختیار کرنی ایک مذہب کی جانب دوسری کی جانا بغیر توہم سوء ظنی کی اور تفرق اور تشتت اعمال

واحوال نخواهد بود قرارداد علماء متاخرین برینست وهو المختار وفیه

اور احوال کی نہوگا قول مفتی بہ علماء متاخرین کا اسی پر ہی اور یہی مختار ہی اور اسمین

الخیر انتهی فاخبر الشیخ بانه المفتی به عند العلماء المتاخرین و هو المختار

خیر ہی پس خبر دی شیخ نے باینطور کہ وہ مفتی بہ علماء متاخرین کا ہی اور وہی مختار ہی

وفیه الخیر و اخبر بانه هو الواجب المخیر بان المقلد قبل اختیار المذهب مخیر

اور اسمین خیر ہی اور خبر دی باینطور کہ وہ واجب مخیر ہی باینطور کہ مقلد پہلے اختیار مذہب کی مخیر ہی

بان یختار مذهب ابی حنیفة او مالك او الشافعی او احمد بن حنبل رح ثم لزمه

باینطور کہ اختیار کرے مذہب ابو حنیفہ کا یا مالک کا یا شافعی کا یا احمد بن حنبل کا پہر بعد اسکی لازم ہی اوسکو

الاستمرار علیه لئلا یکون امر الدین خبطا و خارجا عن الضبط لفساد الزمان

استمرار اوسپر تو کہ نہووے امر دین کا خبط اور خارج ضبط سے واسطے فساد زمانہ کی

وشیوع الخیانة وعدم الدیانة فی ذلك الزمان الفاسد یوما فیوما والیه

اور شیوع خیانت کی اور عدم دیانت کی اس زمانہ مین کہ فاسد ہی دن بدن اور اسیکی طرف

اشار شاه عبد العزیز و بیانه انه قال فی تفسیره تحت قوله تعالی فلا

قال شاه عبد العزیز

اشارہ کیا شاہ عبد العزیز نے اور بیان اسکا یہہ ہی کہ کہا اوسنے اپنی تفسیر مین تحت قولہ تعالی فلا

تجعلوا لله اندادا پس کسانیکه اطاعت انها بحکم خدا فرض است شش

تجعلوا لله اندادا کی کہ وہ لوگ کہ اطاعت اونکی بحکم خدا فرض ہی چہہ

گروه اند از انجمله پیغمبران الی ان قال و از انجمله مجتهدین شریعت

گروہ ہین از انجملہ پیغمبر کہا شاہ صاحب نے یہان تک کہ کہا از انجملہ مجتہدین شریعت

وشیوخ طریقه اند که حکم ایشان بطریق واجب مخیر نیز لازم الاتباع است

اور شیوخ طریقہ ہین کہ حکم اونکا بطریق واجب مخیر بہی لازم الاتباع ہی

بر عوام انتهی و قال شاه عبد العزیز فی بستان المحدثین باید دانست

عوام پر تمام ہوا اور کہا شاہ عبد العزیز نے بستان المحدثین مین کہ جاننا چاہیے

که مختصر طحاوی دلالت میکند که وی مجتهد منتسب بود محض مقلد

کہ مختصر طحاوی کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ امام طحاوی مجتہد فی المذہب ہی محض مقلد

مذهب حنفی نبود زیرا که دران مختصر چیزهای اختیار کرده که مخالف مذهب
مذہب حنفی کا نہا اسواسطی کہ اوس مختصر مین بہت چیزین اختیار کی ہین کہ وہ مخالف مذہب
ابوحنیفه رح است انتهی فدل تعلیله علی ان تعیین المذهب الواحد
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہین تمام ہوا پس دال ہی تعلیل اوسکی اسپر کہ تعیین مذہب واحد کی
علی غیر المجتهد المنتسب واجب عنده لانه لو لم یکن تعیین المذهب واجبا
غیر مجتہد فی المذہب پر واجب ہی نزدیک اوسکی اسواسطی کہ اگر نہو تعیین مذہب کی واجب
عنده کیف یجعل مخالفة الطحاوی فی بعض المسائل دلیلا علی کونه مجتهدا
نزدیک اوسکی کیونکر کرتا مخالفت طحاوی کی بعض مسائل مین دلیل ہونی طحاوی کی مجتہد
منتسبا وقد صرح فی السوالات العشرة بان الانتقال من مذهب الی مذهب
منتسب اور تحقیق تصریح کی اسکی سوالات عشرہ مین بایںطور کہ انتقال ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی
قریب الحرام وما هذا الا وهو معنی الوجوب فقد حصل مما ذکران معنی قوله
قریب حرام کی ہی اور نہین ہی یہہ قریب الحرام مگر وہ معنی وجوب کی ہین پس حاصل ہوا ماذکر سی کہ معنی قول اوسکی
بطریق الواجب المخیر ما بینه الشیخ عبد الحق فی العبارة المذکورة فقد
بطریق واجب مخیر کی وہ ہین جو بیان کی شیخ عبد الحق نی عبارت مذکورہ مین پس
علم مما ذکران تعیین المذهب الواحد واجب علی غیر المجتهد المنتسب
معلوم ہوا ماذکر سی کہ تعیین مذہب واحد کی واجب ہی غیر مجتہد منتسب پر
عند شاه عبد العزیز الدهلوی وقال الشیخ عبد الحق الدهلوی فی صدر
نزدیک شاہ عبد العزیز دہلوی کی اور کہا شیخ عبد الحق دہلوی نی اول
الصراط المستقیم خانه دین این چهار است وهر که راهی ازین راهای
صراط المستقیم مین کہ خانہ دین یہہ چار مذہب ہین جو کوئی مذہب ان چار مذاہب سی
ودری ازین درها اختیار نموده براه دیگر رفتن عبث وبیهوده باشد وکار
اور کوئی دروازہ ان دروازون سی اختیار کری پہر مذہب اور کی طرف انتقال کرنا لغو اور بیہودہ ہی اور کار

قال الشیخ عبد الحق

خانہ عمل را از ضبط و ربط بیرون افکندن و از راہ مصلحت بیرون افتادن
خانہ عمل کا ضبط اور ربط سی باہر ڈالنا ہی اور مصلحت سی باہر کرنا ہی
است و اگر قصد سلوک طریق ورع و احتیاط دارد ہم از مذہب مختار
اور اگر قصد چلنی طریق ورع اور احتیاط کی کری تو بہی اوسی مذہب مختار سی
بروایتی کہ دلیلش احسن و اقوی و فائدہ اش اعم و اتم و احتیاط دران اکثر
روایت کہ دلیل اوسکی احسن اور اقوی اور فائدہ اوسکا عام اور اتم اور احتیاط اوسمین اکثر
و اوفر بود اختیار کند و براہ رخصت و مساہلت و حیلہ اندوزی نرود
اور وافر تر ہی اختیار کری اور راہ رخصت اور آسانی اور حیلہ اندازی کی بجاوی
این طریق متاخرین است و شک نیست کہ این طریقہ محکم تر و مضبوط
یہہ طریق ہی علماء متاخرین کا اور کچہہ شک نہین اسمین کہ یہہ طریق محکم اور مضبوط
تر است و گویند کہ طریقہ پیشینیان برخلاف این بود ایشان تعین مذہب
تر ہی اور کہتی ہین کہ طریق علماء متقدمین کا خلاف طریق علماء متاخرین کی تہا کہ تعیین مذہب
و اتباع مجتہد واحد را از واجبات نمی دانستند انتہی فذلک من الشیخ
اور اتباع مجتہد واحد کی واجبات سی نہین جانتی تہی تمام ہوا پس یہہ شیخ
الاجل المحدث الکامل الذی لیس بعدہ مثلہ فی دیارہ تصریح بان
اجل محدث کامل سی جو نہین ہوا بعد اسکی مثل اسکی ہماری ملک ہندوستان مین تصریح ہی باینطور
مذہب العلماء ان تعیین المذہب الواحد من
کہ مذہب علماء متاخرین کا تعیین مذہب واحد کی
الواجبات وسبب ذلک مامر غیر مرۃ وقال الشیخ
واجب ہی اور سبب اور وجہ اس وجوب کا گذر چکا ہی کئی بار اور کہا شیخ نی
فی مرج البحرین چہ در فقہ و چہ در تصوف امام و
مرج البحرین مین کہ کیا فقہ مین اور کیا تصوف مین امام اور

قال الشیخ عبد الحق

متبوع و شیخ یکی باید پس آنچه گفته اند الصوفی لامذهب له صحیح نباشد
متبوع اور شیخ ایک چاہئی پس جو کچھہ کہا گیا ہی کہ صوفی کا کوئی مذہب نہیں یہہ صحیح نہیں ہی
مگر باعتبار اخذ اولی و احوط از روایات مذهب واحد که التزام اتباع
مگر باعتبار اخذ اولی اور احوط کی روایات اوسی مذہب واحد سی جسکو لازم پکڑا اما اتباع
آن کرده است اگرچه قول جمهور آن مذهب نباشد و جمیع ائمه طریقت و
اوسکی کو اگرچہ قول جمہور اوس مذہب کا نہو اور جمیع ائمہ طریقت کی اور
اساطین ملت تابع فقهاء بوده اند چنانچه سید الطائفه جنید بغدادی
سلاطین ملت کی تابع مذہب فقہاء کی تہی جیسیکہ سید الطائفہ جنید بغدادی
در مذهب ابو ثور بود و غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رح
مذہب ابو ثور پر اور غوث الثقلین یعنی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
در مذهب امام احمد بن حنبل و شبلی مالکی و جزری حنفی و محاسبی شافعی انتهی
مذہب امام احمد بن حنبل پر اور شبلی مالکی اور جزری حنفی اور محاسبی شافعی تہی
قال الشعرانی
وقال الشعرانی فی المیزان الکبری وکان سیدی علی الخواص اذا ساله
اور کہا شعرانی نی میزان کبری مین اور تہا سید میرا علی خواص جبکہ سوال کرتا اوسکو کوئی
انسان التقلید بمذهب واحد معین الآن هل هو واجب ام لایقول له یجب
آدمی تقلید مذہب معین سی کیا اس زمانہ مین وہ واجب ہی یا نہیں کہتا اوسکو واجب ہی
علیک التقلید بمذهب مادمت لم تصل الی شهود عین الشریعة الاولی
تجہپر تقلید مذہب کی جبتک نہو اہل اجتہاد
خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیه عمل الناس الیوم انتهی قال شاه ولی الله
واسطی خوف وقوع کی ضلالت مین اور اسیہی پرہی عمل لوگون کا اس زمانہ مین اور کہا شاہ ولی اللہ
الدهلوی فی کتابه المسمی بالانصاف اعلم ان الناس کانوا فی المائة الاولی
دہلوی نی اپنی کتاب مین کہ مسمی بالانصاف ہی جان کہ لوگ تہی صدی اول

والثانیة غیر مجمعین علی التقلید بمذهب واحد بعینه وبعد المائتین
اور دوسری مین غیر متفق تقلید مذہب معین پر اور بعد دو سو کی
ظہر فیہم التمذهب للمجتهدین باعیانهم وقل من کان لا یعتمد علی
ظاہر ہوا و تعین تقلید مذہب مجتہدین معین کی اور قلیل تہا وہ جو نہ اعتماد کیا
مذهب مجتهد بعینه وکان هذا هو الواجب فی ذلک الزمان انتهی فلخبر
تقلید مذہب مجتہد معین پر اور تہی یہہ تقلید مذہب معین کی واجب اس زمانہ مین تمام ہوا پس خبر دی
شاه ولی الله بان مذهب جماهیر العلماء بعد المائتین ذلک لفساد الزمان
شاہ ولی اللہ نی باینطور کہ مذہب جمہور علما کا بعد دو برس کی تقلید مذہب معین کا ہوا واسطی فساد زمانہ کی
وقوله غیر مجمعین اشارة الی ان بعضهم علی ذلک کما مر من قول یحیی بن یحیی
اور قول اوسکا غیر مجمعین اشارہ ہی اس طرف کہ بعض اونکی اس وجوب پر ہی ہی جیسیکہ گذرا قول یحیی بن یحیی کا کہ وہ
صاحب الامام مالک وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی کتاب الذبح
صاحب امام مالک کا ہی اور کہا طحطاوی نی شرح در المختار مین کتاب الذبح مین
قال بعض المفسرین ان هذه الفرقة الناجیة المسماة باهل السنة والجماعة
کہ کہا بعض مفسرین نی کہ یہہ فرقہ ناجیہ کہ مسمی باہل سنت و جماعت ہی
اجتمعت الیوم فی المذاهب الاربعة وهم الحنفیون والمالکیون والشافعیون
جمع ہوا اس زمانہ مین مذاہب اربعہ مین کہ حنفی اور مالکی اور شافعی
والحنبلیون ومن کان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلک الزمان
اور حنبلی ہین اور جو ہی خارج ان مذاہب اربعہ سی اس زمانہ مین
فهو من اهل البدعة والنار انتهی ووجه التمسک انه لو لم یکونوا علی
وہ اہل بدعت اور اہل نار سی ہی تمام ہوا اور وجہ تمسک کی یہہ ہی کہ اگر نہو تی وہ اوپر
المذهب الواحد کیف یصح انه حنفی او مالکی او شافعی او حنبلی وقال القاضی
مذہب واحد کی تو کیونکر صحیح ہوگا کہ وہ حنفی ہی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی اور کہا قاضی

قال الطحطاوی نقلا عن بعض المفسرین

قال القاضی

ثناء الله فی التفسیر المظهری تحت اٰیة اربابا من دون الله فان اهل
ثناء الله نے تفسیر مظہری میں تحت اس آیت اربابا من دون الله کی کہ اہل
السنة والجماعة بعد القرون الثلثة او الاربعة افترقت علی اربعة
سنت اور جماعت بعد قرون ثلثہ یا اربعہ کی متفرق ہوئی اربعہ
مذاهب انتهی یعنی ان اهل السنة والجماعة بعد هذه القرون صاروا
مذاہب پر تمام ہوا یعنی اہل سنت و جماعت بعد ان قرون کی ہوئی وہ
متفرقین ای صاروا فرقة فرقة علیحدة علیحدة علی اربعة مذاهب بان
متفرق یعنی ہوئی وہ فرقہ فرقہ علیحدہ علیحدہ چار مذہب پر بایںطور
کان بعضهم حنفی المذهب وبعضهم مالکی المذهب وبعضهم شافعی
کہ ہوا بعض اونکا حنفی المذہب اور بعض اونکا مالکی المذہب اور بعض اونکا شافعی
المذهب وبعضهم حنبلی المذهب کما دل علیه لفظ افترقت وقال الشامی
المذہب اور بعض اونکا حنبلی المذہب جیسا کہ دال ہی اسپر لفظ افترقت اور کہا شامی نی

ف قال الشامی ذکر نوح افندی

فی شرح الدر المختار فی باب الوتر ذکر العلامة نوح افندی ان اعتبار رای
شرح در المختار کی باب الوتر میں کہ ذکر کیا علامہ نوح افندی نی کہ اعتبار رای
المقتدی فی الجواز وعدمه متفق علیه وانما الخلاف المار فی اعتبار رای
مقتدی کو جواز نماز اور عدم جواز نماز میں متفق علیہ فقہا کا ہی اور خلاف مذکور سوای اسکی نہیں کہ وہ
الامام ایضا فالحنفی اذا رای فی ثوب الامام الشافعی منیا لا یجوز اقتداءه به
امام کی بھی ہی پس حنفی جبکہ دیکھی امام شافعی المذہب میں منی تو نہیں ہی جایز اقتدا اسکا اوسکی
اتفاقا انتهی وقال فی الدر المختار فی کتاب القضاء فی شرح الوهبانیة للشرنبلالی
بالاتفاق تمام ہوا اور کہا در المختار میں کتاب القضا میں کہ شرح وہبانیہ میں جو شرنبلالی کی ہی مذکور ہی

ف قال فی الدر المختار عن الشرنبلالی

قضی من لیس بمجتهد کحنفیة زماننا بخلاف مذهبه عامدا لا ینفذ اتفاقا
کہ حکم کیا غیر مجتہد نی جیسکہ حنفیہ ہماری زمانہ کی بخلاف مذہب اپنی کی عمدا تو نہ نافذ ہوگا حکم اوسکا

اعتبار رای

بالاتفاق

انتهى وقال القهستاني في النقاية شرح مختصر الوقاية في كتاب القضاء

تمام ہوا اور کہا قہستانی نی نقایہ شرح مختصر الوقایہ مین کتاب القضا مین

قال ابو بكر الرازي لو قضى بخلاف مذهبه مع العلم لم يجز في قولهم جميعا انتهى

کہ کہا ابو بکر رازی نی کہ اگر حکم کری بخلاف اپنی مذہب کی جان کر تو نہین جایز بالاتفاق

وقال القهستاني في الشرح المذكور قبيل كتاب الاشربة واعلم ان من جعل

اور کہا قہستانی نی شرح مذکور مین تہوڑا سا پہلی کتاب الاشربہ کی کہ جان کہ جو شخص قائل ہوا

الحق متعددا كالمعتزلة اثبت للعامي الخيار في الاخذ من كل مذهب ما يهواه

کہ حق متعدد ہی جیسیکہ مذہب معتزلہ کا تو وہ ثابت کرتا ہی عامی کی لئی خیار اخذ کرنی ہر مذہب سی جو چاہی

ومن جعل الحق واحدا كعلمائنا الزم للعامي اماما واحدا كما في الكشف فلو اخذ

اور جو شخص کہ قائل ہوا کہ حق واحد ہی جیسا کہ مذہب ہماری علمار کا ہی تو لازم کرتا ہی عامی کی واسطی امام ایک

من كل مذهب مباحه صار فاسقا تاما كما في شرح الطحاوي فوجب في المذهب

ہر مذہب سی مباح کو تو ہوگا وہ فاسق پورا جیسا کہ شرح طحاوی مین ہی پس واجب ہوئی مذہب مین

الصلابة اي اعتقاد كونه حقا وصوابا كما في الجواهر ومشائخنا قالوا ان

صلابت یعنی اعتقاد کرنا کہ وہ حق اور صواب ہی جیسا کہ جواہر مین ہی اور مشایخ ہماری کہتی ہین کہ

مذهبنا صواب يحتمل الخطاء ومذهب غيرنا خطاء يحتمل الصواب انتهى

مذہب ہمارا صواب ہی احتمال رکہتا ہی خطا کا اور مذہب غیر کا خطا ہی محتمل ہی صواب کا تمام ہوا

فذلك مبني على ان المجتهد قد يصيب وقد يخطا وان الصواب في احد

پس یہہ مبنی ہی اسپر کہ مجتہد کبہی مصیب ہوتا ہی اور کبہی مخطی اور صواب ایک جانب مین

الجانبين كما مر من الادلة المذكورة فاذا كان الامر كذلك كان غالب الراي

ہوتا ہی مسائل مختلفہ مین جیسا کہ گذرا ادلہ مذکورہ سی پس جبکہ ہوا امر اسطرح تو ہوگا غالب رای

في افضل المجتهدين في كل مسئلة انه مصيب يحتمل الخطأ ومخالفه مخطي

افضل المجتہدین مین ہر مسئلہ مین کہ وہ مصیب ہی محتمل ہی خطا کا اور مخالف اسکا مخطی

قال ابو بكر رازی

قال القہستانی

صلابت فی المذہب و احتمال الخطاء

يحتمل الصواب. فاذا كان الامر كذلك كان على مقلده ان يقول بذلك وقال القاري
محتمل صواب کا ہی پس جبکہ امر اسطرح ہوا ہر مقلد پر یہہ کہ کہی اس قول کو اور کہا ملا علی قاری نی

فی الرسالة المؤلفة فی جواب الرسالة المنسوبة الی امام الحرمین فلذا قالوا
اوس رسالہ مین جو مؤلف ہی جواب اوس رسالہ مین جو منسوب ہی امام الحرمین کیطرف لہذا کہا علماء نی

ينبغی ان يعتقد كل مقلد امام من الائمة ان امامه مصيب و غيره مخطئ
کہ لایق ہی یہہ کہ اعتقاد کری ہر مقلد امام کا ائمہ سی کہ امام میرا مصیب ہی اور غیر اوسکا مخطی ہی

فی الجملة بناء على ان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب وهو المعتمد و عليه جمهور
غالبا بنابر اسکی کہ مجتہد کبہی مخطی ہوتا ہی اور کبہی مصیب اور یہی معتمد ہی اور اسی پر جمہور

العلماء انتهى وقال الشعرانی فی الميزان الكبرى وقد قدمنا فی ايضاح الميزان
علماء کا ہی اور کہا شعرانی نی میزان کبری مین کہ مقدم کیا ہمنی ایضاح میزان مین

وجوب اعتقاد الترجيح على كل من لم يصل الى الاشراف على العين الاولى من
وجوب اعتقاد ترجیح کا ہر غیر مجتہد پر یعنی ہر مقلد پر

الشريعة وبه صرح امام الحرمين وابن السمعانی والغزالی وغيرهم وقالوا
اور ساتہہ اسکی تصریح کی ہی امام الحرمین اور ابن سمعانی اور غزالی وغیرہم نی اور کہا

لتلامذتهم يجب عليكم التقليد بمذهب امامكم الشافعی ولا عذر لكم عند الله
اپنی شاگردوں کو کہ واجب ہی تمپر تقلید مذہب امام اپنی کی جو شافعی ہی اور نہین کوئی عذر واسطی تمہاری

فی العدول عنه انتهى ولا خصوصية للامام الشافعی فی ذلك عند كل سالم
اوس مذہب سی عدول کرنی مین اور نہین خصوصیت امام شافعی کی اس امر مین نزدیک ہر شخص کی جو صحیح سالم ہی

من التعصب بل كل مقلد من مقلدی الائمة يجب عليه اعتقاد ذلك فی
تعصب سی بلکہ ہر مقلد پر جو مقلدین ائمہ کی ہین واجب ہی اوسپر یہہ اعتقاد ترجیح کا

امامه ما دام لم يصل الى شهود عين الشريعة الاولى انتهى كلام الشعرانی
اپنی اپنی امام مین جبتک نہیں ہوا وہ مجتہد تمام ہوا شعرانی کا کلام

قال القاری عن العلماء

قال الشعرانی عن العلماء

[illegible]

الشعرانی یعنی ان ذلک کم الامام الحرمین والامام الغزالی وابن السمعانی وغیرہم

شعرانی کا یعنی یہہ امام الحرمین اور امام غزالی اور ابن سمعانی وغیرہم سی

علی سبیل التمثیل فان کل مقلد من مقلدی الائمۃ الاربعۃ وجب علیہ

بطریق تمثیل کی اسواسطی کہ یہہ ہر مقلد پر جو مقلدین ائمہ اربعہ سی ہین واجب ہی اوسپر

اعتقاد ذلک فی امامہ وقال الشیخ عبد الوھاب الشعرانی فی المیزان فان

یہہ اعتقاد اپنی اپنی امام مین اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرانی نی میزان مین پس

منع العلماء للطالب ان ینتقل من مذھب الی مذھب انما ھو رحمۃ بہ

منع کرنا علماء کا مقلد کو انتقال ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی سوای اسکی نہین کہ وہ واسطی رحمت کی

انتھی وقال فی موضع اخر بعدہ واعلم انہ لاینافی ماذکرناہ الزام العلماء

اور کہا اور موضع مین بعد اسکی کہ جان کہ نہین منافی ماذکر ہماری کو لازم کرنا علماء کا

للعامۃ بالتزام مذھب معین لانھم ما الزموھم بذلک الا رحمۃ بھم فلولا

عامہ کو التزام مذہب معین کا اسواسطی کہ نہین لازم کیا اونہون نی اونکو مگر واسطی رحمت کی ساتھہ اونکی پس اگر نہ

الزامھم للعامی بمذھب معین لضل عن طریق الھدی وقال فی موضع اخر

ہوتا یہہ لازم کرنا عامی کی لئی مذہب معین کا تو ضال ہوجاتا طریق ہدی سی اور کہا موضع اور مین

بعدہ امامن لم یصل الی شھود عین الشریعۃ الاولی فیجب علیہ التقلید بمذھب

بعد اسکی کہ جو شخص ہو غیر مجتہد واجب ہی اوسپر تقلید مذہب غیر معین کی

واحد کما مر تقریرہ خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیہ عمل الناس الیوم انتھی

جیسا کہ گذری تقریر اوسکی واسطی خوف وقوع کی ضلالت مین اور اسی پر ہی عمل لوگون کا اس زمانہ مین

وقال فی المیزان الکبری فان قال قائل فھل یجب عندکم علی المقلد العمل

اور کہا میزان کبری مین کہ اگر کہی کوئی قائل آیا واجب ہی نزدیک تمہاری مقلد پر عمل

بالارجح من القولین او الوجھین فی مذھبہ مادام لم یصل الی معرفۃ

ساتھہ ارجح قولین کی یا وجہین کی جو اوسکی مذہب مین ہی جبتک کہ وہ غیر مجتہد ہی

قال الشعرانی فان منع العلماء

ہی واسطی رحمت اوسکی

قال الشعرانی

قال الشعرانی

هذه الميزان من طريق الذوق والكشف فالجواب نعم يجب ذلك عليه ما دام

پس جواب یہہ ہی کہ ہان واجب ہی اوسپر جبتک وہ

لم يصل الى مقام الذوق بهذه الميزان كما عليه عمل الناس في كل عصر انتهى

غیر مجتہد ہی جیسا کہ اوسپر ہی عمل لوگون کا ہر زمانہ مین

فاوجب الشيخ عبد الوهاب بان مذهب العلماء وجوب تقليد المذهب المعين

پس واجب کیا شیخ عبد الوہاب نی باینطور کہ مذہب علماء کا وجوب تقلید مذہب معین کا ہی

وقال شاه ولي الله الدهلوي في عقد الجيد والمرجح عند الفقهاء ان العامي

اور کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نی عقد جید مین کہ مرجح نزدیک فقہاء کی یہہ ہی کہ جو عامی

المنتسب الى مذهب له مذهب لا يجوز له مخالفته وقال الامام حجة الاسلام

کہ منسوب طرف مذہب کی ہی وہ صاحب مذہب ہی کہ نہین جایز اوسکو مخالفت اور کہا امام حجۃ الاسلام نی

وهو من الائمة الشافعية المجتهدين كما صرح به شاه ولي الله الدهلوي

کہ وہ ائمہ شافعیہ مجتہدین سی ہی جیسا کہ تصریح کی اسکی شاہ ولی اللہ دہلوی نی

في كتابه الانصاف في الشرط الرابع من الركن الثاني من الباب الثاني من كتاب

اپنی کتاب انصاف مین شرط رابع مین جو رکن ثانی کی باب ثانی مین ہی جو کتاب

الامر بالمعروف والنهي عن المنكر من احياء العلوم ولم يذهب احد من المحصلين

امر بالمعروف والنہی عن المنکر احیاء العلوم سی ہی کہ نہین گیا کوئی شخص علماء سی

الى ان المجتهد يجوز له ان يعمل بموجب اجتهاد غيره ولا الى ان الذي ادى

اس طرف کہ مجتہد کو جایز ہی یہہ کہ عمل کری بہ موجب غیر کی اور نہ اسطرف کہ جو مقلد کہ پہنچی

اجتهاده في التقليد الى شخص راه افضل العلماء ياخذ مذهب غيره بل

فکر اوسکی باب تقلید مین طرف شخص کی کہ وہ افضل علماء کا ہی یہہ کہ عمل کری مذہب غیر اسکی پر بلکہ

على كل مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفته للمقلد متفق

لازم ہی ہر مقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر مسئلہ مین کیونکہ مخالفت اوسکو اپنی امام کی متفق ہی

قال شاہ ولی اللہ فی عقد الجید

قال الامام الغزالی

علی کونه منکرا بین المحصلین انتهی فاعلم ان بعض علماء هذه الدیار

منکر ہونا اوسکا درمیان علمار کی تمام ہوا جان تو کہ بعض علمار اس دیار نی

لما رای تنازع زید و عمرو فی امر التقلید جمع رسالة بین فیها دعاویهما و

جب دیکھا تنازع زید اور عمرو کا امر تقلید مین تو جمع کیا ایک رسالہ کہ بیان کئی اوسمین اونکی دعوی اور

دلائلهما المذکورة فی ذلك الکتاب واستفتی عنهما من علماء العرب

دلائل کہ وہ اس کتاب ہدار الحق مین بہی مذکور ہین اور فتوی چاہا اوسکا علمار عرب

والعجم مختصره انه قال عمرو ان التقلید غیر جائز و بین دلائله وقال زید

اور عجم سی کہ مختصر اوسکا یہہ ہی کہ کہا عمرو نی کہ تقلید غیر جائز ہی اور بیان کئی عمرو نی دلائل اپنی اور کہا زید نی

ان التقلید جائز و بین دلائله واجاب عن ادلته وقال عمرو لو سلم

کہ تقلید جائز ہی اور بیان کئی دلائل اپنی اور جواب دیا عمرو کی ادلہ سی اور کہا عمرو نی کہ اگر مانا جائی

جوازه فانحصاره فی المجتهدین باطل و بین دلائله وقال زید ان

جواز تقلید کا تو انحصار اوسکا مجتہدین مین کرنا باطل ہی اور بیان کئی دلائل اپنی اور کہا زید نی کہ

انحصاره فی المجتهدین واجب بالاجماع و بین دلائله واجاب من

انحصار تقلید کا مجتہدین مین واجب بالاجماع ہی اور بیان کئی دلائل اپنی اور جواب دیا

ادلته وقال عمرو لو سلم انحصاره فی المجتهدین فانحصاره فی المذاهب

عمرو کی ادلہ سی اور کہا عمرو نی کہ اگر مسلم کیا جائی انحصار اوسکا مجتہدین مین تو انحصار اوسکا مذاہب

الاربعة باطل و بین دلائله وقال زید ان انحصاره فی المذاهب الاربعة

اربعہ مین باطل ہی اور بیان کئی دلائل اپنی اور کہا زید نی کہ انحصار تقلید کا مذاہب اربعہ مین

ثابت باجماع اهل السنة و بین دلائله واجاب عن ادلته وقال عمرو لو

ثابت ہی باجماع اہل سنت کی اور بیان کئی دلائل اپنی اور جواب دیا عمرو کی ادلہ سی اور کہا عمرو نی اگر

سلم انحصاره فی المذاهب الاربعة فتعیین المذهب الواحد غیر واجب

مانا جاوی انحصار اوسکا مذاہب اربعہ مین تو تعیین مذہب واحد کی غیر واجب ہی

وبين دلائله وقال زيد ان تعيين المذهب الواحد من المذاهب الاربعة

اور بيان كئى دلائل اپنى اور كہا زيد نى كہ تعيين مذہب واحد كى مذاہب اربعہ سى

واجب لانتظام الدين بالكتاب والسنة والاجماع والقياس وبين دلائله

واجب ہى اس زمانہ مين واسطى انتظام دين كى ساتہہ كتاب اور سنت اور اجماع اور قياس كى اور بيان كئى دلائل اپنى

واجاب عن ادلته فافتوا بتصويب زيد ومهروا عليه مختصره هذا

اور جواب ديا عمرو كى ادلہ سى پس فتوى ديا انہون نى ساتہہ صواب زيد كى اور مہرين كين اوسپر مختصر اوسكا يہہ ہے

مواهير العرب

مواهير مكة المعظمة

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة على

شروع كرتا ہون مين ساتہہ نام الله كى جو بڑا مہربان سب تعريف الله كى لئى ہى جو رب سارى جہان كا اور رحمت كاملہ

سيدنا محمد وعلى اله واصحابه اما بعد فقد تاملت هذه الرسالة فرايت ما قاله

سردار ہمارى پر اور اوسكى ال اور اصحاب پر اسى پر بہيجى حمد وصلوة كى تامل كيا مينى اس رسالى مين تو ديكہا مينى

زيد هو الصواب الذي لا محيد عنه عند اولى الالباب رقمه عبد الرحمن الحنفي مفتي مكة

كہ قول زيد كا صواب ہى كہ نہين ہى گردانى ہو سكتى اوسى نزديك صاحبان عقل كى لكہا اسكو عبد الرحمن حنفى

عبد الرحمن

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده والصلوة المشرفة

شروع كرتا ہون مين ساتہہ نام الله كى جو بڑا مہربان اور نہايت رحم والا ہى سب تعريف مشرف ہونى

على سيدنا وعلى اله وصحبه قد تاملت هذه الرسالة ثم تاملت

نازل ہو سيد ہمارى پر اور اوسكى آل اور اصحاب پر تامل كيا مينى اس رسالہ كو پہر تامل كيا

ما اجاب به مولانا مفتي الاسلام فرايت جوابه هو العمدة عند العلماء

جواب مولانا مفتى اسلام كا تو ديكہا مينى جواب اوسكا بہتر نزديك علمار

الاعلام والله الموفق للصواب واليه المرجع والماب كتبه احمد دحلان

اعلام كى اور الله موفق صواب كا ہى اور اوسيكى طرف مرجع ہى اور بازگشت لكہا اسكو احمد دحلان نى

احمد دحلان

مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
جو مفتی شافعیہ کا ہی مکہ محفوظہ مین شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کی جو بڑا مہربان نہایت
رب العلمین والصلوٰۃ علی رسولہ والہ وصحبہ اما بعد فلما طالعت ھذہ
رب العالمین کی لئی ہی اور رحمت نازل ہو اوسکی رسول پر اور اوسکی آل اور اصحاب پر اما بعد مطالعہ کیا مینی اس
الرسالۃ من اولہا الی اخرھا طلقا طلقا ووجدت الحکم الذی اشتملت علیہ
رسالہ کا اول سی آخر تک تہوڑا تہوڑا اور پایا مینی حکم کو جو شتمل ہی یہہ رسالہ اوسپر
حقا حقا وموافقا للقران الازھر والحدیث الابھر والاجماع الاظھر والقیاس
نہایت حق کی اور موافق قرآن کی اور حدیث ظاہر کی اور اجماع ظاہر کی اور قیاس
الاشہر قامت بصحتہ وھرت کتبہ الفقیر احمد المکی مدرس المدرسۃ
مشہور کی تو قائل ہوا مین اوسکی صحت کا اور مہر کی لکہا اسکو فقیر احمد مکی مدرس مدرسہ

احمد

السلیمانیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وحدہ
سلیمانیہ کی نی شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کی کہ مہربان رحم والا ہی سب تعریف اللہ واحد
والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہ اما بعد فقد اطلعت علی ھذہ الرسالۃ
اور صلوۃ نازل ہو اوسپر کہ نہین نبی بعد اوسکی اما بعد مطلع ہوا مین اس رسالہ پر
وتاملت جواب مفتی الاسلام وجدتہ حقا لاریب فیہ ولا شک
اور تامل کیا مینی جواب مفتی الاسلام کا تو پایا اوسکو حق کہ نہین شک اوسمین اور نہ کوئی شک
یعتریہ کتبہ حسین بن ابرھیم مفتی المالکیۃ ببلد اللہ المحمیۃ
کہ پیش آوی اوسکی لکہا اسکو حسین بن ابراہیم مفتی مالکیہ کی جو شہر اللہ کا محفوظ مین ہی

حسین بن ابراھیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین فاطلعت علی
شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی سب تعریف اللہ رب العالمین کی لئی ہی اطلاع
ھذہ النبذۃ اللطیفۃ ورایت ما افتی بہ مولنا حامل رایۃ الامام
اس رسالہ لطیفہ پر اور دیکہا مینی فتوی مولانا کا جو حامل ہی علم امام

الاعظم ابیحنیفة وماکتبه مولنا العلامة مفتی مذهب الامام الشافعی
اعظم ابوحنیفہ کا اور فتوی مولانا علامہ مفتی مذہب امام شافعی کا

وماسطره العلامة مفتی الامام مالك فرایته هو الحق الصریح وهو
اور فتوی علامہ مفتی امام مالک کا تو دیکھا میں نے کہ وہی حق صریح ہی اور وہی

من هبنا علی الراجح الصحیح کتبه الفقیر محمد بن عبد الله مفتی الحنابلة
مذہب ہم حشر حنبلیہ کا ہی قول راجح صحیح لکھا اسکو فقیر محمد بن عبد اللہ مفتی حنابلہ کا

بمکة المشرفة | محمد بن عبد الله | بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وحده
جو مکہ مشرفہ میں ہی | شروع کرتا ہوں میں ساتھہ نام اللہ کی جو مہربان ہی رحم والا سب

فالجواب الموافق للصواب هو ما اجاب به علماء الاسلام مفاتی البلد
جواب موافق صواب کی وہ ہی جو جواب علماء اسلام مکی کی مفتیوں نی دیا ہی

الحرام والله سبحانه وتعالی الموفق کتبه السید محمد الحنفی المدرس
اور اللہ سبحانہ وتعالی توفیق دہندہ ہی لکھا اسکو سید محمد حنفی مدرس

بالمسجد الحرام | السید محمد | بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله فما اجاب
مسجد حرام کی نی | شروع کرتا ہوں ساتھہ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی سب تعریف اللہ کو ہی جواب

به مفاتی الاسلام المحققون الاعلام هو الحق الذی یجب المصیر الیه
مفتیوں اسلام کا جو محققین اعلام ہیں وہ حق ہی کہ واجب ہی رجوع اوسکی طرف

والتحقیق الذی ینبغی التعویل علیه وان هذه الرسالة قد اشتملت
اور وہ تحقیق ہی کہ لایق ہی اعتماد کرنا اوسپر اور یہہ رسالہ مشتمل ہی

علی الادلة الواضحة والحجج الفاضحة اضاءت بها شموس التحقیق واشرقت
اوپر ادلہ واضحہ کی اور حجج غالبہ کی کہ روشن ہوئی ہیں ساتھہ اوسکی شموس تحقیق کی اور چمکی ہیں

علیها کواکب التدقیق سلت صوارم الحجج القطعیة علی عقائد
اوسپر ستاری تدقیق کی کہینچی ہیں تیز تلوارین حجج قطعیہ کی عقاید

الملحدين ورمت شهبها شياطين المبطلين والله الموفق للصواب

ملحدين پر اور جالگتی ہیں شہب اس رسالہ کی شیاطین مبطلین کو اور اللہ توفیق دہندہ ہی صواب کا

واليه المرجع والمآب كتبه عبد الرحمن بن عثمان جمال المدرس

اور اوسیکی طرف ہی مرجع اور مآب لکھا اسکو عبد الرحمن بن عثمان یعنی جمال مدرس

بالمسجد الحرام | عبد الرحمن بن عثمان جمال | بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى

مسجد حرام نی | شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی سب تعریف

اسکی ہی کہ جو

شرح صدورنا بالاسلام والصلوة على سيدنا وعلى اله واصحابه

روشن کیا سینوں ہمارے کو ساتھ اسلام کی اور صلوٰۃ نازل ہو سردار ہمارے پر اور اوسکی آل اور اصحاب

الكرام اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة وما اجاب به مفاتى

کرام پر اما بعد واقف ہوا میں اس رسالہ پر اور جواب مفتیوں

البلد الحرام فوجدته الصواب الذى يجب الرجوع اليه والتحقيق

مکہ پر تو پایا میں اوسکو صواب جو واجب ہی رجوع طرف اوسکی اور تحقیق

الذى ينبغى التعويل عليه كتبه عبد الرحمن بن حامد المكى المدرس

جو لایق ہی اعتماد کرنا اوسپر لکھا اسکو عبد الرحمن بن حامد مکی مدرس نی

عبد الرحمن بن حامد | بسم الله الرحمن الرحيم اللهم هداية للصواب ما اجاب

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی اے بار خدا یا سوال کرتا ہوں ہدایت صواب کا

جو جواب دیا

به هؤلاء العلماء من تائيد ما فى هذه الرسالة المؤيدة بنور البرهان

ان علماء نی تائید اس رسالہ میں اور مؤید ہی بہ نور برہان کی

المؤزرة بقواطع الحجج والتبيان هو الحق الذى يجب المصير اليه الصواب

اور مقوی ہی ساتھ دلائل قاطعہ اور ساطعہ کی وہ حق کہ واجب ہی رجوع طرف اوسکی اور وہ صواب

الذى لا يعول فى المشكلات الا عليه رسمه سيد عبد الرحمن | عبد الرحمن

کہ نہیں جایز ہی اعتماد کرنا مشکلات اس باب میں مگر اوسپر لکھا اسکو سید عبد الرحمن نی

بسم الله الرحمن الرحيم سبحنك لا علم لنا الا ما علمتنا والصلوة على من

شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی پاکی ہی تجکو نہین علم ہمکو مگر جو تو نی دیا ہی ہمکو اور صلوٰۃ نازل ہو اوسپر

ارسلته رحمة للعلمين وعلى اله واصحابه ائمة الدين اما بعد فقد

جو رسول کیا تو نی اوسکو واسطی رحمت جہان کی اور اوسکی آل اور اصحاب پر جو ائمہ دین کی ہین اما بعد بعد بس

تاملت هذه الرسالة ووقفت على ما اجاب به موالينا العلماء الكرام

تامل کیا اس رسالہ کا اور واقف ہوا جواب پر جو علماء کرام

وائمة الدين والاسلام ببلد الله الحرام فوجدته الحق الذي لا يعول

اور ائمہ دین اور اسلام کی ہین بلد اللہ حرام مین تو پایا اوسکو حق جو نہین جایز اعتماد

الا عليه والصحيح الذي لا محيد عنه الا اليه كتبه مصطفى بن محمد

مگر اوسپر اور صحیح کہ نہین گریز اوس سی مگر طرف اوسکی لکھا اوسکو مصطفی بن محمد

احد المدرسين ببلد الله الامين

مصطفى بن محمد

احد المدرسین شہر امین کینی

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کی جو

حمدا لك يا من هديتنا للصواب والصلوة على سيدنا والآل والاصحاب

حمد ہی تجکو وہ کہ ہدایت کی تو نی ہمکو صواب کی اور صلوٰۃ نازل ہو سید ہماری پر اور آل اور اصحاب پر

اما بعد فاني وجدت هذه الرسالة وما اجاب به مفتي الاسلام

اما بعد تحقیق مینی پایا اس رسالہ کو اور جواب مفتیون اسلام کو

في البلد الحرام هو المعول عليه فيجب العمل به والرجوع اليه كتبه الفقير

جو شہر حرام مین ہین معتمد علیہ بس واجب ہی عمل ساتھ اوسکی اور واجب ہی رجوع طرف اوسکی لکھا اسکو فقیر

عمر بركات الشامي

عمر بركات

عمر برکات شامی نی

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي

شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی سب تعریف

قوى شريعة سيد المرسلين بالعلماء الراسخين صلى الله عليه وعلى اله

قوی کیا شریعت سید المرسلین کو ساتھ علماء راسخین کی درود ہو اللہ کا اوسپر اور اوسکی آل

واصحابه الی یوم الدین امابعد فلما تفکرت بالذی جری بالسوال
اور اصحاب پر دن قیامت تک امابعد جبکہ فکر کیا مینی اوسکا جو جاری ہوا سوال

والجواب فی هذه الرسالة ثم تاملت ما افتوا المفاتی والمدرسین
اور جواب کر اس رسالہ مین پہر سوچہا مینی فتوی مفتیون اور مدرسین کی

بالمسجد الحرام فرایت جوابهم صوابا بوفق الحدیث وبمحکم القران الذی
جو مسجد حرام مین ہین تو دیکہا جواب اونکا صواب بمقتضی حدیث کی اور بمقتضی محکم قرآن کی کہ

یبین فیه الحلال والحرام کتبه عبد الرحمن بن محمد مراد
مبین ہین اوس مین احکام حلال اور حرام کی لکہا اسکو عبد الرحمن بن مراد نی

عبد الرحمن بن محمد مراد

بسم الله الرحمن الرحیم ما اجاب به موالینا الکرام من المفاتی والعلماء
شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی جواب ہماری ائمہ کرام کا جو مفتیون اور علماء

العظام المقیمین ببلد الله الحرام هو الحری بالقبول کتبه رحمة الله
عظام ساکنان شہر حرام کی سی ہین وہ لایق تری ساتہہ قبول کی لکہا اوسکو رحمت اللہ نی

مواهیر علماء المدینة المنورة

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله علی قدر الامکان والصلوة علی سیدنا
شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی سب تعریف اللہ اکیلی کی ہی جو قدر ہو سکی اور صلوۃ نازل ہو سید ہماری پر

سید ولد عدنان امابعد فاقول ان ما ذکره زید هو القول السدید
جو سید ہی اولاد عدنان کا امابعد کہتا ہون مین کہ جو ذکر کیا ہی زید نی وہ قول محکم ہی

والعمل به هو الفعل الحمید نمقه الفقیر محمد مصطفی الیاس مفتی
اور عمل اوسپر فعل محمود ہی لکہا اسکو فقیر محمد مصطفی یعنی الیاس مفتی

المدینة المنورة
مدینہ منورہ نی

محمد مصطفی الیاس

بسم الله الرحمن الرحیم الذی اقول له
شروع کرتا ہون ساتہہ نام اسکی جو مہربان رحم والا ہی

وادین الله تعالی به ان ما قاله زید هو الحق المبین ومنهج المؤمنین و
وہ جو قائل ہون مین اوسکا اور دین کیا اللہ نی مجکو ساتہہ اوسکی وہ یہہ کہ قول زید کا وہ حق ظاہر ہی اور راہ [illegible] کا اور

الصواب الذی یجب المصیر الیه والصراط المستقیم الذی ینبغی المسیر

صواب ہی جو واجب ہی رجوع طرف اوسکی اور صراط مستقیم ہی کہ لایق ہی چلنا او سپر

علیه کتبه السید جعفر بن اسمعیل مفتی الشافعیة بالمدینة المنورة

لکہا اوسکو سید جعفر بن اسماعیل نی جو مفتی شافعیہ کا ہی مدینہ منورہ میں

جعفر بن اسمعیل

بسم الله الرحمن الرحیم ما قاله زید فهو حق والاتباع به

شروع کرتا ہوں ساتہہ اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی قول زید کا حق ہی اور اتباع ساتہہ اوسکی

احق حرره السید محمد جلال الدین القاضی بالمدینة المنورة

احق ہی لکہا اسکو سید محمد جلال الدین نی جو قاضی مدینہ منورہ کا ہی

محمد جلال الدین — قاضی مدینہ

عبد الجبار — مفتی حنبلیہ

حسن بن حسین — مدرس مسجد نبوی

السید یوسف — مدرس مدرسہ محمودیہ

ابرهیم بن محمد خیار — مدرس

السید محمد علی — مدرس مسجد نبوی

عبد الجلیل بن عبد السلام — مدرس

عبد الله بن احمد — مدرس

مواهب علماء العجم

مواهب علماء الهندوستان

ما قاله زید فهو صحیح وعلیه العلماء ووقع اتفاق اهل السنة والجماعة

قول زید کا وہ صحیح ہی اور اوسی پر ہیں علماء اور واقع ہوا اتفاق اہل سنت وجماعت کا

علی وجوب التزام المذهب الواحد والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب

اوپر وجوب التزام مذہب واحد کی اور اللہ اعلم ہی ساتہہ صواب کی اور طرف اوسکی ہی رجع اور مآب

حرره

محمد قطب الدین — دہلوی

محمد عبد الرب — دہلوی

خواجه ضیاء الدین — دہلوی

محمد یوسف — دہلوی

محمد مسعود — دہلوی

صح ما قاله زيد الفقيه وبطل ما قال عمرو السفيه عند اهل السنة

صحیح ہی قول زید فقیہ کا اور باطل ہی قول عمرو بیوقوف کا نزدیک اہل سنت

والجماعة الذی قاله زيد فهو الحق الصريح والذی

میر محبوب علی جعفری

وجماعت کی قول زید کا وہ حق صریح ہی اور

قاله عمرو فهو الزعم القبيح الحمد لله تعالى والصلوة على

محمد کریم اللہ
دہلوی

قول عمرو کا وہ زعم فاسد ہی سب تعریف اللہ کی کیلئی ہی اور صلوۃ نازل ہو

سيدنا اما بعد فاثبت زيد حق الشريعة ليهتدى به عمرو والله

سید ہماری پر امابعد پس ثابت کیا زید نی حق شریعت کا تو کہ ہدایت پاوی ساتھ اوسکی عمرو اور اللہ

اعلم وعلمه احكم ما قاله زيد فهو الصواب كما هو

محمد ہاشم
دہلوی

اعلم ہی اور علم اوسکا احکم ہی قول زید کا وہ صواب ہی جیسا کہ وہ

مدلول السنة والكتاب وعليه اهل السنة والجماعة

محمد شاہ
ساکن دہلی

مدلول سنت اور کتاب کا ہی اور اسپر ہین اہل سنت وجماعت

ما حرره المجيب فهو صحيح بناء على الروايات المذكورة فی الجواب

جو لکہا ہی مجیب نی اس رسالہ مین وہ صحیح ہی بنا بر روایات مذکورہ کی جواب مین

طلع الحق حق الطلوع وسطع الصدق حق السطوع

محمد علی
نزیل دہلی

ظاہر ہوا حق حق ظاہر ہونیکا اور چمکا صدق حق چمکنی کا

قد انعقد الاجماع بحسب العمل من العلماء الاعلام

محمد حسین فقیر
نزیل دہلی

منعقد ہوا اجماع بحسب عمل کی علماء اعلام سی

والفضلاء الكرام والاولياء العظام وصلحاء اهل الاسلام من

اور فضلاء کرام سی اور اولیاء عظام سی اور صلحاء اہل اسلام سی

المفسرين والمحدثين والفقهاء المتقنين والمجتهدين بل اتفقت الامة

جو مفسرین اور محدثین اور فقہاء مضبوط اور مجتہدین ہین بلکہ متفق ہوئی امت

المرجوحة كائنة فی جمیع الاوطان والاوطار والامكنة والامصار و

فرجوحه یعنی اہل سنت وجماعت سبکی سب جمیع وطنون اور اطراف مین اور جمیع مکانون اور بستیون مین اور

الازمنة والاعصار بعد تقرر المذاهب الی هذا الان علی ان

جمیع زمانون اور اعصار مین بعد تقرر اور مقرر ہونی مذاہب کی اس آن تک اسپیر

یتبع کل واحد منهم مذهبا معینا بالاحسان حرره

حسین شاه

کہ پیروی کری ہر شخص مذہب معین کی ساتھ طریق نیک کی لکھا اسکو

لا شک فی امر التقلید قد اتفقت علیه الاراء وتلقاه العلماء علی

محمد لطف الله

نہین شک امر تقلید مین کہ متفق ہوئی ہین اسپیر عقول اور قبول کیا علماء نی اسکو لکھا اسکو

محمد لطف الله

ما قاله زید فهو الحق الصریح وما قاله عمرو فهو القول

قول زید کا وہ حق صریح ہی اور قول عمرو کا قول

القبیح نمقه

محمد عبد الحق

ما قاله زید فهو مقبول العلماء الاعلام

قبیح ہی لکھا اسکو قول زید کا وہ مقبول علماء اعلام کا ہی

وما قاله عمرو فهو غیر مسلم عند الفضلاء العظام

الهی بخش

اور قول عمرو کا وہ غیر مسلم ہی نزدیک فضلاء عظام کی لکھا اسکو

الذی افاده الواقف علی نکات المعقول والمنقول العریف بغوامض

جوکہ فائدہ دیا ہی واقف نکات معقول اور منقول نی اور عریف غوامض

الفروع والاصول اعنی زیدا فهو نفیس عبقری ولطیف بهی وما جره

فروع اور اصول نی یعنی زید نی وہ نفیس عبقری ہی یعنی نہایت حسین ہی اور لطیف بہی ہی یعنی

عمرو فکله غمر اوله عاطل واخره باطل

محمد تراب علی

تقلید الواحد

عمرو نی وہ کل کا کل کینہ ہی اول اوسکا بی فائدہ ہی اور آخر اوسکا باطل ہی

تقلید مذہب واحد کی

منهم اقرب الی الضبط وابعد عن الخبط کتبه

محمد نور الحسن

ائمہ اربعہ کا قریب ہی طرف ضبط دین کی اور ابعد ہی خبط کرنی دین کی سی

قول زید صواب وصحیح وحق صریح
زید کا صوب اور صحیح ہی اور حق صریح ہی

محمد وجیہ — گنگنی
احمد علی — سہارنپوری

مواہیر علماء الفنجاب

ما قاله زید فهو حق مطابق بالکتاب والسنة وا جماع العلماء الراسخین
قول زید کا وہ حق ہی مطابق ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع علماء راسخین کی — قادر بخش

ما قاله زید فهو حقیق بالقبول عند اهل المعقول والمنقول وما ینکره الا الجهول
قول زید کا وہ لایق تر ہی ساتھ قبول کی نزدیک اہل عقل اور نقل کی اور نہیں ہی منکر وہ کی مگر جاہل — عبد الرحمن ملتانی

ما قاله زید فهو المقبول والمعمول عند اهل السنة والجماعة وما قاله
قول زید کا مقبول اور معمول بہ ہی نزدیک اہل سنت اور جماعت کی اور قول عمر کا

عمرو فهو المخالف للمعقول والمنقول — غلام نبی ملتانی — قادر بخش ملتانی — فتح محمد ملتانی
وہ مخالف ہی معقول اور منقول کی

ما قاله زید فهو مطابق بالکتاب والسنة والاجماع والقیاس — حلال خدا بخش ملتانی
قول زید کا وہ مطابق ہی ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع امت اور قیاس کی

شهدت وختمت علی ان العلماء الذین زینوا هذه الرسالة بعلاماتهم
گواہ ہو تیں اور مہر کی میں نی اسپر کہ جو علماء کہ زین کیا انہوں نی اس رسالہ کو ساتھ علامات اپنی کی

ومواهیرهم کلهم مع جامع هذه الرسالة علی الدین متین — نور محمد ملتانی
اور مواہیر اپنی کی وہ سبکی سب مع جامع اس رسالہ کی دین متین پر ہیں

مدعی زید ثابت عند اهل السنة والجماعة — احمد الدین — ما قاله زید
مدعی زید کا ثابت ہی نزدیک اہل سنت اور جماعت کی — قول زید کا

هو الحق الذی استقر علیه قواعد الاسلام وتقرر علیه آراء علماء
وہ دین ہی جو قرار پایا ہی اوسپر قواعد اسلام نی اور مقرر ہوئی ہیں اوسپر عقول علماء

الانام والذی قاله عمرو متمسکا بالکریمة فهو متولد من قلة تبحره

حلقت کی اور وہ جو دعوی کیا ہی عمرو نی متمسک ہو کر ساتھ آیت کریمہ کی وہ پیدا ہوا ہی قلت تبحر اوسکی سی

فی الاصول وکثرة تجرده عن الحق المعقول ولنعم ما قال بعض الظرفاء

علم اصول مین اور کثرت تجرد اوسکی سی حق معقول سی کیا اچھا کہا بعض ظرفا نی

ان القران مال السخی یتمسک به الغبی والزکی سلطان محمود ما قاله زید

کہ قرآن شریف مال سخی است غبی اور زکی باآن تمسک توان کرد قول زید کا

وجدناه حقا مطابقا للمعقول والمنقول موافقا للفروع والاصول وما

پایا ہمنی حق مطابق معقول اور منقول کی اور موافق فروع اور اصول کی اور

قاله عمرو وجدناه مخالف الاجماع مسکین عبداللہ محمد احسن ما ادعاه

قول عمرو کا پایا ہمنی مخالف اجماع کی قول

زید فهو ثابت بایات قطعیة واحادیث مشهورة واجماع امة وقیاس

زید کا ثابت ہی ساتھہ آیات قطعیہ اور احادیث مشہورہ اور اجماع امت اور قیاس

صحیح وهو معمول فی الامصار واکناف العالم واطرافه فصار مجمعا علیه

صحیح کی اور وہ معمول بہ امصار اور اطراف جہان کی پس ہوگیا وہ مجمع علیہ

من اهل السنة والجماعة قولا وفعلا وما قاله عمرو فتسویلات

اہل سنت وجماعت کا ازروی قول اور فعل کی اور قول عمرو کا یہہ سوالات

نفسانیة وتخیلات فلسفیة سببها نقصان فی العلم من الاصول

نفسانیت کی ہین اور تخیلات فلسفیہ ہین سبب اسکا نقصان ہی علم مین اصول

والفروع واعراض عن طریقة الحقة فتح محمد لا شک ان التزام

اور فروع سی اور اعراض ہی طریقہ حقہ سی نہین ہی شک اسمین کہ التزام

اتباع الواحد منهم اقرب الی ضبط الاحوال وابعد عن تشتت البال

اتباع مذہب واحد کی ائمہ اربعہ سی اقرب ہی طرف ضبط اعمال کی اور دور از دور ہی پراگندہ ہونی دلونکی محمد اللہ

ماقاله زید من تقلید المعین فهو حق لتوارث الامة علی تقلید المعین
قول زید کا تقلید معین سی وہ حق ہی واسطی توارث امت کی تقلید معین پر

ماقاله زید فهو اضبط واصوب — فقیر خدا بخش — عبد الله — فقیر ضیاء الدین
قول زید کا مضبوط تر اور صواب تر ہی

ماقاله زید فثابت وحق وماقال عمرو فهو غمر وزائد — فتح محمد
قول زید کا ثابت اور حق ہی اور قول عمرو کا بی فائدہ ہی

ما افتی به العلماء علی ماحرره زید فی المتن فهو صحیح — احمد یار
اور فتوی علماء کا اوپر تحریر زید کی متن میں وہ صحیح ہی

ماقاله زید فهو الحق الصریح وماقاله عمرو فهو الباطل القریح — فقیر عبد الله
اور قول زید کا وہ حق صریح ہی اور قول عمرو کا وہ باطل خالص ہی

ماقاله زید فهو حق — حافظ لاہوری — قاضی عظیم الله لاہوری — مفتی تاج الدین لاہورے
قول زید کا حق ہی

لقد اصاب زید وکلامه موافق بالسنة والکتاب — امام الدین لاہوری امام مسجد بادشاہی
البتہ صواب کو پہنچا زید اور کلام اوسکی موافق ہی ساتھہ سنت اور کتاب

واجماع اولی الالباب ومخالفه ضال ومضل بلا ارتیاب — قاضی احمد الله
اور اجماع صاحبان عقل کی اور مخالف اوس زید کا گمراہ ہی اور گمراہ کنندہ ہی بغیر شک شبہ کی

ماقاله زید فهو مطابق بکلام الملك الکریم وموافق باحادیث
قول زید کا وہ مطابق ہی ساتھہ کلام بادشاہ کریم کی اور موافق ہی ساتھہ احادیث

النبی العظیم وماقاله عمرو فهو سبیل الطغیان وطریق البهتان
نبی عظیم کی اور قول عمرو کا وہ سبیل سرکشی اور طغیانی کا ہی اور طریق بہتان بندی کا ہی

صاحب الدر المختار فی الدر المختار والشیخ ابن — رحیم بخش
صاحب در المختار نی در المختار میں اور شیخ ابن

الهمام فی تحریر الاصول وابن حاجب فی مختصر الاصول وغیرہ
ہمام فی تحریر الاصول میں اور ابن حاجب نی مختصر الاصول میں اور اور لوگوں نی

قالوا ان الرجوع من التقلید بعد العمل ممنوع بالاتفاق
کہا کہ رجوع تقلید سی بعد عمل کے ممنوع ہی بالاتفاق

وقال صاحب البحر فی الرسائل الزینیة فوجب علی مقلد
اور کہا صاحب بحر نی رسالہ زینیہ میں کہ واجب ہی مقلد

ابی حنیفة العمل بقوله ولا یجوز له العمل بقول غیره لما نقل
ابو حنیفہ پر عمل کرنا ساتھہ قول اوسکی اور نہیں جایز اوسکو عمل کرنا ساتھہ قول غیر کی کیونکہ نقل کیا

الشیخ القاسم فی تصحیحه عن جمیع الاصولیین انه لا یصح الرجوع
شیخ قاسم نی اپنی تصحیح میں سب اہل اصول سی کہ نہیں صحیح رجوع کرنا

عن التقلید بعد العمل بالاتفاق حسن شاہ بٹالوی ماحررہ المجیب النجیب
تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق قول مجیب نجیب کا

فی تقلید الامام الواحد من الائمة فهو مطابق بالکتاب والسنة
تقلید امام واحد کیمین ائمہ سی وہ مطابق ہی ساتھہ کتاب اور سنت کی

وموافق لاقوال السلف حافظ محمد احسن کشمیری هذه الرسالة حجة برهان
اور موافق ہی علماء سلف کی یہہ رسالہ حجت اور برہان ہی

فی تصویب قول زید فمن لم یعمل بها فهو متبع شیطان
بیچ صواب ہونی قول زید کی پس جو کوی عمل نہ کری ساتھہ اوسکی پس وہ تابع شیطان

مرید وکان کعمرو ضل واضل حرره حافظ عزیز اللہ کشمیری
سرکش کا ہی وہوا مثل عمرو کی گمراہ اور گمراہ کنندہ لکھا اوسکو

مواهب علماء الولایة

ما قاله زيد فى هذه الرسالة فهو مقبول عند اهل السنة والجماعة

قول زید کا اس رسالہ مین وہ مقبول ہی نزدیک اہل سنت اور جماعت کی

حاجی دوست محمد

ما قاله زيد فهو المعمول به عند اهل السنة والجماعة

قول زید کا وہ معمول بہ ہی نزدیک اہل سنت وجماعت کی ۔

غلام حسن

ما حكم زيد فى هذه الرسالة هو المقبول وهو المعمول

قول زید کا اس رسالہ مین وہ مقبول اور معمول بہ ہی

عند اهل السنة والجماعة

عبد الغفار

ما قاله زيد فهو مقبول لنا

نزدیک اہل سنت وجماعت کی قول زید کا وہ مقبول ہمارا

ومعمول لنا وافتينا به

عطا محمد

ما قاله زيد فى هذه الرسالة فهو

اور معمول ہمارا ہی فتوی دیا ہمنی ساتھہ اوسکی قول زید کا اس رسالہ مین وہ

صواب وموافق بالكتاب والسنة واجماع الامة والقياس الصحيح

صواب ہی اور موافق ساتھہ کتاب اور سنت اور اجماع است اور قیاس صحیح کی

وما قاله عمرو فهو خطا

شهاب الدين

ما قال زيد فهو معمول لى ولجميع

اور قول عمرو کا وہ خطا ہی قول زید کا معمول میرا اور جمیع

قضاة زماننا وبواقى اهل السنة والجماعة وختمت عليه ان

قضاۃ ہماری زمانہ کا اور باقی اہل سنت اور جماعت کا ہی مہر کی مینی اسپر کہ

هذا الكتاب مقبول حرره سعد الدين

سعد الدين قاضى قندهار

ملا عبد الحق مفتى قندهار

یہہ کتاب مقبول ہی لکھا اسکو سعد الدین نی

محمد سعيد مفتى قندهار

غلام محمد امين مفتى قندهار

محمد عمر مفتى كابل

عبد الرحمن قاضى كابل

فاعلم ان مواهير

علماء الحرمين الشريفين فى ذلك لباب كافيه وسائر المواهير انما هى لتاكيد

ذلك المراء لقوله عليه السلام ان الدين ليارز الى الحجاز كما تارز الحية الى جحرها والله اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ المهتدین واحبابہ وانصارہم
المقتدین اما **بعد** فلما کان مذهب السلف والاخیار منع اخذ الدین من اهل البدع
والاشرار کما قال محمد بن سیرین وهو من ائمۃ المحدثین واجلۃ التابعین الکبار لم یکونوا یسألون عن
الاسناد فلما وقعت الفتنۃ قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اهل السنۃ فیؤخذ حدیثهم و
ینظر الی اهل البدعۃ فلا یؤخذ حدیثهم رواہ مسلم فی صدر کتابہ صحیح مسلم کان لا بد من
ان نبین من عقائد مصنف المعیار التی لزمت من کلامہ لان تنبہ اهل السنۃ والجماعۃ علی
حالہ واعتقادہ فاجتنبوا عن عقائدہ وقواعدہ واحترزوا عن مسائلہ واقوالہ فاقول مستعینا
باللہ ومتوکلا علیہ فی الابتداء والانتهاء **عقیدہ اولی مصنف معیار کا**

یہ ہی کہ خبر احاد یعنی حدیث احاد مفید معجزہ کی نہیں یعنی حدیث احاد سے معجزہ ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ مصنف معیار
نے اپنی دلیل محکم فی نفی اثر القدم میں ارشاد فرمایا وجہ سوم آنکہ اعتقاد در معجزہ نبی علیہ السلام از جملہ عقائد ایمانیہ است
وخبر عدل واحد مفید عقیدہ نمی شود چنانچہ در اصول فقہ مصرح است واعلم ان المقصود فی العقائد لا یحصل
مع الظن بخلاف الاعمال کذا فی شرح التحریر لمولنا بحر العلوم انتهی یعنی وجہ تیسری رد کرنے معجزہ اثر قدم کی
یہ ہی کہ خبر معجزہ اثر قدم کی خبر احاد ہی اور خبر احاد نہیں مفید مگر ظن کی اور ظن مثبت اور مفید عقاید کا نہیں اور معجزہ عقاید
ایمانیہ سے ہی پس ثابت ہوا کہ خبر احاد مفید اور مثبت معجزہ کی نہیں ہی پس خلاصہ کلام مصنف معیار کا یہ ہوا کہ جو اخبار
آحاد میں وہ مفید معجزات کی نہیں پس لازم آیا اس قاعدہ اور عقیدہ مصنف معیار سے کہ سب احادیث صحاح ستہ وغیرہ کی
جو مروی ہیں درباب معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قابل اعتبار اور اعتماد کی نہیں پس سب معجزات رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی باطل ہوئی بموجب اس عقیدہ کی کیونکہ احادیث سب معجزات کی آحاد میں جیسا کہ تصریح کی اسکی امام زرقانی نی شرح
مواہب لدنیہ میں حیث قال وجمیع معجزات المصطفی احاد الا القرآن انتهی اور بیان اس اجمال کا یہ ہی
کہ خبر نزدیک محدثین کی دو قسم پر ہی متواتر اور آحاد خبر متواتر فائدہ علم یعنی یقین کا دیتی ہی اور خبر آحاد فائدہ ظن کا
دیتی ہی نہ علم کا اور ہر طبقہ میں تین تین راوی سے کم ہوں تو وہ حدیث احاد ہی اور ہر طبقہ میں تین تین راوی ہوں یا زیادہ
ہوں تو وہ حدیث متواتر ہی قال الحافظ ابو الفضل المشهور بابن حجر العسقلانی فی نخبۃ الفکر

المصنفة فی اصطلاح اهل الحدیث امابعد فالتصانیف فی اصطلاح اهل الحدیث قد کثرت وبسطت
واختصرت فسألنی بعض الاخوان ان الخص لهم المهم من ذلک فاجبته فاقول الخبر اما ان یکون له طرق
بلا عدد معین او مع حصر بمافوق الاثنین او بهما او بواحد فالاول المتواتر وهو المفید للعلم الیقینی بشروطه
والثانی المشهور والثالث العزیز والرابع الغریب وکلها سوی الاول آحاد انتهی وقال الامام النووی فی شرح مسلم
قال العلماء الخبر ضربان متواتر واحاد فالمتواتر مانقله عدد لایمکن تواطؤهم علی الکذب ویستوی طرفاه والوسط
وخبر الواحد مالم یوجد فیه شروط المتواتر سواء کان راویه واحدا او اکثر والذی علیه جمهور المسلمین من الصحابة و
التابعین ومن بعدهم من المحدثین والفقهاء واصحاب الاصول ان خبر الواحد الثقة حجة ویلزم العمل ویفید الظن
ولایفید العلم انتهی پس ظاہر ہوا اما ذکر سی کہ حدیث اصطلاح محدثین مین دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ حدیث ہی کہ ہوا سناد
اوسکی مین ہر طبقہ مین تین تین راوی یا زیادہ اور وہ فائدہ یقین کا دیتی ہی اور حدیث آحاد وہ حدیث ہی کہ ہو سند اوسکی مین ہر طبقہ مین
راوی تین سی کم اور وہ فائدہ ظن کا دیتی ہی نہ یقین کا اور یہ ظاہر ہی کہ کوئی حدیث صحاح ستہ وغیرہ کی مردی نہین باب معجزات مین
مگر بطریق آحاد کی پس سب احادیث معجزات کی جو مروی ہین صحاح ستہ وغیرہ مین یعنی بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابوداود اور ابن ماجہ
اور مشکوٰۃ وغیرہ مین قابل اعتبار کی نہین اور سب معجزات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درہم برہم ہوئی بنا بر اس قاعدہ مصنف
معیار کی اور معنی قول ہماری کی کہ لاعبرة للظن فی باب الاعتقادیات یہ ہین کہ امر اعتقادی ثابت دلیل قطعی سی ہوتا ہی
نہ دلیل ظنی سی لیکن دلیل قطعی عام ہی اس سی کہ خود بخود قطعی ہو یا قدر مشترک اوسکا کما قال الشامی فی کتابه المشهور بسیرة الشامی
والقاضی فی الشفاء والقاری فی شرحه والزرقانی فی شرح المواهب نقلا عن القاضی ان معجزاته صلی الله علیه
وسلم علی قسمین فالقسم الاول ماعلم قطعا ونقل الینا تواترا کالقرآن والقسم الثانی مالم یبلغ الضرورة والقطع
وهو علی نوعین فالنوع الاول مااشتهر وانتشر ورواه العدد الکثیر وشاع الخبر به عند المحدثین والرواة ونقلة السیر
والاخبار کنبع الماء من بین اصابعه صلی الله علیه وسلم وتکثیر الطعام والنوع الثانی مااختص به الواحد والاثنان و
رواه العدد الیسیر ولم یشتهر اشتهار غیره لکنه اذا ضم الی مثله اتفقا فی المعنی المقصود به الاعجاز واجتمعا علی الاتیان
بالمعجز کما قدمنا من انه لامریة فی جریان معانیها علی یدیه وانه اذا ضم بعضها الی بعض افاد القطع انتهی وقال العلامة
التفتازانی فی شرح العقائد واما اظهار المعجزة فلوجهین احدهما انه اظهر کلام الله تعالی وتحدی به البلغاء
مع کمال بلاغتهم فعجزوا عن معارضته مع حرصهم علی ذلک واعرضوا عن المعارضة بالحروف الی المقارعة بالسیوف
ولم ینقل عن احد منهم مع توفر الدواعی الاتیان بشیء فدل ذلک قطعا علی انه من عند الله تعالی والثانی انه نقل
عنه من الامور الخارقة للعادة مابلغ القدر المشترک منه ای من ظهور المعجزة حد التواتر وان کانت تفاصیلها
آحادا انتهی وقال فی التلویح شرح التوضیح فی الاصول وقد روینا فی آخر باب السنة احادیث تدل علی انه علیه السلام
کان یقول فی بعض الاحکام بالقیاس وهی وان کانت اخبار آحاد الا ان جملة الامر بلغت حد التواتر وهی انه علیه السلام
کان یعمل بالقیاس انتهی وقال فی المواهب اللدنیة ومجموع ذلک یفید القطع انتهی وقال الامام الزرقانی فی شرحه
ویسمی ذلک بالتواتر المعنوی انتهی وغیر ذلک مما لا یخفی پس خلاصہ سب کا یہ ہی کہ اگرچہ تفاصیل آحاد ہین لیکن جبکہ ضم کیا جائی بعض کو
بعض مین تو قدر مشترک یعنی نفس اعجاز متواتر ہو جاتا ہی اور اسکو تواتر معنوی کہتی ہین لہذا احکام آخرت اور تفاصیل حشر اور صراط اور حساب
اور عذاب نار اور ثواب جنت وغیر ذلک مقبول بالاجماع ہین لہذا علماء اہل اسلام بالاتفاق معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احادیث
سی ثابت کرتی ہین ہر عصر اور ہر مصر مین اگرچہ وہ احادیث آحاد ہین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہی اوس شخص پر جو واقف ہی حدیث اور شروح
حدیث اور کتب سیر اور رسائل معجزات پر لہذا جمیع اہل علم مثل صاحب سیرت شامی وصاحب شفا وصاحب مواہب لدنیہ وغیرہم اور جمیع
محدثین مثل بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابوداود وابن ماجہ وصاحب مشکوٰۃ وغیرہم نی درج کیا ہی اپنی کتب حدیث مین ان احادیث کو
جو مشتمل ہین اوپر معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وہ آحاد ہین معاذ اللہ اوپر اس قاعدہ مصنف معیار کی وارد کرنا اہل علم کا کتب اپنی
مین ان احادیث کو لغو اور عبث ہوا اور حرکت بیجا ہوئی لیکن دین رسول مقبول کا انشاء اللہ تعالی ہمیشہ غالب ہی یریدون لیطفؤ

نورالله بافواههم والله متم نوره ولوکره الکفرون **عقیدہ ثانیہ مصنف معیار کا** یہہ ہی کہ جو چیز ساتہہ سند صحیح متصل مسلسل کی نہو وہ قابل اعتبار کی نہین ہی جیسا کہ مصنف معیار نی واسطی
باطل کرنی مناقب امام اعظم صاحب کی یہہ قاعدہ اپنی معیار کی آخر بحث مناقب مین ارشاد فرمایا وعبارتہا ھکذا قصہ واہیہ
بلا سند صحیح کی فضیلت امام صاحب کی مین نقل کرتی ہین امام صاحب تک ساتہہ سند صحیح متصل مسلسل کی نہین پہنچا اور یہہ سند
صحیح متصل الاسناد یہان پائی نہین جاتی پہر کیونکر قابل اعتماد کی ہو انتہی مختصرا پس مقید کیا مصنف معیار کی نی سند مقبول
ساتہہ تین قیدون کی اول قید یہہ ہی کہ ہو یہہ سند صحیح پس یہہ احتراز ہوا سند حسن اور سند ضعیف سی اور دوسری قید یہہ ہی کہ ہو یہہ سند
متصل پس یہہ احتراز ہوا سند منقطع اور مرسل سی اگرچہ وہ صحیح ہی مذہب جمہور پر جیسا کہ عنقریب بیان کیا جاویگا اور تیسری قید یہہ
ہی کہ ہو یہہ سند مسلسل پس یہہ احتراز ہی سند غیر مسلسل سی اور سند غیر مسلسل وہ ہی کہ نہ ہو سند مسلسل اور سند مسلسل اصطلاح
اہل حدیث مین وہ یہہ ہی کہ رواۃ اوسکی متفق ہون صیغ ادا مین یا حالات مین مثل حدثنا فلان ثنا فلان ثنا فلان آہ یا اخبرنا فلان
واخذ لحیتہ حدثنا فلان واخذ لحیتہ آہ یا انبانا فلان الکوفی قرات علی فلان الکوفی آہ وغیر ذلک من الحالات قال ابن حجر العسقلانی
فی نخبۃ الفکر المصنفۃ فی اصطلاح اہل الحدیث کما دل علیہ تسمیتہ بنخبۃ الفکر فی اصطلاح اہل
الاثر کما صرح بہ فی متن نخبۃ الفکر حیث قال سمیتہ بنخبۃ الفکر فی اصطلاح اہل الاثر وان اتفقت
الرواۃ فی صیغ الاداء وغیرہا من الحالات فہو مسلسل ثم قال فی شرحہ کسمعت فلانا قال سمعت فلانا
او حدثنا فلان قال حدثنا فلان وغیر ذلک من الصیغ او غیرہا من الحالات انتہی قال السید السند فی
اصول الحدیث والمسلسل ما یتابع فیہ رجال الاسناد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حالۃ واحدۃ آہ انتہی
اور پر ظاہر ہی کہ سند صحیح متصل مسلسل نہین پائی جاتی کتب حدیث صحاح ستہ وغیرہ مین مگر قدر قلیل جیسا کہ ظاہر ہی ہر واقف کتب حدیث
پر پس لازم آئی اس قاعدہ مصنف معیار سی چند امور اول یہہ ہی کہ سب احادیث صحاح ستہ وغیرہ کی واہی اور باطل ہین کیونکہ وہ سند
مسلسل سی نہین ہین اور امر دوسرا یہہ ہی کہ سب احادیث حسان خواہ صحاح ستہ کی ہون یا غیر کی ہون واہی اور باطل ہین کیونکہ وہ سند
صحیح سی نہین ہین حال آنکہ وہ مقبول باجماع اہل سنت مین اسواسطی کہ وہ حدیث حسن کو بھی سند پکڑتی ہین بالاتفاق اور امر تیسرا
یہہ ہی کہ سب احادیث مرسلہ واہی اور باطل ہوئین حال آنکہ وہ نزدیک جمہور ائمہ یعنی نزدیک امام مالک اور امام اعظم اور امام احمد حنبل اور
امام ابو یوسف اور امام محمد اور جمہور فقہاء کی حجت ہین اور امام شافعی کی نزدیک بھی حجۃ ہی جبکہ ہو جای معتضد ساتہہ اور حدیث
کی اگرچہ وہ بہی مرسل ہو جیسا کہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ نی اپنی کتب مین تصریح کی ہی قال الامام النووی فی شرح مسلم فی
باب صحۃ الاحتجاج بالمعنعن وذہب مالک وابو حنیفۃ واحمد واکثر الفقہاء الی جواز الاحتجاج بالمرسل
انتہی وقال الشیخ ابن الہمام فی تحریر الاصول المرسل فان کان صحابیا فحکمی الاتفاق وان کان غیرہ فالاکثر
منہم الائمۃ الثلثۃ علی القبول انتہی وقال الملا علی القاری فی شرح موطا الامام محمد فی باب وقت الصلوۃ
قال ابن عبد البر المالکی مذہب الامام مالک ان مرسل الثقۃ یجب بہ الحجۃ ویلزم بہ العمل کما یجب بالمسند
سواء انتہی وعلیہ الجمہور وبہ قال ائمتنا انتہی کلام القاری وقال النووی فی الفصول المذکورۃ فی اول شرح مسلم
ومذہب مالک وابی حنیفۃ واحمد واکثر الفقہاء انہ یحتج بالمرسل ومذہب الشافعی انہ اذا انضم الی المرسل ما یعضدہ
احتج بہ وذلک بان یروی ایضا مسندا او مرسلا من جہۃ اخری او یعمل بہ بعض الصحابۃ او اکثر العلماء انتہی وقال
ابن حجر فی شرح نخبۃ الفکر قال الشافعی یقول ان اعتضد بمجیئہ من وجہ آخر یباین الطریق الاول سواء کان
مسندا او مرسلا آہ انتہی پس معلوم ہوا ماذکر سی کہ احادیث مرسلہ جو معتبر ہین باتفاق ائمہ اربعہ کی وہ بہی باطل ہین نزدیک مصنف
معیار کی واللہ اعلم مصنف معیار کیا مذہب کہتا ہی کہ کسیکی نہیں مانتا ہی درایت کی سبب جدا اپنا تا ہی اپنا بلکہ کل جدید لذیذ کا مذ
رکہتا ہی اور امر چوتہا یہہ ہی کہ ترمذی اپنی کتاب صحیح ترمذی مین مذاہب اور اقوال صحابہ اور تابعین وغیرہم کی بیان کرتا ہی بغیر سند مسلسل
پس سبکی سب باطل ہوئی اور قابل اعتبار کی نرہی بموجب اس قاعدہ مصنف معیار کی بلکہ جمیع علماء اقوال اور مذاہب علماء کی جو ہیں
کتب تفاسیر اور حدیث اور شروح حدیث و فقہ اور اصول فقہ وغیرہ مین نقل بغیر سند مسلسل کی کرتی ہین وہ بہی سب کی سب واہی ہو

قید اول

قید ثانی

قید ثالث

امر اول

امر ثانی

امر ثالث

اور قابل اعتماد کی نہین بموجب اس قاعدہ مصنف معیار کی اور امر پانچوان یہہ ہی کہ نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باطل ہوئی کیونکہ مصنف معیار کی نزدیک دو قاعدہ مقرر ہین قاعدہ اولی یہہ ہی کہ جو احادیث آحاد ہین وہ قابل اعتبار کی نہین باب معجزات مین اور دوسرا قاعدہ یہہ ہی کہ جو شی بغیر سند صحیح مسلسل کی ہو وہ قابل اعتماد کی نہین پس حاصل ان دونون قاعدون مصنف معیار کا یہہ ہوا کہ جبتک کوئی حدیث سند صحیح متصل مسلسل متواتر نہو تب تک وہ باب معجزات مین قابل اعتبار کی نہین اور یہ ظاہر ہی کہ کوئی سند صحیح متصل مسلسل باب معجزات مین کتب صحاح ستہ وغیرہ مین موجود نہین جیسا کہ گذر اہی پس بموجب ان دونو قاعدون مصنف معیار کی کوئی معجزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت نہوا پس نبوت آنحضرت کی باطل ہوئی کیونکہ ثبوت نبوت کی معجزات پر ہی پس جب معجزات باطل ہوئی تو ثبوت نبوت بہی باطل ہوئی لیکن انشاء اللہ تعالی دین رسول مقبول کا ہمیشہ غالب رہیگا لقولہ تعالی یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواههم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کرہ المشرکون **عقیدہ ثالثہ مصنف معیار کا** یہہ ہی کہ قرآن شریف معجزہ مستمرہ نہین ہی جیسا کہ اپنی کتاب دلیل محکم فی نفی اثر القدم مین ارشاد فرمایا پس میگوییم کہ این معجزہ از کتب معتبرہ سیر مانند شفاء قاضی عیاض وسیر ابن اسحاق وابن ہشام وکتاب الوفا ابن جوزی ومواہب لدنیہ وکنز الراغبین وروضۃ الاحباب وطبری واز دیگر کتب حدیث معتبرہ ثابت نشدہ است بنابران جامع روایات وحاوی آثار وروایات علامہ زمان رکن الدین محمد شامی در کتاب سبیل الہدی والرشاد فی احوال خیر العباد کہ مشہور بسیرۃ شامی است در میان محاسن وعادات شریفہ ومعجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتابی است مبسوط وجامع وعدیم المثل درین باب در باب شانزدہم در صفت ساق وفخذ وقدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوشتہ کہ بسیاری از مداحان ذکر می کنند کہ وقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر صخرہ مشی میفرمود نقش قدم شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر صخرہ نمود وقدم مبارک دران فرو می شد وحال آنکہ وجود این در کتب حدیث وتاریخ اصلا نیست وقول صاحب سیرۃ شامی را مؤید است آنچہ مفسرین مانند قاضی بیضاوی وصاحب تفسیر کبیر وصاحب نیسابوری ومدارک وحسینی وجواہر وغیرہ در تحت آیت کریمہ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم نوشتہ اند کہ اثر قدم ابراہیم علیہ السلام بر سنگ وغوص آن دران وبقای آن اثر تا مدت دراز خاصہ ابراہیم علیہ السلام است لان اثر القدم فی الصخرۃ الصماء ایۃ وغوصه فیها الی الکعبین ایۃ ولانه بعض الصخرۃ دون بعض ایۃ وابقاء هذا الاثر دون سائر اثار الانبیاء علیهم السلام ایۃ خاصۃ لابرهیم علیه السلام کذا فی تفسیر النیسابوری وهکذا فی تفسیر البیضاوی وفی التفسیر الکبیر لان اثر القدم فی الصخرۃ الصماء ایۃ وغوصه فیها الی الکعبین ایۃ ولانه بعض الصخرۃ دون بعض ایۃ وابقاؤه دون سائر ایات الانبیاء علیهم السلام ایۃ خاصۃ لابرهیم علیه السلام انتهی لان اثر القدم فی الصخرۃ الصماء ایۃ وغوصه فیها الی الکعبین ایۃ ولانه بعض الصخرۃ دون بعض ایۃ وابقاؤه دون سائر ایات الانبیاء علیهم السلام ایۃ لابرهیم علیه السلام خاصۃ کذا فی المدارک انتهی کلام مصنف المعیار حاصل مرام کلام اور استدلال مصنف معیار کا یہہ ہی کہ یہہ چارون معجزی خاصہ ابراہیم علیہ السلام کی ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس قول دون سائر آیات الانبیاء ہین داخل ہین کیونکہ استدلال بغیر اسکی ممکن نہین پس ثابت ہوا بموجب کلام مصنف معیار کی کہ قرآن شریف معجزہ مستمرہ نہین ہی اور اخبار اور احادیث اس امر کی کہ قرآن شریف آنحضرت کی زمانہ مین معجزہ تہا وہ بہی باطل ہوا بموجب قاعدہ سابقہ مصنف معیار کی پس نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بموجب ان قاعدون مصنف معیار کی درہم برہم ہوئی نہ قرآن سی ثابت ہوئی اور نہ حدیث سی ثابت ہوئی بموجب قواعد مصنف معیار کی اور یہہ قواعد مصنف معیار کی منکرین نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہی مفید ہین لیکن یہ ظاہر ہی کہ منکرین نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قواعد مصنف معیار کی ہم اہل اسلام پر حجت نہین ان منکرین نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ قواعد مصنف معیار کی خود مصنف معیار پر حجت ہین یا اونپر جو تابع مصنف معیار کی ہین اور اونکو محقق اور پیشوا سمجہتی ہین اور اونکی تصانیف کو اپنی دلیل اور سند جانتی ہین نہ ہم اہل اسلام پر اگر کوئی شخص کہی کہ عدم استمرار معجزہ قرآن شریف کا ان عبارات علماء ان تفاسیر کی سی بہی لازم آتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ نہین لازم آتا کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی ہین بدلیل قاعدہ مقررہ عند العلماء کی لم یات نبی بشیء من المعجزات الا ولنبینا صلی اللہ علیہ وسلم مثله او اعظمه جیسا کہ فرمایا اوسی شامی نی اوسی کتاب اپنی مین جسکی نہایت تعریف کی ہی اپنی مصنف معیار نی جماع ابواب موازات کی باب اول مین قال العلماء ما اوتی نبی معجزۃ من المعجزات ولا فضیلۃ الا ولنبینا صلی اللہ

علیہ وسلم نظیرھا او اعظم منہا انتہی اور فرمایا مواہب لدنیہ میں جسکو معتبر کہا ہی ابہی مصنف
معیار نی ماخص نبی بشیء من المعجزات والکرامات الا ولنبینا مثلہ کما نصوا علیہ انتہی
اور فرمایا اوسی شفا میں جسکو معتبر کہا خود مصنف معیار نی لم یات نبی بمعجزۃ الا وعند نبینا صلی
اللہ علیہ وسلم مثلہا او ابلغ منہا انتہی اور فرمایا امام شافعی رضی اللہ عنہ نی ما اعطی اللہ نبیا
قط الا وقد اعطی محمد اکثر منہ رواہ البیہقی ذکرہ الشامی فی سبیل الہدی لہذا علماء تفسیر وغیرہ نی
تصریح اسکی بہی کی ہی قال جلال الدین السیوطی فی تفسیر الجلالین ولن تفعلوا ابدا انتہی وقال جلال
الدین المحلی فی تفسیر الجلالین فی سورۃ عنکبوت اولم یکفہم فیما طلبوہ انا انزلنا علیک الکتب القران
یتلی علیہم فہو ایۃ مستمرۃ لا انقضاء لہا بخلاف ما ذکر من الایات انتہی وقال البغوی فی تفسیر المعالم لن
تفعلوا ابدا انتہی وقال فی رد المحتار شرح در المختار قولہ بعد القران لانہ اعظم المعجزات علی الاطلاق لانہ
معجزۃ مستمرۃ دائمۃ انتہی وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی کتاب الایمان فی باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا
صلی اللہ علیہ وسلم والامام الشامی فی الکتاب المذکور فی ابواب معجزاتہ السماویۃ ان القران معجزۃ مستمرۃ الی
یوم القیمۃ انتہی وقال فی المواہب اللدنیۃ ومنہا ان معجزتہ علیہ السلام مستمرۃ الی یوم القیمۃ انتہی وقال
الزرقانی فی شرحہ والقران العظیم الذی ارید بالمعجزۃ المستمرۃ لم تزل حجۃ قاطعۃ انتہی وقال شاہ عبد العزیز
فی تفسیرہ فی تفسیر ذلک الکتاب ونبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم ثابتۃ بالقران لانہ معجزۃ مستمرۃ انتہی اور فرمایا
ترجمہ یہ ہی کہ اوسی سیرت شامی میں کہ جسکی آپ مصنف معیار نی تعریف کی ہی حتی کہ عدیم المثل فرمایا فرمایا باب رابع موازات انبیاء
کی بیچ وقد اوتی داود علیہ السلام الحدید وقد لینت الحجارۃ لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم والصخور واستتر من
المشرکین یوم احد مال براسہ الی الجبل لیخفی شخصہ عنہم فلین اللہ تعالی لہ صلی اللہ علیہ وسلم الجبل حتی
ادخل فیہ راسہ وذلک ظاہر باق یراہ الناس وکذلک فی بعض شعاب مکۃ حجر اصم استروح النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فلان لہ صلی اللہ علیہ وسلم الحجر حتی اثر فیہ ذراعیہ وساعدیہ وذلک مشہور انتہی کلام الشامی
پس صاف شامی نی تصریح کی کہ معجزہ الانۃ حجر کا آنحضرت سی صادر ہوا اور وہ باقی ہی ہی لوگ اوسکو دیکہتی ہیں اور یہی تصریح کی کہ معجزہ اثر
ذراع کا آنحضرت سی بہی صادر ہوا اور مشہور ہی درمیان خلقت کی پس اسی سی معلوم ہوا کہ حضرت داخل نہیں ہیں اور کہا اوسی مواہب
لدنیہ میں جسکی تعریف مصنف معیار کرچکیں ہیں دلیل محکم ہیں بل قال الزبیر بن بکار فیما نقلہ المجد الشیرازی صاحب القاموس
فی کتابہ المغانم المطابۃ فی فضائل طابۃ وفی منحرفی ہذا المسجد اثر کانہ اثر مرفق یذکر انہ علیہ الصلوۃ و
السلام اتکأ علیہ ووضع مرفقہ الشریف علیہ وعلی حجر اخر اثر الاصابع والناس یتبرکون بہما انتہی بلکہ ظرفہ تر
ماجرا یہ ہی کہ اوسی مواہب لدنیہ میں ہی جسکو مصنف معیار نی معتبر فرمایا فرمایا کہ منہا انہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی علی
الصخرۃ غاصت قدماہ کما ہو مشہور قدیما وحدیثا علی الالسنۃ ونطق بہ الشعراء فی منظومہم والبلغاء فی منثورہم
مع اعتقادہ بوجود اثر قدمی الخلیل علیہ السلام فی حجر المقام انتہی اور بعضی علماء نی اوس کتاب الوفاسی بی نقل کیا ہی اس معجزہ
کو اور قولہ مع اعتقادہ آہ اشارۃ ہی طرف قول علماء کی انہ لم یات نبی بشیء من المعجزات الا ولنبینا صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ
او اعظم اور ہی معتضد ہی ساتہ حدیث ابی ہریرہ کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان موسی یغتسل وحدہ فقالوا
واللہ ما یمنع موسی ان یغتسل معنا الا انہ آدر فذہب مرۃ یغتسل فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ فجمح موسی
باثرہ یقول ثوبی حجر ثوبی حجر حتی نظرت بنو اسرائیل الی سوءۃ موسی وقالوا واللہ ما بموسی من باس فقام الحجر حتی نظر
الیہ فاخذ ثوبہ فطفق بالحجر ضربا قال ابو ہریرۃ انہ بالحجر لندب ستۃ او سبعۃ رواہ مسلم فی جواز الاغتسال عریانا فی
الخلوۃ قال النووی فی شرحہ قولہ فطفق بالحجر ضربا معناہ جعل ویجوز ان یکون اراد موسی بضرب الحجر اظہار المعجزۃ باثر الضرب ویحتمل انہ
اوحی الیہ ان یضربہ لاظہار المعجزۃ واللہ اعلم قولہ انہ بالحجر لندب بفتح النون والدال وہو الاثر انتہی پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ موسی کو بہی
ستہ یا سبعہ باقی رہنا اثر ضرب کا حجر میں ثابت ہی پس یہ ایات یعنی نرم ہونا قدم کا اور اثر قدم کا اور بقا اوسکا مجموع ان آیات کا خاصہ ابراہیم علیہ السلام کا نہیں ہی

ما لبق ہین ہم کہ بقای معجزہ اثر قدم کا با وجود تطاول ازمنہ کی اور کثرت اعدا کی خاصہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی نہ ہر واحد ہمذا ان مقبرین
نی خاصہ کہا نہ خواص لیکن اس سی یہہ ثابت نہین ہوتا کہ اثر قدم جو دہلی مین مشہور ہی یہہ وہی ہی اسکی واسطی کوئی دلیل مقبول اور چاہیئی
کلام ہمارا یہہ ہی کہ مصنف معیار کو ضرور ہی مان لینا اسکا اور اپنی کتاب دلیل محکم کو باطل عاطل کردینا بموجب قرار اپنی کی والا تو دغاباز
ہونا مصنف معیار کا لازم **عقیدہ رابعہ مصنف معیار کا** یہہ ہی کہ سوای حلال وحرام مجمع علیہ
کی کوئی شخص مکلف نہین اور مجمع علیہ نزدیک مصنف معیار کی وہ ہی کہ اجماع ہوا اہل اسلام کا کسی مسئلہ پر اور سند اوسکی کتاب یا سنت
سی مستدل بالاجماع ہوگا اور وہ سند مسلم بہی ہو خصم کی نزدیک والا تو یہہ اجماع خطا پر ہی مثل اجماع اون کفار کی کہ جنکی حق مین آیت
وجدنا علیہ آباءنا کی نازل ہی جیسا کہ بیان اسکا آویگا عقیدۂ خامسہ مصنف معیار کی مین اور یہہ عقیدہ رابعہ موقوف ہی اوپر معلوم
کرنی تین قاعدون مصنف معیار کی قاعدہ اولی مصنف معیار کا یہہ ہی کہ درست ہی اعتقاد اور عمل کرنا اگلی پہر اس امام کی موافق اور
پچہلی پہر اوسکی ضد پر موافق دوسری امام کی اور قاعدہ ثانیہ مصنف معیار کا یہہ ہی کہ حصر کرنا اتباع کا مذاہب اربعہ مین باطل ہی
کیونکہ درست ہی اتباع جسکا چاہی قرن صحابہ سی لیکر آخر مجتہدین تک اور قاعدہ ثالثہ مصنف معیار کا یہہ ہی کہ عمل کرنا مسائل مختلف
مین درست ہی اگرچہ مجموع عمل کا باطل ہوجای نزدیک سب مجتہدین کی اما قاعدہ اولی پس فرمایا اپنی معیار کی بحث تقلید مین جو تہا یہہ
کہ فرض کیا کہ اجماع مرکب ائمہ اربعہ کا بہی درست ہوسکتا ہی اور یہہ صورت وضو کی باطل ہی تو پہر بہی اس سی یہہ نہین لازم آتا ہی کہ تقلید ایک
مجتہد کی ہر مسئلہ مین واجب ہوجاوی بلکہ ہوسکتا ہی کہ مقلد ایسی صورتون مین جسمین جمع بین المذاہب لازم آوی پرہیز رکہی اور باوجود اسکی
التزام ایک مذہب کا نکری مثلا کوئی شخص اسطرح کری کہ فجر کی وضو مین امام مالک کی تمام مسائل پر عمل کری اسطور پر کہ جتنی شرایط اور ارکان
اور سنن اور مستحبات اونکی مذہب مین ہین سبکو ادا کری اور کوئی امر ایسا نکری کہ جس سی امام مالک کی مذہب مین وہ وضو فاسد ہوجاوی اور
ظہر کی وضو مین امام شافعی کی مذہب کی تمام مسائل پر عمل کری اوسی کیفیت سی کہ امام مالک کی مذہب پر عمل مین گذری اور عصر کی وضو مین امام احمد
کی تقلید کری اوسی کیفیت سی جو گذری اسیواسطی کہا ملا حسن شرنبلالی حنفی نی عقد فرید مین محصل مما ذکرنا انہ لیس علی الانسان
التزام مذہب معین وانہ یجوز لہ العمل بما یخالف عملہ علی مذہبہ مقلدا فیہ غیر امامہ مستجمعا شروطہ
ویعمل بامرین متضادین فی حادثتہ لا یتعلق بواحد منہما بالاخر انتہی کلام مصنف المعیار یعنی یہہ اجماع مرکب
اول تو ہم مانتی ہی نہین ہین اور اگر فرض کرین ہم حصر اتباع مذاہب اربعہ مین اجماع مرکب کو تو بہی اسطرح عمل کرنا جایز ہی مثلا وضو کری فجر کو
موافق مذہب امام شافعی کی اور ظہر کو موافق مذہب امام مالک کی اور عصر کو موافق مذہب امام ابوحنیفہ کی اور مغرب کو موافق مذہب امام احمد
کی اور اسیطرح پڑہی نماز ظہر کو امام شافعی کی مذہب پر اور فجر کو امام ابوحنیفہ کی مذہب پر اور مغرب کو امام مالک کی مذہب پر اور عصر کو امام
احمد کا مقلد ہوکر اور اسیطرح جمیع مسائل عبادات اور معاملات مین فجر کو امام مالک کی معتقد ہوکر اور ظہر کو امام شافعی کی مذہب پر اور عصر کو
امام احمد کا مقلد ہوکر اور رات کو امام ابوحنیفہ کا مقلد ہوکر عمل کری خلاصہ اسکا یہہ ہوا کہ سب مسائل جمیع عبادات اور معاملات مین جو مختلف
ہین درمیان مذاہب کی اعتقاد اور عمل کری اگلی پہر اسپر اور پچہلی پہر اوسکی ضد پر تو درست ہی خواہ اجماع مرکب ہو یا نہو اما قاعدہ ثانیہ پس
فرمایا اپنی معیار کی بحث تقلید مین ہماری غرض یعنی ابطال حصر مذاہب اربعہ بنظر اول اسیقدر مین حاصل ہوگئی ہی اور اگر یہہ حصر بنظر
ثانی ہو یعنی اس نظر سی ہو کہ مجتہد تو ائمہ اربعہ کی سوای کتنی ہی ہوئی ہین قبل اونکی صحابہ اور تابعین اور بعد اونکی مجتہدین آخرین لیکن اتباع
کسیکا سوای ان چارون کی درست نہین تو بہی باطل ہونا اس حصر کا ظاہر ہی اسلئی کہ یہہ حصر نسخ کرتا ہی عام کتاب اللہ کو اور حدیث
خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم الحدیث کو اسیواسطی علامہ ابن حزم کتاب ابطال التقلید مین فرماتی مین
فما الذی خص اباحنیفۃ ومالکا والشافعی بان یقلدوا دون ابی بکر وعمر وعثمان وعلی وابن مسعود وابن عباس
وعائشۃ رضی اللہ عنہم دون سعید بن المسیب والزہری والنخعی والشعبی وعطاء والحسن البصری رضی اللہ عنہم
انتہی کلام مصنف المعیار یعنی حصر اتباع مذاہب اربعہ مین باطل ہی کیونکہ درست ہی یہہ کہ عمل کری ہر مجتہد کی قول پر قرن صحابہ سی لیکر آخر مجتہدین تک جسکی چاہی حاصل ان دو
قاعدہ کا یہہ ہی کہ درست ہی کہ وضو کری فجر کو امام شافعی کی مذہب پر اور ظہر کو امام مالک کی مذہب پر اور عصر کو امام ابوحنیفہ کی مذہب پر اور مغرب کو امام احمد کی مذہب پر
اور عشا کو اوپر مذہب داود ظاہری کی کہ امام ہی مصنف معیار کا اور اسیطرح سب مسائل جمیع عبادات اور جمیع معاملات کی اگلی پہر اعتقاد اور عمل کری اسپر اور پچہلی پہر
اوسکی ضد پر جمیع مسائل مختلفہ مین حاصل اسکا یہہ ہوا کہ کوئی شخص مکلف ساتہ کسی مسئلہ کی بجز سوای حلال وحرام مجمع علیہ درمیان جمیع اہل اسلام کی اما قاعدہ ثالثہ

پس فرماتی ہین اپنی معیار کی بحث تقلید مین اقول غرض مؤلف کی وجہ اول سی یہہ ہی کہ عدم تعیین مین احتمال ہی پڑنیکا ان صورتون
مین جو باطل ہین باجماع مرکب ائمہ اربعہ کی جیسا کہ صورت مذکورہ مین اور جبکہ تقلید غیر معین مین ایسا احتمال ہو تو تقلید معین واجب ہوئی
پس معلوم کرنا چاہئی کہ یہہ قول مؤلف کا باطل ہی اور یہہ وجہ اول ہرگز مفید وجوب تقلید معین کو نہین ہوسکتی اسلئی کہ اجماع مرکب مین اتحاد
شرط ہی اوسیجگہہ مسائل مقلد فیہا مختلفہ مین مسئلہ پانیکا علاحدہ ہی اور مسئلہ مسح کا علیحدہ ہی انتہی کلام مصنف المعیار حاصل اسکا
یہہ ہی کہ اجماع مرکب کا خلاف وہان منع ہی جہان اتحاد مسئلہ کا ہو والا خلاف اوسکا جایز اور درست ہی پس جایز اور درست ہوا مسائل مختلفہ
فیہا مین عمل مرکب پر بایطور کہ مثلا پڑہی نماز ساتہہ وضو مرکب کی باین وجہ کہ وضو کیا جاوی قلتین سی کہ اوسمین نجاست مردار کتی یا بلی یا چوہی
وغیرہ کی موجود ہی موافق مذہب امام مالک کی اور مسح کیا جاوی کہ ربع سر سی کم ہو موافق مذہب امام شافعی کی پس یہہ نماز اگرچہ باطل ہی نزدیک ائمہ
اربعہ کی کیونکہ یہہ شخص بی وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی بسبب نجاست پانی کی اور نزدیک امام ابی حنیفہ اور امام مالک کی بسبب
ترک فرض مسح سر کی لیکن درست ہی کیونکہ اسمین اتحاد مسئلہ کا نہین ہی کیونکہ مسئلہ پانیکا علیحدہ ہی اور مسئلہ مسح کا علیحدہ پس خلاصہ غرض
مصنف معیار کا یہہ ہوا کہ جو مسائل مختلف ہین درمیان علماء کی کسی مسئلہ پر عمل کری کسیطور پر تو درست اور صحیح ہی اگرچہ مجموع اس عمل کا
باطل او فاسد ہو نزدیک جمیع مجتہدین کی پس جبکہ معلوم ہو چکی یہہ تینون قواعد مصنف معیار کی تو معلوم اور واضح ہو گیا یہہ امر کہ
خلاصہ قواعد ثلثہ مصنف معیار کا یہہ ہوا کہ کوئی شخص جمیع عبادات اور معاملات مین مکلف نہین ہی سوای حلال و حرام مجمع علیہ
اہل اسلام کی پس ہو گئی اقوال جمیع مجتہدین ائمہ اربعہ وغیرہم کی مسائل حلال و حرام اور فرائض اور نواقض اور مفاسد مین لغو اور عبث
کیونکہ عمل کرنا ہر شخص کو نزدیک مصنف معیار کی درست ہی ہر قول پر اگلی پہر اسپر اور پچہلی پہر اوسکی ضد پر پس نرہا کوئی شخص مکلف
ساتہہ کسی مسئلہ کی سوای مسئلہ اجماعیہ جمیع اہل اسلام کی یہہ ہی خلاصہ قواعد ثلثہ مصنف معیار کا اما بطلان قاعدتہ الاولی
فظاہر لان حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف قال الملا علی القاری فی جواب الرسالۃ المنسوبۃ الی امام الحرمین
وجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع الفروع واما مذہب مالک واما
مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس لہ ان ینتحل من مذہب الشافعی فی البعض ما یہواہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی ما یرضاہ
لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی مثلا
اذا اقتضی تحریم شئ ومذہب غیرہ اباحۃ ذلک الشئ او علی عکس ذلک فہو ان شاء مال الی الحرام وان شاء مال
الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمۃ وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدتہ واستیصال قاعدتہ وذلک باطل انتہی
ولانہ قال اللہ تعالی انما النسئ زیادۃ فی الکفر یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما فالایۃ نص صریح
فی مذمۃ من قال بذلک لان العبرۃ لعموم الالفاظ لا لخصوص الاسباب کما فی الاصول فالایۃ اذا کانت ردا
علی اہل العام کان ارد علی ما قال مصنف المعیار فالایۃ کافیۃ فی رد قاعدتہ الاولی فلہذا المعنی کان اتفاق
اہل العلم علی منع ذلک قال علاء الدین فی شرح الدر المختار والشیخ ابن الہمام فی تحریر الاصول والشیخ ابن الحاجب فی
مختصر الاصول والقاضی عضد الدین فی شرح مختصر الاصول وغیرہم من اہل الاصول ان الرجوع عن التقلید بعد
العمل ممنوع بالاتفاق انتہی وقال صاحب البحر الرائق فی الرسالۃ المسماۃ برفع الغشاء عن وقتی العصر والعشاء وخیر
الدین الرملی فی الفیض الرائق علی البحر الرائق فی بحث القضاء قال الشیخ الامام فی تصحیح القدوری قال الاصولیون اجمعون
لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق انتہی فقد علم مما ذکر ان قاعدتہ الاولی باطلۃ بالاتفاق لکونہا مخالفۃ
للقران والاتفاق ورافعۃ للتکلیف وموجبۃ للعبث وللغو واما قاعدتہ الثانیۃ فہو فی ذلک الزمان لحفظ الدین باطل لما
تقرر عند العلماء ان الخروج من المذاہب الاربعۃ ممنوع بالاتفاق قال صاحب البحر الرائق فی الاشباہ ان ما خالف للائمۃ
الاربعۃ فہو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف غیرہم فقد صرح بہ فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بالمذہب
المخالف للائمۃ الاربعۃ انتہی وقال فی التفسیر الاحمدی وقد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمۃ الاربعۃ انتہی
وقال فی التفسیر المظہری فان اہل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاہب
ولم یبق فی فروع المسائل سوی ہذہ المذاہب فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلہم وقد قال اللہ تعالی

بطلان قاعدہ اولی مصنف معیار کا

بیان بطلان قاعدہ ثانیہ مصنف معیار کا

ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم وساءت مصيرا انتهى وقال فى الطحطاوى شرح الدر المختار
فى بحث الذبائح قال بعض المفسرين ان الفرقة المسماة باهل السنة والجماعة اجتمعت اليوم فى المذاهب الاربعة
هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجا عن هذه المذاهب الاربعة فى ذلك الزمان
فهو من اهل البدعة والنار انتهى حتى اقر به شاه ولى الله الدهلوى حيث قال فى عقد الجيد اعلم ان فى الاخذ بهذه المذاهب
الاربعة مصلحة عظيمة وفى الاعراض عنها مفسدة كبيرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم
ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذه المذاهب الاربعة كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنها خروجا
عن السواد الاعظم انتهى فقد علم مما ذكر ان الخروج عن مذاهب الائمة الاربعة ممنوع بالاجماع لكن بقى ان ذلك الاجماع
هل هو بسيط او مركب فكل واحد جائز لان المجتهد المنتسب باق كما اقر به شاه ولى الله الدهلوى فى كتابه المسمى
بالانصاف فقال ما وقع فى فتاوى ابن الصلاح من انهم بلغوا رتبة الاجتهاد فى المذهب دون المطلق فمراده انهم كانت لهم
درجة الاجتهاد المنتسب دون المستقل وان المطلق كما قرره فى كتابه اداب الفتيا والنووى فى شرح المهذب نوعان
مستقل وقد فقد من راس اربعمائة فلم يمكن وجوده ومنتسب وهو باق الى اشراط الساعة الكبرى انتهى فقد علم
من ذلك ان ما قال فى الدر المختار وذكروا ان المجتهد المطلق فقد فقد انتهى معناه ان الفقهاء ذكروا ان المجتهد المستقل
فقد فقد فاذا كان الامر كذلك فيجوز ان اجمع اهل الاجتهاد المنتسب من اهل السنة والجماعة على منع العمل المخالف للمذاهب
الاربعة اجماعا بسيطا لحفظ الدين لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم المروى عن انس انه قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا ياتى عليكم زمان الا الذى بعده شر منه رواه البخارى وصححه الترمذى وذكره فى المشكوة فى كتاب
الفتن وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج فى اخر الزمان رجال يختلون الدنيا بالدين
والسنتهم احلى من السكر وقلوبهم قلوب الذياب رواه الترمذى ذكره فى المشكوة فى باب الرياء وعن ابى هريرة انه قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليكون فى اخر امتى اناس يحدثونكم بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤكم فاياكم واياهم رواه مسلم
فى باب النهى من الرواية عن الضعفاء ويجوز ان اجمعوا اجماعا مركبا بان اهل السنة والجماعة صاروا كلهم لاجل الدليل
عندهم على مذاهب الائمة الاربعة مرجحين باجتهادهم مذاهبهم فكان اجماعهم على ان ما عدا ذلك المتعين باطل لقوله تعالى ويتبع
غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم وساءت مصيرا فثبت بما ذكر ان الخروج من مذاهب الائمة الاربعة
فى ذلك الزمان لحفظ الدين ممنوع بالاجماع فحصل من ذلك ثلث صور فالصورة الاولى ان يكون عمل المقلد خلاف
الائمة الاربعة كلهم بان اتفقوا على وجه فساده بان يصلى مثلا متوضيا من الماء القليل من قلتين المتغير عملا بمذهب
اهل الظاهر فكانت تلك الصلوة باطلة عند الائمة الثلثة لكون الماء نجسا عندهم فكان مصداق قوله تعالى
ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم وساءت مصيرا قطعا والصورة الثانية ان يكون عمل
المقلد باطلا عند الائمة الاربعة لكنهم كانوا مختلفين فى وجه فساده بان يصلى مثلا من دون قلتين فيه نجاسة
مكتفيا بمسح دون ربع الراس فكانت تلك الصلوة باطلة عندهم اما عند الشافعى واحمد فلنجاسة الماء وعند الحنفية
ومالك فلترك المسح المفروض عندهما والصورة الثالثة ان لا يكون عمل المقلد خلاف الائمة الاربعة كلهم بان يصلى
الحنفى على مذهبه والمالكى على مذهبه والشافعى على مذهبه والحنبلى على مذهبه فلا يكون حينئذ باطلا عند كل
واحد من الائمة الاربعة اصلا فلا يكون مخالفا للاجماع اصلا فلم يكن مصداق قوله تعالى ويتبع غير سبيل المؤمنين
نوله ماتولى ونصله جهنم وساءت مصيرا فلما كانت الصورة الاولى مخالفة للاجماع المذكور وكانت الصورة
الثانية باطلة عند الائمة الاربعة الذين انعقد الاجماع على عدم العمل المخالف لهم وكانت الصورة الثالثة غير
باطلة عندهم كما مر ومع ذلك فقد انعقد الاجماع على ان من قلد فى الفروع ومسائل الاجتهاد واحدا من هؤلاء برئ
من عهدة التكليف به ذكره العلامة عبد السلام فى شرح متن الجوهرة حكمنا فى ذلك الزمان ببطلان الصورة
الاولى وامرنا بترك الصورة الثانية وقلنا بوجوب تقليد المذهب الواحد منهم وجوبا لا بمعنى الفرض اى وجوبا

کان ترکہ تحریما الا ما کان ترکہ حراما فقد ثبت بالاجماع وجوب تقلید المذہب الواحد من المذاہب الاربعۃ
وعلیہ الاتفاق قال الامام المعروف بحجۃ الاسلام عند اہل الاصول والکلام وہو من ائمۃ الشافعیۃ فی احیاء
العلوم فی الشرط الرابع من الرکن الثانی من الباب الثانی من الربع الثانی بل علی کل مقلد اتباع مقلدہ فی کل تفصیل
فان مخالفتہ للمقلد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین انتہی وقال الامام عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان الصغری
اما من لم یصل الی شہود عین الشریعۃ الاولی فیجب علیہ التقلید بمذہب واحد کما مر تقریرہ خوفا من الوقوع فی الضلال
وعلیہ عمل الناس الیوم انتہی فقد علم مما ذکران قاعدتہ الثالثۃ کالاولی والثانیۃ باطلۃ بالاتفاق لان قاعدتہ
الثالثۃ عبارۃ عن تصحیح الصورۃ الاولی والثانیۃ وکل واحد من ہاتین الصورتین باطلۃ بالاتفاق کما مر عقیدہ

بیان بطلان قاعدہ ثالثہ مصنف معیار کا

خامسہ مصنف معیار کا یہہ کہ سوای حلال وحرام مجمع علیہ کی مسائل مختلف فیہا مین دونون درست ہی جو چاہی
سو کری باینطور کہ اگلی پہر حلال جانی اور پچھلی پہر اوسیکو حرام جانی ہکذا فی کل یوم ولیلۃ باینطور کہ فجر کو مذہب احمد پر عمل کر لیا ظہر کو ابو حنیفہ کی مذہب
پر عمل کر لیا اور شام کو شافعی کی طور پر عمل کر لیا اور عشا کو مالک کی موافق عمل کر لیا پہر صبح کو داؤد ظاہری کی طرح پر عمل اور اعتقاد کر لیا
الی غیر ذلک اور مراد حرام سی عام اور شامل ہی حرام اور مکروہ کو اور یہہ قاعدہ خامسہ مصنف معیار کا موقوف ہی اوپر دو قاعدہ مصنف
معیار کی قاعدہ اولی یہہ ہی کہ مصنف معیار نی ملا علی قاری سی ایک رقعہ طرف نواب صاحب مصنف رسالہ تنویر الحق لکہہ بہیجا
وہ رقعہ اب میری پاس ہی اور مصنف معیار بہی موجود ہی اور عبارت اوس رقعہ کی یہہ ہی ملا علی قاری در باب ثامن از عین العلم
فی اداب الصحبۃ در بحث احتساب وامر معروف نوشتہ کہ احتساب در امر منکر متفق علیہ کنند نہ در امر مختلف فیہ وقد ذہب جمع الی انہ لاحسبۃ
الا فی مثل الخمر والخنزیر وما یقطع بکونہ حراما حیث جوز والکل مقلد ان یختار من المذاہب ما اراد در رقعہ انتہی وتمام عبارتہ ہکذا وقد
ذہب جمع الی انہ لاحسبۃ الا فی مثل الخمر والخنزیر وما یقطع بکونہ حراما کاکل المیتۃ والدم وما اجمع علی
تحریمہ حیث جوز والکل مقلد ان یختار من المذاہب ما اراد در رقعہ اور اس مضمون کو اپنی معیار مین جا بجا ادا
کیا لیکن چونکہ پراکندہ ذیل تہا لہذا ہمنی ترک کیا اور عبارت اس رقعہ پر اکتفا کیا اور اپنی معیار مین اسکا بہی قائل ہوا کہ تتبع
رخص مذاہب کا درست ہی اور اسکو نہایت زور و شور سی ثابت کیا اور اوس اجماع کا جو نقل کیا اوسکو امام عبد البر مالکی نی کہ لایجوز
للعامی تتبع رخص المذاہب اجماعا ساتہہ دلیل واہی کی جواب دیا پس مجموع ما ذکر سی یہہ حاصل ہوا کہ سوای حلال وحرام مجمع
علیہ کی کسی امر مین کسی شخص کو کرنی نکرنیکی ممانعت نہین ہی جو چاہی سو کری جیسا کہ مصرح ہی اسپر قول اوسکا لکل مقلد ان یختار
من المذاہب ما اراد اور تتبع کرنا اور متلاشی ہونا رخص مذاہب کا جس مذہب سی ہاتہہ لگی اپنی مطلب کی موافق درست اور جایز
ہی نزدیک مصنف معیار کی جیسا کہ دال ہی اسپر جواب دینا اوس اجماع سی جو نقل کیا اوسکو امام عبد البر نی کہ تتبع رخص مذاہب کا ممنوع بالاجماع
ہی اور اسکو رد کر کی یہہ قرار دیا کہ تتبع رخص مذاہب کا درست اور جایز ہی اور قاعدہ ثانیہ وہی قاعدہ اولی قواعد ثلثہ کا ہی جو مذکور
ہین قاعدہ رابعہ مصنف معیار مین پس اگر اس قاعدہ مذکورہ نی ساتہہ قاعدہ اولی مذکورہ کی ملکر دلالت کی اسپر کہ سوای حلال وحرام
مجمع علیہ کی سب مسائل مختلف فیہ مین دونون درست ہی جسطرح چاہی سو کری باینطور کہ اگلی پہر حلال جانی اور پچھلی اوسکو حرام جانی ہکذا
فی کل یوم من الایام پس حاصل اسکا یہہ ہوا کہ کوئی شخص سوای حلال وحرام مجمع علیہ کی مکلف نرہا نزدیک مصنف معیار کی اور پوشیدہ
نرہی کہ مجمع علیہ نزدیک مصنف معیار کی وہ اجماع ہی کہ جسکی سند قرآن یا حدیث سی مستدل بالاجماع کو معلوم ہووی ورنہ تو وہ اجماع خطا پر
ہی مثل اجماع کفار کی جیسا کہ بیان اسکا عنقریب آویگا پس جبکہ معلوم اور واضح ہوا یہہ تو کہتی ہین ہم کہ سب مسائل دین کی تین قسم پر
ہوئی قسم اول مسائل مختلف فیہا اور قسم ثانی مسائل مجمع علیہ کہ جبکہ سند ہمکو قرآن یا حدیث سی معلوم نہین ہی اور قسم ثالث مسائل
مجمع علیہا کہ جسکی سند قرآن یا حدیث سی ہم مستدلین بالاجماع کو پس مسائل حلال وحرام مجمع علیہ کہ سند اونکی قرآن یا حدیث سی ہم لوگون
کو معلوم نہین ہی اور سب مسائل مختلف فیہا مین کوئی شخص مکلف نرہا نزدیک مصنف معیار کی پس خلاصہ کلام اور مرام مصنف معیار کا
یہہ ہوا کہ کوئی شخص مکلف نہین نہ مسائل مختلف فیہا مین اور نہ مسائل مجمع علیہا مین سوای اون مجمع علیہ کی کہ سند اونکی قرآن یا حدیث
سی معلوم ہووی اور اگر یہہ عقیدہ ساتہہ عقیدہ ثانیہ مصنف معیار کی ملایا جاوی تو یہہ حاصل ہوگا کہ کوئی شخص مکلف نہین ہی نہ
مسائل مختلف فیہا مین اور نہ مسائل مجمع علیہا مین سوای اوس مجمع علیہ کی کہ سند اوس مجمع علیہ کی قرآن یا حدیث صحیح متصل مسلسل

معلوم ہوئی اور یہ ظاہر ہی کہ کوئی حدیث صحیح متصل مسلسل مسائل شرعیہ میں موجود نہیں پس حاصل مرام مصنف معیار کا
یہ ہوا کہ کوئی مکلف نہیں ہی فاذا کان الامر کذلک فارتفع التکلیف وذلک باطل باجماع المسلمین کافۃ (وجہ اول)
اور بطلان قواعدہ الاما نقلہ فی رقعتہ عن القاری فبطلانہ بوجوہ فالاول انہ لایخلو اما ان یراد بقولہ
یختار من المذاہب ما اراد ان یعمل مرۃ بالحلال ومرۃ بالحرام بانہ اذا احتاج الی فعل الشیٔ فعلہ واذا احتاج
ترکہ ترکہ اولا یراد بہ کذلک فالاول باطل لان حاصلہ نفی التکلیف فیما سوی المجمع علیہ ونفی التکلیف فیما ثبت
الاحادیث الاحاد لان ما ثبت بہا فہو ظنی لا قطعی وکل ذلک باطل باجماع العلماء کافۃ فبقی الثانی وھو ان یراد منہ
یختار من المذاہب مسائل لا علی سبیل الدوران بل علی سبیل الاستمرار والدوام فجوابہ فی جواب النقل العاشر (وجہ ثانی)
مفصل والوجہ الثانی ان القاری حکی قول بعض لا قولہ کما دل علیہ قولہ وقد ذہب جمع الی انہ لا حسبۃ الا فی
اکل الخمر والخنزیر وما یقطع بکونہ حراما کاکل المیتۃ والدم وما اجمع علی تحریمہ حیث جوز الکل مقلد ان یختار
من المذاہب ما اراد برقابہ ولعل وجہ کلامہم آہ بل قولہ ما صرح بہ فی ذلک الشرح شرح عین العلم قبیل تلک
عبارۃ حیث قال فلیس للحنفی ان ینکر علی الشافعی فی اکل الضب والضبع ومتروک التسمیۃ ولا للشافعی ان ینکر علی الحنفی
شربہ النبیذ الذی لیس بمسکر وبتناولہ میراث ذوی الارحام وجلوسہ فی دار اخذ بشفعۃ الجار الی غیر ذلک
من مجاری الاجتہاد نعم لو رای الحنفی حنفیا یلعب بالشطرنج او یلبس الثوب الاحمر فہذا فی محل النظر کما فی الاحیاء و
الظہر لہ الحسبۃ والانکار اذ لم یذہب احد من المحصلین الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ ولا
ان الذی ادی اجتہادہ فی التقلید الی شخص راہ افضل العلماء ان یاخذ بمذہب غیرہ انتہی فہذا من القاری
عوی الاجماع علی مقصودنا فما نقل من انہ قد ذہب جمع فالمراد غیر اہل السنۃ کما دل علیہ ما صرح بہ
علامۃ القہستانی حیث قال فاعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من کل مذہب (وجہ ثالث)
ہواہ ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا کما فی الکشف انتہی والوجہ الثالث ان ذلک القول
ل جمع ای جماعۃ وما قلناہ فہو مذہب الجماہیر کما دل علیہ ما قال القاری قد ذہب جمع آہ وقال شاہ ولی اللہ
الانصاف وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ و
ان ہذا ھو الواجب فی ذلک الزمان انتہی وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم ذکرہ فی
مشکوۃ فلذلک شردہ الامام الغزالی فی الاحیاء وقال ورای من یری انہ یجوز لکل مقلد ان یختار من المذاہب ما اراد
غیر معتد بہ **قاعدہ سادسہ مصنف معیار** کا یہہ ہی کہ اجماع امت کا جبتک سند اوسکی قرآن یا حدیث کی
سے نہ پائی نہ جاوی وہ اجماع خطا پر ہی مثل اجماع اون کفار کی جنکی حق میں یہہ آیت واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما
الفینا علیہ اباءنا الآیۃ اور آیت ما وجدنا علیہ اباءنا کی نازل ہوئی ہی تصویر اسکی یہہ ہی کہ مثلا کسی شخص نے کہا کہ یہہ مسئلہ ثابت
ہی ساتھ اجماع کی اسکی جواب میں مصنف معیار بطور قاعدہ کلیہ کی فرماتی ہین کہ یہہ اجماع خطا پر ہی مثل اجماع اون کفار کی جنکی حق میں
یہ آیت ما وجدنا علیہ اباءنا کی نازل ہوئی ہی کیونکہ سند اس اجماع کی نہین پائی جاتی ہی جیسا کہ مشہور نواب صاحب نے اسطرح فرمایا اونکی
جواب میں مصنف معیار نے یہہ ہی کہا بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ فرمایا اپنی معیار مین کہ اصل مطلب صاحب رسالہ تنویر الحق کا دوسری باب
مین یہہ ہی کہ تقلید ایک مجتہد خاص کی واجب ہی اور اسپر اجماع پایا گیا یہہ دونو دعوی مولف رسالہ مذکور کی لغو لور یا یہ اعتبار شرعی سی
ساقط مین یعنی کہ اسمین کوئی دلیل وجوب شرعی کی ہی اور نہ کوئی دلیل اجماع شرعی کی پائی جاتی ہی کہ دعوی مولف کا نزدیک واقفان قواعد
شرعیہ کی قابل حجت کی اور سماعت کی ہو اب حقیقت حال وجوب شرعی اور اجماع کی کان لگا کر سنو کہ بطلان اسکا ادنی اور اعلی پر واضح
ہوگا پہر آگی جا کر بعد بیان وجوب شرعی کی فرمایا حکم وجوب شرعی کا تو حال معلوم ہو چکا اب آگی حکم اجماع شرعی کا حال سنو اجماع
شرعی کی واسطی دو امر ضرور مین پہلا امر یہہ کہ اتفاق ساری مجتہدین ہم عصر کا اس امت سی اوپر امر شرعی کی متحقق ہو اور دوسرا
یہہ کہ سند اسکی قرآن اور حدیث سی پائی جاوی کیونکہ نہ پایا جانا سند کا مستلزم خطا کو ہوگا پس اگر یہہ دو امر ثابت نہوں
اجماع شرعی متصور نہوگا بلکہ ایسا اجماع حکم مین ما وجدنا علیہ آباءنا کی شامل ہوگا کہ جسپر خدا تعالی نی الزام دیا ہی اور غصہ فرمایا

واذا قیل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفینا علیه اباءنا الایة انتهی کلام مصنف المعیار یعنی جو اجماع کہ سند
اوسکی قرآن یا حدیث سی ہمکو معلوم نہین ہی وہ اجماع مثل اجماع کفار کی ہی یعنی نواب صاحب نی رسالہ تنویر الحق مین دعوی دو امر کا کیا ہی
ایک تو دعوی یہہ کیا کہ تقلید ایک مذہب کی واجب ہی اور دوسرا دعوی یہہ کیا کہ اسپر اجماع پایا گیا ہی سو مؤلف معیار نی درجواب
نواب صاحب کی یہہ فرمایا کہ یہہ دونو دعوی باطل ہین اور پایۂ اعتبار سی خارج پس دعوی اجماع کا اسواسطی باطل ہی کہ دلیل یعنی سند
اجماع کی نہین پائی جاتی ہی خلاصہ کلام مصنف معیار کا یہہ ہوا کہ جو اجماع احکام شرعیہ مین پایا جاوی تو دو طرح سی خالی نہین ہی یا
تو سند اجماع کی ہمکو پائی جائیگی یا نہ پائی جائیگی اگر سند اجماع کی پائی جائیگی تو وہ اجماع قابل قبول اور اعتبار کی ہی اور اگر سند اجماع کی
نپائی جائی تو وہ اجماع خطا پر ہی مثل اجماع اون کفار کی کہ جنکی حق مین آیت ماوجدنا علیہ اباءنا کی نازل ہوئی ہی خلاصہ غرض مصنف
معیار کا یہہ ہوا کہ جو اجماع کہ سند اوسکی پائی نجائی وہ اجماع خطا پر ہی مثل اجماع اون کفار کی کہ جنکی حق مین آیت مذکور نازل ہوئی
ہی پس اس جملہ قید مسلم عند الخصم کی بہی ضرور رہی کیونکہ مثلا زید نی کہا کہ یہہ مسئلہ ثابت ہی بالاجماع اور سند اسکی قیاس ہی مصنف
معیار جواب زید مین کہیگا کہ یہہ اجماع مثل اجماع اون کفار کی ہی کہ جنکی حق مین آیت ماوجدنا علیہ اباءنا کی نازل ہوئی کیونکہ سند
اوسکی قرآن یا حدیث سی پائی نہین گئی پس حاصل ہوا ناز کرنی کہ جو اجماع سابقین کا کہ سند اوسکی مستدل بالاجماع کو مسلم عند المخالف
معلوم نہو وہ اجماع مثل اجماع اون کفار کی ہی کہ جنکی حقمین آیت ماوجدنا علیہ اباءنا کی نازل ہوئی ہی نزدیک مصنف معیار کی پس
مسائل اجماعیہ صحابہ کی یا تابعین کی یا تبع تابعین وغیرہم کی کہ کتب اہل سنت وجماعت مین منقول ہوکر چلی آتی ہین لیکن سند اونکی قرآن
یا حدیث سی مستدل بالاجماع کو معلوم نہین ہی یا اوسکو معلوم تو ہی لیکن مخالف اوسکو نہین مانتا وہ اجماع خطا پر مثل اجماع کفار کی ہوا بموجب
اس قاعدہ مصنف معیار کی پس قاعدہ سابقہ اور اس قاعدہ مصنف معیار کی سی یہہ حاصل ہوا کہ کوئی شخص سوای اوس مسئلہ اجماعیہ
کی کہ سند اوسکی فقط قرآن یا حدیث سی مسلم عند المخالف اوسکو معلوم ہی کسی اور مسئلہ مین مکلف نرہا اگلی پہر اسپر عمل کری لیکن پہر اوسکی ضد
یہہ ہی خلاصہ ان قواعد مصنف معیار کا اب سنا چاہئی کہ خلاصہ کلام مصنف معیار کا یہہ دو امر ہین امر اول یہہ ہی کہ اجماع امت کا
امور دینیہ مین خطا پر اور خطا سی معصوم نہین اور امر دوسرا یہہ کہ سند مسئلہ اجماعیہ کی جبتک معلوم نہو وہ اجماع مثل اجماع کفار کی ہی
یہہ دونو دعوی مصنف معیار کی باطل ہین کیونکہ اجماع امت کا امور شرعیہ مین واجب العمل ہی اور خطا سی معصوم ہی بحکم نصوص شرعیہ
نزدیک اہل سنت وجماعت کی کما قال اللہ تعالی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا
پس فرمایا اللہ تعالی نی اس آیت مین کہ طریق اجماع کا حق اور واجب العمل ہی اور طریق مخالف اجماع کا طریق جہنم کا ہی پس صاف معلوم ہوا کہ اجماع
امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطا پر ممتنع ہی وقال علیہ السلام ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالة رواہ الترمذی
ذکرہ فی المشکوة پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی امت میریکو خطا پر جمع نکریگا پس صاف معلوم ہوا اس حدیث سی کہ اجماع
امت رسول خدا کا خطا پر ممتنع ہی وقال علیہ السلام من شذ شذ فی النار رواہ الترمذی وابن ماجة ذکرہ فی المشکوة
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طریق مخالف اجماع کا طریق جہنم کا ہی اس حدیث سی بہی ثابت ہوا کہ اجماع خطا پر ممتنع ہی لان ارتفاع
النقیضین محال وقال علیہ السلام فمن اراد ان یفرق من هذه الامة وهی جمع فاضربوه بالسیف کائنا ما کان رواہ
مسلم وغیرہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واجب ہی قتل مخالف اجماع کا یہہ حدیث بہی دال ہی اسپر کہ اجماع امت کا معصوم
ہی خطا سی واخرج عن ابن مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اجارکم
من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعکم وان لا یظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لا تجتمعوا
علی ضلالة رواہ ابو داود واخرج عن عمرو بن قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وعدنی فی
امتی ان لا یجمعهم علی الضلالة ذکرہ فی المشکوة فی باب سید المرسلین وقال فی کشف البزدوی فی باب حکم الاجماع
قوله قال النبی صلی اللہ علیه وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالة وتقدیر هذا الدلیل هکذا ان الروایات تظاهرت
عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعصمة هذه الامة عن الخطاء بالفاظ مختلفة علی لسان الثقات من الصحابة
کعمر وابنه وابن مسعود وابی سعید الخدری وانس بن مالک وابی هریرة وحذیفة بن الیمان وغیرهم رضی اللہ عنهم
مع اتفاق المعنی کقوله علیه السلام لا یجتمع امتی علی خطاء لا یجتمع امتی علی ضلالة سالت ربی ان لا یجمع

علی ضلالة فاعطانیه لم یکن الله یجمع امتی علی ضلالة انتهی وقال التفتازانی فی التلویح والجمهور علی انه لا یجوز الاجماع
الا عن سند من دلیل او امارة لان عدم السند یستلزم الخطا اذ الحکم فی الدین بلا دلیل خطا ویمتنع اجماع الامة علی الخطا وایضا
اتفاق الکل من غیر داع یستحیل عادة انتهی یعنی ان مذهب الجمهور ان لا یکون الاجماع الا عن سند لان اتفاق الامة علی حکم
شرعی من غیر داع الی سند محال ولان اجماع الامة علی الخطا ممتنع عند الجمهور حتی اقر امام مصنف المعیار فی کتابه المطبوع فی مطبع
الذهبی فی دراسات اللبیب فی الدراسة الثامنة حیث قال ان اهل الاجماع معصومون فی اجماعهم عن الخطا المجرد لاجماع عند جمهور
علماء الامة انتهی وقال التفتازانی فی صدر التلویح شرح التوضیح تحت قوله اصول الفقه الکتاب والسنة والاجماع والقیاس
ووجه ضبطه ان الدلیل الشرعی اما وحی او غیره والوحی ان کان متلوا فالکتاب والا فالسنة وغیر الوحی ان کان قول کل
الامة من عصر فالاجماع والا فالقیاس او ان الدلیل ما یصل الینا من الرسول علیه السلام اولا والاول ان تعلق بنظمه الاعجاز
فالکتاب والا فالسنة والثانی ان شرط عصمة من صدر عنه فالاجماع والا فالقیاس انتهی پس ثابت ہوا نصوص شرعیہ او مذہب اہل سنت
وجماعت سے کہ اجماع امت کا امر دینی میں واجب العمل اور خطاسے معصوم ہی پس جبکہ ثابت ہوا ما ذکر سے کہ اجماع امت کا امور شرعیہ میں واجب العمل
اور خطاسے معصوم ہی تو قول مصنف معیار کا کہ منعقد ہونا اجماع امت کا خطا پر جائز ہی باطل ہوا پس دونو دعوی مصنف معیار کی النوادر
باطل ہوئی اسواسطی کہ یہہ دونو دعوی مصنف معیار کی حقیقت میں دعوی واحد ہی وہ یہہ ہی کہ منعقد ہونا اجماع امت کا خطا پر جائز ہی
اور خطاسے معصوم نہیں ہی لہذا جبکہ ثابت ہوا کہ اجماع امت کا امر دینی میں واجب العمل ہی اور خطاسے معصوم ہی تو دونو دعوی مصنف
معیار کی کہ اجماع امت کا خطا پر درست ہی اور جبتک سند مسئلہ اجماعیہ کی معلوم نہو تو وہ اجماع مثل اجماع کفار کی ہی باطل ہوئی پوشیدہ نرہی
کہ جبکہ ثابت ہوا کہ اجماع امت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خطا پر ممتنع ہی اور خطاسے معصوم تو وقت انعقاد اجماع کی سند یعنی داعی کا ہونا
ضرور ہوا کیونکہ حکم بغیر سند کی خطا ہی اور اجماع امت کا خطا پر ممتنع ہی پس ضرور ہوا کہ وقت انعقاد اجماع کی سند ضرور ہوگی لہذا اس سند
کو داعی کر تعبیر کرتی ہیں کتب اصول میں قال فی نور الانوار شرح المنار ثم انهم اختلفوا فی الاجماع هل یشترط فی انعقاده ان یکون
له داع مقدم علیه من دلیل ظنی او ینعقد فجاءة بلا دلیل باعث علیه بالهام وتوفیق من الله تعالی بان یخلق فیهم علما
ضروریا ویوفقهم لاختیار الصواب فقیل لا یشترط له الداعی والاصح انه لا بد له من داع علی ما قال المصنف رح انتهی وقال
فی کشف البزدوی واعلم ان عند عامة الفقهاء والمتکلمین لا ینعقد الاجماع الا عن ماخذ ومستند لان اختلاف الاراء
یمنع عادة من الاتفاق علی شیء الا عن سبب یوجبه ولان القول فی الدین بلا دلیل خطا اذ الدلیل هو الموصل الی الحق فاذا
فقد لا یتحقق الوصول الیه فلو اتفقوا علی شیء بغیر دلیل لکانوا مجمعین علی الخطا وذلک قادح فی الاجماع واجاز قوم انعقاد الاجماع
لا عن دلیل ان یوفقهم الله تعالی لاختیار الصواب ویلهمهم الی الرشد انتهی وقال فی التلویح قوله واما الخامس ففی السند
والناقل جمعهما فی بحث واحد لانهما سببان فالاول سبب لثبوت الاجماع والثانی سبب ظهوره والجمهور علی انه لا یجوز الاجماع الا
عن سند من دلیل او امارة لان عدم السند یستلزم الخطا اذ الحکم فی الدین بلا دلیل خطا ویمتنع اجماع الامة علی الخطا
وایضا اتفاق الکل من غیر داع یستحیل عادة انتهی یعنی ان مذهب الجمهور ان لا یکون الاجماع الا عن داع لان اتفاق جمیع الامة
علی حکم شرعی من غیر داع من دلیل محال شرعا وعادة وقال فی مسلم الثبوت لا اجماع الا عن مستند علی المختار لنا اولا ان
الفتوی بلا دلیل شرعی حرام وثانیا یستحیل عادة اتفاق الکل بلا داع انتهی وقال فی المنار والداعی قد یکون من اخبار الاحاد
والقیاس انتهی ومثله فی البزدوی وغیره من کتب الاصول لیکن یہہ داعی اول متفق علیہ ہی اور ثانی نزدیک جمہور کی ہی قال التفتازانی
فی التلویح ثم اختلفوا فی السند فذهب الجمهور الی انه یجوز ان یکون قیاسا وذهب الشیعة وداود الظاهری ومحمد بن جریر الطبری
الی المنع من ذلک واما جواز کونه خبر واحد فمتفق علیه کذا فی عامة الکتب انتهی وقال فی مسلم الثبوت جاز ان یکون المستند
قیاسا خلافا للظاهریة انتهی پس ظاہر ہوا ما ذکر سی کہ یہہ قاعدہ مصنف معیار کا کہ سند اوسکی قرآن یا حدیث سی بنائی جاوی تو وہ اجماع خطا پر ہی
مثل اجماع کفار کی غلط محض ہی کیونکہ سند اجماع کی قیاس بھی ہوتا ہی جیسا کہ گذرا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ نقل کرنا مصنف معیار کا تلویح اور مسلم سی اول
عبارت کو اور چھوڑ دینا جملہ اخیرہ کو یعنی جملہ اتفاق الکل من غیر داع تستحیل عادة خیانت فی الدین ہی وعلی ہذا القیاس فی الباقی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ سمجھنا
مصنف معیار کا سند اجماع کو باینمعنی کہ جبتک بنائی جاتی ہم لاحقین کو سند اجماع سابقین کی تو وہ اجماع خطا پر ہی مثل اجماع اون کفار کی کہ جنکی حق
میں کا وجدنا علیہ اباءنا کی نازل ہوئی ہی غلطی فاحش ہی بلکہ دال جہل مرکب پر ہی یا خیانت فی الدین ہی اور یہی معلوم ہوا کہ قاعدہ مصنف معیار کا کہ جو

اجماع کہ سند اوسکی مستدل بالاجماع کو مسلم عند المخالف معلوم نہین ہی تو وہ اجماع مثل اجماع اون کفار کی ہی جنکی حق مین آیت ما وجدنا علیہ اٰباءنا کی نازل
ہوئی اور تھا مخالف نصوص شرعیہ اور علماء کی ہی جبیسکہ اوپر گذرا لہذا ہمنی نہین دیکھا کتب اہل سنت وجماعت مین کسی شخص کو وہ کہی کہ یہہ اجماع باطل ہی
کیونکہ سند اس اجماع کی ہمکو معلوم نہین بلکہ یہہ دیکھتی ہین کہ اجماع کو ناسخ حدیث کا قرار دیتی ہین کما قال الامام النووی الشافعی المحدث فی شرح
مسلم فی باب الجمع بین الصلوتین ھو حدیث منسوخ دل الاجماع علی نسخہ انتھی حتی قال امام مصنف المعیار فی الدراسۃ
الثامنۃ قال اھل الاصول قاطبۃ بوجوب نسخ الحدیث بالاجماع انتھی لکن معناہ ان الاجماع یدل علی وجود خبر یقع بہ النسخ
کما صرح بہ العسقلانی فی شرح نخبۃ الفکر حیث قال واما الاجماع فلیس بناسخ بل یدل علیہ انتھی فوقع التطبیق بین اھل
الاصول واھل الحدیث ان اگر کلام کرتی ہین اجماع میں تو ناقلین اجماع کرتی ہین یا اور اس بحث کو مثل ناقلین حدیث کی حکم دیتی ہین کما قال فی التوضیح
واما الناقل فما ذکرنا فی نقل السنۃ انتھی ومثلہ فی غیرہ من کتب الاصول لہذا نقل کرنا ابن حزم کا اجماع اوپر منع تقلید کی کہ مصنف
معیار نی اوسکو بارہا اپنی معیار مین سند پکڑتا ہی مقبول نہین کیونکہ وہ نہین ہی اہل سنت وجماعت سی بلکہ وہ ظاہری مبدع داعی مذہب اپنی کا ہی پس
معلوم ہوا ماذکر سی کہ اجماع امت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا واجب العمل ہی اور خطا پر ممتنع ہی اور خطا سی معصوم ہی ساتہ نصوص شرعیہ کی نزدیک
قائلین اجماع کی یعنی نزدیک اہل سنت وجماعت کی اور جو کچھہ مصنف معیار نی کہا اور لکہا اپنی معیار مین وہ غلط محض ہی اور مخالف ہی اہل سنت وجماعت کی
اور یہہ بہی معلوم ہوا ماذکر سی کہ مصنف معیار منکر اجماع کا مثل رافض کی ہی لیکن چونکہ ظاہر مین سنی اللباس ہی اسواسطی لہذا انکار کو اس لباس مین ادا
کیا **عقیدہ سابعہ مصنف معیار کا** یہہ ہی کہ قیاس بدعت حقیقی یعنی ضلالت ہی جیسا کہ اپنی معیار کی
بحث تقلید مین فرمایا و ہبۂ ثواب عبادات احیا برای اموات بخلاف نیابت در عبادات مالیہ وترویج مسائل قیاسیہ وکشفیہ از قبیل بدعت
حقیقیہ است انتہی پس پہلا جملہ مصنف معیار کا موافق مذہب معتزلہ کی ہی نہ اہل سنت وجماعت کی کیونکہ پہلا جملہ صریح ہی اسمین کہ ثواب عبادت بدنیہ کا
مطلقا اور ثواب عبادت مالیہ کا بغیر نیابت کی میت کو نہین پہنچتا سو یہہ موافق مذہب معتزلہ کی ہی نہ مذہب اہل سنت وجماعت کی کیونکہ دعا عبادت
بدنیہ ہی اور ایصال ثواب دعا کا مجمع علیہ اہل سنت وجماعت کا ہی اور اسیطرح ایصال ثواب عبادت مالیہ کا بہی مجمع علیہ اہل سنت وجماعت کا ہی خواہ نیابت
ہو یا نہو اور باقی ثواب عبادات بدنیہ کا مثل قرآن وغیرہ کی نزدیک ائمۃ ثلثۃ ابو حنیفہ اور مالک اور احمد بن حنبل اور جمہور علماء رضی اللہ تعالی عنہم کی
ثابت ہی بلکہ اسمین اجماع منقول بہی ہی جیسا کہ مولوی محمد اسحاق دہلوی رحمہ اللہ نی مائۃ المسائل مین فرمایا جواب در رسیدن ثواب دعا وعدم رسیدن سنۃ مذہب
اند یکی مذہب معتزلہ و آن اینست کہ ثواب اعمال بدنی باشد یا مالی بلکہ دعا نیز نمیرسد و این مذہب مردود است دوم آنکہ ثواب اعمال بدنی باشد یا مالی ہر دو
باموات میرسد این مذہب امام اعظم واحمد وجمہور است انتہی اور فرمایا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نی تذکرۃ الموتی مین چون ثابت شد کہ ثواب عبادات
بدنی مانند نماز و روزہ وحج وعبادات مالیہ از صدقہ وعتق وکندن چاہ بمیت میرسد لہذا جمہور فقہاء حکم کردہ اند کہ ثواب قراءۃ قرآن واعتکاف
وغیرہ بمیت میرسد وبہ قال ابو حنیفۃ ومالک واحمد وحافظ شمس الدین بن عبد الواحد گفتہ از قدیم در ہر شہر مسلمانان جمع
می شوند و برای اموات قرآن مجید می خوانند پس اجماع شد انتہی اور فرمایا جلال الدین سیوطی شافعی صاحب تفسیر جلالین نی شرح صدور فی احوال الموتی و
القبور مین **فصل** فی قراءۃ القرآن للمیت اختلف فی وصول ثواب القراءۃ للمیت فجمہور السلف والائمۃ الثلثۃ علی
الوصول وخالف فی ذلک امامنا الشافعی رض وان المسلمین ما زالوا یجتمعون فی کل عصر ویقرءون القرآن من غیر نکیر
فکان ذلک اجماعا ذکرہ الحافظ شمس الدین الحنبلی انتھی اور کہا ہدایہ اور زیلعی اور چلپی اور بحر الرائق وغیرہ مین کہ مآل سبکا واحد ہی اور
الفاظ اس عبارت کی الفاظ ہدایہ کی ہین والاصل فی ھذا الباب ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ عند اھل السنۃ
والجماعۃ صلوۃ او صدقۃ او صوما او غیرھا انتھی اور کہا شیخ الاسلام عینی رحمہ اللہ نی شرح ہدایہ مین باب الحج عن الغیر مین وہما
یدل علی ھذا الاصل ان المسلمین ما زالوا فی کل مصر یقرءون القرآن ویھدون ثوابہ ولا ینکر ذلک منکر فکان اجماعا
عند اھل السنۃ والجماعۃ انتہی اور کہا امام نووی رحمہ اللہ نی شرح مسلم کی کتاب الوصیۃ مین وفیہ ان الدعاء یصل ثوابہ الی المیت
وکذلک الصدقۃ وھما مجمع علیہما انتھی پس ثابت ہوا ماذکر سی کہ مصنف معیار مخالف ہوا مجمع علیہ اہل سنت وجماعت کی بلکہ مخالف ہوا
اپنی استاد واستاد ان شاہ عبد العزیز صاحب کی بہی کیونکہ وہ اسکی تصریح فرماتی ہین اپنی تفسیر عزیزی مین فرمایا سورۂ انشقت مین و نیز وارد است
کہ مردہ درانحالت مانند غریق است کہ انتظار فریاد رسی می برد وصدقات وادعیہ وفاتحہ درینوقت بسیار بکار اومی آید وازینجا است کہ بنی آدم تا یکسال
علی الخصوص تا یک چلہ بعد موت درین نوع کوشش تمام می نمایند انتہی اور فرمایا عبس وتولی مین وآثار این عالم از صدقات وفاتحہ وتلاوۃ قرآن مجید
چون دران بقعہ کہ مدفن اوست واقع می شود دلبسہولت نافع می شود انتہی پس معلوم ہوا ماذکر سی کہ مصنف معیار فقط مخالف اہل سنت وجماعت کی

نہین کی بلکہ مخالف اپنی اوستاد و استادان شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی اسحاق صاحب رحمہما اللہ کی ہی اور جملۂ خیرہ موافق مذہب اپنی امام ابن حزم ظاہری کی فرمایا نہ موافق اہل سنت وجماعت کی باب جدا گانہ منعقد کر کی قیاس کو رد کیا ہی جیسا کہ اپنی کتاب محلی مین فرمایا باب ابطال القول بالرای والقیاس لا یحل القول بالقیاس فی الدین ولا بالرای لان اللہ تعالی امر بالرد عند التنازع الی کتابہ ورسولہ فمن رد الی قیاس فقد خالف امر اللہ المعلق بالایمان وقول اللہ تعالی ما فرطنا فی الکتب من شیء وقول اللہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم وقولہ تعالی ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء ابطال للقیاس والرای انتہی اور کہا امام مصنف معیار شاہ ولی اللہ صاحب نی کتاب مسمی بالانصاف مین کہ وہ مصنف معیار کی دستاویز دن رات کا اور صحیفہ کملا ہی والظاہری من لا یقول بالقیاس ولا باثار الصحابۃ والتابعین کداود وابن حزم انتہی اور مصنف معیار کی نزدیک وہ بہت بڑا رہنما ہی حتی کہ اوسکی حقمین انظ اسوہ اور صفوہ اور زبدہ اور امام اور حافظ ارشاد فرماتی ہین جیسا کہ کہا اپنی معیار کی بحث تقلید مین صفوۃ المحدثین امام ابن حزم نی فرمایا ہی کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا اجماع اسپر ہوا کہ التزام ایک مذہب معین کا نچاہی پہر جو کوئی ایسا التزام کری تو اوسنی مخالفت کی اجماع کی انتہی اور دوسرا جا فرمایا اسوۃ المحققین زبدۃ المحدثین حافظ ابو محمد ابن حزم نی اس قسم کی تقلید کو حرام فرمایا ہی انتہی حال آنکہ قیاس ایک رکن ہی ارکان اربعہ دین کا جیسا کہ کتب اصول فقہ ائمہ اربعہ مین ہر کتاب صغیر و کبیر مین مذکور ہی حتی کہ شاہ عبد العزیز کہ وہ استاد استادان مصنف معیار کی ہین حدیث وغیرہ مین وہ بہی مصرح اسکی ہین فرمایا شاہ صاحب نی تفسیر عزیزی مین بسم اللہ الرحمن الرحیم الم ذلک الکتب دریجا باید دانست کہ اصول احکام دین چہار چیز است کتاب وسنت واجماع وقیاس انتہی اور فرمایا تحفہ اثنا عشریہ مین کید دہم آنست کہ گویند اہل سنت خود را شارع میدانند و در دین چیزیرا کہ خدا تعالی اذن نداده است بہ عقل خود مشروع می سازند یعنی قیاس را ہم دلیل شرعی میدانند وبدان اثبات احکام میکنند واین طعن ایشان در حقیقۃ بائمہ اہل بیت راجع است زیرا کہ زیدیہ واہل سنۃ قاطبۃ قیاس را از اہل بیت روایت می کنند بلکہ طریق قیاس را از جناب ایشان اموختہ اند بجہت صحت روایات قیاس از اہل بیت ابو نصر ہبۃ اللہ کہ از امامیہ است بحجت قیاس قائل شدہ واتباع او نیز بہمین رفتہ اند وشارح مبادی الاصول حلی با وصف فرط تشیع اعتراف نمودہ کہ در زمانہ صحابہ قیاس جاری بود واجازت باقر وصادق وزید شہید ابو حنیفہ را بقیاس انشاء اللہ تعالی منقول خواہد شد ودلائل تجویز قیاس وابطال اقوال منکرین در کتب اصول اہل سنت باید دید انتہی قال الامام عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان لم یزل الائمۃ کلہم ومقلدوہم یقیسون فی الاحکام الی وقتنا ہذا من غیر نکیر حیث لم یجدوا دلیلا فی المسئلۃ نصا بل جعلوا احد الادلۃ الشرعیۃ کما تقدم انتہی وقال القاضی البیضاوی فی صدر منہاج الاصول والدلیل المتفق علیہ بین الائمۃ الکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس انتہی اور پوشیدہ نرہی کہ تمسک ابن حزم کا ساتہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم بالکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس اور تمسک ساتہ آیت ما فرطنا فی الکتب من شیء کی باطل ہی کیونکہ اگر مراد کتاب سی لوح محفوظ ہی تو ظاہر ہی کہ یہہ تمسک باطل ہی اور اگر مراد کتاب سی قرآن شریف ہی جو نازل ہی آن حضرت پر تو معنی اسکی بعینہ معنی آیت ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء کی ہین اور جواب تمسک آیت ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء کا یہہ ہی کہ معنی اس آیت کی یہہ ہین نزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء بالکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس لان القیاس عندہم مظہر الحکم لا مثبتہ لان القیاس عندہم تعدیۃ الحکم من الاصل الی الفرع لعلۃ متحدۃ فلو سلم ذلک فیہا ولا لزم ان لا یکون غیر القران حجۃ اصلا وہو باطل باتفاق اہل الاسلام فثبت انہ تبیان لکل شیء بالکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس وہذا ہو المقصود ومن الادلۃ الدالۃ علی حجۃ القیاس ما روی عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ قال اجتہد برائی ولا آلو قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسولہ بما یرضی بہ رسولہ رواہ الترمذی واخرج عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم ثلثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما سوی ذلک فہو فضل رواہ ابو داود وابن ماجۃ ای کتاب غیر منسوخ وحدیث صحیح وقیاس مساو لہما فی العمل علی وفق حدیث معاذ بن جبل اب غور کرنیکا مقام ہی کہ مصنف معیار نی مسائل قیاس کو یون اوڑایا کہ بدعت حقیقی یعنی ضلالت ہین اور مسائل اجماعیہ کو یون اوڑایا کہ ہر اجماع خطا پر ہی مثل اجماع کفار کی جبتک سند اوسکی مستدل بالاجماع کو مسلم عند المخالف معلوم نہووی اور مسائل اختلافیہ ما بین اہل اسلام کو یون اوڑایا کہ اگلی پر اسپر اور پچہلی پر اوسکی ضد پر عمل کرنا درست ہی پس حاصل ان قواعد ثلثہ یعنی رابعہ اور خامسہ اور سادسہ مصنف معیار کا یہہ ہوا کہ کوئی شخص مکلف نہین ہی

یعنی الیوم اکملت لکم دینکم [illegible]

سوای اوس مسلہ اجماعیہ کی کہ سند اوسکی قرآن یا حدیث سی مسلم عند المخاطب مستدل بالاجماع کو معلوم ہووی اور اگر قاعدہ ثانیہ مصنف معیار کا ملایا جاوی ساتھ ان قواعد ثلثہ مصنف معیار کی تو حاصل کلام کا یہہ ہوگا کہ کوئی شخص مکلف نہیں سوائی اوس مسلہ اجماعیہ کی کہ سند اوسکی فقط قرآن یا حدیث صحیح متصل مسلسل سی مسلم عند المخالف مستدل بالاجماع کو معلوم ہووی اور اگر قواعد ثلثہ یعنی اولی اور ثانیہ اور ثالثہ مصنف معیار کو لحاظ کیا جاوی تو ثبوت نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متعذر ہی اور منکرین نبوت رسول خدا کو دلیل محکم ہی لیکن تابعان مصنف معیار پر ہی نہ ہم اہل اسلام پر لیکن اسمین کچھ خوف نہیں کیونکہ دین رسول مقبول کا ہمیشہ غالب رہی گا کیونکہ فرماتا ہی اللہ تعالی یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون

عقیدہ ثامنہ مصنف معیار کا

یہہ ہی کہ واسطی رواج دینی اپنی قاعدہ اور مسلہ کی لئی جہوٹی حوالی کتب اہل سنت کی درست ہین واسطی تسلی خاطر عوام اور جہلا کی اور اسطرح جملہ کو کہین بڑہا دینا اور کہین گہٹا دینا اپنی مطلب بنانی کی لئی یعنی کہین بڑہا دینا اور کہین گہٹا دینا اسواسطی کہ اگر نہ بڑہاتی یا نہ گہٹاتی تو خاص مطلب اوسکا اس عبارت سی ثابت نہیں ہو سکتا اور بن نہیں سکتا اس غرض کی لئی مصنف معیار کہین بڑہا دیتا ہی اور کہین گہٹا دیتا ہی موافق غرض اپنی کی اور یہہ تصریح اسواسطی کر دی ہی ہمنی کہ بغیر اس غرض کی مختصر کرنی آنا عبارات کا عادت علما کی ہی نہ اس غرض کی واسطی بلکہ محض اختصار کی لئی یہہ ہی فرق درمیان اختصار کی اور درمیان گہٹانی اور بڑہانی مصنف معیار کی اما قسم اول مصنف معیار کا یعنی جہوٹی حوالی دینی پس جبکہ اپنی کتاب فصل البضاعۃ فی حقیقۃ الشفاعۃ مین ارشاد فرمایا ہی لہذا در کتب عقائد و فقہ می نویسند کہ الاصرار بالصغیرۃ کبیرۃ والاصرار بالکبیرۃ اشد المعصیۃ کفر وکذا استحسان المعصیۃ واستخفاف الشریعۃ کفر انتہی پس قول اونکا والاصرار بالکبیرۃ اشد المعصیۃ کفر مشتبہ بہ نہی اور قول اونکا وکذا استحسان المعصیۃ واستخفاف الشریعۃ کفر مشتبہ ہی یعنی استحسان معصیۃ اور استخفاف شریعت کا کفر ہی جیسا کہ اصرار گناہ کبیرہ پر کفر ہی اور بر ظاہر ہی اہل سنت اور جماعت پر کہ یہہ عبارت یعنی الاصرار بالکبیرۃ اشد المعصیۃ کفر کسی کتاب اہل سنت و جماعت مین نہین ہی نہ کسی کتاب فقہ مین اور نہ کسی کتاب عقائد مین بلکہ یہہ عقیدہ یعنی الاصرار بالکبیرۃ اشد المعصیۃ کفر کسی اہل اسلام کا نہین ہی کیونکہ مذاہب اہل اسلام کی اس مسلہ مین تین ہین ایک مذہب خوارج کا ہی کہ وہ یہہ ہی کہ مرتکب معصیت کافر ہی خواہ وہ معصیت صغیرہ ہو یا کبیرہ خواہ اوسپر اصرار ہو یا نہو اور دوسرا مذہب معتزلہ کا ہی وہ یہہ ہی کہ مرتکب گناہ کبیرہ کا نہ کافر ہی نہ مؤمن خواہ اوسپر اصرار ہو یا نہو اور تیسرا مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی وہ یہہ ہی کہ مرتکب کبیرہ کا مؤمن ہی نہ کافر اگرچہ وہ اوسپر مصر ہو جیسا کہ کہا عقاید نسفی مین والکبیرۃ لا تخرج العبد المؤمن من الایمان ولا تدخلہ فی الکفر انتہی اور یہہ قول نسفی کا منقول اہل سنت و جماعت کا ہی جیسا کہ خود نسفی نی صدر اس کتاب مین فرمایا قال اہل الحق آہ اور کہا علامہ تفتازانی نی شرح عقائد نسفی مین اس قول کی شرح مین والثالث اجماع الامۃ من عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی یومنا ہذا بالصلوۃ علی من مات من اہل القبلۃ من غیر توبۃ والدعاء والاستغفار لہم مع العلم بارتکابہم الکبائر بعد الاتفاق علی ان ذلک لا یجوز لغیر المؤمن انتہی اور کہا امام ابو حنیفہ نی فقہ اکبر مین لا نکفر مسلما بذنب من الذنوب وان کانت کبیرۃ اذا لم یستحلہا انتہی اور کہا امام نووی نی شرح مسلم کی باب شفاعت مین ففیہ دلالۃ لمذہب اہل الحق ان من مات غیر مشرک باللہ تعالی لم یخلد فی النار وان کان مصرا علی الکبائر وقد سبقت دلائلہ وبیانہ فی مواضع کثیرۃ انتہی اور کہا امام نووی نی شرح مسلم مین کتاب الایمان کی باب تحریم ایذاء جار مین ان مذہب اہل الحق ان من مات علی التوحید مصرا علی الکبائر فہو الی اللہ تعالی ان شاء عفی عنہ وادخلہ الجنۃ اولا وان شاء عاقبہ ثم ادخلہ الجنۃ انتہی اور کہا ملا علی قاری نی شرح فقہ اکبر کی فصل القراءۃ فی الصلوۃ مین فترک الطاعات کلہا وارتکاب السیئات باسرہا لا تخرج المؤمن من الایمان عند اہل السنۃ والجماعۃ خلافا للخوارج والمعتزلۃ انتہی پس معلوم ہوا ماذکر سی کہ مصنف معیار نی مخالفت فقط اہل سنت و جماعت کی نہین کی بلکہ جمیع اہل اسلام کی مخالفت اختیار فرمائی اور ایک نیا مذہب بعد بارہ سو برس کی سنہ ہجری سی اختیار کیا اور واسطی تسلی خاطر جہلا کی اور عوام کالانعام کی منسوب طرف کتب فقہ اور عقاید کی کر دیا کیونکہ یہہ مسلہ بغیر اسکی رواج نہین پاتا اما قسم ثانی یعنی کہین بڑہا دینا اپنی ثبوت غرض اور مطلب کی لئی پس جیسا کہ زیادہ کیا اپنی معیار مین لفظ بغیر تعیین کا عبارت منہیہ مین اور عبارت معیار کی یہہ ہی در کتاب مسلم کہ در اصول فقہ بہ مذہب حنفی مثل آن تا این زمان تالیف نگشتہ در منہیہ آن از امام قرافی نقل کردہ ترجمہ اش اینست کہ اجماع منعقد است برانیکہ ہر کہ اسلام آورد برای او رواست تقلید ہر مجتہد کہ بخواہد بغیر تعیین من غیر حجر انتہی حال آنکہ اصل عبارت قرافی کی اسطرح ہی کہا قال جلال الدین السیوطی فی جزیل المواہب وعبد الوہاب الشعرانی فی المیزان وغیرہما قال القرافی انعقد الاجماع

علی من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر انتہی وقال عبد العلی فی شرح المسلم فی الحاشیۃ قال
القرافی انعقد الاجماع علی ان من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر انتہی پس معلوم ہوا کہ یہہ چالاکی
مصنف معیار کی ہی نہ عبارت قرافی اور منیہ کیا اور زیادہ کیا ہی اپنی معیار مین لفظ بلا تعیین کا عبارت شاہ ولی اللہ مین اور عبارت معیار
کی یہہ ہی چنانچہ شاہ ولی اللہ عقد الجید مین فرماتی ہین اعلم ان تقلید المجتہد علی وجہین واجب وحرام فاحدہما ان یکون
من اتباع الروایۃ ولو دلالۃ وتفصیلہ ان الجاہل بالکتاب والسنۃ لا یستطیع التتبع ولا الاستنباط فکان
وظیفتہ ان یسال فقیہا ما حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسئلۃ کذا وکذا بلا تعیین فاذا اخبرہ اتبعہ
سواء کان ماخوذا من صریح النص او مستنبطا منہ او مقیسا علی المنصوص فکل ذلک راجع الی الروایۃ انتہی حال آنکہ
عبارۃ شاہ ولی اللہ کی عقد الجید مین بغیر لفظ بلا تعیین کی ہی جیسا کہ پوشیدہ نہین واقفان عقد جید پر جو مکتوب ہی پہلی حوالہ مصنف معیار
کی اور زیادہ کیا اپنی معیار مین لفظ والعصر کا حدیث بخاری اور مسلم مین اور کہا اور روایت ہی بخاری اور مسلم مین انس سی قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر ثم نزل فجمع بینہما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل
صلی الظہر والعصر ثم رکب انتہی حال آنکہ اصل حدیث بخاری اور مسلم کی یون ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتحل
قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر ثم نزل فجمع بینہما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر ثم رکب اور
وجہ چالاکی مصنف معیار کی یہ ہی کہ یہہ حدیث متفق علیہ ہی اور جبتک لفظ والعصر کا زاید نکیا جاوی
لفظ ثم رکب کی تو سند نہ ہو سکی گی کیونکہ پہلی جملہ یعنی جملہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر
ثم نزل فجمع بینہما کا نص صریح ہی تاخیر ظہر مین پس یہہ جملہ دال اوپر جمع معنوی کی نہ ہوا اور دوسرا جملہ یعنی جملہ فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی
الظہر ثم رکب کا صریح ہی اسمین کہ آنحضرت اگر سوار ہوتی بعد زوال شمس کی تو نماز ظہر کی پڑھ کر سوار ہو جاتی پس اس جملہ نے بہی دلالت نہ کی اوپر جمع
معنوی کی لہذا مصنف معیار نی لفظ والعصر کا زاید کر دیا تو کہ یہہ حدیث متفق علیہ سند ہو جاوی جمع معنوی پر اور تمسکات بالتعین کی یعنی تمسکات
حنفیہ وغیرہم کی میں نی اپنی کتاب اربعین مین خوب بیان کئی ہین کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ سی اما قسم ثالث یعنی کہین کہتا دینا اپنی غرض اور
مطلب کی لئی پس کہا مصنف معیار نی اپنی معیار مین کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ منعقد ہونا اجماع امت کا خطا پر مثل اجماع کفار کی جایز ہی جیسا کہ
عبارت اس حاصل کی اوپر گذر چکی ہی اور یہہ حوالہ دیا اسپر عبارۃ تلویح کا اور کہا عبارت تلویح کی نقل کیجاتی ہی والجمہور علی انہ لا یجوز
الاجماع الا عن سند من دلیل او امارۃ لان عدم السند یستلزم الخطا اذ الحکم فی الدین بلا دلیل خطا انتہی کلام
مصنف المعیار اور حال یہہ ہی کہ تمام عبارۃ تلویح کی یہہ ہی والجمہور علی انہ لا یجوز الاجماع الا عن سند من دلیل او امارۃ لان
عدم السند یستلزم الخطا اذ الحکم فی الدین بلا دلیل خطا ویمتنع اجماع الامۃ علی الخطاء انتہی پس مصنف معیار نی
اول کو نقل کیا اور اس جملہ اخیرہ کو یعنی جملہ یمتنع اجماع الامۃ علی الخطاء کو اوڑا دیا کیونکہ یہہ جملہ غرض مصنف معیار کی منافی تہا کیونکہ غرض مصنف
معیار کی یہہ تہی کہ اجماع امت کا خطا پر مثل اجماع کفار کی جایز ہی اور یہہ جملہ دال ہی اسپر کہ اجماع امت کا خطا پر ممتنع اور محال ہی لہذا اس جملہ کو اوڑا دیا
اور کہا مصنف معیار نی اپنی معیار کی بحث ثقلین مین ترمذی کی یہہ اسناد ہی حدثنا ہناد نا عبدۃ عن محمد بن اسحاق عن محمد
بن جعفر بن الزبیر عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث
راوی اسکی سب ثقہ اور صادق ہین اما الاول فہو ثقۃ واما الثانی فہو ثقۃ ثبت والثالث صدوق والرابع ثقۃ والخامس ثقۃ
والسادس وہو ابن عمر من الصحابۃ کل ذلک فی تقریب التہذیب اور ابو داود کی ایک اسناد تو یہہ ہی حدثنا ابن العلاء وعثمان بن ابی
شیبۃ والحسن بن علی وغیرہم قالوا حدثنا ابو اسامۃ عن الولید بن کثیر عن محمد بن جعفر عن عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عمر عن ابیہ الحدیث اسکی بہی سب راوی ثقات ہین اما الاول ہو ثقۃ حافظ والثانی ای فی المذکورون المرتبۃ ثقۃ حافظ والثالث
ثقۃ حافظ لہ تصانیف والرابع اسمہ حماد بن اسامۃ ومشہور بابی اسامۃ وہو ثقۃ ثبت والخامس صدوق والباقون
ذکرہم فی رجال الترمذی فان کل ذلک فی التقریب للعسقلانی اب سنو بیان اور چالاکی کا پس مصنف معیار نی بحوالہ تقریب التہذیب کی
اول مین کہا اما الاول فہو ثقۃ واما الثانی فہو ثقۃ ثبت والثالث صدوق یعنی ہناد اور عبدۃ ثقہ ہین اور محمد بن اسحاق صدوق
اور حال یہہ ہی کہ کہا تقریب التہذیب مین محمد بن اسحاق بن یسار صدوق یدلس ورمی بالتشیع والقدر من الطبقۃ الخامسۃ انتہی پس مصنف معیار نی
صدوق کا لی لیا اور لفظ یدلس ورمی بالتشیع والقدر کا اوڑا دیا اور سند دوسری مین کہا اما الاول ہو ثقۃ حافظ والثانی فی المذکورین

المرتبة ثقة حافظ والثالث ثقة حافظ له تصانیف والرابع اسمه حماد بن اسامة ومشهور بابی اسامة وهو
ثقة ثبت والخامس صدوق یعنی ابن العلا اور عثمان اور حسن یہہ تینوں ثقہ اور حافظ ہیں اور چوتہا نام اوسکا حماد بن اسامہ ہی اور مشہور
ہی ساتہہ ابو اسامہ کی وہ ثقہ اور ثبت ہی اور پانچوان یعنی ولید بن کثیر صدوق ہی اور حال یہہ ہی کہ کہا تقریب التہذیب مین حماد بن اسامہ
ابو اسامہ مشہور بکنیتہ ثقة ثبت ربما دلس وکان باخرہ یحدث من کتب غیرہ من کبار التاسعة انتہی پس مصنف معیار نی لفظ
ثقہ ثبت کو ذکر فرمایا اور ربما دلس وکان باخرہ یحدث من کتب غیرہ کو اوڑا دیا اور کہا تقریب میں الولید بن کثیر صدوق عارف بالمغازی
ورمی برای الخوارج من السادسة انتہی پس مصنف معیار نی لفظ صدوق کو ذکر فرمایا ولفظ رمی برای الخوارج کو اوڑا دیا اور وجہ
اوڑانی کی یہہ ہی کہ مصنف معیار نی جبکہ دیکہا کہ دار مدار حدیث قلتین کی اوپر محمد بن اسحاق اور ابو اسامہ عن ولید بن کثیر کی ہی اور یہہ مدلس
ہین اور حدیث اونکی معنعن ہی یعنی ساتہہ لفظ عن کی اور حدیث معنعن مدلس کی غیر مقبول ہی باتفاق محدثین کی کما قال الامام النووی فی شرح
مسلم فی باب النہی عن اکل الثوم والبصل وقد اتفقوا علی ان المدلس لا یحتج بعنعنتہ انتہی تو ان الفاظ جرح کو اوڑا دیا تو کہ معلوم نہ ہو جاوی کہ حدیث
قلتین کی غیر مقبول ہی بالاتفاق کیونکہ وہ حدیث معنعن مدلس کی ہی قطع نظر باقی وجوہ جرح سی اور حدیث معنعن مدلس کی غیر مقبول ہی بالاتفاق
یہہ ہی مشتی نمونہ خرواری واند کی از بسیاری تصرفات مصنف معیار کی سی نقول اور عقائد مین پس معلوم ہوا قواعد اور عقائد مذکورہ مصنف معیار
کی سی کہ اہل سنت وجماعت کو ضروری ہی احتراز کرنا تصنیف اور اعتبار مصنف معیار کی سی بحکم دلیل مذکور الصدر کی وما علینا الا البلاغ المبین

عقیدہ تاسعہ مصنف معیار کا یہہ ہی کہ ظلم کرنا حنفیہ خاص کر اور باقی اہل سنت وجماعت پر عموما باین طور کہ ترغیب
دینا اہل ہوا کی باین وجہ کہ کہین اشارہ کرنا طرف اونکی قواعد اور اصول کی اور کہین تصریح کرنی بحیل شیطانیہ جیسا کہ مشت نمونہ گذرا اور کہین
تعریف کرنی اونکی ائمہ اور مجتہدین کی اور کہین اونکی کتاب طبع کرا دینی اور یہہ کہنا کہ یہہ کتاب نہایت عمدہ اور مصنف اسکا بی بدل اور بی مثل ہی
اور نہایت محقق اور جامع چنانچہ واسطی نمونہ کی یہان قدر قلیل ذکر کیا جاتا ہی سنا چاہئی یہہ جو مذکور ہوا شامل تہا جمیع اہل سنت وجماعت حنفی
مالکی شافعی حنبلی کو اور ظلم اور کیا ہی خاص حنفیون پر وہ یہہ ہی کہ مصنف معیار نی امام اعظم کی نہ مناقب چہوڑی اور نہ تابعیت اور نہ مسائل عقیدہ ۹
پہر اوسکی مقابل مین داود ظاہری کی ایسی تعریف کی معیار مین کہ مختصر الفاظ اوسکی یہہ ہین داؤد اصفہانی مجتہد مستقل تہی اور امام مشہور تہی
اور ظاہری کر معروف تہی اور بڑی زاہد اور نفل گذار تہی اور ائمہ متبوعین سی تہی اور صاحب مذہب مستقل کی تہی اور بہت لوگ اونکی مقلد ہوئی جو کہ
ظاہری کر مشہور تہی اور منتہی ہوئی طرف داؤد کی ریاست علم کی شہر بغداد مین اور تہی وہ بڑی عقلمند اور داؤد ایک پہاڑ تہی پہاڑون علم دین کی سی اور
اونکی محکمی نظر اور فراخی علم کی اور وفور بصیرت کا اور احاطہ اقوال صحابہ اور تابعین کا اور قدرت اوپر استنباط مسائل کی اسقدر تہی کہ اب متعذر ہی
انتہی حتی کہ مقلد اوسکی ابن حزم کو ساتہہ لفظ اسوہ اور زبدہ اور امام اور حافظ کی ساتہہ یاد فرمایا ایک جگہہ اسطرح فرمایا اسوة المحققین زبدة المحدثین
حافظ ابو محمد بن حزم اور دوسری جگہہ اسطرح پر ارشاد کیا صفوة المحدثین امام ابن حزم انتہی ما فی معیارہ بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ امام اعظم کی
لئی تین امر کار دین کی ردسی فخر تہا ایک تو یہہ کہ حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی گو مناقب امام صاحب کی اپنی کتب مین بیان فرماتی ہین جیسا کہ مشت
نمونہ از خروارے واندک از بسیاری ذکر ان مناقب کا بوجہ احسن ہو چکا ہی اور دوسری تابعی ہونا امام صاحب کا کہ جسکا ذکر بوجہ اتم واحسن ہی ہو چکا
ہی اور تیسری مسائل مذہب امام اعظم صاحب کی جو کتب حنفیہ مین مذکور ومسطور ہین حتی کہ دو ثلث اہل اسلام کی اول امر سی آج تک اونکی مذہب پر
ہین مگر معتقد ہین سو مصنف معیار نی مناقب امام کو یون اوڑا دیا کہ یہہ جہوٹہی تعریفین ہین اور سند صحیح متصل مسلسل سی ثابت نہین ہین پس قابل
اعتبار اور اعتماد کی نہ ہوئین جیسا کہ یہہ عبارت اوپر مذکور ہو چکی ہی اور تابعیت کو باطل کیا پہر بطور تفریع کی فرمایا تابعی نہ ہونی مین چارون امام
برابر ہین جیسا کہ یہہ عبارت بہی اوپر مذکور ہو چکی ہی اور مسائل امام صاحب کو یون لیا کہ بعض مسائل کو اپنی زعم فاسد مین رد کیا اور باقی مسائل
کی حق مین یون فرمایا کہ باقی مسائل کو اوسپر قیاس کرو اور یہہ عبارت مصنف معیار کی یہہ ہی امید ہی کہ ان چند مسائل کو نمونہ تحقیق اہل حق
سمجہکر باقی مسائل کو بہی اسپر قیاس کر لیں انتہی سبحان اللہ مصنف معیار تو اہل حق ہو اور امام اعظم مخالف حق ہو فالی اللہ المشتکی اب غور
کرنی کی جا ہی کہ امام اعظم کہ امام ائمہ اہل سنت وجماعت کی ہین حتی کہ شاہ عبد العزیز صاحب کہ پیران پیر اور استاد استادان مصنف معیار
کی ہین حدیث وغیرہ مین اتصریح فرماتی ہین اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کی آخر باب پنجم مین از رئیس الفقہاء اہل سنت وجماعت ابو حنیفہ کوفی کہ
علیہ مروليست اور باب یازدہم کی فصل اول مین فرمایا فقیہ اعظم اہل سنت ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اور تحفہ کی کبید شصت وہشتم مین فرمایا
نیز فقہاء اہل سنت کہ مجتہدین ایشان بلا واسطہ علم خود را از ائمہ کرام اخذ نمودہ اند وبشہادۃ ایشان وباجازت ایشان فتوی دادہ واجتہاد کردہ مثل امام
اعظم وامام مالک کہ شاگردان حضرت امام جعفر صادق اند وحضرت در حق این ہر دو بشارتہا فرمودہ اند چنانچہ در مقام خود مذکور شود انتہی اور آخر

نزدیہم مین فرمایا اگر روایات اہل سنت را درین باب اعتبار نکنند روایات امامیہ البتہ مقبول ہست روی ابو المحاسن بن علی باسنادہ قال
دخل ابو حنیفہ علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فلما نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنة جدی بعد ما
اندرست وتکون مفزعا لکل ملہوف وغیاثا لکل مہموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتہدیہم الی اوضح الطریق
اذا تحیروا فلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق انتہی اور شاہ ولی اللہ دہلوی کہ وہ والد شاہ عبد العزیز
دہلوی کی ہین اور پیر پیران اور استاد استادان مصنف معیار کی ہین کتاب فیوض الحرمین فرماتی ہین عرفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان فی المذہب الحنفی طریقة انیقة ہی اوفق الطرق بالسنة المعروفة التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری و
اصحابہ انتہی حال اوسکا تو مصنف معیار نی یہہ کیا کہ نہ مناقب اوسکی چھوڑی اور نہ تابعیت اوسکی چھوڑی اور نہ مسائل اوسکی چھوڑی
اور داود ظاہری کہ وہ امام ائمہ اہل بدعت کا ہی اوسکی یہہ تعریف کی کہ وہ بڑا عابد زاہد ہی اور نفل گذار اور پہاڑ علم دین کا اور مجتہد مستقل باینطور
کہ اوسکی محکمی نظر اور فراخی علم اور وفور بصیرت اور احاطہ اقوال صحابہ اور تابعین پر اور قدرت استنباط مسائل دین پر یہہ سب کچھہ اسقدر تہا کہ اب
متعذر ہی اور تابع او مقلد اوسکی کو اسوة المحققین اور صفوة المحدثین اور امام دین اور حافظ حدیث فرمایا جیسا کہ گذرا اب غور کرو کہ امام
اعظم سی یون نفرت دلائی کہ جب مسائل نمازمین جوکہ دن رات کی متداولہ ہین خواص وعوام کی ہین ٹہیک نہین تو باقی مسائل مین کیا ٹہیک ہو گا
لہذا خاتمہ اپنی معیار مین کہدیا کہ ان چند مسائل کو نمونہ تحقیق اہل حق سمجھہ کر باقی مسائل کو اسپر قیاس کرین انتہی پس اسیپر ہی اکتفا نکیا
بلکہ یون نفرت دلائی کہ ابو حنیفہ رقیق الاصل ہی پہر جب کوئی سند اسکی جہان مین نہ ملی تو لاچار ہو کر جہوٹ کو اختیار کرکے یہہ فرمایا کہ
والمحقق الرق کما صرح بہ الشیخ انفا والحافظ ابن حجر فی التقریب والامام النووی فی التہذیب والعلامة ابن خلکان
فی وفیات الاعیان وغیرہم انتہی اور بیان اس جہوٹ کا اور بوجہ احسن واتم گذر چکا ہی اگر مصنف معیار حوالہ علی العموم دیتا
اور مقیدہ این اسامی نکرتا جیسا کہ اوسکی عادت مستمرہ ہی تو البتہ منکشف ہونا اس جہوٹ کا مشکل ہوتا لکن الحق یعلو ولا یعلی اور فائدہ
اسمین یہہ سوچا کہ نفرت دو طرح کی ہوتی ہی نفرت دینی اور نفرت دنیاوی نفرت دینی امام اعظم سی یون دلوائی کہ جب مسائل نمازمین جوکہ دن
رات کی متداولہ ہر صغیر وکبیر مین ہین اونمین ٹہیک نہین تو باقی مسائل مین کیا ٹہیک ہوگا اور نفرت دنیاوی یون دلوائی کہ ابو حنیفہ رقیق
الاصل ہی اور مقابل اوسکی داود ظاہری کی یہہ اوصاف حمیدہ اور محکمی نظر اور فراخی علم وغیرہ سی بیان فرمائی کہ اب غیر مین غیر ممکن ہی حال
آنکہ ان دونون مین تباین کلی ہی کیونکہ امام اعظم امام ائمہ اہل سنت وجماعت کا ہی جیسا کہ اوپر گذرا اور داود ظاہری امام فرقہ مبتدعہ کا ہی
فکفی فی ذلک ما قال امام ائمة الحدیث صاحب الجرح والتعدیل من اجلة تبع التابعین عبد اللہ بن مبارک

لقد زان البلاد ومن علیہا امام المسلمین ابو حنیفہ باحکام واثار وفقہ کایات الزبور علی صحیفہ
فما فی المشرقین لہ نظیر ولا فی المغربین ولا بکوفہ یبیت مشمرا سہر اللیالی وصام نہارہ للہ خیفہ
فمن کابی حنیفة فی علاہ امام للخلیقة والخلیفہ رایت العایبین لہ سفاہا خلاف الحق مع حجج ضعیفہ
ولعنة ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفہ

ذکرہ فی الدر المختار وغیرہ وقال الامام عبد الوہاب الشعرانی
فی المیزان الصغری وقد بسطت لک الکلام یا اخی علی ترجمة الامام الاعظم ابی حنیفة رضی اللہ عنہ دون غیرہ من
الائمة دفعا لما یتوہم من کلام بعض المتہورین فی دینہم فی حقہ حیث دقت مدارکہ ووجوہ استنباطہ علیہم ولم تزل
الاشراف تبتلی بالاطراف فلا عبرة بکلام من مقتہ اللہ تعالی فانہ من کلام اہل الہذیان انتہی بلکہ یہہ الزام ہی عام
اور شامل ہی جمیع اہل سنت وجماعت کو یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی کو کیونکہ یہہ تعریف اسقدر کرنا داود ظاہری کی اپنی معیار مین فقط الغرض ہی
طرف داود ظاہری کی اور معتمد علیہ بنانا ہی اوسکو حال آنکہ وہ اہل سنت سی خارج ہی کیونکہ وہ منکر قیاس وغیرہ کا ہی بلکہ قائل کل مجتہد مصیب
فی الفروع والاصول کا ہی وبیان ذلک علی الاجمال انہ قال صدر الشریعة فی التوضیح فی صدد بحث القیاس واصحاب
الظواہر نفوہ انتہی وقال التفتازانی فی التلویح قولہ واصحاب الظواہر نفوہ ای القیاس بمعنی انہ لیس للعقل حمل النظیر
علی النظیر لا فی الاحکام الشرعیة ولا فی غیرہا من العقلیات والاصول الدینیة والیہ ذہب الخوارج وبمعنی انہ لیس للعقل
ذلک فی الاحکام الشرعیة خاصة اما لامتناعہ عقلا والیہ ذہب بعض الشیعة واما لامتناعہ سمعا والیہ ذہب
داود الاصفہانی واکثر الشیعة انتہی وقال القاضی عیاض فی الشفاء فی فصل تحقیق القول فی اکفار المتأولین
القاری فی شرحہ وذہب عبید اللہ بن الحسن العنبری الی تصویب اقوال المجتہدین فی اصول الدین ولو کان

فیما کان عرضة للتاویل و فاق فی ذلک القول فرق الامة ای طوائفها من الناجیة وغیرها اذ اجمعوا سواه علی ان الحق فی اصول الدین واحد والمخطی اثم فاسق وقد حکی القاضی ابوبکر الباقلانی المالکی مثل قول عبید الله عن داود الاصفهانی قال ای الباقلانی وحکی قوم عنهما انهما قالا ذلک ای تصویب المجتهدین فی اصول الدین فی کل من علم الله من حاله استفراغ الوسع فی طلب الحق من اهل ملتنا وغیرهم هذا باطل لان غیر اهل ملتنا کل منهم یدعی من حاله استفراغ الوسع فی طلب الحق لاسیما اهل الکتب وقد اخبر الله تعالی انهم وغیرهم اجمعون کل حزب بما لدیهم فرحون انتهی و قال الامام النووی فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیة فی باب بیان اجر الحاکم فاما اصول التوحید فالمصیب فیها واحد باجماع من یعتد به ولم یخالف الا عبید الله بن الحسین القشیری وداود الظاهری فصوبا المجتهدین فی ذلک ایضا انتهی و قال النووی فی شرح مسلم فی صدر کتاب اللباس قال اصحابنا انعقد الاجماع علی تحریم الاکل والشرب وسائر الاستعمال فی اناء ذهب وفضة الا ما حکی عن داود الظاهری فهو مردود بالنصوص والاجماع قبله وهذا یحتاج الیه علی قول من یعتد به فی الاجماع والخلاف والا فالمحققون یقولون لا یعتد به لاخلاله بالقیاس الذی هو احد شروط المجتهد الذی یعتد به انتهی وقال القاضی فی شرح الشفاء و قد اختلف العلماء فی نفاة القیاس مثل داود الظاهری وشبهه بل یعتبر قوله فی الاجماع ام لا فعن طائفة من الشافعیة انه لا اعتبار بخلاف نفاة القیاس فی الفروع ویعتبر خلافهم فی الاصول وقال امام الحرمین والذی ذهب الیه اهل التحقیق ان منکری القیاس لا یعتدون من علماء الامة وحملة الشریعة وذکر الحافظ الذهبی فی المیزان ان داود اراد الدخول علی الامام احمد فمنعه وقال کتب الی محمد بن یحیی فی امره انه زعم ان القران محدث فلا یقربنی فقیل یا ابا عبد الله ینتفی من هذا وینکره فقال محمد بن یحیی اصدق منه انتهی کلام القاری فهذا حال داود واما حال مقلده ابن حزم الذی مدحه مصنف المعیار بانه اسوة المحققین وصفوة المحدثین الامام الحافظ ابو محمد بن حزم انتهی فانکر القیاس وتعلیقات البخاری وابلح المزامیر والمعازف والملاهی قال ابن حزم فی کتابه باب ابطال القول بالرای و القیاس لا یحل القول بالقیاس ولا بالرای لانه امر الله تعالی بالرد عند التنازع الی کتابه والی رسوله فمن رد الی قیاس فقد خالف امر الله تعالی بالایمان وقول الله تعالی ما فرطنا فی الکتب من شئ وقوله تعالی الیوم اکملت لکم دینکم وقوله تعالی ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شئ ابطال للقیاس والرای انتهی قال شاه ولی الله الدهلوی الذی هو استاذ اساتذة مصنف المعیار فی کتابه المسمی بالانصاف والظاهری من لا یقول بالقیاس ولا باثار الصحابة و التابعین کداود وابن حزم انتهی و قال الامام النووی فی مقدمة شرح مسلم قال الشیخ ابو عمرو ابن الصلاح وهکذا الامر فی تعلیقات البخاری بالفاظ جازمة ولم یصب ابو محمد بن حزم الظاهری حیث جعل ذلک انقطاعا قادحا فی الصحة واستروح الی ذلک فی تقریر مذهبه الفاسد فی اباحة الملاهی انتهی و قال الشیخ عبد الحق الدهلوی فی شرح سفر السعادة قال ابن حزم الظاهری باباحة الغناء والمزامیر انتهی یہی حال داود ظاہری کا اور یہی حال ابن حزم ظاہری کا جسکو مصنف معیار نے امام دین اور اسوة المحققین اور صفوة المحدثین قرار دیا ہے اپنی معیار میں اور وجہ انکی تعریف کی یہہ ہے کہ یہہ ہیں منکر قیاس کے اور مصنف معیار نے بھی انکار قیاس کا کیا پس فائدہ یہہ سوچا کہ اگر انکی تعریف کیجاوی باوصاف مذکورہ تو البتہ لوگ راغب ہوکر مسئلہ انکار قیاس کا جلد قبول کرلینگے اور یہی داود ظاہری قائل کل مجتہد مصیب فی الفروع والاصول کا ہے اور مصنف معیار کا قاعدہ یہہ ہے کہ کوئی شخص سوای اوس مسئلہ اجماعیہ کے کہ سند اوسکی فقط قرآن یا حدیث سے مستدل بالاجماع کو مسلم عند المخالف معلوم ہووے مکلف ساتھ اور کسی مسئلہ کے نہیں ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور یہہ قاعدہ داود ظاہری کا کل مجتہد مصیب فی الفروع والاصول سے نہایت موافق ہے قاعدہ مذکورہ مصنف معیار کی کو لہذا مصنف معیار نے اوسکو اور اوسکی مقلد کو کہ وہ ابن حزم ہے مرتبہ علیا سے بیان فرمایا تو کہ ترغیب لوگون کو اس قاعدہ مذکورہ کی طرف ہو جاوی اور تمسک مصنف معیار کا اس قاعدہ مذکورہ کی لئی اور جمع جبل کی لئی یہہ آیت اور حدیث کافی ووافی ہے قال علیہ السلام ان الدین یسر رواه البخاری فی باب ان الدین یسر من ابواب کتاب الایمان وقال الله تعالی ما جعل علیکم فی الدین من حرج اور یہہ پوشیدہ نرہی کہ اون ایام مین کہ مدار الحق فی رد معیار الحق تصنیف ہوتی تھی سننے مین آیا کہ مصنف معیار نے ایک کتاب اور معیار الحق کی تائید مین مطبع لاہور مین چھپوائی اور انہین ایام مین مولوی مخدوم صاحب نے لاہور سے مجکو ایک خط ارسال فرمایا کہ کتاب دراسات اللبیب مصنف

معیار نی لاہور مین چہپوائی ہین اپنی شاگرد کو بہیجکر اور مصنف دراسات اللبیب کا میری علم مین رافضی ہی تہا اوسکو دیکہنا چند روز کی بعد مولوی امیر حسن
سہسوانی کہ وہ میری مہربان قدیمی اور دوست حقیقی تہی شہر دہلی مین اور پر مکان مکرمی و معظمی عبد العزیز ولد حاجی علیجان صاحب کی آئی مین اور
اونکی ملاقات کو گیا اتفاقا مصنف معیار بہی تشریف فرما ہی اور کتاب دراسات اللبیب ایک یا دو جلد یا دو سو مکان مذکور پر موجود تہین اور اس کتاب
دراسات کی مصنف معیار نہایت تعریف کررہی تہی مولوی امیر حسن اور عبد العزیز دونون نی فرمایا کہ ای محمد شاہ اس کتاب دراسات اللبیب کا بہی رد
لکہہ مصنف معیار نی فرمایا کہ محمد شاہ کو یہہ کتاب مت دکہاؤ کہ غریب کا دل ٹوٹ جائیگا غرضکہ ایک نسخہ مجکو باشارہ مولوی امیر حسن صاحب کی عبد العزیز
نی دیا پہر مین بعد ایک دو روز کی خدمت مین مصنف معیار کی مسجد مین عصر کی وقت حاضر ہوا مصنف معیار نی کتاب دراسات کی نہایت تعریف
کی حتی کہ اپنی کتاب معیار پر اوسکو ترجیح دی مین نی کہا کہ مجکو آپکی معیار مرجح معلوم ہوتی اور وجہ ترجیح کا بہی بیان کیا مصنف معیار نی فرمایا کہ خیر
لیکن یہہ شخص یعنی صاحب دراسات نہایت ہی محقق ہی اور نظر اسکی کتب پر ہی حاصل کلام یہہ کہ مین وہانسی خصت ہو کر اپنی گہر کتاب دراسات
کو سراسری نظر سی دیکہا تو معلوم ہوا کہ سنی نہین بلکہ رافضی سنی اللباس ہی واسطی بہکانی اہل سنت وجماعت کی بارز لامذہبی کی ہو کر ہر چند طرف
اکثر مسائل اور عقائد روافض اور اہل ہوا کی اشارہ کرتا گیا ہی بحیل شیطانیہ لیکن نقل اور رد ان سبکا متعذر تہا واسطی چند در چند امور کی لہذا
چند عقائد اس دراسی کی کہ وہ عقائد روافض اور اہل ہوی کی ہین نہ اہل سنت وجماعت کی نقل کئی جاتی ہین بطور اختصار کی بقدر مطلب کی نہ
بسبب دراسات کو جو اثبات ان عقائد باطلہ مین زور شور مارا ہی اس دراسی نی ساتہہ تلبیسات ابلیسیہ اور حیل شیطانیہ کی وہ چند عقاید یہہ ہین انکار اجماع کا اس
وجہ کہ جبتک کوئی شخص ائمہ اہل بیت سی نہو تو وہ اجماع نہین ہی جیسا کہ وہ مذہب روافض کا ہی کہ اجماع معتبر نہین ہی جبتک کوئی شخص ائمہ اہل بیت سی
نہو پس بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ ترمذی نی اپنی جامع مین کہا کہ جمیع ما فی ہذا الکتاب من الحدیث معمول بہ وبہ اخذ بعض اہل العلم ما خلا الحدیثین حدیث ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الظہر والعصر بالمدینۃ والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا سفر ولا مطر وحدیث النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ انتہی پس تصریح کی ترمذی نی کہ یہہ دونو حدیثین معمول بہ
نہین کسی امام کی ائمہ مجتہدین سی جیسا کہ کہا اس دراسی نی اس قول ترمذی کیکو دراسہ سابعہ مین اور کہا ومن لم یحل جواز الجمع فی الحضر علی ادنی حاجۃ
واتخذہ مذہبا راسا من غیر عذر الامام الحق الصدق الصدیق الصادق علیہ السلام ومن ذہب مذہب احد منہم باقیہم کما قال
ابوہ محمد الباقر حقایق الوجود کلہ لا یصدر عن اہل بیت علی بن ابی طالب الا عن رائہ ولو فرضنا وجود الاجماع علی خلاف
ہذا الحدیث وقد عرفت بطلانہ فلا اجماع بمخالفۃ اہل البیت انتہی مذہب الروافض وحجۃ عند اہل السنۃ والجماعۃ من
غیر ذلک الشرط لقولہ تعالی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ولقولہ علیہ السلام
لا تجتمع امتی علی ضلالۃ رواہ الترمذی ونحوہ احمد وابن ماجۃ وابن ابی خیثمۃ وابن ابی عاصم وابو نعیم والحاکم والدارقطنی
والطبرانی والطبری وغیرہم وقال فی المواہب فہو حدیث مشہور المتن واسانیدہ کثیرۃ وشواہدہ متعددۃ انتہی فلما کان
غیر المجتہد تابع المجتہد ومقلدہ کان اجماع المجتہدین حجۃ معصوما عن الخطاء من غیر شرط اہل البیت اور جمع صلوتین بایںطور
کہ جمع کرنا دو نماز مغرب اور عشا اور ظہر اور عصر کا ایک دوسری کی وقت مین ہمیشہ عادۃ خواہ حضر ہو یا سفر ہو بغیر عذر اور حاجت کی در تفصیل اس اجمال
کی یہہ ہی کہ کہا دراسی نی دراسہ سابعہ مین اولا بطور تمہید کی فلو وجدنا حدیثا صحیحا خالفہ الائمۃ الاربعۃ وجب علینا ترک
اتباعہم فورا پہر کہا بطور تفریع کی وعن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء
جمیعا فی غیر خوف ولا سفر رواہ مسلم وفی لفظ مسلم جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء
بالمدینۃ فی غیر خوف ولا مطر قیل لابن عباس ما اراد قال اراد ان لا یحرج امتہ پہر کہا واسطی تقویت مطلب کی قال النووی ذہب
جماعۃ من الائمۃ الی جواز الجمع فی الحضر للحاجۃ لمن لا یتخذہ عادۃ ویؤیدہ ظاہر قول ابن عباس اراد ان لا یحرج امتہ فلم یعللہ
لمرض ولا غیرہ پہر کہا بطور تفریع کی اس مذکور پر ومن لم یحل جواز الجمع فی الحضر علی ادنی حاجۃ واتخذہ مذہبا راسا من غیر عذر
الامام الحق الصدق الصدیق الصادق علیہ السلام ومن ذہب مذہب احد منہم مذہب باقیہم کما قال ابوہ محمد باقر علیہ السلام
حقائق الوجود کلہ لا یصدر عن اہل بیت علی بن ابی طالب علیہ السلام الا من رایہ انتہی خلاصہ امر دراسی کا یہہ ہی کہ جمع کرنا
دو دو نماز کا وقت واحد مین ہمیشہ عادۃ خواہ سفر ہو یا حضر ہو خواہ کوئی عذر اور حاجت ہو یا نہو درست ہی کیونکہ یہہ مذہب امام جعفر صادق اور باقی
ائمہ معصومین کا ہی اول یہہ جو نقل کیا دراسی نی مذہب امام جعفر کا یہہ مذہب روافض کا ہی نہ اہل سنت وجماعت کا اور یہہ جو حدیث ابن عباس
کی نقل کی ہی دراسی نی یہہ معنی متروک ہین نہ معمول نزدیک اہل سنت وجماعت کی جیسا کہ کہا ترمذی نی اپنی صحیح مین وجمیع ما فی ہذا الکتاب

من الحدیث ھو معمول بہ وبہ اخذ بعض اھل العلم ما خلا الحدیثین حدیث ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع
بین الظھر والعصر بالمدینۃ والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا مطر ولا سفر وحدیث النبی صلعم من شرب الخمر فاجلدوہ فان
عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ انتہی رابعہ ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتبا موقوتا کافی وافی ہی پہر اس جمع کی مطلق کیونکہ
مثلا اگر نماز ظہر کی عصر کی دخول وقت تک نہ پڑہی تو دو امر سی خالی نہیں ہی یا تو قضا ہوئی یا نہ قضا ہوئی پس اگر قضا ہوئی تو جمع باطل ہوئی
اور اگر قضا نہوئی تو موقت نہوئی حالانکہ احادیث متواتر اور آیات قطعیہ نصوص ہین موقت ہونی مین اور جمع عرفات اور مزدلفہ کی قبیل جمع سی
نہین کیونکہ حکم نماز جمع کا ان جمع کی نزدیک یہہ ہے کہ اگر اپنی وقت مین پڑہی جاتی تو گنہگار نہین اور یہان گنہگار ہی اور عصمۃ ائمہ اثنا عشر کی بابین
طور کہ ائمہ اثنا عشر اور فاطمہ خطا سی معصوم ہین اور محال اور ممتنع ہی صدور خطا کا اونسی پس بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ کہا دراسی نی
دراسۃ خامسہ بین فاعلم ان بدار اثبات العصمۃ فی المھدی علیہ السلام علی ثبوت الحدیث واخبار المعصوم صلی
اللہ علیہ وسلم انہ لا یخطأ فلو صح الحدیث لغیرہ بذلک فثبت عصمتہ من غیر فرق ففحصنا عنہ فلم نجد مثلہ
فی امام من ائمۃ الدین من غیر اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووجدنا فی اھل البیت حدیث التمسک المشھور
انتہی پہر کہا قال المتکلمون الفرق بین الحفظ والعصمۃ ان الاول عدم صدور الذنب والخطاء والثانی استحالۃ
صدورہ فالانبیاء قام الدلیل علی استحالۃ صدور ذلک عنھم وغیر الانبیاء ربما یحفظون فلا یصدر عنھم الذنب
والخطاء مع جواز الصدور فالانبیاء معصومون والاولیاء محفوظون ان شاء اللہ تعالی فالجواب ان عدم صدور
الخطاء من المھدی علیہ السلام لیس کسائر الاولیاء مع جواز صدورہ عنہ بل لورود النص الصحیح فیہ خاصۃ بالاخبار
عن عدم خطائہ فصدورہ عنہ مستحیل لضرورۃ صدق المخبر صلی اللہ علیہ وسلم فالفرق بینہ وبین الرسول صلی
اللہ علیہ وسلم ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم قام علی عصمتہ الدلیل العقلی والمھدی علیہ السلام قام علی عصمتہ
شہادۃ المعصوم فاشترکا فی استحالۃ الخطاء وامتناع صدورہ عنھما پہر کہا فاذا ثبت صحۃ ھذا الحدیث وما مر
مما یرد لک وانضممت الیہ ایۃ التطھیر التی تدل علیھا الاحادیث الصحیحۃ فلا وجہ لان یمتری من لہ ادنی انصاف
ان الائمۃ الاثنی عشر من اھل البیت وفاطمۃ الزھراء علیھم السلام معصومون کالمھدی علیہ السلام پہر کہا فاذا
ثبت ھذا علم ان من اقر بصحۃ حدیث التمسک لزم لعصمۃ الائمۃ حتی استحالت صدور الخطاء عنھم کالمھدی علیہ السلام
انتہی اور کہا شاہ عبد العزیز صاحب نی تحفہ اثنا عشریہ کی باب سابع مین حدیث عاشر کی جواب مین مذھب اہل سنت نیست کہ کسی را غیر نبی
معصوم دانند انتہی اور جواب اسکا بطور معارضہ کی عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالی اہل بیت نبی کہ عبارت ہی اولاد آنحضرت اور حضرت
علی سی نہ ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسا کہ یہہ عقیدہ روافض کا ہی نہ اہل سنت وجماعت کا پس کہا دراسی نی دراسۃ خامسہ کی
اواخر مین دعہ ھذا قلت ھل یدخل فی اھل بیتہ نساؤہ صلی اللہ علیہ وسلم او یختص ذلک بالصدق علی ولدہ صلی
اللہ علیہ وسلم ففتشنا عن ذلک فوجدنا فی صحیح مسلم بروایۃ یزید عن زید بن ارقم فقلنا من اھل بیتہ نساءہ قال لا ایم
اللہ ان امراۃ تکون مع الرجل عصرا من الدھر ثم یطلقھا فترجع الی ابیھا وقومھا اھل بیتہ اصلہ وعصبتہ الذین
حرم علیھم الصدقۃ وھذا تحقیق فی تفسیر اھل البیت بالحدیث فتعین المراد منھم فی ایۃ التطھیر مع نصوص کثیرۃ
من الاحادیث الصحاح علی ان المراد منھم الخمسۃ الطاھرۃ انتھی حاصل مرام دراسی کا یہہ ہی کہ اجماع بغیر اہل بیت کی باطل ہی اور
اہل بیت ائمہ اثنا عشر اور فاطمہ رضی اللہ عنہم ہین جیسا کہ یہہ عقیدہ روافض کا ہی نہ اہل سنت وجماعت کا جواب اسکا یہہ ہی کہ حدیث زید ابن
ارقم کی حدیث موقوف ہی نہ مرفوع فلا یکون حجۃ ولم یوجد الی الان حدیث صحیح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اھل بیتی اولادی لا ازواجی بل العرف واللغۃ علی ان اھل البیت الازواج والاولاد بل لفظ اھل البیت بحسب عرف
العام انص فی الازواج فلذا یقال للزوجۃ اھل خانہ لان قیام البیت انما کان بالزوجۃ لا بالاولاد کما لا یخفی علی
من لہ قلب منیب فلذا یقال لمن مات زوجتہ خربت بیتہ یعنی خانہ فلان خراب شد فتکون ایۃ التطھیر عامۃ لا خاصۃ
بالاولاد فھذا بحسب اللغۃ والعرف واما بحسب ظاھر القران فالایۃ عامۃ لا خاصۃ بالاولاد وبیان ذلک ان اللہ تعالی
قال وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی واقمن الصلوۃ واتین الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ انما یرید
اللہ لیذھب عنکم اھل البیت ویطھرکم تطھیرا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایت اللہ والحکمۃ ان اللہ کان

لطیفا خبیرا فالقرآن نص علی ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اهل البیت کما هو مدلول قوله تعالی وقرن فی
بیوتکن وعلی ان بیتهن هو بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما هو مدلول قوله تعالی واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ
والحکمة فکانت ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اهل بیته بحسب ظاهر القرآن کما کانت کذلک بحسب اللغة والعرف وتذکیر
الضمیر فی عنکم ویطهرکم انما هو للتغلیب لدخول بعض الذکور فی اهل البیت مثل قوله تعالی وکانت من القانتین ومسئلة التغلیب
فی علم البلاغة مبسوطة ومنه قوله تعالی اقیموا الصلوة وآتوا الزکوة وان الصلوة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا وکتب
علیکم الصیام من غیر ذلک من الآیات والخطابیات مع ان السیاق والسباق دال علی ذلک المرام لان قوله تعالی انما یرید
اللہ الایة انما هو فی مقام العلة کما فی حدیث اخرج عن ابی قتادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انها لیست بنجس
انما هی من الطوافین علیکم او الطوافات رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح فاستعمل لفظ انما فی ذلک المقام فی موضع
العلة کما لا یخفی ولان جملة انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا اذا لم تکن لازواج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یکون لادخالها فی وسط قصتهن معنی ولانه تعالی لما خاطب نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقوله یا نساء النبی
صرن اهل البیت وحصل العلم لکل سامع ذلک الخطاب بان تلک النساء المخاطب یعنی اهل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فخاطبهن باهل البیت فذلک المعنی یوجد من سیاق القرآن فی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یوجد فی علی وفاطمة
واولادهما کما لا یخفی علی من له ذوق سلیم وقلب منیب وطبع مستقیم فقد علم مما ذکر ان اللغة والعرف وظاهر القرآن فی السیاق
والسباق ادلة علی ان الایة عامة لا خاصة بالاولاد فبقی الکلام فی لفظ التطهیر والرجس فاما التطهیر فقال اللہ تعالی
لکن یرید لیطهرکم ولیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون فالتطهیر لا یکون مستلزما للعصمة والا لکان کل مصل معصوما
فلا تکون الایة فی العصمة حجة واما الرجس فهو غیر الخطاء الاجتهادی والا لزم ان یکون رسول اللہ وغیره من الانبیاء علیهم
السلام فی الخطاء الاجتهادی لجواز صدور الخطاء الاجتهادی عنهم من غیر الاستقرار علیه کما قال تعالی ففهمناها
سلیمان قبل الاعلام والابزان موصوفا بالرجس غیر معصوم عنه مع ان الانبیاء علیهم السلام معصومون عن الرجس
فی کل آن ولانه لا یخلو اما ان یدخل علی مثلا فی اهل البیت اولا فلو کان الثانی فلا کلام فیه ولو کان الاول لکان علی فی
الخطاء الاجتهادی قبل الرجوع عنه موصوفا بالرجس کما اخرج عن عکرمة ان علیا حرق قوما ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلک
ابن عباس فقال لو کنت انا لقتلتهم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینه فاقتلوه ولم اکن لاحرقهم لان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا بعذاب اللہ النار فبلغ ذلک علیا فقال صدق ابن عباس رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن
صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم فی المرتد انتهی قوله لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا بعذاب اللہ اشارة
الی ما اخرج عن ابی هریرة قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعث ان وجدتم فلانا وفلانا الرجلین من قریش فاحرقوهما
بالنار ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اردنا الخروج انی کنت امرتکم ان تحرقوا فلانا وفلانا بالنار وان النار لا یعذب
بها الا اللہ فان وجدتموهما فاقتلوهما رواه الترمذی وقال وفی الباب عن ابن عباس وحمزة بن عمرو الاسلمی وحدیث ابی هریرة
حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم انتهی مع انه تعالی قال انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت فوقع
علم ان الرجس غیر الخطاء الاجتهادی فلا یکون الایة فی استحالة صدور الخطاء عن اهل البیت حجة اصلا فالحاصل لو
سلم ذلک فیها والا فکل اهل بیت من الازواج والاولاد معصوم اور رجعت اموات کی یا سطور کہ جو لوگ محبت صادقہ حضرت امام العصر کی
رکھتی ہیں وہ سب لوگ اوسکی زمانہ میں زندہ کئی جائینگی تو کہ فیضیاب ہوں اوسکی حضور پرنور میں جیسا کہ کہا دراسی فی دراست خامہ میں ولقد
اخبرت عن بعض اهل العلم انه قال من مات علی الحب الصادق لامام العصر علیه السلام ولم یدرک اوانه اذن اللہ سبحانه
ان یحییه فیفوز فوزا عظیما فی حضوره فی نوره وهذه هی الرجعة فی عهده علیه السلام ان صح روایتها عن الائمة
الطاهرین ع مژده ای دل که مسیحا نفسی می آید انتهی یعنی خوشخبری ہی تجھکو ای دل کہ زندہ کنندہ اموات کا آتا ہی یعنی امام مهدی علیه السلام
آتا ہی کہ محبان اپنی کو زندہ کریگا اور وہ لوگ فیضیاب اوسکی حضور پرنور میں ہونگی اور حالانکہ مسلم قشیری صاحب نے اپنی صحیح میں اشارہ کیا
کہ جو کہ جواز رجعت کا قائل ہی روایت اوسکی متروک ہی جیسا کہ کہا اپنی مقدمہ صحیح میں حدثنا ابو غسان قال سمعت جریرا یقول
لقیت جابر الجعفی فلم اکتب عنه لانه یؤمن بالرجعة وقال مسلم قال الحمیدی حدثنا سفیان قال سمعت رجلا سال

ومثل قوله تعالی قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمت اللہ وبرکاته علیکم اهل البیت انه حمید مجید

جابرا عن قوله تعالى فلن ابرح الارض حتى ياذن لى ابى فقال جابر لم يجئ تاويل هذه الاية قال سفيان كذب
فقلنا ما اراد بهذا قال ان الرافضة تقول ان عليا فى السحاب فلا يخرج مع من خرج من ولده حتى ينادى مناد
من السماء يريد عليا انه ينادى اخرجوا مع فلان انتهى اور كہا نووى نے اسكى شرح مين قال القاضى ومعنى ايمانه بالرجعة
ماتقوله الرافضة وتعتقده بزعمها الباطل ان عليا رض مركوز فى السحاب فلا يخرج مع من خرج من ولده حتى
ينادى من السماء اخرجوا معه وهذا نوع من اباطيلهم وعظيم جهالاتهم اللائقة باذهانهم السخيفة وعقولهم
الواهية انتهى اى فلا نخرج نحن معشر الرافضة مع من يخرج من ولده اى مع المهدى عليه السلام حتى ينادى عليا
من السماء اى السحاب اخرجوا معه اى المهدى عليه السلام اور نفى قياس كيجيئے كہا دراسى نے دراسة اولى مين وقال جماهير اصحاب
الظواهر ومشايخ الحديث وداود الظاهرى لم يرد الشرع بالتعبد بل منع العمل بالقياس فكان باطلا وللكل قدوة حسنة فى ذلك بالائمة الاثنى عشر
من اهل البيت حيث كانوا لا يرون القياس روى عن الامام جعفر الصادق عليه السلام انه قال لابى حنيفة بلغنى انك تقيس
لا تقس فان اول من قاس ابليس ومذهب بعضهم مذهب الكل كما لا يخفى على من احاط ببعض خصائص احوالهم فاذا كان
مذهب ائمة اهل البيت ومشائخ الحديث تحريم القياس فعدم الاعتناء بهذا الجانب اجزاء ثم قال فى اخر تلك الدراسة
هذه الابحاث فى نصرة نفات القياس انتهى وقال فى الدراسة الثانية عشر فاعلم ان الائمة الطاهرين عليهم السلام
يحرمون القياس ولهذا لما دخل ابو حنيفة على جعفر بن محمد عليه السلام قال له بلغنى انك تقيس لا تقس فان اول من
قاس ابليس انتهى پس ثابت كيا كہ ائمہ اثنا عشر معصوم ہين خطا سے اور محال اور ممتنع ہے صدور خطا كا انسے پہر ثابت كيا كہ مذہب ائمہ عشر كا
حرمت قياس كا ہے پس قياس حرام ہوا قطعا جيسا كہ يہہ عقيده روافض كا ہے نہ اہل سنت وجماعت كا كيونكہ قياس نزديك اہل سنت وجماعت كى
حجت متفق عليہ ہے اور دلائل انكى انكى كتب مين مذكور ہين اور كچهہ مشت نمونہ مجهسے بہى گذر چكا ہے سابق مين اور الہام حجت شرعيہ قائم مقام
قياس كى بايں وجہ كہ عوام اگر مقلد ہون تو مقلد صاحب الہام كى ہون نہ صاحب اہل قياس كى جيسا كہ ائمہ اربعہ مثلا بيان اس اجمال كا يہہ ہے كہ
كہا دراسى نے دراسہ ثانى عشرين مين فاعلم ان الائمة الطاهرين عليهم السلام يحرمون القياس ولهذا لما دخل ابو حنيفة على
جعفر بن محمد عليه السلام قال له بلغنى انك تقيس لا تقس فان اول من قاس ابليس انما عملهم على النصوص والالهام
والكشف انتهى يعنى قياس حجت شرعيہ نہين ہے بلكہ حرام ہے كيونكہ ائمہ طاہرين نے كہا كہ قياس حرام ہے اور يہہ ائمہ معصوم ہين خطا سے پس قياس
قطعا حرام ہوا اور عمل ان ائمہ معصومين كا بعد نصوص كى كشف اور الہام پر تہا پس الہام حجت شرعيہ ملزمہ ہوئى كيونكہ وه مذہب اور معمول بہ
ائمہ معصومين كا ہے يہہ ہے خلاصہ مرام دراسى كا اور اہل سنت وجماعت كى نزديك الہام حجت شرعيہ ملزمہ غير پر نہين ہے قال صدر الشريعة
فى التوضيح فى فصل الوحى بخلاف الالهام للاولياء فانه لا يكون حجة على غيره انتهى قال فى عقائد النسفية والالهام
ليس من اسباب المعرفة لصحة شئ عند اهل الحق انتهى وقال المحشى قوله عند اهل الحق اى عند اهل السنة و
الجماعة انتهى وتمسك اهل السنة ما اخرج عن ابى قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ليس بنجس انما
هى من الطوافين او الطوافات رواه الترمذى وغيره من المحدثين وقال هذا حديث حسن صحيح وهو قول اكثر العلماء
من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم لم يروا بسؤر الهرة باسا انتهى ففى ذلك الحديث
عمل بالقياس وارشاد الى القياس واخرج عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بعثه الى اليمن
قال كيف تقضى قال اقضى بكتاب الله قال فان لم تجد فى كتاب الله قال فبسنة رسول الله قال فان لم تجد فى سنة
رسول الله قال اجتهد برأى ولا الو قال فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم على صدره وقال الحمد لله الذى
وفق رسول رسوله بما يرضى رسوله رواه الترمذى وابو داود والدارمى وغيرهم ووجه التمسك ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم سال معاذا حججا شرعية وترتيبها فاجاب بان الحجج الشرعية ثلثة اولها كتاب الله وبعده سنة
رسول الله وبعده قياس المجتهد من غير ذكر الالهام والكشف فاثنى عليه وجعل حججه المرتبة بذلك الترتيب
من غير ذكر الالهام والكشف توفيقا الهيا مرضيا لنفسه فقد علم بذلك ان الالهام والكشف ليس من الحجج الشرعية
فلو قيل ان الاجماع ايضا غير مذكور فالجواب ان الاجماع لم يكن فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لانه لو
كان لكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا فى اهله عند انعقاده ولا حاجة الى الاجماع عند وجود

الشارع فلهذا يرضى رسول الله صلعم بذلك الحصر والترتيب حتى جعله توفيقا الهيا اور کشف باینطور کہ وہ حجت شرعیہ ہی قوی
تر و اجتہاد سی باین معنی کہ جہال اگر مقلد ہون تو صاحب کشف کی ہون نہ اہل اجتہاد کی کیونکہ وہ قوی تر ہی اجتہاد سی جیسا کہ کہا دراسی نی
دراسہ اولی قیاس کی بحث مین فمن قلد مجتہدا یقلدہ لقوۃ دلیلہ عندہ او حسن اعتقادہ فکذلک من یقلد صاحب الکشف
یقلدہ لظہور صدق کشفہ او لحسن ظنہ فان الکشف اقوی من کل اسباب العلوم بعد الوحی انتہی اور کہا دراسہ حادی عشر
مین والکشف لا یطلق الا علی العلم المطابق للواقع حجۃ علی الکاشف وغیر الکاشف ممن اعتقدہ والتزم اتباعہ
وتقلیدہ کالاجتہاد علی المجتہد وغیر المجتہد ممن یعتقدہ والتزم تقلیدہ بل العلم الحاصل بالکشف اقوی من العلم
الحاصل بالاجتہاد وھذا فی عموم ما یکشف بہ العارفون کشف یقظۃ او نوم انتہی یعنی کشف بہر طور دلیل باشد دلیل قوی
تر ھی اجتہاد سی اور اجتہاد دلیل ضعیف اور رجوع ہی بہ نسبت کشف کی پس جو کوئی کہ مقلد ہو وہ مقلد صاحب کشف کا ہو نہ اہل اجتہاد کا یعنی نہ
مقلد ہو ائمہ اربعہ کا کیونکہ مسائل اونکی اجتہادی ہین یا قیاسی ہین اور قیاس حرام ہی اور اجتہاد دلیل ضعیف اور مرجوح ہی کشف سی یہی ہی خلاصہ
مرام دراسی کا حالانکہ کوئی امام ائمہ اہل سنت وجماعت کیسی قائل نہین ہوا اس امر کا کہ کشف حجت ہی حجج شرعیہ کیسی جیسا کہ پوشیدہ نہین یہہ امر
اوسپر جو کتب فروع اور اصول ائمہ اربعہ سی واقف ہی اور تمسک ان ائمہ کا یہہ ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب
فلہ اجران واذا حکم فاجتہد فاخطأ فلہ اجر متفق علیہ اور وجہ تمسک کی یہہ ہی کہ حاکم کو اجتہاد کی ساتھ آنحضرت نی امر کیا نہ
کشف اور الہام کی پس معلوم ہوا حدیث متفق علیہ سی کہ الہام اور کشف بیچ اثبات احکام شرعیہ کی کچھ اصل نہین رکھتا الہام اور کشف آنحضرت
کا احکام شرعیہ مین حجت ہی لقولہ تعالی ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی اور حدیث معاذ بن جبل کی اس تمسک کی لیی کافی اور وافی ہی جیسا
کہ اوپر گذرا اہل کشف ہر وقت حاضر اور پاس آنحضرت کی رہتی ہین باینمعنی کہ جب کسی حکم اور مسلہ کی حاجت پڑتی ہی اوسیوقت دریافت آنحضرت سی
بالمشافہہ کر لیتی ہین یعنی ہر یک اہل کشف ہر وقت اپنی اپنی مکان پر آنحضرت سی بالمشافہہ مسائل دین دریافت کر لیتا ہی جیسا کہ کہا دراسی نی
دراسہ خامسہ مین لا یسوغ القیاس فی موضع یکون فیہ الرسول موجودا واہل الکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہم موجود فلا یاخذون الحکم الا عنہ صلعم
وہذا الفقیر الصادق لا ینتمی الی مذہب انما ہو مع الرسول الذی ہو مشہود مع الوحی الذی انزل علیہ انتہی اقول یہہ مسلہ دراسی کا بھی مردود ہی بالبداہۃ
کیونکہ اگر اہل کشف حاضر اور پاس آنحضرت کی ہر وقت ہوتی اور ہر حکم اور مسلہ آنحضرت سی اخذ اور دریافت کرتی تو ائمہ مجتہدین اور خلفاء راشدین
اور صحابہ کبار آپس مین مسائل اور معاملات مختلف کیون ہوتی کیونکہ آنحضرت کی وہ پاس اور حاضر ہین آنحضرت سی سیکھکر دریافت کر لیتی اور بھی ہم
کہتی ہین کہ دراسی اگر سچا ہی اس اپنی دعوی مین کہ کشف دلیل قوی تر ہی اجتہاد سی اور اہل کشف ہر وقت آنحضرت کی پاس رہتی ہین جس وقت
حاجت کسی حکم اور مسلہ کی احکام اور مسائل سی ہوتی ہی اوسیوقت آنحضرت سی دریافت کر لیتی ہین بالمشافہہ تو لازم اور واجب بلکہ فرض
ہی دراسی اور تابعان دراسی پر جیسا کہ مصنف معیار وغیرہ ہین تقلید مذہب حنفی کی بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ کہا دراسی نی صدر دراسہ
ثامنہ مین وقد وافقنا علی ہذا الرای قدوۃ علماء دہرہ الشیخ الاجل الصوفی الاکرم امام بلاد الہند الشیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم مشافہا فی جلۃ
صالحۃ من اراءنا مخاطبا لی فی تفردی ببعض ما خالفت فیہ الجماہیر انتہی اور کہا صدر دراسہ سابعہ مین سمعت شیخنا عالم الہند عارف وقتہ
الشیخ الاجل ولی اللہ بن عبد الرحیم الدہلوی اور شیخ عبد الوہاب شعرانی کو بار بار ولی اللہ اور عارف باللہ اپنی اسی کتاب دراسات مین کہا اور اونکی
کلام بار بار اس دراسات مین سند پکڑی معظم اور اجل جانکر سو اوسی شاہ ولی اللہ دہلوی نی اپنی کتاب فیوض الحرمین مین کہا کہ ان فی المذہب الحنفی
طریقۃ انیقۃ ہی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری واصحابہ اور کہا پیر مرشد شاہ ولی اللہ
کی نی کہ وہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ہین اپنی مکتوبات مین نورانیت مذہب حنفی بنظر کشفی دریای عظیمی نماید وسائر مذاہب برنگ جداول
حیاض نظر می آید انتہی اور کہا اوس عبد الوہاب شعرانی نی میزان کبری مین رایت مذاہب الائمۃ الاربعۃ تجری بحورہا ولہا ورایت جمیع المذاہب
التی اندرست قد استحالت حجارۃ ورایت اطول الائمۃ جدولا الامام ابو حنیفۃ ویلیہ الامام مالک ویلیہ الامام
الشافعی ویلیہ الامام احمد بن حنبل واقصرہم جدولا الامام داؤد وقد انقرض فی القرن الخامس فاولت ذلک ببطول
العمل بمذاہبہم وقصرہ فلما کان مذہب الامام ابی حنیفۃ اول المذاہب المدونۃ فکذلک یکون اخرہا انقراضا و
بذلک قال اہل الکشف انتہی اقول فلما کان اہل الاسلام فی عہد المہدی علیہ السلام تابعین لہ علم ان مذہبہ
علیہ السلام کان موافقا لمذہبہ علیہ الرضوان بناء علی قول اہل الکشف لانہ لو لم یکن کذلک لم یکن مذہبہ
علیہ الرضوان اخر المذاہب انقراضا فقد علم ان مذہبہ علیہ الرضوان کان موافقا لمذہبہ علیہ السلام بقول

اهل الكشف اور کہا اوس ابن حجر مکی نی خیرات الحسان فی مناقب النعمان مین قال عبد الله بن المبارك ليس احد احق ان يقتدی به من ابی حنيفة لانه كان اماما تقيا نقيا ورعا عالما فقيها كشف العلم كشفا لم يكشفه احد انتهی

وقال شاه عبد العزيز فی التحفة فی الباب الحادی عشر روی ابو المحاسن باسناده دخل ابو حنيفة علی ابی عبد الله عليه السلام فلما نظر اليه الصادق قال كانی انظر اليك وانت تحيی سنة جدی بعد ما اندرست وتكون مفزعا لكل ملهوف وغياثا لكل مهموم بك يسلك المتحيرون اذا وقفوا وتهديهم الی واضح الطريق اذا تحيروا فلك من الله العون والتوفيق حتی يسلك الربانيون بك الطريق انتهی اور پہلی اس سے تھوڑا اس عبارت سے یہہ فرمایا اور صحت اور وضع حدیث کی عرفا آنحضرت صلی الله علیه وسلم سے دریافت کر لیتی ہین اور آنحضرت انکو بتا دیتی ہین کہ یہہ حدیث صحیح ہی اگرچہ وہ حدیث حفاظ حدیث کی نزدیک موضوع ہووی اور کہا انہون نی کہ یہہ حدیث موضوع ہی اور موضوع ہونا حدیث کا آنحضرت سے دریافت کر لیتی ہین اور آنحضرت انکو بتا دیتی ہین کہ یہہ حدیث موضوع ہی اگرچہ وہ حدیث نزدیک حفاظ حدیث کی صحیح ہووی اور کہا ہی انہون نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور احکام شرعیہ مین محتاج اتباع کسی امام کی ائمہ دین کی سے نہین ہین جیسا کہ کہا دراسی نی دراسہ خامسہ مین بل جزم بعض المحققين علی جميع اهل الله انه اس لكون رسول الله صلی الله عليه وسلم مشهودا لهم فاذا شكوا فی صحة حديث او حكم رجعوا اليه فی ذلك فاخبرهم بالامر الحق يقظة ومشافهة وصاحب هذا المشهد لا يحتاج الی تقليد احد من الائمة غير رسول الله صلی الله عليه وسلم انتهی اور کہا پہلی اس عبارت کی وذلك لما قرع سمعك فيما مضی ان العارفين ربما يصححون حديثا حكم فيه الحفاظ بالوضع وربما يحكمون بوضع ما حكموا بصحته انتهی اور ظاہر ہی کہ یہہ عقیدہ بالکل باطل ہی کیونکہ یہہ بنا ہی اوپر جڑ فساد دین رسول خدا کی اور درہم برہم کرنیوالا ہی عقاید اہل اسلام کا کیونکہ ہر ایک شخص جسی بن پڑی اہل الله اور عارف بنکر ایک نیا مذہب تیار کر لی اور جو احادیث صحاح ستہ وغیرہ کی موافق ویسکی ہون کہدے کہ یہہ احادیث صحیح ہین مینی آنحضرت سے دریافت کر لیا ہی اور آنحضرت نے مجکو فرما دیا کہ یہہ احادیث صحیح ہین اور جو احادیث صحاح ستہ وغیرہ کی جو اوسکی مخالف ہون انکو کہدی کہ یہہ احادیث موضوع ہین کہ مینی آنحضرت سے دریافت کر لیا ہی اور آنحضرت نی مجکو فرما دیا کہ یہہ احادیث موضوع ہین اور یہی ہم کہتی ہین کہ امام اعظم ابو حنیفہ صاحب کشف اور عارف بالله اور اہل الله تہی مذہب اونکا سب مصحح ساتہہ تصحیح آنحضرت کی ہوا کیونکہ امام اعظم صاحب نی آنحضرت سے دریافت کر کی احادیث صحیحہ پر اپنا مذہب قرار دیا اور باقی احادیث ضعیفہ اور موضوعہ کو چہوڑ دیا اور اسیطرح باقی ائمہ دین نی مانند ابو حنیفہ کی کیا فما هذا الا هو تلاعب وتناقض فی دين الله ورسوله صلی الله عليه وسلم اور یہی ہم کہتی ہین کہ اگر دعوی دراسی کا درست اور صحیح ہوتا تو صحابہ کبار علیہم الرضوان آپسمین کیونکہ مختلف ہوتی مسائل اور احکام اور باب میراث اور خلافت مین اور حضرت ابو بکر پر غصہ کیون ہوتی اور حضرت علی اور حضرت عباس آپسمین کیون رنج کرتی اوسی وقت آنحضرت سے دریافت کر کی ان امور سے بری رہتی کسی امر مین مختلف نہوتی الغرض دراسی کی کہی ائمہ مجتہدین اہل سنت وجماعت کی اور صحابہ کبار علیہم الرضوان سوای اہل بیت کی اہل الله اور عارف بالله نہ تہی فلعنة الله والملائكة والناس اجمعين علی ذلك الاعتقاد وصاحبه وانصاره واعوانه واركانه الی يوم الميعاد ازتخطیہ صحابہ علیہم الرضوان کا یانیعنی کہ جو صحابی کہ مخالف ہو حضرت علی وحضرت فاطمہ وغیرہ کی وہ کی سب مخطی ہین کیونکہ اہل بیت معصوم ہین نہ صحابہ جیسا کہ کہا دراسی نی دراست خامسہ مین فان قلت اذا كانوا معصومين فی الحكم بدلالة الحديث المذكور فلم اختلف اهل القرن الاول من الصحابة مع علی مع انه افضل العصبة الكريمة حتی خالفه ابن عباس فی بعض المسائل وخالفه لما توقف عن البيعة اكثر الصحابة وخالفه طلحة والزبير وعائشة ومن كان مع معاوية وخالف ابو بكر سيدة نساء العالمين فی دعواها الارث وشهد باصابة ابی بكر فی اجتهاده الحديث المنصوص فی عدم ارث الانبياء عليهم السلام ووافقه فی ذلك الصحابة وشهدوا بسماع الحديث عن النبی صلی الله عليه وسلم مع علمهم بهذا الحديث فهذا كله يدل علی ان الحديث لا يدل علی عصمتهم اذ لو كان لما وقع هذا باسره قلنا ان عدم علم هذا الحديث لكل من خالف عليا وغيره من العصمة المقدسة ممنوع وقول النبی صلی الله عليه وسلم فی علی خاصة علی مع القران والقران مع علی وقوله صلی الله عليه وسلم فی الحديث الصحيح يوم خم غدير ادار الحق دار... وامثال ذلك هو اصل تمسك للصحابة ولمن بعدهم فی الاجماع علی ان من خالفه فهو مخطی وشهادة حديث عدم الارث لاصابة ابی بكر ممنوع كيف ويلزم علی ذلك خطاء الزهراء قطعا وشهادة الصحابة بصحة الحديث لا شهادتهم بخطائها فی تلك المسئلة اذ الحديث ليس نصا فی مطلوب ابی بكر اذ لها عن ذلك الحديث اجوبة افردناها فی الوريقات ولم تكن

انتہی کلام شاہ عبد العزیز

فی ذلک وحدها بل وافقها علی ذلک کبار الصحابة علی والحسن والحسین علیهم السلام فقد استبان ان ثبوت الخلاف
لاینافی القول بعصمتهم انتهی کلام الدراسی یعنی جو صحابہ کہ مخالف اہل بیت کی ہوئی وہ اگرچہ بسبب عدم علم کی ہوئی ہیں سب کی سب
خطی ہیں کیونکہ اہل بیت معصوم ہیں محال ہی صدور خطا کا اونسی اور باقی صحابہ معصوم نہیں یہہ ہی حاصل کلام دراسی کا اور خلاصہ مرام دراسی کا
ذکر سی یہہ ہی کہ عوام کو تقلید اور اتباع ائمہ اثنا عشر کی فرض واجب ہی نہ ائمہ اربعہ کی کیونکہ وہ اہل قیاس ہیں اور قیاس دین میں حرام ہی اور
صحابہ کی کیونکہ وہ معصوم نہیں اور اہل بیت یعنی ائمہ اثنا عشر اور فاطمہ معصوم ہیں لہذا کلمہ واویلا اور مصیبت کا مذاہب ائمہ اربعہ اہل سنت
جماعت پر کہنا شروع کیا جیسا کہ ہا ثانی عشرہ میں فالفجیعة کل الفجیعة علی الامة لان خلت کتب المذاهب الاربعة عن مذهب ائمة اهل البیت
ہی یعنی کل مصیبت اہل سنت وجماعت پر ہی اسواسطی کہ خالی ہی کتب اونکی مذاہب ائمہ اربعہ کا مذہب ائمہ اہل بیت سی یعنی مصیبت ہی تمام
مصیبت اوپر اہل مذہب امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی اسواسطی کہ خالی ہی کتب اونکی مذاہب ائمہ
اربعہ کا مذہب ائمہ اثنا عشر سی خلاصہ کلام کا یہہ ہی کہ ہر طرح سی مصیبت ہی اوپر اہل سنت وجماعت کی کیونکہ مذہب اونکا خالی ہی مذہب
ائمہ اثنا عشر سی یہہ ہی مرام دراسی کا اور عقائد مذکورہ دراسی کی عقائد مصنف معیار کی ہی سمجھنا چاہئی کیونکہ وہ بانی مبانی اس کتاب
اور اوسکی نہایت تعریف کی اور ترغیب دیکر اپنی شاگرد محمد ابراہیم تاجر ساکن دہلی از قوم پنجابیان پنجابی کٹرہ سی مطبوع کرا کر اسکی غیب دی
بابعان مصنف معیار کی زر کثیر صرف کرکی اوسکو لیکر بموجب ارشاد مصنف معیار کی اپنا دین اور ایمان جانکر یاز و بند بنایا فاذا عرفت
ذلک فلا یخفی علی احد ان الدراسی توجه بجمیع همته الی اثبات عصمة الائمة الاثنی عشر وفاطمة رض واورد
فی ذلک الدعوی احادیث متمسکاته واقوی متمسکاته حدیث الثقلین کما هو منصوص قوله فاعلم ان مدار
اثبات العصمة فی المهدی علیه السلام علی ثبوت الحدیث و اخبار المعصوم انه لایخطا فلو صح الحدیث بالاخبار
غیره لثبت عصمته ففحصنا عنه فلم نجد مثله فی امام من ائمة الدین من غیر اهل بیت النبی صلی الله علیه وسلم
وجدنا فی اهل البیت حدیث التمسک المشهور فی صحیح مسلم عن زید بن ارقم قال قام رسول الله صلی الله علیه وسلم
خطیبا قال اما بعد فیایها الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی عز وجل فاجیبه وانی تارک فیکم
الثقلین کتاب الله عز وجل واهل بیتی وفی روایة الترمذی وغیره انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله
وعترتی اهل بیتی انتهی فالجواب مع قطع النظر فی الکلام فی لفظ اهل البیت مر ان اهل بیت النبی صلی الله علیه وسلم
ازواجه صلی الله علیه وسلم حقیقة فان احتیاج النبی صلی الله علیه وسلم فی اٰیة التطهیر الی الدعاء للحسن والحسین
وفاطمة رض بقوله اللهم هؤلاء اهل بیتی لانه لو کان اهل بیته صلی الله علیه وسلم حقیقة لم یحتج الی الدعاء
وقال علیه السلام لام سلمة انت علی خیر انت علی مکانک ای علی معناه الحقیقی ومع قطع النظر عن الکلام فی ان
اهل بیت النبی المذکور فی حدیث الثقلین ما ارید فان ارید اولاده الصلبیة فهم بنات رسول الله صلی الله علیه وسلم
اربع ام کلثوم وزینب ورقیة وفاطمة رض وابناؤه الثلثة قاسم وطاهر وابراهیم لا غیرهم وان ارید اولاده
سواء کان صلبیا او غیر صلبی فهم هؤلاء المذکورین والحسن والحسین واولادهما الی یوم القیامة وان ارید عصبته
فعباس واولاده وعلی واولاده والزبیر واولاده وغیرهم وان ارید اقرباؤه فهم عباس واولاده وعلی واولاده وابوبکر
واولاده وعمر واولاده وغیرهم فلو ارید من الحدیث عصمة اهل البیت فای صنف من الاصناف المذکورة ارید
فالقول بعصمته خرق اجماع الامة وخرق الاجماع وخلافه باطل لقوله تعالی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی
ونصله جهنم وساءت مصیرا وکان باطلا عندنا وعندکم لانکم لم یقولوا بالعصمة الا للائمة الاثنی عشر وفاطمة رض
غیرهم ولو ارید من الحدیث معنی اخر سوی العصمة کما هو مذهب اهل السنة والجماعة فای صنف من الاصناف
المذکورة ارید لم یکن خرق الاجماع فبطل الاستدلال بالحدیث المشهور فی التمسک علی العصمة واستقام المعنی
علی مذهب اهل السنة والجماعة انا قلنا بطریق المعارضة لو ثبت عصمتهم بهذا الحدیث لثبت ان ابابکر وعمر اعصم
بحدیث حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رواه الترمذی و
قال هذا حدیث حسن انتهی وروی بطرق کثیرة صحیحة ما اعصم الله شیء صلی الله علیه وسلم اصحابه

ابی بکر وعمر بعد وفاته مع وجود علی فی ذلک الزمان فانه لایتصور ان یامر الامۃ باقتداء غیر المعصوم فی امور الدین مع وجود المعصوم فکانا
اعصم من علی رض واما کونهما اعصم من باقی الائمۃ الاثنی عشر وفاطمۃ رض فلان علیا رض افضل من الباقیۃ فاذا کانا ...... اعصم منہ کانا
اعصم منهم ویؤیده ما اخرج عن عبد الله بن زمعۃ قال لما استعز برسول الله صلی الله علیه وسلم وانا عنده فی نفر من المسلمین دعاه بلال الی الصلوۃ فقال
مروا من یصلی للناس فخرج عبد الله بن زمعۃ فاذا عمر فی الناس وکان ابوبکر غائبا فقلت یا عمر قم فصل
بالناس فتقدم فکبر فلما سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم صوته قال فاین ابوبکر یابی الله ذلک والمسلمون یابی
الله ذلک والمسلمون فجاء بعد ان صلی عمر تلک الصلوۃ فصلی بالناس رواه ابوداود واخرج عن عائشۃ قالت
قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه ادعی لی ابابکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی
متمن ویقول قائل انا اولی ویابی الله والمؤمنون الا ابابکر رواه مسلم فی صحیحه فذلک الحدیث تدل علی کون
ابی بکر اعصم منه لما ذکر واخرج عن ابی ذر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله وضع الحق
علی لسان عمر یقول به رواه ابن ماجه واخرج عن ابن عمر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله جعل الحق علی
لسان عمر وقلبه رواه الترمذی وقال وفی الباب عن الفضل بن عباس وابی ذر وابی هریرۃ وهذا حدیث حسن
صحیح انتهی فذلک الحدیث یدل علی کونه اعصم منهم لانه نص فی وضع الحق وجعله علی لسانه وقلبه ولم یوجد مثل
الی الآن بسند صحیح فی علی رض فدل الحدیث علی کونه اعصم منهم مع ان هذه الاحادیث اقوی دلالۃ من دلالۃ
حدیث الثقلین کما لا یخفی ثم لا یخفی علی احد ان الاحادیث الدالۃ علی افضلیۃ ابی بکر وعمر من علی رض کما هو مذهب
اهل السنۃ والجماعۃ کثیرۃ لکن اکتفیت بما اخرج عن ابی سعید الخدری قال خطب رسول الله الناس فقال لو کنت متخذا
خلیلا غیر ربی لاتخذت ابابکر خلیلا رواه البخاری فذلک الحدیث یدل علی ان المرتبۃ العلیا بعد الله ورسول الله ص
مرتبۃ ابی بکر واخرج عن عقبۃ بن عامر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان نبی بعدی لکان عمر رواه الترمذی
وقال هذا حدیث حسن فذلک الحدیث یدل علی ان المرتبۃ العلیا بعد النبی صلی الله علیه وسلم مرتبۃ عمر الا ان
بین المرتبتین فرقا بان بالغ فی مرتبۃ ابی بکر رض حیث قال غیر ربی ما لم یبالغ فی مرتبۃ عمر رض فکان ابوبکر خیر من عمر
واخرج عن ابی سعید الخدری قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا وله وزیران من اهل السماء ووزیران من
اهل الارض فاما وزیرای من اهل السماء فجبرائیل ومیکائیل واما وزیرای من اهل الارض فابوبکر وعمر رواه الترمذی
وقال هذا حدیث حسن واخرج عن عمرو بن العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم بعثه علی جیش ذات سلاسل فاتیته فقلت
ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال ثم عمر بن الخطاب فعد رجالا رواه البخاری
واخرج عن علی رض قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بکر وعمر هذان سیدا کهول اهل الجنۃ من الاولین
والاخرین الا النبیین والمرسلین رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن واخرج عن محمد بن الحنفیۃ قال قلت
لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی الله علیه وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال ثم عمر رواه البخاری ای ابو محمد بن الحنفیۃ
علی بن ابی طالب رض واخرج عن علی انی کنت کثیرا اسمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول ذهبت انا وابوبکر ودخلت
وابوبکر وعمر وخرجت انا وابوبکر وعمر متفق علیه واخرج عن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
بینما راع فی غنمه عدا الذئب فاخذ منها شاۃ فطلبها حتی استنقذها فالتفت الیه الذئب فقال له من لها
السبع لیس لها غیری فقال الناس سبحان الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم فانی اومن به وابوبکر وعمر
رواه البخاری واخرج عن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک
اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم لا نفاضل بینهم رواه البخاری فذلک الحدیث فی حکم المرفوع قال الامام النووی فی
شرح مسلم فصل اذا قال الصحابی کنا نقول او کنا نفعل قال الجمهور من المحدثین واصحاب الفقه والاصول ان لم یضفه
الی زمن رسول الله فلیس بمرفوع بل هو موقوف وان اضافه فقال کنا نفعل فی حیوۃ رسول الله صلی الله علیه وسلم
او زمنه او نحو ذلک فهو مرفوع وهذا هو المذهب الصحیح الظاهر انتهی فالحاصل ان ذلک الحدیث لو سلم انه مرفوع
فهو نور علی نور والا فثبت بذلک الحدیث ان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم کانوا علی ذلک فالمطلوب

واما حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابها فقال یحیی بن معین لا اصل له وقال البخاری انه منکر وقال الترمذی انه منکر وذکره ابن الجوزی فی الموضوعات وقال الشیخ محیی الدین النووی والحافظ شمس الدین انه موضوع ذکره فی التحفۃ الاثنا عشریۃ واما حدیث اللهم ادر الحق معه حیث دار وایراض حدیث الحق یدور مع عمر قال شاه عبد العزیز فی التحفۃ فی الباب السابع فی جواب الحدیث العاشر وهو حدیث صحیح بل هو مشهور انتهی اقول دلالت ذلک الحدیث علی العصمۃ اقوی من حدیث اللهم ادر الحق معه حیث دار علیها صحۃ وحجۃ اما صحۃ فلان مختار بن نافع فی اسناده وهو ضعیف کما فی التقریب واما حجۃ فلان ذلک دعاء وذلک خبر

[illegible]

على كل تقدير حاصل ثابت كما هو مذهب اهل السنة قال النووي في شرح مسلم في باب فضائل الصحابة اتفق
اهل السنة على ان افضلهم ابوبكر ثم عمر قال الجمهور ثم عثمان ثم علي قال ابو منصور البغدادي اصحابنا
مجمعون على ان افضلهم الخلفاء الاربعة على الترتيب المذكور انتهى وقال الامام الائمة سراج الامة الامام الاعظم
والمجتهد الاقدم الامام ابوحنيفة خصه الله بالرحمة في الوصية نامه ان في مذهب اهل السنة والجماعة اثنا عشر نوعا
ثم عقد لها اثني عشر فصلا فقال فصل نقر بان افضل هذه الامة بعد نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ابوبكر ثم
عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله عنهم اجمعين انتهى و الاحاديث في فضائل هؤلاء الخلفاء اكثر من ان يخفى واظهر
من ان يحصى لكن لما لم يكن هذا المقام مقامها فلذا تركناها مكتفيا بما ذكر لئلا يقع العوام كالانعام في مكائد
الشيطان الرجيم الدهلوي فانه رافضي في لباس السني لايقاع الشبهة في اذهان الجهلة بالحيل الشيطانية
والمكائد النسائية ثم لا يخفى على احد ان قوله وشهادة عدم الارث لاصابة ابي بكر الحق باجتهاده قطعا ممنوع
كيف ويلزم خطاء الزهراء وشهادة الصحابة بصحة الحديث غير شهادتهم بخطائها في المسئلة اذ الحديث ليس نصا
في مطلوب ابي بكر واقول اعن هذا الحديث اجوبة افردناها في وريقات انتهى مشتمل على الامرين الاول
ان ابابكر في حصر فاطمة غير وارث لتركة رسول الله صلعم مخطي والثاني ان ذلك الحديث ليس منصوصا في عدم ارث
فاطمة رضي الله عنها تركته صلى الله عليه وسلم وكل واحد منهما فاسد وباطل وبيان ذلك ان ذلك الحديث روى
بطرق اخرج عن عائشة ان فاطمة وعباس اتيا ابابكر يلتمسان ميراثهما من رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهما يومئذ يطلبان ارضيهما من فدك وسهمه من خيبر فقال لهما ابوبكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لا نورث ما تركنا صدقة انما ياكل ال محمد من هذا المال قال ابوبكر والله لا ادع امرا رايت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصنعه فيه الا صنعته فهجرته فاطمة فلم تكلمته حتى ماتت رواه البخاري ومسلم وفي رواية اني
والله لا اغير شيئا من صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حالها التي كانت عليها في عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم ولاعملن فيها بما عمل به رسول الله صلى الله عليه وسلم فابى ابوبكر ان يدفع من ذلك الى فاطمة شيئا
فوجدت فاطمة على ابي بكر في ذلك فهجرته فلم تكلمه حتى توفيت وعاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم
ستة اشهر فلما توفيت دفنها زوجها وكان لعلي من الناس وجه حياة فاطمة فلما توفيت استنكر علي وجه الناس
فالتمس مصالحة ابي بكر ومبايعته ولم يكن بايع تلك الاشهر الحديث رواه مسلم والبخاري الى الان البخاري قال
فغضبت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فهجرت ابابكر فلم تزل مهاجرته حتى توفيت فعاشت بعد
رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة اشهر واخرج عن محمد بن جبير قال فانطلقت حتى ادخل على عمر فاتاه حاجبه
يرفاء فقال هل لك في عثمان وعبد الرحمن والزبير وسعد قال نعم فاذن لهم ثم قال هل لك في علي وعباس قال نعم
قال عباس يا امير المؤمنين اقض بيني وبين هذا قال انشدكم بالذي تقوم باذنه السماء والارض هل تعلمون ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال انا لا نورث ما تركنا صدقة يريد رسول الله نفسه فقال الرهط قد قال ذلك فاقبل على علي و
عباس فقال هل تعلمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك قالا قد قال ذلك رواه البخاري ومسلم
واخرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي
ومؤنة عاملي فهو صدقة رواه البخاري ومسلم واخرج عن عروة عن عائشة قالت ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم
حين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم اردن ان يبعثن عثمان بن عفان الى ابي بكر فيسالنه ميراثهن من رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالت عائشة لهن اليس قال النبي صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا فهو صدقة رواه مسلم
فهذه الاحاديث الصحيحة نصوص صريحة في ان كل ما تركه رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو صدقة لا يرثه
من ورثائه صلى الله عليه وسلم احد لا من الازواج ولا من الاولاد ولا من الاقرباء كما هو مذهب اهل السنة
والجماعة وقالت الرفضة حتى الدهلوي ان ذلك الحديث لم يدل على ما قال به اهل السنة والجماعة لجواز ان
يكون لفظ صدقة منصوبا فالجواب ان ذلك القول مردود بالوجوه فالوجه الاول انه لو قرئ برفع صدقة فالمعنى

مستقیم ولو فرض صح نصب صدقة لكان المعنى هكذا لا نورث الذى تركناه صدقة فذلك المعنى لغو لان صدقة
كل احد لا يرثه من ورثاه احد فيبطل خصوصية المتكلم فى قوله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة متفق
عليه والوجه الثانى ان شهادة كبار الصحابة مع كونهم اهل اللسان من على وعباس وعثمان وعبد الرحمن والزبير
وسعد ... قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة يريد صلى الله عليه وسلم نفسه
رواه البخارى يعنى لما سالهم عمر رض بانه هل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة يريد
رسول الله صلى الله عليه وسلم نفسه فقالوا كلهم قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة
فاذا كان شهادة هؤلاء الصحابة الكبار واهل اللسان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ... قال ذلك
كان شهادتهم على ارث فاطمة رضى الله عنها وكان الحديث فى مطلوب ابى بكر نصا وكان ... الرافضى
بان الحديث ليس نصا فى مطلوب ابى بكر والوجه الثالث ان ذلك لاحتمال اى احتمال النصب باطل لقوله عليه السلام
لا نورث ما تركنا فهو صدقة رواه مسلم ولقوله عليه السلام ما تركنا بعد نفقة نسائى ومؤنة عاملى فهو
صدقة متفق عليه فثبت بهذه الوجوه رفع اهل السنة والجماعة وبطل نصب الرفضة والشيعة فذلك
القدر كاف واف لكل عاقل بان مذهب الرفضة والشيعة باطل وان مذهب اهل السنة والجماعة حق وقس
على تلك المسائل مسائله الاخرى فلله الحمد على كل حال ومنه الغفران وعليه التكلان فى كل مقال **عقیدہ**

عاشرہ مصنف معیار کا یہہ ہی کہ مذہب لامذہبی کا فرض واجب ہی جیسا کہ معیار الحق میں خوب واضح کر کی ارشاد کیا
کہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ تقلید مجتہد غیر معین کی واجب ہی حتی کہ تتبع رخص مذاہب تک جایز اور درست رکہا اور حصر مذاہب اربعہ کو
باطل کیا جیسا کہ یہہ سب کچہہ ابحاث سابقہ میں مذکور ہوچکا اور جواب اسکا بہی مذکور ہوچکا سابق میں ساتہہ ادلہ کتاب اور سنت اور اجماع
اور قیاس اور علماء سلف اور خلف سی پس اب کوئی کہی کہ اس تقلید معین میں سراسر انتظام دین کا ہی اور سد باب فساد ہی اور مذہب لامذہبی
میں سراسر فساد دین کا اور فتح باب فساد ہی باوجود اسکی پہر کوئی دلیل شرعی قابل عمل اور اعتماد کی واسطی اثبات مذہب لامذہبی کی موجود
نہیں ہی جیسا کہ ابحاث سابقہ مذکورہ میں ظاہر باہر ہوچکا ہی پہر یہہ بعضی لوگ اس مذہب لامذہبی کو کیوں اختیار کرتی ہیں جواب اختیار
کرتی میں واسطی چند فوائد جدیدہ اور منافع عدیدہ کی بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ قاعدہ کلیہ چلا آتا ہی کہ جب کوئی شخص ارادہ کرتا ہی کہ
میں مجتہد متبوع بنوں تو وہ شخص پہلی مسئلہ تقلید ائمہ اربعہ کو باطل کرتا ہی جیسا کہ مثلا داود ظاہری نی دیکہا کہ لوگ ائمہ اربعہ کی مقلد ہیں اور
جبتک اونکی تقلید نہ چہوڑینگی تو میرا اجتہاد کب چلیگا اور میں مجتہد متبوع اہل اسلام میں کب بنا تب اوسنی اور اوسکی مقلد ... للغیر
کو اختیار کر کی تقلید کو باطل کرنا شروع کیا چنانچہ ابن حزم مقلد اوسکی نی اپنی کتاب محلی میں کہا باب التقلید لا یحل لاحد ان یقلد احدا لا حیا
ولا میتا وعلى كل واحد من الاجتهاد بحسب طاقته قال الله تعالى اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم فان تنازعتم فى شىء فردوه الى الله و
الرسول الآية انتهى پس یہہ قاعدہ کلیہ چلا آتا ہی کہ جب کوئی شخص نیا ایجاد اور احداث امر اپنی کا جاری کرنا اور مجتہد متبوع بننا چاہتا ہی تو اوسوقت
یہہ امر اپنی پر واجب اور فرض کرتا ہی کہ تقلید معین ائمہ اربعہ کی باطل ہی اور غرض اصلی یہہ ہوتی ہی کہ لوگ جب تقلید سابقین ائمہ کی چہوڑینگی
تو لاچار مسائل دین کسی نہ کسی ہی دریافت کرینگی اور جبکہ تقلید ائمہ سابقین کی ہماری حکم سی چہوڑینگی تو خواہ مخواہ ہمکو محقق فی الدین
اور حق کو جانینگی پس آخرکار یہہ ہوگا کہ یہہ لوگ تقلید چہوڑ کر ہم ہی سی مسائل دریافت کرینگی اور ہماری ہی متبوع ہو جاوینگی بحسب قاعدہ کل جدید
لذیذ کی پس وہ گروہ جو ہمارا مقلد اور تابع ہوا ہی وہ خاص ہمارا ہی ہو جاوینگا ہر بات میں مسئلہ مسائل میں اور شادی غمی میں اور دین
میں اور خدمت گذاری میں حتی کہ لڑتی بہڑتی ہیں اور مارتی مرتی ہیں جیسا کہ مشاہدہ میں ظاہر باہر ہی پہر بعد اسکی ایک یہہ فائدہ لامذہبی کا
اس دیار ہندوستان میں اس زمانہ میں یہہ سوجہتا ہی کہ وہ لامذہبی میں حاصل ہوتا ہی نہایت بلندی مذہب میں وہ یہہ ہی کہ بحسب قاعدہ لن سی
بسیار ... کی ... سرکاری سلمانوں کو ہمیشہ رہتی ہیں اور ہر ایک شخص اس زمانہ میں اپنی مطلب براری چاہتا ہی اور خواہ
مخواہ کوئی جانب دونوں جانبوں میں سی آسودہ حال ہی ہوتی ہی تو اس لامذہبی میں یہہ گنجایش ہی کہ جسکی رعایت منظور ہوا اوسکی موافق کسی
مذہب سی لیکر یا آپ مجتہد بنکر فتوی تیار کر دیوی اگر کبہی امید اسکی کہ یہہ شخص آسودہ حال ہی خواہ مخواہ مروت کریگا بحسب قاعدہ الانسان
عبید الاحسان کی اور کبہی اس امید پر کہ وہ ہمارا دوست ہی اپ خدمتگذاری ہمیں کرتا تو لوگوں کو ترغیب دیکر ہماری طرف متوجہ کرتا ہی
... کبہی یوں ہوتا ہی کہ یہہ ہمارا ہی ... اور ہمیشہ ہماری خدمت گذاری کرتا رہتا ہی اور کبہی یوں ہوتا ہی کہ وہ شخص جانتا ہی

ہی کہ جو شخص خدمت کر دیتا ہی اوسکو جلد فتوی موافق اوسکی طیار کرکی دیدیتا ہی والا برقرار رہتا ہی بعذر عدم فرصت کی پس وہ
شخص یہہ جان کر ہی اس قبیل سی پیش آتا ہی واسطی مقصد براری اپنی کی اور کبہی یون ہوتا ہی کہ صاف بیان کیا جاتا ہی کہ ہم تمہاری
کوئی روایت موافق بہم پہنچا کر نکالین گی لیکن کوئی جاگیر مفتی نہین کہ مفت کی طرح اوقات کرین یہہ تو مزدوری ہی جسکی کروانی سی ہو
کبہی یون ہوتا ہی کہ وہ شخص آن کر کہتا ہی کہ حضرت مین حاجتمند ہون اور آپ میری مدد کرین آپ کو اللہ نی عالم کیا ہی تو اوسوقت یہ آڑ
مستطیع کی یہہ کہا جاتا ہی کہ مثل مشہور ہی کہ جسکا کہاتی اوسیکا گیت گاتی حتی کہ جب شہرہ ہو جاتا ہی تو پہر اشارہ کنایہ کی حاجت
نہین رہتی آپ ہی آپ اور خدمت گذار بہی غافل نہین رہتی ہیں اسیہ ہی کہ آدمیون کو معاملات ہمیشہ درپیش ہین حاصل کلام کا یہہ ہی کہ
مذہب اگر قاضی ہو یا مفتی ہو یا سرپنچ ہو تو ان صورتون مین یہہ زر سی مالا مال کر لیگا کہ اگر پشت بہ پشت بیٹہ کر کہاتی تو بہی تمام ہونی
پاتا ہی اور جو اگر عہدہ سرکاری ان عہدون مذکورہ سی مل جاتی ہی تو یہہ زر سی رنگ لیتا ہی چنانچہ مشاہدہ مین ظاہر رہا ہی اور یہہ بات پائی
مقلد مذہب معین مین حاصل نہین ہو سکتی کیونکہ ان پائی بند اور تابعدار مذہب کا قول مفتی بہ رہتا ہی خواہ خوف خدا سی یا خوف علماء
مذہب ہی پس خلاصہ ان دونو کا یہہ ہی کہ لامذہبی مین تحصیل مال ہی نہ تحصیل دین اور تقلید مذہب مین تحصیل دین ہی نہ تحصیل دنیا پس
یہہ لوگ وہ ہین کہ جنکی خبر آنحضرت علیہ السلام نی دی ہی یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین السنتہم احلی
من السکر وقلوبہم قلوب الذیاب ذکرہ فی المشکوۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن وآخر کلامنا واختتام
مرامنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ علی سید المرسلین واللہ اعلم وعلمہ احکم
جو مشہور ہی کہ مسیر کنندہ کتاب مستطاب مدار الحق بر کہ جبکہ تمام ہوئی یہہ کتاب سنہ بارہ سو چہیاسی مین تو علمائی دہلی کی جمعیت
مقام اس کتاب کی مولانا محمد قطب الدین صاحب کی مکان پر سنی تو سب نی بالاتفاق پسند فرمایا حتی کہ مولانا خواجہ ضیاء الدین صاحب نی

مثنوی فرمائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت سنیو دوستو — داد میری تم سخن کی دیجیو — سرگذشت ایک عالم کی اہیگی بیان — جسکو کرتا نقل ہون ای دوستان — شہر دہلی مین ہوئی لامذہبی
ہوگئی جنسی بہت سی تب غوی — کرتی رد لامذہبی کا جو کہ تہی — داد وہ لامذہبی کی دی چکی — تابعیت بوحنیفہ کی کی بار — ہوگئی منکرہ آخر آشکار
اور جنسی تہی مقلد اونکو دد — بدعتی کہنی لگی ای دوستو — بلکہ مشرک اونکو اور زندیق بہی — لکہدیا اپنی رسائل مین چلی — رد کیا ابراد اور استغفار کا
فضل نعمان سی ہراک جرأتی لگا — عیب تون مفقود دیکہو اونکا تم — اپنی جانون پر کئی کیا کیا ستم — شوہر اونکی گرچہ آ حاضر ہوی — پی ہوئی تسی تب ہی پر خاسر ہوی
ایسا مذہب ہوئی اب بی ادب — کی بزرگونکی لگی کرنی یہہ سب — آخر معیار مین تاریخ حسن — ہی کسی جاہلی نظم لکہی بی کہن — نی ردیف و قافیہ اوسکا صحیح
بلکہ سکی اوسمین ہر تی ہین صریح — لیک سب شتم ممدوح ہی — سالہا عالمین کی دین کی — ہی جگہ گوبادہ معیار کا — ہی نہر اجمعین ہر ابرار کا
جیسی ہی معیار مین پس لکہا — ہی مقلد مشرک و بدعتی برا — عالمانِ اول و آخر کو بہل — لکہدیا بدعتی و مشرک بی خلل — کیونکہ عالم جتنی تہی دیندار
اور ولی اللہ اعلی اقتدار — کرتی تقلید معین تہی و سن — جانتی سب ہین آگی اس فن — اور تقلید معین دوستو — شرک و بدعت لکہتی ہین یہہ بر
فاسق و فاجر بتلاوین اونکو بہی — جو حدیث فضل نعمانکو پڑہی — ایک فساد ایسا اوٹھایا شہر مین — جسکی باعث آگئی ہر قہر مین — اول مسلمانون مین ڈلوایا فساد
جنمین رہتا تہا سدا آسیمین بہار — مفسد پنجاب اور پیشوا — یہہ خرابی ڈالی ہر اک عود نی — عقل اوسکی سبہی برباد کی — روح پر ابن سبا کی شاد کی
مفتی تقلین کہلاتی تہی جو — اونکو لامذہب بتا چوڑا آخر ستو — اوسمین بیہ ہی مل گئی ای دوستو — الغرض ایسا غلو ہونی لگا — جو فساد و شر کا دروازہ کہلا
جب ہوا لامذہبی کا شور و شغل — اور چراغ حق لگا بس ہی بگل — تب ہوئی تنویر حق تالیف بہار — جو ہوئی لامذہبی گم ای یار — سب لگی وہی دعا ایکبار کی
حق مین اوسکی اس مولف کی بہی — اونکو ای یار خدا آباد شاد — دونو عالم مین فروکیہ اور بامراد — کون ہین وہ حضرت شاہ العباد — جنکی ہی تنویر حق یارو کتاب
ہین محمد قطب دین اسعدی — مقتدای امت حضرت نبی — نامور وہ یارو در آفاق ہین — جانشین حضرت اسحاق ہین — عابد و زاہد فرشتہ خو متین
عالم و عامل ستون دین امین — مرشد و ہادی دین و رہنما — مقتدای جملہ عالم پیشوا — نائب خیر الوری مفتی دین — فاضل و اکمل پناہ شرع و دین
ہم مفسر ہم محدث ہم فقیہ — رد جو قول اونکا دہ سفیہ — اونکی ہی تالیف وہ تنویر حق — جسکا حق ہی یارو بسر ہو ورق — چہپ گئی یہہ جسکو وہ از فضل خدا
خلق لیتی تہی ہدایت کا سبق — روشنی اوسکی تہی جو نصف النہار — ظلمت لامذہبی تہی اوس کی خوار — پاگئی اوس سی ہدایت صد ہزار — ہوگیا لامذہبی کا سب غبار
ہیم تقلید معین کی جمی — جو نشان کہاتی تہی لامذہبی — اصل لامذہبی کی سست ہو — اور لگی مانند جالہ دوستو — اور تقلید معین کا وجوب

سینونکی قلب سمجھی خوب خوب دیکھکر اوسکا بیان واجبی ہوگئی سب معتقد یکبارگی جب چھپی معیار تو وہ جھوٹ کا تب ہوا لامذہبونکو بہر نشتا

مکر و دہوکی اوسکی اور حرفت کی بار لی چڑہی لامذہبون کی سر خار مثل مبندگ ہر کوئی ٹرایا جب اور رضا لامذہبی کی گایا تب پہر مدار الحق کا چمکا آفتاب

تب ہوئی معیار کی مٹی خراب اب جو سن اسکا بیان لاجواب ہٹ دہرم ہو کر نہ سمجھی باصواب یعنی پہر لامذہبی پر وہ اڑی اور تقلید معین سی چڑی

اوسکی ایسی بوجہہ پر نفرین ہزار وہ نہ کہلا اوبگا عالم بلی گنوار جو کہ ہی اجماع سی ثابت ہوا اوس سی ہوتا ہی یہہ مذہب جدا پہر نہ تقلید اجماعی سی دور

بہادی تقلید ہوا اوسکو ضرور عالمون کی وہ سمجہہ پائی نہین اور مری اپنی سمجھہ پردہ مہین کیا بلا اوسپر پڑی میری اخی اُف لامذہبی چہاتی پہ لی

ترک کر اجماع کو وہ بو الفضول جانا عامل ہون مین بر قول رسول علم گر ہوتا تو وہ پہچانتا رمز اللہ و نبی کو جانتا واقف رمز الہی و نبی

لکہہ گئی سب متفق ہو کر یہی جو کیا اجماع نی ہی بس قبول وہی قال اللہ ہی اور قال رسول اور تہی مدت سی بہان جو قیل و قال زید مین اور عمرو مین اوس کی

زید تہا تقلید واجب جانتا عمرو تہا منکر بنا تقلید کا ہوئی اب تا بعد رب لایزال دیکہہ زید و عمرو کی جو قیل و قال سفینون کی مشرق و مغرب کی

تقلید یا ہی زید حق پر ہوشیار عمرو باطل پر ہی بیشک بی شعور ہی لئیم اور ہی فسادی بالضرور بنکی فتوی جب ہوئی بار و تیار تب رسالہ اوسکا گرای ہو سکا

دیکہی اعراب اوسکی عربی کو سنا ترجمہ اوسکا لکہا با آب و تاب چاپی مین چہپوا دیا اوسکو سن تا کہ حق ظاہر ہو سب پر بی سخن نام سن نام خدا اوسکا رقم

کر دیا بس تحفہ عرب و عجم مشرق اور مغرب کی مفتی اور قضات متفق ہین اور ہی سبکی ایک بات یعنی تقلید معین سب نی ہی لکہہ دیا واجب کتاب بی سخن

زید کو سچا بتایا اور مصیب عمرو کو جہوٹا بتایا ہو مجیب اب جو سب علمای شرق و غرب کو کاذب و جہوٹا بتادی بیخبر کو کیونکہ اوسکو حق پہ جانین دوستو

ایک جہان جہوٹا ہو یہہ مجلسو شکر اوس اللہ کو ہی مؤمنو جسنی حق ظاہر کیا اب مومنو صدق سچون کا عیان سارا کیا جھوٹ جہوٹون کا جہان مین دالیا

ایسی ہوئی تائید از رب جلیل شہر در شہر ہوگئی سب وہ ذلیل اس ہی تو لامذہبی مین ہین خوار بدعتی ساری بہتر کی گنوار دہوکی مین لامذہبی مین سی حال

جسمین آجاتا ہی ہر پیر و جوان زہر جلوی مین ملا کر دوستو دیتی لامذہب یہہ مین تم سن رکہو بہی لیکر نام سنت کا عیان بدعتون پر مین بلاتی بیگمان

بردی مین سنت کی یہہ یار و سدا بدعتین برپا کرین با صد دغا سنت اقوی و دایم کو سنو ترک کر کر برتین یہہ متروک کو سنت ناسخ کو یہہ چھوڑین مدام

سنت منسوخ پر ہی انکا کام انکی تالیفات سی ظاہر ہی بن جانتا ہی جو کوئی ماہر ہی سن گر نہ باور تجہکو آوی ای فتا دیکہہ لی معیار باطل کو ذرا

جب سی تہی معیار باطل جب کی ملگیا تہا شہد مین زہر ای اخی پی لیا تہا جسنی شیرین جانکر زہر کو شیرین عسل سمجہا کر اور یہہ تہا وہ زہر بس ایسا چڑہا

شیر اوسی شیر غرا انکو پڑہا ہون محدث کہکی وہ محدث بنا دل مین جو آیا وہی بس کہہ اوٹہا جب مدار الحق بنا تریاق دار تب ہوا اوس زہر کا بار و اوتار

باطل و حق مین لگا کرنی تمیز سمجہا شیر و شیر کو بس وہ عزیز دم بدم اوسکی مؤلف کو دعا ہاتہہ پہیلا وہ فتا دینی لگا یا خدا وہ عالم شرع نبی

فاضل و شاگرد محبوب علی ہادی دین اور میرا پیشوا وہ محمد شاہ حنفی مقتدا سر پہ ساری مسلمونکی وہ سدا قایم و دایم رہی با احتیاط

مرض مین لامذہبی کی ہی جو خوار وہ کری تقلید شرعی کو ہی پیار اور تقلید وجوبی کو وہ رد کرتا ہوی رات دن بالخصوص وہ مدار الحق پہ مذہب مین ہو گا

اور امر حق بجالانی مین سست یہہ مدار الحق بتاتی ای میان شرع کی چاردن دلیلون سی عیان ان دلیلونکو کری رد جو کوئی کب ہی وہ اہل ایمان سی جوئی

رد ہی اسکا ردہی سن آیات کا سوچ کر لکہنا ذرا امر خدا رد مدار الحق کا ہی رد حدیث جو کہ رد اسکو کری وہ ہی خبیث رد ہی اسکا ردہی بس اجماع کا

رد ہی اجماع کا بدعی بڑا رد مدار الحق کا ہی رد قیاس رد اسکا جا بہی بیعہ کی پاس رد ہی اسکا رد فرقا حمید رد فرقا جو کری وہ ہی پلید

ہو چکا رد آخر معیار کا جو کہ تہا سب و تبر بگاہرا اب دعا ہی حضرت اللہ سی دہوکی دسیار کی سنی بچی عاجز اتاریخ ہی کردی قدم

چل رہی ایسی مین تیر اقلم جب مدار الحق چہپا تالیف حق ہوگیا مقبول ان رب فلق چمکا جب مثل خورشید از افق ظلمت لامذہبی ہوئی سیہ

خطبہ اوسکا تہا جو بار دلس اوق بحمید خامس لگی لینی سبق مؤمنون نی اوسکو جب جانا احق تب ہوئی معیار یون پر سوقلق جب ہوا ہر جا یہہ ظاہر ہو گیا

ہوگیا لامذہبیونکا رنگ فق اب ہی جو منکر رہی پہلی نسق کب رہی ایمان اوسکا یک رمق یہہ مدار الحق بنا شیرین طبق اور ہی معیار رد ہوکی کا

کاٹ سر دہوکی کا پڑہ کر ہو رق بولا ہاتف دیکہو یہہ ظاہر ہی حق جب مدار الحق رد معیا کا ہنکی چہاپی مین وہ یار دچہپ گیا خیال عاجز کو ہوا تاریخ کا

بولا ہاتف غیب سی یون بر ملا اس مدار الحق کی حق اظہار سی بن لبی رقاض سب یہہ ہو چکا طبع چون گشتہ ان مدار الحق رد معیار آن بتر حسین

از سر صدق و حسد او وا ئی لامذہب گریہ ہا نمود و بین شدہ طیار چون مدار الحق جستم از طبع خویش سن روان سن تاریخ مظہر الحق گفت

سال طبع مدار الحق خوان ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین بتاریخ ۲ ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجری باختتام رسید

هذا ما قرظه الزکی الالمعی زین الاماثل عین الافاضل خادم دین محمد المولوی نیاز احمد

بسم الله الرحمن الرحيم ثنا لرب الذي زين السماء بالكواكب والنجوم وكرم بني آدم فشرفه بالمعارف والعلوم وفضل الكلام فانه مدار الحق والسلطان وارفع درجات اهله في الجنان بمزيد الرضوان والنجي به عن

غياهب الشكوك الفلاسفة وعن مكائد الشياطين والدجاجلة والصلوة على من هو شمس النبوة
وبدر الرسالة بالحجج البينة والبراهين الساطعة وعلى اله واصحابه الذين هم اسرار القدسية
وعلى الائمة الاربعة هم انوار الصمدية اما بعد فانه موصل نبيه بامداد الملة الاسلامية واعانة
الشريعة المطهرة المحمدية فاقتضى الحكمة الالهية فى جميع الازمنة انبعاث هاد الى صراط المستقيم
لدفع الدجاجلة حتى لم يزل اهل البدعة والضلالة لا يخلو ممن يقام عليهم من اهل السنة
والجماعة حتى جاء هذه الايام وتلك الازمنة فاطال من طال لسانه سيما فى سراج الامة
فقام عليه العالم اليلمعى والبحر اللوذعى جامع المعقول والمنقول حافظ الفروع والاصول الفقهية
اللبيب المحدث الاديب قامع اهل البدع والطغيان سيف التحرير والبيان المولوى محمد شاه اوصله
الله الى ما يرضى وجعل الله [illegible] صاحب العز والجاه فانه قد صنف مدللة بالدلائل
المبينة كتابا موشحة بالمسائل المهذبة سيما ذلك الكتاب بالابحاث الشريفة من التمهيدات
والتفريعات اللطيفة فان مسائله مدللة بالادلة القوية ومبرهنة بالبراهين الشرعية
ومستدلة بالايات الالهية ومستندة بالاحاديث النبوية ومشحونة بنقول السلف الاخيار
ومملوة باقوال الخلف الابرار كانها سماء تلالئت فيه الانوار وبحر جرت منه الانهار وروضة
تبسمت فيه الازهار وشجرة سجعت عليه الاطيار فيا ايها العلماء الفضلاء واولو الابصار ويا ايها
البلغاء الادباء ذوى الاعتبار انظروا واعملوا بذلك الكتاب الفرقان لتصعدوا على معارج الحق ومدارج
الاتقان وتسلكوا فى مسالك الامن ومناهج الايقان فانه كتاب مستطاب يهدى الى الرشد والعرفان

والله اعلم علمه احكم

پوشیدہ نرہی کہ جو شخص ارادہ کری سیر اس کتاب مستطاب مدار الحق کا تو اوسکو یہ ضروری کہ ہر باب اور ہر بحث اور ہر مسئلہ کو
اول سی آخر تک ملاحظہ کری کیونکہ یہہ کتاب طویل الابحاث ہی بعد تمہیدات اور تقریرات کی تفریع مطالب ہوتی ہی پس بغیر اس
ملاحظہ مذکور کی حصول مطلب کا مشکل ہوگا اور بہی پوشیدہ نرہی کہ بہنی موٹی موٹی غلطی غلط متن مدار الحق کی سرسری نظر سی
دیکہکر آخر کتاب کی لاحق کردیا ہی پس سیر کنندہ اس کتاب کو چاہئی کہ اول اون مقامات کو صحیح کرکی بعد اوسکی سیر کری تو کہ مطلب
اور غرض خبط نہو جاوی اور بہی پوشیدہ نرہی کہ لامذہب کو رد کتاب مدار الحق کا نچاہئی کیونکہ مذہب لامذہبون کا یہہ ہی
کہ اہل علم کو خاص کر عالم کو تقلید کسی شخص کی نچاہئی کیونکہ عمل بالحدیث واجب ہی بحسب وسعت اپنی کی جیسا کہ اونکی رسائل مین یہہ
مصرح ہی حتی کہ خود مصنف معیار نی اپنی معیار مین تصریح اسکی کی ہی کہ اہل علم خاص کر عالم اگر عمل کری حدیث یا قرآن پر بحسب
وسعت اپنی کی اگرچہ منسوخ پر کری وہ گنہگار نہین پس مینی بحسب اپنی وسعت کی قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس اور اقوال
علماء اخیار نامدار سی یہہ حق سمجہکر یہہ کتاب مدار الحق واسطی اظہار حق کی لقوله علیه السلام الساکت عن الحق شیطان اخرس ولقوله
تعالی ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر تصنیف کی پس لامذہب کو اس کتاب کا رد کریگا یا نہ کریگا اگر نہ کریگا تو مطلب ہمارا حاصل
ہو اور اگر کریگا تو داخل ہو تحت قول اللہ تعالی کی یا ایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا ان تقولوا ما لا
تفعلون اور یہہ امر بہی محفوظ رہی کہ مینی ہر چند حتی الامکان صحیح اور کوشش کی لکن النسیان من خصائص الانسان
والخطأ من شعائر الادمیة والسلامتی من الخطر اعز علی البشر فستر اللہ علی من ستر وغفر اللہ لمن غفر واللہ اعلم بالصواب

والیہ المرجع والمآب

صفحہ	سطر	صحیح	غلط
۳	۹	ان	ان
۴	۱۳	المستنزمین بسدنته	المستلزمین بهدیته
۵	۳	المعنی هکذا	المعنی بحسب التنزیل هکذا
۱۷	۲۱	غیر الموضوع به	غیر الموضوع معمول به
۱۴	۷	دغیره	وغیرهم
۱۴	۷	مایکوبه	بعض مایهوبه
۱۴	۸	غیره ما	غیره فی الباقی ما
۳۴	۲۲	للعصرو	للعصر ویقام و
۳۷	۸	العصر	اهل العصر
۴۹	۴	حدیث جو	حدجو
۴۹	۱۷	وصار	فصار
۵۳	۱۳	وا العشر	قول العشر
۶۳	۳	مدادیاهم وما	امدادا صحابهم بما
۶۳	۹	تزاولها	التی تزاولها
۶۴	۲۱	تمت علیه	فقمت علیه
۶۷	۱۲	که هنده کو	که بنده کو
۶۷	۲۰	باب	بیان
۶۹	۷	قادی	القاری
۸۳	۱۵	زید لن ثابت	زید بن ثابت
۹۴	۹	هوامام	هو الامام
۹۷	۱۳	شخص	ومن
۹۸	۷	وای	رای
۹۸	۹	عند	عنده
۹۸	۱۱	موارسه	ولد سنة
۱۰۰	۹	محققا عنه	محققا عنه
۱۰۵	۳	العسقلا	العسقلانی
۱۰۵	۷	سرحیس	سنة خمسین
۱۳۷	۱	جالسا	جلوسا
۱۵۲	۷	بل کان لهم عوان	بل کان للکل اعوان اعلام
۱۵۵	۵	المسائل	مسائل الشریعة
۱۵۹	۲۱	زمان لا الذی بعده	زمان الا الذی بعده شر
۱۶۰	۵	ورعا	اورع
۱۶۲	۹	من الورع	من العلم والورع

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۴	۱	کان ورعا	کان اورع
۱۶[illegible]	۹	واورع	وورعا
۱۶۴	۲۱	وسنوله	سنة رسوله
۱۷۰	۵	اعدل	عدل
۱۷۴	۱۷	ان معظمها ما	ان معظمها ما
۱۸۶	۱۹	سبع ایام	سبعة ایام
۱۸۷	۵	لم یجوز	لم یجز
۲۰۲	۲۱	کل الف	کل یوم الف
۲۰۳	۱۱	واربعین و	واربعین سنة و
۲۰۷	۷	سبع قال	سبع رکعات قال
۲۰۹	۱۳	کان فی الرخصة	کان للرخصة
۲۱۲	۱۹	تلک اللیل	تلک اللیلة
۲۱۵	۱۹	اعض	اغض
۲۱۶	۱۷	لماهو	محبوب کماهو
۲۳۰	۱۱	تابعیة امام ائمة الا…	تابعیة امام ائمة الامصار واحد
۲۳۰	۱۷	بغیر دکرنی	بغیر ذکرنی
۲۳۰	۲۰	ناسب	تابعیت
۲۳۱	۱۵	لم ر	لم یر
۲۳۷	۱۲	محیی	محبی
۲۴۰	۱۳	سرگرم ما	سرگرم رہا
۲۴۳	۹	لم یقل معناه	لم یقل ان معناه ادرک
۲۴۳	۱۳	لکان حوابا	لکان صوابا
۲۴۸	۱۳	من الاحراد	من الاحرار
۲۴۹	۱۳	مع ذلک فانه کان	مع انه کان
۲۵۳	۹	کما مر نقعا	کما مر انفا
۲۵۳	۲۱	چلبی	حلبی
۲۵۵	۱۱	لاخبر نفی سماع	لاخبر نفی السماع
۲۷۱	۳	الاحل	لاحل
۲۷۲	۱۲	عدم معرفت	عدم ثبوت صحبت
۲۷۲	۱۴	زهوی	نه هوی
۲۷۳	۱	ابن اللیثی	بن کعب اللیثی
۲۷۳	۱۴	اسوقت چهه	اسوقت پانچ یا چهه
۲۸۰	۵	امام صاحب	امام صاحب کی
۲۸۱	۱۴	مقابلة فی	فی مقابلة
۲۸۲	۱۷	فانه خبر	فانه حبر

۲۳۸ ۱۶ اسطار استقلال

۲۶۲ ۱۲ لم حصرة لم حصره

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۰	۶	ربکم اذا تعملون	ربکم ای اذا تدین
۲۹۰	۱۰	رشدنا	ارشدنا
۲۹۱	۱	وسطا	وسیطا
۲۹۱	۳	اربعۃ اقسام	اربعۃ الاقسام
۲۹۱	۵	کشف کسادہ	کشف بہ کسادہ
۲۹۱	۲۰	مطرکہ	معرکہ
۳۰۲	۲۱	لم یلدہ	لم یکفروا بما منعوہ
۳۰۷	۱۹	من علما	من علماء
۳۱۵	۵	عمدکہ	عمدہ ایک مذہب
۳۱۸	۱	اعتقاد کہنا	اعتقاد رکہنا
۳۱۸	۵	حرمت سدکو	حرمت ضدکو
۳۱۸	۲۱	انتہی پس جبکہ وہ	انتہی تو اب اعتقاد
۳۱۹	۵	نہ ہو	نہ ہوکر
۳۲۰	۷	لاال عمن	لانہ عمن
۳۲۹	۱۷	الائمۃ کافیۃ	الائمۃ الاربعۃ کافیۃ
۳۳۰	۵	بحث الراوجال	بحث الراوی بل
۳۳۰	۱۲	واسب	واجب
۳۳۱	۷	سرالقرون	خیر القرون
۳۳۲	۱۰	اساتذہ	اساتذتہ
۳۳۵	۲۲	ہولا	ہؤلاء
۳۳۸	۱۷	عندہ مجتہدون	عندہ مجتہدین
۳۴۱	۱۱	لاربعۃ	الاربعۃ
۳۴۴	۱	وقصد	وقل نصیب
۳۴۵	۳	دار	دائر
۳۴۷	۳	انہ	کانہ
۳۴۹	۲۱	من مسائلہ	من مسائل مذہبہ
۳۵۰	۹	نزدیک علما	نزدیک علما کی
۳۵۶	۵	ودجوبا	ودجوبہ
۳۶۶	۵	فی الزمان	فی ذلک الزمان
۳۶۹	۷	مفتی فقط ہونا ہی	مفتی فقط مجتہد ہونا ہی
۳۷۴	۱۷	الافضل	الاعدل
۳۷۳	۹	ولاشک	فلاشک
۳۷۸	۱۱	کان	فکانت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸۷	۳	تحریم	تحریم شیٔ
۳۸۸	۳	فان الراجح	فان المجتہد الراجح
۳۸۸	۹	لانہا	لانہ
۳۹۱	۱	مایہوبہ	بعض مایہونہ
۳۹۱	۹	نفقہتہا	ففہمتہا
۴۰۴	۱۷	یمتاردون	یمتازون
۴۰۵	۵	یجتہدون	مجتہدون
۴۲۹	۱	الامام الحرمین	امام الحرمین
۴۳۰	۶	ان العا	ان العامی
۴۳۳	۹	فاست	قلت
۴۴۱	۲۰	ہوالدین	ہوالدین الذی
۴۴۴	۲۱	ہر طبقہ	کسی طبقہ
۴۴۷	۹	ہر طبقہ	کسی طبقہ
۴۴۸	۱	کفرون	الکفرون
۴۴۸	۳	ہکذ قصہ	ہذہ قصۃ
۴۴۹	۵	مصنف معیار کی فی	مصنف معیار فی سند ظہر لاکو
۴۴۸	۸	غیر مسلسل	غیر مسلسل
۴۴۸	۹	فلا	فلان
۴۴۸	۱۳	فمسلسل	فہو مسلسل
۴۴۸	۱۶	کاجب	کما یجب
۴۴۸	۲۰	یقول	یقبل
۴۴۸	۲۴	احوال	اقوال اور مذاہب علماء کی
۴۵۰	۲۷	معاعتقادہ	مع اعتضادہ
۴۵۲	۴	اوسیجکہ	اسجکہ
۴۵۴	۱۶	قد ذہب	قد ذہب جمع
۴۵۴	۲۵	پس اگر اس	پس اس قاعدہ
۴۵۶	۶	اور بس اگر	اور اگر سند اجماع کی
۴۶۷	۱	فاعطلہ	فاعطانیہا
۴۶۷	۱	من بلث ان یجمعوا	من ثلث ان لایجمعوا
۴۶۷	۳	یستحیل	یستقبل
۴۶۷	۴	من غیر داع الی سند	من غیر داع ای سند
۴۶۷	۱۵	کراع امت	کر اجماع امت
۴۶۷	۱۶	دعا دعار اجماع	وقت انعقاد اجماع

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶۸	۳۳	اپنی اسہ ساد	اپنی استاد واستاد ان
۴۶۸	۳۴	مردہ درا سمی	مردہ دران حالت
۴۶۸	۳۵	علی الخصوصا سالک حجبہ	علی الخصوص تا یک جملہ بعد
۴۶۸	۳۶	چون دران معہ کمر	چون دران بقعہ کہ در فن اوست واقع
۴۶۹	۲۸	حجۃ القیاس	حجیۃ القیاس
۴۶۹	۳۳	غور کرنیکا مقام ہی کی	غور کرنیکا مقام ہی کہ
۴۶۹	۳۴	کہ	کہ اجماع خطا پر ہی مثل اجماع
۴۶۹	۱۵	معلوم نہو	معلوم نہو قرآن یا حدیث سی
۴۷۰	۲۶	علی الکبا	علی الکبائر
۴۷۱	[illegible]	پس اس جملہ فی بیہ دلالت	لیس من جملہ فی دلالت
۴۷۳	۳۱	فی القرع	فی الفروع
۴۷۳	۳۲	لیس المعل	لیس للعقل حل
۴۷۳	۳۳	وبمعنی انہ لیس للعل	وبمعنی انہ لیس للعقل
۴۷۳	۳۵	فی الکفدا	فی الکفار المتاولین
۴۷۳	۳۶	اصول لدین وکان	اصول الدین وکان من المبتدعین
۴۷۸	۱۶	والہام	وحجیۃ الہام
۴۷۹	۱	وکشف	وحجیت کشف

